اللہ سے
دوستی کے
انعامات
اللہ سے دوستی پر غیبی رزق، غیبی مدد، قبولیت
دعا اور تحفہ کرامات پر مشتمل بے شمار انعامات پر مستند کتاب
www.besturdubooks.net
مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر میمن
مکتبہ ارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

اللہ
سے
دوستی کے
انعامات

اللہ سے دوستی پر غیبی رزق، غیبی مدد،
قبولیت دعا اور تحفہ کرامات سے بے شمار
انعامات پر مشتمل مستند کتاب

اللہ سے دوستی کے انعامات

مرتب

مولانا ارسلان بن اختر میمن

جن احباب کو اس کتاب سے فائدہ ہو تو وہ احقر کے مرحوم بھائی
حافظ محمد اکبر (عمر ۲۶ سال) کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکتبہ ارسلان اُردو بازار، کراچی۔
فون: 0333-2103655

خط و کتابت کا پتہ: نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔ فون: 2722080

نام کتاب .... اللہ سے دوستی کے انعامات
ترتیب و تزئین .... مولانا محمد ارسلان بن اختر میمن
اشاعت اوّل .... اگست 2008ء

اسٹاکسٹ: نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔ فون: 2722080

ملنے کا پتہ:

کراچی: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر 2۔ فون: 4992176 نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی
بیت القرآن اردو بازار، کراچی۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔ اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن۔
بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2۔ فون: 4975024 مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ فون: 4856701
مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی۔ فون: 4594144 مکتبہ رحیمیہ اردو بازار، کراچی۔ فون: 2744994
دارالاشاعت اردو بازار، کراچی۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی۔

لاہور: مکتبہ رحمانی غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انار کلی بازار، لاہور۔
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔

راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

فہرست

باب نمبر 1

باب نمبر 2

باب نمبر 3

باب نمبر 4

باب نمبر 5

باب نمبر 6

باب نمبر 7

باب نمبر 8

باب نمبر 9

باب نمبر 10

باب نمبر 11

باب نمبر 12

باب نمبر 13

باب نمبر 1

اللہ سے دوستی کے انعامات

اللہ سے دوستی قرآن کی روشنی میں

جو اللہ سے دوستی کا طالب بنتا ہے اللہ اسے اپنا دوست بنالیتا ہے چونکہ اللہ کی صفت ہے کہ وہ دوست بناتا ہے بشرطیکہ جو اس سے دوستی لگائے....

1 اللہ تعالیٰ نے دوست ہونے کے بارے میں خود فرمایا ہے کہ:

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (پ۳، البقرہ:۲۵۷)

"اللہ دوست ہے مسلمانوں کا"

2 ایک اور مقام پر فرمایا:

وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۳، آل عمران:۶۸)

"اور ایمان والوں کا والی ہے"

3 اسی بات کو ایک اور انداز میں اللہ تعالیٰ نے یوں دہرایا ہے:

مَالَکُمْ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ (پ۲۱، سجدہ:۴)

"اس سے چھوٹ کر (لاتعلق ہوکر) تمہارا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی..."

4 اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کا بھی دوست ہے.... ارشاد ہے:

وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ (پ۲۵، جاثیہ:۱۹)

"اللہ گناہوں سے بچنے والوں کا دوست ہے...."

5 اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ولی ہے:

اِنَّ وَلِيِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ

(پ۹،اعراف۱۹۶)

"بے شک میرا ولی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہ نیکیوں کو دوست رکھتا ہے...."

6 وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (پ۲۵،شوریٰ:۶)

"اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور دوست بنا رکھے ہیں وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں اور تم ان کے ذمہ دار نہیں...."

7 مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ (پ۲۶،محمد،۱۱)

یہ اس لیے کہ مسلمان کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں...."

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا مددگار ہے ان کی عقل پر اپنے اسرار و رموز کھول دیتا ہے تاکہ وہ شیطان کی مخالفت میں کامیاب ہوسکیں....اور احکام خداوندی کی پابندی کریں جس سے انہیں اللہ کے ہاں بلند درجات حاصل ہوں گے....

8 اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (پ۱۱،یونس،۶۲تا۶۳)

اللہ کے دوستوں کو نہ ہی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں...

کرامت کا ثبوت قرآن سے

11 ولیوں سے کرامت کے اظہار کے متعلق جو گواہی قرآن مجید میں پائی جاتی ہے کہ حق سبحانہ نے مریم علیہا السلام کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے....حالانکہ وہ نہ نبی تھیں....نہ رسول!

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (آل عمران:۳۸)

زکریا علیہ السلام جب بھی ان کے پاس بالا خانے میں جاتے....تو ان کے پاس رزق پاتے زکریا ان سے کہتے ہیں......يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا (آل عمران:۳۸)

(یہ تمہارے پاس کیسے آیا)

تو مریم کہتی ہیں:......هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰه (آل عمران:۳۸)

(یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے)

کرامت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (مریم:۲۵)

''کھجور کے تنے کو اپنی طرف حرکت دو تو تروتازہ کھجوریں گریں گی....حالانکہ یہ تازہ کھجوروں کا زمانہ نہ تھا....''

اسی طرح اصحاب کہف کے قصہ میں بھی کرامت کی دلیل پائی جاتی ہے....عجیب وغریب واقعات ان کو پیش آئے مثلاً کتے کا ان سے کلام کرنا وغیرہ....کرامت ہی میں سے ''ذوالقرنین'' کا قصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کام کے کرنے کی قدرت دی....جس کو اور لوگ نہ کر سکے....

سلمان علیہ السلام کے امتی کی کرامت پر قرآنی آیت

12 کرامت کی دلیل قرآن مجید کی وہ نص ہے....جس کا ذکر سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں آیا ہے....چنانچہ:

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ (النحل:۴۰)

''میں اسے تمہارے پاس تمہارے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے لے آؤں گا''

حالانکہ ان الفاظ کا کہنے والا نبی نہ تھا بلکہ سلیمانؑ کا امتی تھا اس کا مختصر واقعہ کچھ اس طرح ہے اور کتاب کشف المحجوب میں ہے....خداوند سبحانہٗ وتعالیٰ نے کتاب یعنی قرآن

مجید کے واضح لفظوں میں ہم کو آصف کی کرامت کی خبر دی ہے کہ جب سلیمانؑ کو خواہش ہوئی۔ کہ بلقیس کا تخت اس کے آنے سے پہلے یہاں حاضر کریں....اور خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ آصف کا شرف اور بزرگی مخلوق کو دکھائیں....اس کی کرامت ظاہر کریں اور اہل زمانہ کو یہ باور کرائیں کہ اولیاء کی کرامت درست اور جائز ہے....

سلیمان علیہ السلام نے کہا: تم میں سے کون ہے جو بلقیس کا تخت اُس کے آنے سے پہلے یہاں حاضر کرے؟....

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ

جنات میں سے عفریت نے کہا: میں اس کو لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ اپنے اس مقام یعنی کچہری یا دربار سے اٹھیں....سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں اس سے پہلے چاہتا ہوں۔ آصف نے کہا:

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ

میں آپ کی پلک جھپکنے یعنی پہلے بند ہونے اور کھلنے سے پہلے اس کو یہاں لے آؤں گا۔ آصف کی اس بات پر حضرت سلیمان علیہ السلام نہ تو متغیر ہوئے اور نہ انکار کیا.... اور نہ انہوں نے اس کو محال اور ناممکن خیال کیا....اور یہ کسی حال میں بھی معجزہ نہ تھا کیونکہ آصف پیغمبر نہ تھے....

لہٰذا پلک جھپکنے میں بلقیس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں لے آنا بہر صورت اس کو آصف کی کرامت کہنا چاہیے....اور اسی طرح اصحاب کہف کے حالات اور ان کے ساتھ کتے کا ہم کلام ہونا....ان کا سونا اور غار میں دائیں بائیں کروٹ لینا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے....

وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ (سورۃ کہف)

اور ہم ان کو خواب گاہ میں دائیں بائیں کروٹ لاتے رہتے تاکہ زمین ان کے جسموں میں تصرف نہ کرے....اور ایک کتا جوان کے ساتھ ہو لیا تھا....وہ پاؤں پھیلائے اس غار کے آگے دہلیز پر بیٹھا رہا....

یہ سب عادت توڑنے والے کام ہیں....اور معلوم ہے کہ یہ معجزہ نہیں بس ضروری ہوا کہ کرامت ہوگی....

اللہ کا دوست صرف گناہ سے بچنے والے

13 اِنْ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ولی اللہ کون ہیں....میرے دوست کون ہیں؟....جو تقویٰ سے رہتے ہیں....مجھ کو ناراض نہیں کرے....

ان اولیآءہٗ الا المتہجدون نہیں فرمایا کہ جو تہجد پڑھتے ہیں الا المتنفلون نہیں فرمایا کہ جو نوافل پڑھتے رہتے ہیں اِلَّا الْمُعْتَمِرُوْنَ نہیں فرمایا کہ جو بہت عمرے کرتے رہتے ہیں الا المتقون فرمایا....معلوم ہوا کہ اللہ کی دوستی کی بنیاد قرآن پاک کی نص قطعی سے ثابت ہے کہ تقویٰ پر ہے....

اللہ کیسے ملتا ہے؟

عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا:

دوستو! گناہ کی خواہش پیدا ہو تو اس خواہش کو جلاؤ اس پر عمل نہ کرو....دل پر غم اٹھاؤ....اللہ کی محبت کا ایک ذرہ غم ساری دنیا کی سلطنت اور دولت سے افضل ہے....اللہ کو راضی کرنے میں اور اللہ کی ناراضگی سے بچنے میں جو غم آتا ہے اسی غم سے اللہ تعالیٰ ملتے ہیں....لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تہجد سے ملتا ہے تو خوب سمجھ لو کہ تہجد سے نوافل سے وظیفوں سے خدا نہیں ملتا....گناہ کو چھوڑنے سے گناہوں کے چھوڑنے کا غم اٹھانے سے اللہ ملتا ہے۔

اِنْ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اللہ اسی کو اپنا ولی بناتا ہے جو تقویٰ سے رہتا ہے....

گناہوں سے بچتا ہے.... گناہوں سے بچنے کا غم اٹھاتا ہے.... عبادت تو حلوہ ہے.... گناہ چھوڑنا بظاہر مشقت کا عمل ہے.... حلوے کے لئے سب تیار ہیں.... لیکن گناہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں....

اگر عبادت سے خدا مل جاتا تو بہت آسان تھا مگر گناہ چھوڑنے سے اللہ ولی بناتا ہے کیوں کہ وہ بلوہ ہے.... اس میں تکلیف ہوتی ہے تو اللہ چاہتا ہے کہ میرے بندے تکلیف اٹھا کے مجھے پائیں.... حلوہ کھا کے نہ پائیں.... حلوہ کھانا کیا کمال ہے.... گناہ چھوڑنے کی تکلیف اٹھانا کمال ہے.... اس لئے گناہ چھوڑنے ہی سے اللہ ملتا ہے....

میرے دوستو! یہ آیت بڑے غور کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اِتَّقُوا اللّٰہَ فرما کر بندوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے.... پیغام دوستی میں پہل فرمائی ہے اور فرمایا کہ ان اولیاءہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ صرف متقی بندے میرے اولیاء ہیں لہٰذا دلالت التزامی سے اِتَّقُوا اللّٰہَ کے معنی ہوئے کہ اے ایمان والو! میرے دوست بن جاؤ....

بندوں کو یہ پیغام دوستی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ورنہ بندے اتنے بڑے مولیٰ کو دوست بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور آج اگر کسی سے کہا جاتا ہے کہ بھئی اللہ کے واسطہ گناہ چھوڑ دو تو شیطان کی پٹی پڑھانے پر کہتا ہے کہ دعا کرو توفیق مل جائے حالانکہ قرآن کہہ رہا کہ ایک پتہ بھی میرے حکم کے بغیر حرکت نہیں کرتا تو یہ جو آپ سے دین کی بات کی جارہی ہے.... گناہ چھوڑنے کی ترغیب دی جارہی تو یہ گویا کہ اللہ کے حکم ہی سے ہے معلوم ہوا کہ اللہ کسی کے واسطہ سے آپ سے کہہ رہا ہے کہ گناہ چھوڑ دو میرے بندے بن جاؤ تو یہی تو توفیق ہے....

اب یہ تو ہونے سے رہا کہ اللہ آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہے یا آپ سے براہ راست مخاطت ہو کر کہے کہ میرے بندوں گناہ چھوڑو....

اللہ کی سنت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے ذریعہ سے اپنے سے دوستی کا پیغام سنا دیتے ہیں یا دکھا دیتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا جو جو احباب یہ کتاب پڑھ رہے ہیں.... ان سے

اللہ کی چاہت ہے کہ وہ اللہ کے سچے دوست بن جائیں....

اب اگر ہم ہی ٹال مٹول آج کل کرتے رہیں تو اس میں ہمارا ہی نقصان ہے.... ہماری ہی ہلاکت ہے کیونکہ تاریخ گواہ ہے جو اللہ سے کٹ گیا... اللہ سے دور ہو گیا اس کو تو سونے کا محل بھی سکون نہیں دے سکتا اسی لئے شاعر کہتا ہے۔

اٹھا کر سر تیرے آستاں سے
زمین پر گر پڑا میں آسماں سے

میرے عزیزو! آج سے سچی توبہ کر کے عزم کر لو کہ آج کے بعد ایک منٹ بھی پالنے والے کو ناراض نہیں کریں گے....

دوستو! اللہ کی دعوت کو ٹھکرانا یہ علامت مردودیت ہے....

یاد رکھو جسے استغفار میں توبہ کی توفیق مل جائے سمجھ لو اسے اللہ اپنا دوست بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں.... لہٰذا آج سے ٹھان لو کہ ایک لمحہ کو خدا کو ناراض نہیں کرنا ہے.... گناہ نہ کرنے سے بالفرض اگر جان جاتی ہے تو جان فدا کر دو....

نہیں ناخوش کریں گے رب کو اے دل تیرے کہنے سے
اگر یہ جان جاتی ہے خوشی سے جان دے دیں گے

عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا:

مبارک ہے وہ جان جو اللہ پر فدا ہو مبارک ہے وہ جوانی جو خدا پر فدا ہو.... مبارک ہے وہ آنکھیں جو اللہ کے خوف سے اشکبار ہیں.... باقی جتنے کام خدا کی مرضی کے خلاف ہیں وہ مومن کے لئے خسارہ ہیں...

بس میری سارے عالم میں یہی صدا ہے کہ اللہ کے لئے اللہ کو خوش رکھو اور ایک لمحہ بھی اپنے مالک کو ناخوش کر کے حرام خوشی اپنے قلب و نفس میں نہ لاؤ.... یہ غیرت بندگی کے بھی خلاف ہے.... حیا کے بھی خلاف ہے.... شرافت کے بھی خلاف ہے.... اللہ کو ناراض کر کے اپنے نفس میں حرام خوشی لانے والے سے بڑھ کر کوئی بے غیرت کمینہ

ناشکرا اور بین احمق نہیں ہے.... کیونکہ اتنی بڑی طاقت والے مالک کو ناراض کر کے اپنے نفس دشمن کو خوش کر رہا ہے....

اگر اللہ کی صفت ذوالانتقام کا ظہور ہو جائے تو یہ کیا کر سکتا ہے.... کیا صفات الٰہیہ کے ظہور کے لئے اللہ تعالیٰ اس سے مشورہ کرے گا؟.... اور جیسے ہی گناہ کا ارادہ کرتا ہے اس کی دوزخ اسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے.... یہ بے وقوف سمجھتا ہے کہ میں حسینوں اور نمکینوں کو دیکھ کر مزے اڑا رہا ہوں لیکن اسے معلوم نہیں کہ یہ نالائق اپنی زندگی کو عذاب اور دوزخ میں ڈال رہا ہے.... اپنے پیر میں خود کلہاڑی مار رہا ہے.... اللہ تعالیٰ ظَلَّامٌ لِّلْعَبِيْد نہیں ہے.... یہ خود ہی اپنی جان پر ستم ڈھا رہا ہے....

عاشقانِ خدا گناہ سے بچتے ہیں

14 وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

"ایمان والوں کے دل اللہ کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں"

میرے دوستو! عشق اور مشک یہ دونوں چھپے نہیں رہ سکتے.... عشق بھی اپنے آپ کو ظاہر کر دیتا ہے اور مشک بھی اپنے آپ کو ظاہر کر دیتا ہے.... محبت الٰہی چیز ہی ایسی ہے یہ طے شدہ بات ہے کہ جس نے اللہ رب العزت کی معرفت کو پالیا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کئے بغیر رہ نہیں سکتا.... اور جس نے دنیا کی حقیقت کو پالیا وہ دنیا سے نفرت کئے بغیر رہ نہیں سکتا....

اللہ تعالیٰ کی معرفت کا مطلب یہ کہ رگ رگ اور ریشے ریشے میں اللہ کی محبت سما جائے جس طرح اسفنج پانی میں ڈالا جائے تو پانی کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے پانی سے بھر جاتا ہے.... ہوتا تو اسفنج ہے لیکن اس کی ایک ایک نس میں پانی سما جاتا ہے۔ اللہ والے بھی بالکل اسی طرح اللہ کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں لہٰذا انکے رگ و ریشے میں اللہ کی محبت پیوست ہو چکی ہوتی ہے....

میرے دوستو! اور بزرگو! اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا تو اس کے دل میں محبت کا مادہ رکھا پھر اس کو دنیا میں بھیجا.... چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں....

دل بحر محبت ہے محبت یہ کرے گا
لاکھ اس کو بچاتو یہ کسی پہ تو مرے گا

اس انسان کو بنایا ہی اللہ نے محبت کے مادہ کے ساتھ کیونکہ انسان کا لفظ انس سے بنا ہے۔

پتھر سے ہو خدا سے ہو یا پھر کسی سے ہو
آتا نہیں ہے چین محبت کے بغیر

معلوم ہوا کہ ہر انسان میں محبت کا مادہ ہے یہ اور بات ہے کہ بعض لوگ دنیا میں آ کر یا پتھر مال دولت سے محبت کرتے ہیں.... اسی کے لئے دن رات ایک کرتے ہیں بعض لوگ عورت کی محبت ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ لیتے ہیں.... مگر اللہ کا عاشق جو ہے وہ اپنے مالک سے بے وفائی نہیں کرتا.... کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں والذین آمنو اشد حباللہ کہ ایمان والے اللہ سے اشد یعنی شدید محبت کرتے جو شخص مخلوق سے محبت کرے گا اس کا نتیجہ حسرت ہی حسرت ہوگی....

کیونکہ مٹی مٹی پر مری تو حاصل مٹی ہی ہوا اور جو شخص خالق مخلوق ہے خالق حسن سے خالق دنیا سے محبت کرے تو گویا کہ اس کو ساری دنیا مل گئی جو انسان مخلوق سے دل لگائے گا.... ایک نہ ایک دن جدا کر دیا جائے گا اور جو انسان اللہ رب العزت سے دل لگائے گا وہ ایک نہ ایک دن ملا دیا جائے گا....

حدیث قدسی میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

"میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا.... میں نے اس بات کو پسند کیا کہ مجھے پہچانا جائے.... پس میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا"

گویا مخلوق کے پیدا ہونے کا سبب محبت بنی.... چونکہ محبت وہ پہلی چیز ہے جو مخلوق

کے پیدا ہونے کا سبب بنی اس لئے مخلوق میں سے ہر ایک قسم نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس محبت میں سے حصہ حاصل کیا... مخلوقات عالم میں معدنیات بھی ہیں اور نباتات بھی.... حیوانات بھی ہیں اور انسان بھی.... اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات کو ''محبت'' میں سے حصہ عطا فرمایا.... اس کی مثالیں ہر جگہ دیکھی جا سکتی ہیں کیونکہ محبت ہر جگہ جلوہ گر ہے.... اس لئے ایک بزرگ فرماتے ہیں....

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ کمرے میں یا تو روشنی ہوگی.... اگر روشنی نہیں تو اندھیرا ضرور ہوگا.... اسی طرح یا تو دل میں اللہ رب العزت کی محبت کی روشنی ہوگی اور اگر اللہ رب العزت کی محبت کی روشنی نہیں تو مخلوق کی محبت کا اندھیرا ضرور ہوگا....

یاد رکھئے کہ محبت کا جذبہ ایک مقدس جذبہ ہے اس لئے اس کو مخلوق کے اوپر برباد کرنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے.... چنانچہ انبیائے علیہم السلام نے آ کر ایک اصولی بات سمجھائی کہ:

لوگو! فانی محبوب کا عشق بھی فانی ہے اور باقی محبوب کا عشق بھی باقی ہے.... جو انسان مخلوق سے محبت کرے گا وہ ایک نہ ایک دن مخلوق سے جدا کر دیا جائے گا.... اور جو انسان اللہ رب العزت سے محبت کرے گا وہ ایک نہ ایک دن اللہ سے ملا دیا جائے گا....''

عشاق حقیقی کا عالم ارواح میں اقرار محبت

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے ارشاد فرمایا کہ:

خواجہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں میں نے پڑھا ہے کہ خواجہ یوسف چشتی سے روایت ہے.... کہ جس وقت عالم ارواح میں اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں) کی آواز آئی.... تو اس وقت تمام مسلمانوں اور کافروں کی روحیں ایک جگہ تھیں.... آواز کے آتے ہی ان کی چار قسمیں ہو گئیں....

1 پہلی قسم کی روحوں نے جب آواز سنی.... اسی وقت سجدہ میں گر پڑیں.... اور دل اور

زبان سے کہا.... قَالُوْ بَلیٰ (انہوں نے کہا: ہاں)

2 دوسری قسم کی روحوں نے بھی سجدہ کیا....اور زبان سے کہا قالوا بلیٰ لیکن دل سے نہ کہا....

3 تیسری قسم کی روحوں نے دل سے کہا مگر زبان سے نہ کہا....

4 چوتھی قسم کی روحوں نے نہ دل سے کہا اور نہ ہی زبان سے کہا....

ان اقسام کی تشریح: خواجہ صاحب ن اس کی تفصیل یوں فرمائی.... کہ جنہوں نے سجدہ کیا....اور دل اور زبان سے اقرار کیا وہ اولیاء نبی اور مومن تھے....اور جنہوں نے زبان سے کہا اور دل سے نہ کہا وہ ان مسلمانوں کا گروہ تھا....

جو پہلے مسلمان ہوتے ہیں.... مرتے وقت بے ایمان ہو کر دنیا سے جاتے ہیں.... اور تیسری قسم جنہوں نے زبان سے نہ کہا.... لیکن دل سے کہا.... وہ ایسے کافر تھے.... جو پہلے کافر ہوتے ہیں.... بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں.... لیکن چوتھی قسم جنہوں نے نہ دل سے کہا....اور نہ زبان سے....وہ کافر تھے۔ جو پہلے ہی کافر ہوتے ہیں....اور بعد میں بھی کافر ہی ہو کر دنیا سے گزر جاتے ہیں.... (حوالہ انیس الارواح)

اللہ سے دوستی پر چار انعامات

15 امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر احکام القرآن سورۃ توبہ کی آیت نمبر 118

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْ اِنَّ اللّٰهَ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْم

کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ ابو زید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے چار چیزوں میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں غلط پایا....میرا خیال تھا کہ ان چار چیزوں کی ابتداء میری طرف سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے پر مہربان ہو جاتے ہیں مگر میرا یہ خیال بالکل ہی غلط ثابت ہوا....

نمبر**1** میرا خیال یہ تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرا ہوں مگر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ

میرے سے محبت کرنے میں پہل کرتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہ (المائدہ 54)

کہ پہلے (وہ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں پھر وہ بندے اللہ سے محبت کرتے ہیں....)

نمبر 2 میرا خیال یہ تھا کہ پہلے میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوتا ہوں مگر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ میرے سے خوش اور راضی ہونے میں پہل کرتے ہیں.... جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:...... رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡ عَنۡہ (المائدہ 119)

(اللہ راضی ہوئے ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے)

نمبر 3 میرا خیال یہ تھا کہ میں اللہ کو یاد کرتا ہوں (اور یہ بہت ہی عظیم کام ہے مگر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ کو یاد فرماتے ہیں....اور ان کا یاد کرنا میرے یاد کرنے سے عظیم تر ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَذِکۡرُاللّٰہِ اَکۡبَر (العنکبوت 45)

اور اللہ تعالیٰ کی یاد عظیم تر ہے....

نمبر 4 اور میرا خیال یہ تھا کہ میں توبہ کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربان ہو جاتے ہیں مگر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تو میرے توبہ کرنے سے پہلے ہی مجھ پر مہربان ہو چکے ہیں کہ میرا بندہ توبہ کرلے جیسے کہ اللہ نے فرمایا:

ثُمَّ تَابَ عَلَیۡھِمۡ لِیَتُوۡبُوۡا (التوبہ 118)

پھر اللہ تعالیٰ ان پر مہربان ہوا تا کہ وہ توبہ کرلیں....

مہربان اللہ....نافرمان بندے

16 میرے دوستو! اللہ تعالیٰ اس انسان سے ماں سے 70 گنا زیادہ پیار کرتا ہیں....اللہ کی چاہت ہے کہ میرے بندوں کے دل میں صرف میری ہی محبت ہو اس لئے

اللہ تعالیٰ نے اَسْمَاءُ الْحُسْنیٰ (صفاتی ناموں) میں بھی بندہ سے محبت کا اظہار کیا ہے اب ہم قارئین کے سامنے چند صفاتی ناموں کی تفسیر نقل کرتے ہیں...

اللہ کے ہزاروں صفاتی ناموں میں دو کا ذکر کرتے ہیں یہ وہ نام ہے جو کہ احادیث میں آئے ہیں (۱) حَنَّانُ (۲) مَنَّانُ اور یہ وہ صفاتی نام ہیں جو کہ غلام کعبہ پر بھی لکھے ہوئے ہیں....

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کی عاشقانہ شرح پڑھنے کے لئے احقر کی کتاب اللہ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں....

حضرت مفتی محمد حنیف صاحب مدظلہ کی کتاب شرح اَسْمَاءُ الْحُسْنیٰ (۲ جلد) کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ اس آپ کے دل میں اللہ کی عظمت میں اضافہ ہوگا....

حنان کا مفہوم اور معارف

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا:

حَنَّانُ اس ہستی کو کہتے ہیں کہ اگر اس سے کوئی روٹھنا چاہے تو وہ اسے روٹھنے نہ دے...

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے سے دور نہیں جانے دیتے.... اس لئے جب کوئی بندہ اللہ رب العزت کے در سے غافل ہوتا ہے تو وہ اس کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں.... کبھی اس کے کاروبار میں پریشانی.... کبھی صحت میں پریشانی.... کبھی کوئی اور پریشانی.... یہ چھوٹی موٹی پریشانیاں اس لئے آتی ہیں کہ یہ جاگے اور میرے در پر آئے....

یہاں ایک بزرگ نے نکتہ لکھا ہے کہ ایک ہے وہ پروردگار جو اپنے بندوں کو پریشانیوں کی رسیوں میں جکڑ جکڑ کر اپنی بارگاہ کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے.... جیسے مچھلی شکاری سے دور بھاگتی ہے تو وہ اس کو قریب کھینچتا ہے اسی طرح جب بندہ اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ سے دور ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حالات اس طرح بنا دیتے ہیں کہ جن کی وجہ سے اسے **Heat** پہنچتی ہے.... اور وہ اللہ کے در پر آ کر دعائیں مانگنا شروع

کر دیتا ہے.... دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کتنے بہترین انداز میں فرمایا:

فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ؟ (او میرے بندو! تم کدھر جا رہے ہو؟)

''اے انسان! تجھے تیرے کریم پروردگار سے کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا''

جیسے ماں اپنے بیٹے کو پیار سے منا رہی ہوتی ہے کہ بیٹا! تو اپنی امی سے روٹھ گیا.... اس انداز میں فرمایا کہ تم مجھ سے کیوں روٹھ رہے ہو؟....

مَنّان کا مفہوم اور معارف

منان اس ہستی کو کہتے ہیں جو احسان تو کرے مگر اس کو احسان جتلانے کی عادت نہ ہو.... کئی لوگ احسان تو کرتے ہیں مگر جتلاتے بھی بہت ہیں.... لیکن اللہ تعالیٰ وہ احسان فرمانے والے ہیں کہ جو بندوں پر احسان بھی کرتے ہیں اور جتلاتے بھی نہیں ہیں.... اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہمارے اوپر کتنے احسانات ہیں....

یاد رکھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں!!

بینائی نہ دیتے تو ہم اندھے ہوتے.... گویائی نہ دیتے تو ہم گونگے ہوتے.... سماعت نہ دیتے تو ہم بہرے ہوتے.... عقل نہ دیتے تو ہم پاگل ہوتے.... صحت نہ دیتے تو ہم بیمار ہوتے.... مال پیسہ نہ دیتے تو ہم فقیر ہوتے.... عزت نہ دیتے تو ہم ذلیل ہوتے.... اور.... اولاد نہ دیتے تو ہم لاولد ہوتے....

معلوم ہوا کہ ہم جو عزتوں میں بھری زندگی گزار رہے ہیں.... یہ اس مالک کا احسان ہی تو ہے.... البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں سے ایک نعمت ایسی بھی دی کہ اس نعمت جیسی اور کوئی نعمت تھی ہی نہیں، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

(آل عمران: ۱۶۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان کیا کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ کو ان میں مبعوث فرمایا''

واقعی کائنات میں کوئی دوسری نعمت ایسی ہو ہی نہیں سکتی تھی.... جیسے کسی کو اپنے ماڈل بڑا ناز ہوتا ہے اسی طرح یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے محبوب پر اتنا ناز تھا کہ اس نعمت کو بھیجتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ہاں ہم نے ایمان والوں پر احسان فرمایا ہے....

تمام اسماء الحسنٰی رحمت الٰہی کے ترجمان ہیں

حضرت مفتی تقی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ دامت برکاتہم نے اپنے خطبات میں ایک عجیب نکتہ لکھا ہے....

اللہ رب العزت کے ننانوے اسماء الحسنیٰ میں سے کوئی ایک نام بھی عذاب دینے پر صریحاً دلالت نہیں کرتا.... حالانکہ آدمی سمجھتا ہے کہ اللہ کے کچھ نام عذاب اور سزا دینے پر دلالت کرتے ہیں.... مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا ایک نام جبار ہے.... جابر کے معنی میں جبر کرنا.... جبر کسی پر زبردستی کرنے کو کہتے ہیں.... اس سے بظاہر یوں لگتا ہے کہ جبار بڑی ہی مشکل میں ڈال دینے والے کو کہتے ہیں.... اسی طرح قہار قہر کرنے والے کو کہتے ہیں.... یوں محسوس ہوتا ہے کہ جبار اور قہار کے الفاظ عذاب اور سزا پر دلالت کررہے ہیں....

وہ فرماتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے.... اردو میں ایک لفظ کا مطلب اور ہوتا ہے اور اسی لفظ کا عربی میں مطلب اور ہوتا ہے مثال کے طور پر....

''ذلیل'' کا لفظ اردو میں بہت ہی نچلے درجے کے بندے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور عربی میں کمزور کیلئے استعمال ہوتا ہے.... اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے یہ لفظ استعمال کیا....

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران: 123)

''البتہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن تمہاری مدد کی حالانکہ تم کمزور تھے''

اردو زبان میں اگر کسی کو ذلیل کہہ دیا جائے تو وہ اس کو بہت بڑی گالی سمجھتا ہے....

دلا اور بندر کی لغوی تحقیق

اسی طرح ''دلا'' کا لفظ اردو زبان میں بڑی گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے.... اور عربی زبان میں یہ برا نہیں سمجھا جاتا.... چنانچہ حج وعمرہ پر جانے والے جانتے ہیں کہ وہاں ایک ایسی کمپنی ہے جس کا نام دلا کمپنی ہے.... کئی آدمی آکر پوچھتے ہیں حضرت! یہ اپنے آپ کو دلا کیوں کہتے ہیں ہم کہتے ہیں.... کہ یہ اردو کے دلے نہیں ہیں بلکہ عربی کے دلے ہیں....

اردو میں ایک لفظ بندر ہے.... یہ ایک جانور کیلئے بولا جاتا ہے.... اللہ تعالیٰ کی شان کہ ایک عربی شہزادے کا نام بندر بن سلطان ہے.... ہمیں بہت عرصے تک یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ یہ اپنے باپ کے لیے اتنا بوجھ کیوں بنا جس کی وجہ سے اس نے اس کا نام ہی بندر رکھ دیا.... مگر پھر دل میں خیال آتا تھا کہ کوئی بیٹا اپنے باپ پر بوجھ تو نہیں ہوتا.... لہٰذا جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ عربی زبان میں بندر پھول کو کہتے ہیں.... اس کے باپ نے اس کا نام عربی زبان میں پھول رکھا اور ہم اسے چار ٹانگوں والا بندر سمجھ رہے تھے....

لفظ جابر کی لغوی تحقیقت

اسی طرح لگتا ہے کہ جابر بہت ہی سختی کرنے والے کو کہتے ہیں.... لیکن عربی زبان میں ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے والے کو جابر کہتے ہیں.... حدیث پاک میں آیا ہے....

يَاجَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ

''اے ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے والے''

تو جبار اور جابر ٹوٹے رشتوں کو جوڑنے والے کو کہتے ہیں.... سُبْحَانَ اللہ.... یہ نام تو عذاب پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر دلالت کرتا ہے.... اسی طرح ''قھّــــار'' قہر سے ہے اور قاہر اونچے اور بلند کو کہتے ہیں.... پہاڑ کی چوٹی کو قاہرہ کہتے

ہیں.... جیسے مصر کے ایک شہر کا نام قاہرہ ہے.... اللہ تعالیٰ کے قہار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ بلند اور سب پر غالب آنے والا ہے۔ ہم بظاہر یہ سمجھتے ہیں کہ جبار اور قہار عذاب دینے والے کے نام ہیں حالانکہ ان سے عذاب پر دلالت نہیں ہوتی بلکہ یہ نام بھی رحمت الٰہی اور عظمت الٰہی کے ترجمان ہیں.... اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں پر غور کریں تو وہ تین طرح دلالت کرتے ہیں....

یا تو وہ اللہ کی رحمت پر دلالت کرتے ہیں....

یا وہ اللہ کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں....

یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں.... سبحان اللہ....

لفظ اللہ کا اپنا ترجمہ کیا ہے؟....

حضرت مولانا فضل رحمان گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ:

اگر لفظ اللہ کا اردو ترجمہ کیا جائے تو وہ ''منموہن'' بنے گا.... من موہ لینے والا یعنی دل جیت لینے والا سبحان اللہ .... اس کی ذات کا تو نام ہی ایسا ہے.... لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ذریعے اس کے سامنے دعائیں مانگنی چاہئیں....

رحمان اور رحیم کی عاشقانہ شرح

اللہ تعالیٰ کے دو نام رحمان اور رحیم ہیں.... یہ دونوں نام صراحتاً اللہ تعالیٰ کی رحمت پر دلالت کرتے ہیں....

علماء نے لکھا ہے کہ رحمان کا لفظ اس کیلئے استعمال ہوتا ہے.... جو اپنے پرائے سب پر رحمت کرنے والا ہو اور رحیم کا لفظ اس کیلئے استعمال ہوتا ہے جو خاص اپنوں پر خصوصی رحمت کرنے والا ہو....

جیسے ہر عورت کو دنیا کے تمام بچوں سے پیار ہوتا ہے۔ مگر عمومی.... اور اپنے بیٹے سے

بھی پیار ہوتا ہے مگر خصوصی..... رحمان اور رحیم کا معاملہ ایسا ہی ہے..... بعض نے کہا کہ رحمان وہ ہے جو دنیا میں سب کو رزق دے.... خواہ کوئی کافر ہو یا کوئی مسلمان ہو.... اور رحیم وہ ہے جو آخرت میں فقط ایمان والوں کو اپنی نعمتیں عطا فرمائے گا....

رحمان: جو نہ مانگنے پر ناراض ہوتا ہے

ان ناموں کا ایک اور ترجمہ بھی کیا گیا ہے اور وہ واقعی عاشقانہ ترجمہ ہے.... وہ ترجمہ یوں کیا گیا.... رحمان کا معنی ہے ''بن مانگے دینے والا'' اور رحیم کا معنی ہے ''جو نہ مانگے اس سے ناراض ہونے والا''

اب بتائیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کو بن مانگے دیتا ہے یا نہیں.... دہریے تو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتے لیکن وہ پھر بھی ان کو رزق بھی دیتا ہے.... صحت بھی دیتا ہے.... اولاد بھی دیتا ہے.... گھر بھی دیتا ہے.... اور طرح طرح کی نعمتیں دیتا ہے.... تو رحمان اسے کہتے ہیں ''جو بن مانگے دینے والا ہو'' اور رحیم اسے کہتے ہیں ''جو نہ مانگنے والے سے روٹھ جانے والا ہو''.... تو جب پروردگار چاہتے ہیں کہ میرے بندے مجھ سے مانگیں تو ہم مانگنے میں کمی نہ کریں.... اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عرش پر لکھوا دیا....

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ

''میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی''

یہ اللہ تعالیٰ نے کیوں لکھوایا؟.... اس لئے کہ وہ رحمت کا معاملہ کرنے والے ہیں.... اس کو ایک مثال سے یوں سمجھیں کہ جب ایک باپ نے بچوں کو پیسے دینے ہی نہ ہوں تو کیا وہ آکر دکھائے گا کہ میری جیب میں اتنے پیسے ہیں.... وہ جب گھر جائے گا تو پتا ہی نہیں چلنے دے گا کہ میرے پاس پیسے ہیں یا نہیں.... اور جب وہ آکر بچوں کے سامنے پیسے کھولتا ہے اور بتا دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دینا چاہتا ہے.... اسی طرح جب پروردگار نے اپنے کلام میں ارشاد فرما دیا....

نَبِّیْٔ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الحجر 49)

"میرے بندوں کو بتادو کہ میں مغفرت کرنے والا ہوں رحمت کرنے والا ہوں"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے دعا مانگو.... میں تمہارے گناہوں کو معاف کردوں گا اور اپنی رحمت سے تمہاری توقعات سے بڑھ کر عطا کردوں گا....(حوالہ خطبات فقیر)

اللہ سے دوستی احادیث کی روشنی میں

1 صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ، مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَاتَقَرَّبَ اِلَىَّ عَبْدِىْ بِشَىْءٍ اَحَبَّ اِلَىَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَايَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ اِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُبِهٖ وَيَدَهُ الَّتِىْ يَبْطِشُ بِهَاوَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَاوَاِنْ سَاَلَنِىْ اَعْطَيْتُهٗ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَبِىْ لَاُعِيْذَنَّهٗ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے.... جو میرے ولی سے عداوت کرے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور جن اعمال کے ذریعہ میرا بندہ میرا تقرب چاہتا ہے.... ان میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ عبادتیں محبوب ہیں جو میں نے اس پر فرض کیں اور ہمیشہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں اور جب محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے.... اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے.... اور اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے.... اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں دیتا ہوں.... اور اگر پناہ مانگتا ہے تو پناہ بخشتا ہوں....

تیرا محتاج نہیں رب کا جو پیارا ہوگا
اس کا دل خالق مطلق سے سنوارا ہوگا
منکر اولیاء اللہ! سنبھل جا ورنہ!
کس کو اذنتہ بالحرب کا یارا ہوگا

اللہ کے دوست کی قسم کو رد نہیں کیا جاتا

2 صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے.... انہوں نے کہا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رب اَشْعَثَ اَغْبَرَ، مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَايُؤْبَهُ لَهُ، لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ.

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں.... بہت سے پراگندہ سر.... غبار آلود.... دروازوں پہ دھکے دیئے جانے والے جنہیں کوئی حیثیت نہ دی جائے ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر اعتماد کر کے کسی بات کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو ضرور سچ کر دے....

امت کے 40 ابدال کون؟

3 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے....

عَنْ اَنَسٍ اَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُدَلَاءُ اُمَّتِیْ اَرْبَعُوْنَ رِجَلاً، اِثْنَانِ وَعَشْرُوْنَ بِالشَّام، وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ، كُلَّمَامَاتَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ اٰخَرَ فَاِذَا جَاءَ الْاَمْرُ قُبِضُوْا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے چالیس ابدال ہیں.... ان میں کے بائیس شام میں.... اٹھارہ عراق میں ہیں....

جب ان میں سے کوئی وفات پاتا ہے....تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو قائم مقام کردیتا ہے.... جب قیامت قریب آئے گی....تو سب اٹھالئے جائیں گے....

اللہ کی محبت کے حصول کا نسخہ

4 حدیث میں آتا ہے:

انا عند المنکسرۃ قلوبھم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ٹوٹتے ہوئے دلوں میں زیادہ آتا ہوں (یعنی ٹوٹے ہوئے دل میرا مسکن ہیں....)

جو شخص اللہ کے لئے اپنی خواہشات کا خون کرے گا اپنی ہر ہر خواہش کو توڑ دے گا تو اس سے جتنا دل چکنا چور ہوگا اتنی ہی اللہ کے نور کی تجلی زیادہ قلب میں آئے گی....اتنی ہی اللہ کی محبت دل میں بڑھتی چلی جائے گی....اس عمل وقرب خاص عطا ہوتا ہے جو سو مجاہدہ نفس سے بھی نہیں حاصل ہوسکتا ہزاروں نوافل واذکار سے بھی حاصل نہیں ہوسکتا....

بندہ کے پیرومرشد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا:

واللہ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس جوان نے اپنی جوانی اللہ پر قربان کر....اپنی زندگی کو خالق زندگی پر قربان کی اللہ تعالیٰ نے اس پر بے شمار عالم شباب برسادیئے.... بڈھا ہوجائیگا مگر اس کی جوانی نہیں جائے....آن بان ویسی ہی رہے گی اور اس کی روح میں اللہ کی محبت جتنی پرانی ہوگی اتنا ہی نشہ تیز ہوگا....جیسے شراب پرانی ہوکر نشہ تیز ہوجاتا ہے اسی طرح اللہ والے جتنے بڈھے ہوتے جاتے ہیں ان کا نشہ تیز ہوا جاتا ہے....

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

جو شخص جتنا زیادہ خون تمنا کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص تجلیات اور

رحمتوں کا نزول ہوتا ہے.... اللہ تعالیٰ ملتا ہے خون کا دریا عبور کرنے سے.... جس نے خواہشات کے دریا کو عبور کرلیا اور حرام مزہ نہ لیا سمجھ لو کامیاب بامراد ہو گیا....

بعض لوگ اہل اللہ کی صحبت میں رہتے ہیں اور ولی بنانے والی ہوائیں جب وہاں آتی ہیں تو کبھی کبھی جو لوگ تنہائی میں حرام مزہ لینے کے عادی ہوتے ہیں.... تو ان کے گناہوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے یہ ہوائیں ان سے ٹکرا کر زہر آلود ہو جاتی ہیں....

مثال کے طور پر:

''آپ سفاری پارک گئے، وہاں نہایت صاف ستھری ہوا آ رہی ہے.... مگر وہاں کوئی کینسر کا مریض ہے.... وہ وہاں دھواں پھینک رہا ہے تو وہ ہوائیں جو اپنی ذات کے اعتبار سے مفید تھیں مریض کی وجہ سے زہر آلود ہو گئیں....''

اسی طرح جو مرید بد پرہیزی یعنی عبادت کے ساتھ گناہ بھی کرتا ہے.... اس کو سعادت کی ہوا سے اعلیٰ فیضان حاصل نہیں ہوتا.... کیونکہ وہ اس ہوا کو اپنی طرف سے غبار آلود کر دیا ہے....

جیسا کہ دریا سے صاف پانی آ رہا ہے اور ظالم نے ٹونٹی میں گندگی لگا دی.... جیسے ایک عورت کی انگلی میں گندگی لگی ہوئی تھی.... اس نے ناک کے قریب انگلی رکھ کر چاند دیکھا تو کہا: بس آج تو چاند بڑا بدبودار ہے....

اللہ دوست کب بناتا ہے

5 عبدالصمد بن معقلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد حرام میں ایک شخص کو اپنے چچا وہب بن منبہ سے یہ سوال کرتے سنا کہ:

مجھے زبور کی کوئی بات سنائیے....

انہوں نے فرمایا: ہاں ضرور....

میں نے زبور کے آخر میں تین سطریں پڑھیں.... لکھا ہے کہ اے داؤد! مجھ سے سنو میں حق کہتا ہوں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہو تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا.... جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ اپنے گناہوں پر شرمندہ تھا تو میں اس کے گناہوں کو بھلا دوں گا....

اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں کہ اگر میرا بندہ گناہوں سے دنیا کو مشرق سے مغرب تک بھرے اور اتنی دیر شرمندہ ہو جتنی دیر بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے.... یا ایک مرتبہ مجھ سے استغفار کیا (مغفرت چاہی) اور میں اس کے دل سے جان لوں کہ یہ دوبارہ یہ گناہ نہیں کرے گا و میں اس سے بھی جلدی اس کا یہ گناہوں کا بوجھ اتار پھینکوں گا جتنی جلدی آسمان زمین پر پانی برساتا ہے....

اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں اگر کوئی بندہ صرف ایک نیکی لے کر میرے پاس آیا تو میں سا کے لئے جنت کا فیصلہ کروں گا....تو حضرت داؤد نے عرض کیا کہ اسی وجہ سے تیری رحمت سے مایوس ہونا جائز نہیں اس شخص کو جو تجھے جانتا ہے....

اے داؤد! میرے اولیاء (دوستوں) کو تھوڑا سا عمل کرنا بھی کافی ہے جیسے کھانے میں نمک کی تھوڑی سی مقدار کافی ہو جاتی ہے....

اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کن لوگوں کو کب اپنا دوست بناتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جب اپنے دل کو شرک سے پاک کر لیں اور دلوں سے شک کو نکال دیں اور جان لیں کہ میری ہی جنت اور جہنم ہے اور میں ہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہوں اور قبروں سے لوگوں کو زندہ کروں گا اور میری نہ کوئی بیوی ہے نہ اولاد اگر میں ان میں نے ان لوگوں کو تھوڑے عمل کے ساتھ بھی اٹھالیا اور وہ یقین رکھتے تھے تو میں اس تھوڑے عمل کو ان کے ہاں بڑا بنا دوں گا....

اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ پل صراط سے جلدی کون گزرے گا؟.... یہ وہ

لوگ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہوں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر رہتی ہو....
اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے ہاں کس مؤمن کا مرتبہ بڑا ہے؟ یہ وہ ہے جو خود کے دیئے ہوئے پر زیادہ خوش بہ نسبت بچے ہوئے مال کے.... اے داؤد کیا تمہیں پتہ ہے کون سے فقراء افضل ہیں؟ یہ وہ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہیں اور میری تقسیم سے بھی اور معاش کے جو انعامات میں نے دیئے ہیں اس پر شکر گزار ہوں....

اے داؤد! معلوم ہے میں کن مؤمنوں کو لمبی زندگی دینا پسند کرتا ہوں؟ یہ وہ ہے کہ جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کی کھال کانپ اٹھتی ہے....سو میں ایسے شخص کا مرنا پسند نہیں کرتا اس طرح سے جیسے کہ باپ اپنے بیٹے کا مرنا پسند نہیں کرتا۔

حالانکہ موت سے فرار نہیں.... میں چاہتا ہوں کہ اسے جہاں کے علاوہ کسی اور جہاں میں چھپا دوں اس لئے کہ اس جہاں کی نعمتوں میں بلاء ہے اور اس کی آسانی میں شدت ہے اور یہاں اب دشمن ہے جس کے پھندے سے بچنا مشکل ہے اور وہ انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے.... اسی وجہ سے میں اپنے دوستوں کو جلدی سے جنت میں لیجاتا ہوں اگر یہ وجہ نہ ہوتی تو آدم اور اس کی مؤمن اولاد قیامت میں صور پھونکے جانے تک نہ مرتی....

اے داؤد! مجھے معلوم ہے کہ تم دل میں کیا کہہ رہے ہو؟ کہ تو نے ان کو تیری عبادت سے کاٹ دیا....

اے داؤد! تجھے نہیں معلوم کہ میں مؤمن کی تکلیفوں میں اس کی مدد کرتا ہوں جب وہ موت کا ذائق چکھتا ہے تو کیسا ہوتا ہے.... حالانکہ وہ سب سے زیادہ سخت مصیبت ہے اور تو اس کے جسم کو مٹی کے نیچے دیکھتا ہے.... اور میں وہاں اسے طویل عرصے کے لئے اس لئے رکھتا ہوں تا کہ اس کا اجر بڑھ جائے اور جو وہ عمل کرتا تھا اس سے اچھا اجر اسے قیامت تک ملتا رہے....

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا:۔

الٰہی! تیرے لئے ہی ساری حمد ہے اسی لئے تو نے اپنا نام ارحم الراحمین رکھا ہے....الٰہی! اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیری رضاء کی خاطر غمزدہ کی دادرسی کرے؟....

فرمایا: اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے ایمان کی چادر پہناتا ہوں اور اسے کبھی نہیں اتارتا....انہوں نے پوچھا....

الٰہی! اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیری رضا کے لئے جنازے کے ساتھ چلے؟ فرمایا: اس کی جزاء یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا میرے فرشتے اس کے ساتھ چلیں گے میں اس کی روح پر جنازہ پڑھتا ہوں.

انہوں نے پوچھا: اے اللہ! یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنے والے کی جزاء کیا ہے؟

فرمایا: اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے اس دن جب کہ میرے سائے کہ سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دوں گا....

حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا الٰہی! اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیرے خوف سے اس طرح روئے کہ اس کے دونوں رخساروں پر آنسو بہہ پڑیں؟....

فرمایا کہ: اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اس کے چہرے پر آگ کو حرام کردوں گا....

(حوالہ حلیۃ الاولیاء ج ۳/ ۳۷۸)

دنیا کی محبت میں خالق دنیا کو نہ چھوڑو

ایک مرتبہ جبرائیلؑ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے اللہ کے نبی!

عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَیِّتٌ وَاَحْبِبْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مُفَارِقٌ وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مُجْزٰی بِہٖ

''جتنا چاہیں آپ دنیا میں زندگی گذاریں ایک دن آپ نے دنیا سے
پردہ کرنا ہے، جس سے چاہیں آپ محبت کریں ایک دن آپ کو اس سے
جدا ہونا ہے.... جو چاہیں عمل کریں ایک دن آپ کو اس کا بدلہ ملنا ہے''

تو انسان جس سے بھی دنیا میں محبت کرے ایک نہ ایک دن اس سے جدا ہونا ہے تو یہ بات دلوں میں لکھ لیجئے کہ جو انسان مخلوق سے محبت کرے گا ایک نہ ایک دن مخلوق سے جدا کر دیا جائے گا اور جو انسان اللہ رب العزت سے محبت کرے گا ایک نہ ایک دن اللہ سے ملا دیا جائے گا....

دونوں محبتوں میں فرق ہے، اللہ کی محبت نور ہے.... مخلوق کی محبت ظلمت ہے.... مخلوق کی محبت بدنامی ہے اللہ رب العزت کی محبت نیک نامی ہے.... جو مخلوق کی محبت میں گرفتار ان کے چہرے پر ویرانی ہوتی ہے اور جو اللہ رب العزت کی محبت میں گرفتار ان کے چہروں پر بہار کی رعنائی ہوتی ہے.... جو مخلوق کی محبت میں گرفتار ان کے دلوں میں بے چینی ہوتی ہے اور جو اللہ رب العزت کی محبت میں گرفتار ان کے دلوں کے اندر سکون ہوتا ہے.... جو مخلوق کی محبت میں گرفتار اس کا انجام بالآخر برا ہوتا ہے اور جو اللہ رب العزت کی محبت میں گرفتار اس کا انجام اچھا ہوتا ہے.... اس لئے مخلوق کی محبت میں حسد ہوتا ہے اور اللہ رب العزت کی محبت میں خلوص ہوتا ہے....

دوستو! آج سے اللہ سے خالص محبت کرنے کا عزم کرلو اور اللہ کی محبت ملتی ہے گناہوں کو چھوڑنے آج افسوس ہم گناہ کر کے خوش ہوتے ہیں....

دوستو! حرام کام پر خوش ہونا یہ بھی حرام ہے، ارے اللہ پر مرنا سیکھو.... زندگی کا مزہ آجائے گا جو زندگی مالک پر فدا ہوتی ہے اس کی زندگی پر زندگی پیدا کرنے والا بے شمار زندگی برساتا ہے....

اور جو اپنی زندگی کو مالک کی نافرمانی میں برباد کرتا ہے اس کی زندگی پر بے شمار موت برستی ہے.... لاکھ خمیرہ کھلا دو مگر دل دھڑکتا ہی رہے گا، غیر اللہ سے دل لگانا یہ عذاب الٰہی ہے

اللہ کا ارادہ ولایت

7 حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے....

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ

''کہ جس کو میں اپنا بنانے کا ارادہ کرتا ہوں اس کو اپنی مکمل فرمانبردای کے لئے حوصلہ اور ہمت بھی عطا کرتا ہوں....''

پھر اس میں سے لومڑیت ہیجڑا پن ختم ہو کر شیدیانہ مزاج ہو جاتا ہے....

پیر و مرشد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ:

گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے دنیا والو! تم اپنے ارادہ کی طرح میرے ارادہ کو کمزور مت سمجھو! کہ تمہارا ارادہ روزانہ ٹوٹتا ہے کہ گناہ نہیں کریں گے پھر گناہ کر کے ارادہ کو توڑ لیتے ہو....

میرا ارادہ تمہارے ارادہ کی طرح نہیں ہے جس کی ہدایت کا میں ارادہ کرتا ہوں وہ ضرور ہدایت پا جاتا ہے....

ہے کوئی طاقت جو اللہ کے ارادہ کو بامراد نہ ہونے دے....

اللہ کا ارادہ ولایت رونے سے ملتا ہے.... مانگنے سے ملتا ہے.... جو جتنا رو رو کر اللہ سے اللہ کو مانگے گا.... سمجھ لو کہ اس کو اللہ مل گیا....

کوئی تجھ سے کچھ، کوئی کچھ مانگتا ہے
اے خدا میں تجھ سے ہوں طلبگار تیرا

اور پھر میرے شعر پر عمل کرو ۔

کیا ہے رابطہ آہ فغاں سے
زمین کو کام ہے کچھ آسماں سے

اگر اللہ کو پانا چاہتے ہو تو روؤ، مگر سجدہ میں رات کی تنہائی میں....

شاعر کہتا ہے ؎

رو رو کہ میں ان کو مناؤں گا
اپنی بگڑی یون بناؤں گا

اپنے رب سے کہو:

اے اللہ! آپ نے اپنے ارادہ ہدایت کو اس آیت میں تو نازل فرمادیا... مگر ہم کیسے آپ کا ارادہ پائیں گے.... آپ کا ارادہ تو ہم آپ کے دینے ہی سے پائیں گے.... آپ کو پانے کا ارادہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے.... جب آپ نافرمانی کے باوجود ہمیں روٹی کھلا رہے ہیں.... تو پھر اپنی صفت رحمت کے صدقہ میں ہم کو اپنا بھی بنالیں....

مولانا شاہ محمد احمد صاحب کا شعر ہے ؎

اگر آپ صادق ہیں اپنے اقرار محبت میں
طلب خود کرلئے جائیں گے دربار محبت میں

جو شخص اللہ تعالیٰ کا سچا درد رکھتا ہے.... انشاء اللہ ایک دن ضرور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی دوستی کا تاج پہنائیں گے.... وہ ایک دن یقیناً مقبول ہو جائے گا....

اسی درد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تم درد والوں کے ساتھ رہو....

باوفا بندے سے اللہ کی محبت

8 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ:

''اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے اور تم بھی اس سے محبت کرو....

تو حضرت جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں.... پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے...." (بخاری)

نیک لوگ کم ہوتے جائیں گے

9 حضرت مرداس اسلمی ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:
نیک لوگ چلے جائیں گے اور پہلے پھر پہلے ہیں.... باقی بھوسی رہ جائے گی جیسے جو یا کھجور کی بھوسی....ان کی اللہ تعالیٰ کو مطلقاً پرواہ نہ ہوگی.... (بخاری)

ولی اللہ سے دشمنی کی ممانعت

10 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی طرف نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انہیں ملے جو نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس بیٹھے رو رہے تھے.... میں نے کہا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا؟ فرمایا کہ مجھے اس چیز نے رلایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
"بے شک تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے اور جس نے اللہ کے ولی سے دشمنی رکھی تو وہ اللہ تعالیٰ کو جنگ کے لیے چیلنج کرتا ہے.... اللہ تعالیٰ نیکو کاروں، پرہیزگاروں اور گمنام لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں اور حاضر ہوں تو انہیں بلایا نہ جائے نہ قریب کیا جائے.... ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور گرد

غبار اور تاریکی سے نکلے رہتے ہیں۔" (ابن ماجہ، بیہقی، شعب الایمان)

جنت کے بادشاہ

11 حضرت معاذ بن جبل ؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں کہ جنت کے بادشاہ کون لوگ ہیں؟....

میں نے عرض کیا کیوں نہیں.... آپ ﷺ نے فرمایا:-

وہ کمزور وناتواں جنہیں لوگ کچھ نہ سمجھتے ہوں، پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ہوں لیکن اگر اللہ کے بھروسہ پر کسی شے کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اسے پورا فرمادے گا..." (ابن ماجہ)

ولی اللہ کو دیکھ کر اللہ یاد آئے

12 حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے بہترین آدمی کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ فرمایا: تم میں سے بہتر آدمی وہ ہیں اِذا رؤا ذکر اللہ جب انہیں دیکھیں تو اللہ یاد آجائے...." (حوالہ: کنز العمال)

کرامت کا احادیث مبارکہ سے ثبوت

احادیث مبارکہ میں بے شمار واقعات موجود ہیں جو کرامت کو ثابت کرتے ہیں.... ہم آپ کے سامنے دو واقعات کی طرف اشارہ کررہے ہیں....

13 ایک درویش آدمی جس کا نام جریج عقا جنگل میں رہائش پذیر تھا.... ایک فاحشہ اور زانیہ عورت نے اسی پر اپنے ساتھ زنا کی تہمت لگادی.... تو اس درویش کی عفت و پاکدامنی کی شہادت اس زانیہ کے دودھ پیتے بچے نے بول کردی.... (صحیح بخاری ۴/۱۹۷۶)

14 غار والا واقعہ جس میں تین آدمی بارش سے پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے تو ایک بھاری بھرکم پتھر اوپر سے گرا اور غار کا منہ بند ہو گیا....تو انہوں نے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دیا جس کی بنا پر اللہ نے ان پر رحمت و وسعت فرمائی اور وہ پتھر ان کی مخلصانہ دعا کی بدولت وہاں سے سرک گیا اور وہ باہر نکل آئے.... (حوالہ صحیح بخاری)

اللہ سے دوستی پر اقوال صوفیاء

1 مروی ہے کہ ولی کی تین علامتیں ہیں:

(۱) وہ اللہ کے ساتھ عبادت اوراد کے ساتھ مشغول رہے....

(۲) اپنی خواہشات اور کاموں سے بھاگ کر اللہ کی طرف جائے....

(۳) اسے اللہ ہی کا خیال دامن گیر رہے....

خراز سے مروی ہے کہ جب اللہ اپنے کسی بندے کو دوست بنانا چاہتا ہے، تو اس کے لئے اپنے ذکر کا دروازہ کھول دیتا ہے....جب وہ اللہ کے ذکر سے لذت پانے لگتا ہے، تو پھر اس کے لئے اپنی قربت کا دروازہ کھول دیتا ہے....اس کے بعد اسے مجلس انس تک پہنچا دیتا ہے، پھر جب انس بھی پورے طور پر حاصل ہو جاتا ہے....تو اسے توحید کی کرسی پر بٹھا دیتا ہے....

اس کے بعد اس سے تمام پردے ہٹا کر فردانیت کے گھر میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اللہ کا جلال وعظمت اس کے سامنے کھل جاتے ہیں....جب کسی کی نگاہ جلال وعظمت خداوندی پر پڑتی ہے، تو وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے....اس وقت بندہ بالکل اپاہج اور فانی ہو جاتا ہے اور اللہ کی حفاظت کے اندر آجاتا ہے اور اپنے نفسانی وعدوں سے بیزار ہوتا ہے.... (حوالہ رسالہ القشیریہ)

2 ابوتراب بخشی نے فرمایا: جب کسی کا دل اللہ سے اعراض کرنے کا عادی ہو جائے تو وہ اولیاء اللہ پر نکتہ چینی کرنا شروع کر دیتا ہے....

3 کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم نے ایک شخص سے کہا:
کیا تو اللہ کا ولی بننا چاہتا ہے؟
اس نے کہا: ہاں تو آپ نے فرمایا:
پھر تجھے دنیا و آخرت کی کسی چیز کی طرف رغبت نہیں ہونی چاہیئے اور اپنے آپ کو صرف اللہ کے لئے فارغ کر لے اور ہمہ تن اس کی طرف توجہ دے تا کہ وہ بھی تمہاری طرف توجہ دے اور تجھے اپنا دوست بنائے.. (حوالہ ایضاً)

حق تعالیٰ کی ایک خاص صفت اپنے خاص بندوں پر

4 حق تعالیٰ جس بندہ کو قرب خاص عطا فرماتے ہیں اس پر اپنی صفت کا ظہور فرماتے ہیں.... الیس اللہ بکاف عبدہ (سورۃ زمر)
کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں....
پس اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کو احساس کمتری یا محرومی نہیں ہوتا.... ہر حال میں مستغنی اور خوش رہتے ہیں....

اللہ کے دوست کی موت

5 صوفیاء میں سے ایک سے مروی ہے کہ میں نے ایک فقیر کو مسافرت کی حالت میں مرتے دیکھے اور مکھیاں اس کے چہرہ پر پڑی ہوئی تھیں.... میں بیٹھ کر مکھیوں کو ہٹانے لگ گیا.... اس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: کون ہے؟ میں اتنے سالوں سے ایسے وقت کی تلاش میں تھا کہ مجھے خالص اللہ کے ساتھ وقت مل جائے.... اب کہیں جا کر وہ وقت ملا ہے اور تو آ کر درمیان میں گھس رہا ہے.... جا.... اپنا کام کر خدا تجھے عافیت دے!

اللہ سے دوستی کا آسان راستہ

6 منقول ہے کہ ابو یزید نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو عرض کی: خدایا! تمہاری طرف آنے کا کون سا راستہ ہے؟ تو اللہ جل سبحانہ نے فرمایا: ترک کردو نفس کو اور چلے آؤ.... (حوالہ رسالہ القشیریہ)

احمد بن خضرویہ کا خواب

7 مروی ہے کہ احمد بن خضرویہ نے اپنے رب کو خواب میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے احمد! ہر شخص مجھ سے کوئی چیز طلب کرتا ہے.... لیکن ابو یزید مجھ سے مجھ ہی کو طلب کرتا ہے....

اللہ کے ولی کون؟

8 حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اللہ کا دوست وہ ہے جو اپنے دل میں ماسوائے اللہ کی محبت کے دنیا اور عقبیٰ وغیرہ کو نہ رکھے اور اپنے دل کو دنیا و عقبیٰ سے خالی کر کے صرف اللہ کی محبت کے لیے اپنے رب کی طرف رجوع رکھے....

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ حاجت مندوں کی مدد کرنے والا اللہ کا دوست ہے....

صحابہ کی کرامات کم کیوں تھیں؟

9 ارشاد: خدائے پاک کو اس زمانہ میں منظور نہیں تھا اس لئے ظاہر نہیں ہوئیں.... بعد میں منظور ہوا اس لئے ظاہر ہوگئیں.... مکہ مکرمہ میں ایک صاحب نے یہی سوال کیا تھا کہ صحابہؓ کے زمانہ میں یہ باتیں تو تھیں نہیں.... کیا وہ ولایت میں کچھ کم درجہ

کے تھے....اوراب ولایت بڑی ہونے لگی....

میں نے کہا نہیں یہ بات نہیں ولایت تو ان کی بڑھی ہوئی تھی ان کی ولایت کے درجہ کو تو کوئی ولی پہنچ ہی نہیں سکتا....دیکھو ایک صورت تو یہ ہے کہ میں اپنے ہندوستان سے دیوبند سے حج کے لئے چلوں!!!

رکشہ میں بیٹھ کر اسٹیشن تک آنا ہوگا....ریل میں بیٹھ کر دِلّی جانا ہوگا، کہیں ہوائی جہاز ہوگا کہیں پانی کا جہاز ہوگا....کبھی کوئی شہر بیچ میں آرہا ہے کبھی کوئی شہر بیچ میں آرہا ہے....

اور تم ہو مکہ مکرمہ کے رہنے والے....اگر تم حج کو جاؤ کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا....مکہ سے چلو منیٰ پہنچ جاؤ عرفات پہنچ جاؤ....یہ تھوڑا ہی کہ تمہارا حج کچھ کمزور ہے یہ تو سب راستہ کی چیزیں ہیں....تمہارے راستہ میں نہیں آتیں....ہمارے میں آتی ہیں....

صحابہ کرام کی کرامات کم کیوں تھیں؟

اسے تاج الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی طبقات میں یوں بیان کیا ہے کہ اگر سوال ہو کہ صحابہ کرام کی کرامات کثیر ہونے کے باوجود ان اولیائے کرام سے کم کیوں ہیں جو ان کے بعد آئے....تو اس کا پہلا جواب تو وہی ہے....

امام ابن حنبلؒ کا ارشاد

امام جلیل سیدنا احمد بن حنبلؒ نے ایسے سوال کے جواب میں فرمایا تھا

صحابہ کرام کا ایمان قوی تھا تو انہیں کسی ایسی چیز (مثلاً کرامت) کی ضرورت پیش نہ آئی جو ان کے ایمان کو قوی کرنے کا ذریعہ بنتی....

اور رہا وہ دور جو دور صحابہ کا نہیں ہے تو اس دور میں ضعف ایمانی نے راہ پالی ہے....لہٰذا اسے تقویت دینے کے لیے کرامات کا صدور ہونا ضروری ہے....

کیا ولی معصوم ہوتا ہے؟

10 اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ولی معصوم ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ولی انبیاء کی طرح لازمی طور پر معصوم نہیں.... ہاں یوں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ولیوں کو گناہ سے محفوظ رکھے.... یہاں تک کہ ان سے کوئی کمزوری یا غلطی یا لغزش سرزد ہو جائے.... تو اس پر ڈٹے نہ رہیں.... اس طرح ان کو محفوظ کہنے میں کوئی حرج نہیں....

کسی نے جنید سے سوال کیا تھا کہ آیا عارف زنا کا مرتکب ہوسکتا ہے.... یا نہیں؟

آپ نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر کہا:

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا (الاحزاب:۳۸)

اللہ کا حکم تقدیر میں لکھا ہوا ہے.... (حوالہ رسالہ قبشریہ)

سب سے بڑی کرامت اللہ کی فرمانبرداری اور گناہ سے بچنا ہے

11 یاد رکھو کہ اولیاء کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی اطاعت گزاری کی ہمیشہ توفیق دیتا رہے.... اور معصیت اور خدا کے احکام کی مخالفت سے بچاتا ہے۔

اللہ سے دوستی میں رکاوٹ؟

12 ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم چند فقراء کی ایک جماعت تھی ہم جس وقت چاہتے تھے چلتے تھے اور جہاں چاہتے تھے پہنچ جاتے تھے.... ایک دن میں نے اپنی اولاد کے واسطے ایک مکان خرید ا اور اس کا بیع نامہ میں نے حاصل کیا....

میرے دوستوں نے مجھے پیغام بھیجا کہ ہم فلاں مقام پر ہیں ہم سے آملو میں اپنے اس حال کی طرف رجوع ہوا جس کے سبب دور دور کی مسافت تھوڑے عرصہ میں طے کرتا تھا لیکن وہ کیفیت مجھ میں نہ رہی.... میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس آدمی کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ

وہ پر جن پہ میں اڑتا تھا میرے پاس نہ رہے وہ کٹ گئے ہیں....

ساتھیوں نے کہلا بھیجا کہ دنیاداری کی وجہ سے یہ نقصان تمہیں پہنچا ہے تم دنیاداری کو چھوڑ دو.... چنانچہ میں نے اسی وقت بیع نامہ پھاڑ کر پھینک دیا اور میری حالت بھی انہی جیسی ہوگئی اور پل جھپکتے میں اپنے ساتھیوں سے جاملا....

حصول نسبت کے ذرائع

13 حضرت مولانا ذوالفقار نقشبندی صاحب فرماتے ہیں: اگر مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو اللہ کی دوستی کے حصول میں آسانی ہوجاتی ہے....

1 اتباع سنت....
2 مضبوط رابطہ شیخ....
3 ہمیشہ وضو پر دوام اور وقوف قلبی
4 ہر قسم کی معصیت سے پرہیز....
5 ضرورت سے تھوڑا سا کم کھانا....
6 دوسروں کی دل آزادی سے بچنا یعنی دوسروں کو تکلیف نہ دینا....
7 اپنی ''میں'' کو مٹانے کی پوری فکر کرنا....
8 اطاعت شیخ کی ہر ممکن کوشش کرنا....
9 مراقبہ کی کثرت....
10 نسبت کو تمنا بنا کر مانگنا مگر خلافت کی تمنا ہرگز نہ کرنا....

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ! ہمیں نور نسبت عطا فرما تاکہ ہماری زندگی سے معصیت ختم ہوجائے۔ اگر انسان کو عاجزی سے دعا کرنے پر استقامت نصیب ہوجائے تو اس کی برکت سے مقصد کے حصول میں آسانیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور دین کی خدمت کے مواقع نصیب ہوتے ہیں....

باب نمبر 2

اللہ سے دوستی پر تحفہ کرامت

ولایت کے تمام دروازے کھلے ہوئے ہیں

پیرومرشد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ:
حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم صرف نبوت کا دروازہ بند ہوا ہے بڑے سے بڑے اولیاء کا دروازہ کھلا ہوا ہے پھر حضرت نے یہ شعر پڑھا تھا۔

ہنوز آن ابرِ رحمت درفشان است

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بادل اب بھی برس رہا ہے اللہ کی رحمت کے خزانے اب بھی کھلے ہوئے ہیں.... وہ رحمت کا بادل اب بھی موتی برسا رہا ہے....

خم وخمخانہ بامہر ونشان است

اللہ کے خم خانے یعنی شراب معرفت ومحبت کے مے خانے اب بھی اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار ہیں.... عمل کر کے دیکھو جو شخص کہتا ہے کہ اب پہلے زمانے کی طرح ولی اللہ نہیں ہو سکتے وہ جاہل ہے نادان ہے.... قرآن پاک کی اس آیت سے ناواقف ہے....
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو....

ولی اللہ بنو.... لیکن ولی اللہ کہاں بنو گے؟.... کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ میرے اولیاء کی صحبت سے بنو گے.... ان کے ساتھ رہو.... جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل کیا تو بتاؤ کہ قرآن پاک چند صدیوں کے لیے ہے یا قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ

بننے کا دروازہ کھولا ہوا ہے اور اسی درجہ کے اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے.... اللہ کے یہاں کوئی کمی نہیں بلکہ پہلے اولیاء اللہ سے بھی بڑے اولیاء اللہ پیدا کر سکتا ہے....

اللہ کی دوستی بہت آسان ہے

5 پیرومرشد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا:

میرے دوستو! اللہ کی دوستی بہت آسان ہے، تہجد بھی کوئی نہ پڑھے
وہ اللہ کا ولی بن سکتا ہے، بس گناہ نہ کرے....

ایک شخص روزانہ تہجد پڑھتا ہے پر بدنظری کرتا ہے.... گانا سنتا ہے.... ٹی وی دیکھتا ہے.... یہ ولی اللہ نہیں ولی الشیطان ہے.... یہ شیطان کا دوست ہے....

پھر جب اللہ سے دوستی ہو جائے گی تو پھر خود ہی اللہ کو یاد کرو گے خود ہی تہجد پڑھو گے، آپ کو کہنا نہیں پڑے گا....

گناہوں کے تقاضے سے نہ گھبراؤ.... یہ تقاضا جتنا شدید ہوگا اتنا ہی غم دوستاں شدید ہوگا اور جتنا دل غمزدہ ہوگا تو پھر انعام بھی اتنا ہی شدید ملے گا آپ کو بقدر مجاہدہ اللہ تعالیٰ کا نور ملے گا....

ایک شخص کو گناہ چھوڑنے کا تقاضا ۱۰۰ ڈگری ہے، ۱۰۰ ڈگری کا تقاضا چھوڑا تو ۱۰۰ ڈگری کا غم ہوا....

اور ایک شخص کو ۵۰ ڈگری کا تقاضا آیا اس نے جو گناہ سے اپنے کو بچایا تو ۵۰ ڈگری کا غم ہوا....

کیا دونوں کو انعام برابر ملے گا؟ ہرگز نہیں....

اے رومانٹک مزاج والو! خوشخبری سن لو.... جس کا غم جتنا شدید ہوگا اس کو اتنا ہی شدید انعام ملے گا.... بس تقاضا پر عمل نہ کرو، جان لڑادو....

دوستو! اللہ کو ناراض کر کے کوئی خوش نہیں رہ سکتا.... آج میاں بیوی میں لڑائی ہو رہی

ہے.... بیٹا باپ سے لڑتا ہے.... گالیاں دیتا ہے.... مالی حالات اور قرضوں سے نجات نہیں مل رہی.... اچانک نئی نئی آفات مصیبتیں بیماریاں آجاتی ہیں.... اس کی کیا وجہ ہے؟ خواجہ عزیز الحسن مجذوب کے شعر میں ہے ؎

نگاہ اقربا بدلی مزاج دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جب اللہ کی نظر بدل جاتی ہے کہیں چین نہیں ملتا....

ایک بزرگ فرماتے ہیں:

جب مجھ سے گناہ ہو جاتا ہے.... تو میرا گدھا میرے نوکر میری بیوی میرے بچے نافرمان ہو جاتے ہیں.... جو ان کو ناراض کرتا ہے کون ان کا ساتھ دے سکتا ہے؟ اور جو اللہ کو راضی کرتا ہے اللہ دلوں میں اس کی محبوبیت ڈال دیتے ہیں....

دوستو! ایک کا غم لے لو.... کتنے دروازوں پر سر کو جھکاؤ گے؟ اس کو راضی کر لو.... سارے کام بن جائیں گے ہمت سے کام لو.... اگر ہمت میں کمی ہے اللہ کے راستہ میں چلنے پر دل میں زلزلہ آجاتا ہے تو میں آپ کو اس کا نسخہ بتلا رہا ہوں.... کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ لو.... ان کی مجلس میں روزانہ جاؤ پھر دیکھو کیسی روحانی قوت ملتی ہے....

باب نمبر 3

خلفاء راشدین کی کرامات

فصل نمبر 1

خلیفہ اول: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامات

1 علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے (خصائص کبریٰ، جلد نمبر ۱، صفحہ ۲۹) پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایک خاص مقام لکھا ہے کہ جب یہ جوان تھے تو تجارت کے لئے شام تشریف لے گئے....

وہاں ایک خواب دیکھا اور ایک راہب سے پوچھا کہ اس کی تعبیر کیا ہے.... اس راہب نے پوچھا: من انت تم کون ہو.... فرمایا: مکہ شریف سے.... کہا کہ شغل کیا ہے.... فرمایا: تجارت.... اس راہب نے کہا کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تمہارے اس شہر مکہ میں اللہ تعالیٰ ایک نبی مبعوث فرمائیں گے.... اور ان کا نام مبارک محمد ﷺ ہوگا....

"وانت تکون وزیرہٗ فی حیاتہ وخلیفتہٗ بعد وفاتہٖ"

اور ان پیغمبر ﷺ کی حیات میں تم ان کے وزیر بنو گے اور ان کی وفات کے بعد تم ان کے خلیفہ بنو گے....

لکھا ہے کہ اس خواب اور تعبیر کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چھپایا....

لم یخبر احداً من الناس کسی شخص سے نہیں بتایا....

یہاں تک کہ یہ اڑتیس سال کے ہو گئے اور سرور عالم ﷺ چالیس سال کے ہو گئے اور آپ کو نبوت عطا ہو گئی اور آپ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا.... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور پوچھا:- ما الدلیل علیٰ ماتدعی

آپ جو دعویٰ نبوت فرما رہے ہیں کیا آپ کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے..

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-رویاک التی رایتها بالشام

میرے دعویٰ نبوت کی دلیل تیرا وہ خواب ہے جو تو نے شام میں دیکھا تھا....اور تو نے کسی کو نہیں بتایا تھا....

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبرائیل علیہ السلام اس کی خبر دے دی....روایت میں ہے....

فعانقه وقبل بين عينيه

مارے خوشی کے حضرت صدیق اکبر نے حضور ﷺ سے معانقہ کرلیا کہ ہائے میرا دوست اس اُونچے مقام پر ہے....اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو بوسہ دیا اور یہ خوشی کا معانقہ تھا.... (از افادات: حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)

خون میں پیشاب کرنے والا

2 ایک شخص نے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں خون میں پیشاب کر رہا ہوں....آپ نے انتہائی غیظ وغضب اور جلال میں تڑپ کر فرمایا:-

تو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرتا ہے....لہٰذا اس گناہ سے توبہ کر اور خبردار! آئندہ ہرگز ہرگز کبھی بھی ایسا مت کرنا...

وہ شخص اس اپنے چھپے ہوئے گناہ پر نادم وشرمندہ ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تائب ہو گیا.... (تاریخ الخلفاء ص۷۲)

سلام سے دروازہ کھل گیا

3 جب حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقدس جنازہ لے کر لوگ حجرۂ منورہ کے پاس پہنچے، تو لوگوں نے عرض کیا کہ:

السلام علیک یارسول اللہ ھذا ابوبکر....

یہ عرض کرتے ہی روضہ منورہ کا بند دروازہ ایک دم خوب بخود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبرانور سے یہ غیبی آواز سنی...... ادخلوا الحبیب الی الحبیب (یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کردو) (تفسیر کبیر، ج۵،ص۴۷۸)

خنزیر نما انسان

4 اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرد صالح سے نقل کیا ہے کہ کوفہ کا ایک شخص جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا بھلا کہا کرتا تھا.... ہر چند ہم لوگوں نے اس کو منع کیا مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا...

تنگ آ کر ہم لوگوں نے اس کو کہہ دیا کہ تم ہمارے قافلہ سے الگ ہو کر سفر کرو، چنانچہ وہ ہم لوگوں سے الگ ہوگیا.... جب ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچ گئے اور کام پورا کر کے وطن کی واپسی کا قصد کیا تو اس شخص کا غلام ہم لوگوں سے ملا.... ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم اور تمہارا مولیٰ ہمارے قافلہ کے ساتھ وطن جانے ارادہ رکھتے ہو؟ یہ سن کر غلام نے کہا کہ

میرے مولیٰ کا حال تو بہت برا ہے.... ذرا آپ لوگ میرے ساتھ چل کر اس کا حال دیکھ لیجئے....

غلام ہم لوگوں کو ساتھ لے کر ایک مکان میں پہنچا وہ شخص اداس ہو کر ہم لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھ پر تو بہت بڑی افتاد پڑ گئی.... پھر اس نے اپنی آستین سے دونوں ہاتھوں کو نکال کر دکھایا.... تو ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ

اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کے ہاتھوں کی طرح ہو گئے تھے....

آخر ہم لوگوں نے اس پر ترس کھا کر اپنے قافلہ میں شامل کر لیا.... لیکن دوران سفر ایک جگہ چند خنزیروں کا ایک جھنڈ نظر آیا اور یہ شخص بالکل ہی ناگہاں مسخ ہو کر آدمی سے خنزیر بن گیا اور خنزیروں کے ساتھ مل کر دوڑنے بھاگنے لگا.... مجبوراً ہم لوگ اس کے غلام اور سامان کے اپنے ساتھ کوفہ تک لائے.... (شواہد النبوۃ ص۱۵۴)

فصل نمبر 2

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامات

حضرت عمرؓ کی ہوا پر حکومت

1 امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپکی کرامات میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ ان کی ذات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لقد کان فیمن قبلکم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانۂ عمر

سابقہ امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے جنہیں الہام ہوتا تھا....
مگر میری امت میں کوئی ایسا ہوا تو وہ عمر ہوں گے....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہوا پر حکومت

اسلامی فتوحات کا سیل عظیم فارس تک پہنچا.... حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ دوم نے فارس کے لئے حضرت ساریہ بن زخیم کی سرکردگی میں فوج روانہ کی....

حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے جو زمانۂ جاہلیت میں لوٹ مار کرنے والے تھے اور اس قدر تیز دوڑنے والے تھے کہ تیز رفتار گھوڑے سے بھی آگے نکل جاتے تھے.... مگر اسلام قبول کرنے کے بعد اچھی خوبیوں کے مالک ہو گئے....

جب وہ فارس پہنچے تو وہاں دشمن کے انبوہ کثیر سے مقابلہ ہوا.... مسلمانوں کے سامنے ایک اہم معاملہ پیش ہو گیا.... ادھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک صحرا میں ہوں اور اسی جگہ ایک پہاڑ ہے اور دشمن کثیر تعداد میں جمع ہیں.... پھر مسلمان اچھی طرح مقابلہ کر کے ان کو شکست دے سکتے ہیں....

حضرت کے قلب میں اس خواب کے بعد زبردست بے چینی تھی.... دوسرے ایک ماہ کے بعد قاصد نے فتح کی خوشخبری سنائی اور یہ بھی بتایا کہ جمعہ کے دن ایک غیبی آواز نے فتح کی صورت پیدا کردی.... ورنہ ہم لوگ نشیب میں تھے.... اور اچھی طرح دشمن کی زد میں آگئے تھے مگر پہاڑ پر پہنچ کر سب مامون ومحفوظ ہوگئے.... اور پھر مقابلہ میں دشمن کو شکست فاش ہوئی.... (اصابہ ج ۳ ص ۵۳۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر ج ۷ ص ۱۳۹) (حوالہ دلائل النبوت، ابونعیم۔ مشکوۃ باب الکرامات وحجۃ اللہ ۲/ ۸۶۰ وتاریخ الخلفاء ۸۵)

عزہ بنت عاص بن ابی قرصافہ بیان کرتی ہیں رومیوں نے ابوقرصافہ کے بیٹے کو قید کرلیا جب بھی کسی نماز کا وقت آتا تو ابوقرصافہ عسقلان کی دیوار پر چڑھ کر یہ ندا لگاتا: (یافلان الصلوٰۃ) ''اے میرے بیٹے! نماز پڑھ لو۔'' اللہ اس کی آواز کو روم تک پہنچا دیتا اور وہ بیٹا روم کے علاقے میں یہ آواز سن لیتا.... (حوالہ مجمع الزوائد ۹/ ۳۹۲)

حضرت عمر کا دریا کو خط لکھنے کا تاریخی واقعہ

۲۰ھ میں حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مصر پر فوج کشی کی درخواست کی.... حضرت نے بادل نخواستہ منظور فرمالیا.... ورنہ بعض وجوہ کی بنا پر آپ اس کو پسند نہیں فرماتے تھے....

بہرحال حضرت عمرو ابن العاص کی تقدیر میں فاتح مصر ہونا تھا.... مصر اور اسکندریہ دونوں ہی فتح ہوگئے.... مگر فاتح مصر کے سامنے ایک عجیب وغریب قصہ پیش ہوا....

قصہ یہ تھا کہ اہل مصر کی زراعت وخوراک کا انحصار نیل کی طغیانی آتی اور اس کا پانی بلند ہوکر ان کے کھیتوں میں پہنچ جاتا تو کاشت کی سہولتیں میسر آتیں.... ورنہ قحط کا سایہ پڑ جاتا تھا.... اس کے لئے ایک شیطانی حرکت اہل مصر کرتے تھے.... بغیر اس کے نیل میں جوش نہ آتا تھا.... وہ یہ کہ ایک دوشیزہ اس کے ماں باپ کو راضی کرکے لاتے اور عمدہ عمدہ کپڑے اور بیش قیمت زیور سے آراستہ کرکے مہینہ کی کسی تاریخ کو دریائے نیل میں ڈبو

دیتے اور نیل بدستور جوش میں آجاتا....

مصر میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی تو اہل مصر حضرت عمرو ابن العاص کے پاس آئے اور واقعہ بیان کیا کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟

بھلا حضرت عمرو ابن العاص اس شیطانی حرکت کی اجازت کب دے سکتے تھے.... صاف صاف فرمایا کہ اسلام ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتا....

کچھ روز تک انہوں نے نیل کی سیلابی کا انتظار کیا.... مگر نیل نے مکمل خاموشی اختیار کر رکھی تھی.... نہ کم نہ زیادہ بالکل اپنی جگہ پر رہا.... یہاں تک کہ وہاں کے باشندوں نے جلاوطن ہونے کی ٹھانی.... فاتح مصر نے دربار خلافت میں صورت واقعہ تحریر فرما کر اس بارے میں ہدایت طلب کی....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا.... یہ قبیح فعل تو بالکل غلط ہے.... میں ایک رقعہ بھیج رہا ہوں اس کو نیل میں ڈال دینا۔ رقعہ کھول کر پڑھا گیا تو اس میں یہ لکھا تھا....

من عبداللّٰہ عمر امیر المومنین الی نیل اھل مصر.
امابعد. فان کنت تجری من قبلک وامرک فلاتجر فلا
حاجة لنا فیک وان کنت تجری بامر اللّٰہ الواحد القھار
وھو الذی یجریک.

بظاہر تو حضرت امیر المومنین کا فرمان چند سادہ الفاظ کا مجموعہ ہے مگر کون سا جادو ان الفاظ میں بھرا ہوا تھا جس نے نیل کو اپنی روش چھوڑنے پر مجبور کیا....

دیکھئے یہی تو فرما رہے ہیں نیل کو مخاطب کر کے کہ:

''اے نیل! اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو نہ بہہ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے نہ تجھ سے کچھ کہنا ہے اور اگر تو اللہ واحد قہار کے حکم سے بہتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے کہتا ہوں کہ وہ تجھے رواں کر دے....''

حقیقت یہ ہے کہ خدا پرستی و توحید خالص نے شرک کی جڑ کاٹ دی....

بس اس رقعہ میں یہی چند الفاظ لکھے تھے.... جب یہ رقعہ نیل میں ڈال دیا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ دوسرے ہی دن نیل ۱۶ ہاتھ اونچا ہو گیا اور اہل مصر کی دلی آرزو برآئی اور ہمیشہ کے لئے اس مصیبت سے نجات مل گئی....

فالحمد لله علىٰ ذالك (البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۲۰)

خوفناک درندہ کی آمد اور غیبی حفاظت

3 امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے روایت کی کہ ہرقل شہنشاہ روم نے طلیقہ بن مازن نامی ایک آدمی مدینہ طیبہ بھیجا کہ وہ خفیہ رہ کر امیر المومنین پر حملہ کرے اور شہید کر دے طلیقہ بن مازن مدینہ منورہ پہنچ کر اپنے کام کو انجام دینے کی تجویزیں سوچنے لگا اور معلومات کر کے ایک گھنے درخت پر چڑھ کر چھپ رہا....

کچھ وقفہ کے بعد امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اسی درخت کے سایہ میں لیٹے اور سو گئے.... جب آپ سو گئے اور ہرقل کے آدمی طلیقہ بن مالک نے برے ارادے سے اترنا چاہا تو دیکھا....

''جنگل سے ایک خوفناک درندہ اسی درخت کی طرف آ رہا ہے یہ رک گیا وہ درندہ بھی اسی درخت کے نیچے آیا اور آپ کی زیارت کر کے امیر المومنین کے چاروں طرف پھرا (طواف کیا) اور پھر آپ کے قدموں کو بوسہ دیا اور کھڑا ہو گیا....''

حضرت امیر المومنین بے خبر سوتے رہے اور ہرقل کا سفیر ڈرا سہما پتوں میں چھپا تھا خوف کے مارے برا حال تھا کہ غیب سے ندا آئی اے عمر!

''تم نے خدا کا خوف کیا دنیا تم سے خوف کرنے لگی امیر المومنین بیدار ہوئے وہ درندہ سر جھکا کر جنگل کو چلا گیا....''

ہرقل کا آدمی ہوش و حواس درست کر کے درخت سے اترا اور آپ کے قدموں کو

بوسہ دیا اور مشرف باسلام ہوا.... اور اپنا واقعہ عرض کیا.... (حوالہ تفسیر کبیر ۵/ ۸ ص۴۷۷ ازالۃ الخفاء ۲/ ص۱۷۲)

عمر ﷛ کی مار سے زلزلہ ختم

۴ امام الحرمین نے اپنی کتاب ''الشامل'' میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آ گیا اور زمین زوروں کے ساتھ کانپنے اور ہلنے لگی.... امیر المومنین حضرت عمر ﷛ نے جلال میں بھر کر زمین پر ایک درہ مارا اور بلند آواز سے تڑپ کر فرمایا:

''قری الم اعدل علیک''

اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل نہیں کیا ہے؟

آپ کا فرمان جلالت نشان سنتے ہی زمین ساکن ہو گئی اور زلزلہ ختم ہو گیا....

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۱ و ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۱۷۲)

قبر میں بدن عمر ﷛ سلامت رہا

۵ ولید بن عبد الملک اُموی کے دور حکومت میں جب روضۂ منورہ کی دیوار گر پڑی اور بادشاہ کے حکم سے تعمیر جدید کے لیے بنیاد کھودی گئی، تو ناگہاں بنیاد میں ایک پاؤں نظر آیا.... لوگ گھبرا گئے اور سب نے یہی خیال کیا کہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا پائے اقدس ہے.... لیکن جب عروہ بن نسبیر صحابی ﷛ نے دیکھا اور پہچانا.... پھر قسم کھا کر یہ فرمایا کہ

''یہ حضور انور ﷺ کا مقدس پاؤں نہیں ہے.... بلکہ یہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم شریف ہے....''

تو لوگوں کی گھبراہٹ اور بے چینی میں قدرے سکون ہوا.... (بخاری شریف ج ۱، ص ۱۸۶)

عمر ﷛ کی قبر میں لیٹے نوجوان سے گفتگو

6 امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک نوجوان صالح کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے فلاں! اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ

ولمن خاف مقام ربه جنتان

(یعنی جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا.... اس کے لیے دو جنتیں ہیں) اے نوجوان! بتا تیرا قبر میں کیا حال ہے؟ اس نوجوان صالح نے قبر کے اندر سے آپ کا نام لے کر پکارا اور بآواز بلند دو مرتبہ جواب دیا کہ میرے رب نے یہ دونوں جنتیں مجھے عطا فرما دی ہیں....

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۰، بحوالہ حاکم)

فصل نمبر 3

کرامات امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

1 ایک شخص دربار خلافت میں حاضری کے ارادہ سے چلا.... راستہ میں اسے ایک غیر عورت ملی جس کو اس نے دیکھا اور بغور دیکھا جب دربار خلافت میں پہنچا تو امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

تم میں کوئی شخص اس حال میں آتا ہے کہ اس کی آنکھوں میں زنا کا اثر ہے۔

ایک شخص نے عرض کی حضور! کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی وحی آنے لگی؟ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ادب سکھانے اور تنبیہ فرمانے کے لئے یہ ظاہر فرمایا....

عثمان رضی اللہ عنہ کی گستاخی پر ہاتھ میں کینسر

2 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف کے منبر اقدس پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ بالکل ہی اچانک ایک بدنصیب اور خبیث النفس انسان جس کا نام "جھجاہ غفاری" تھا، کھڑا ہو گیا اور آپ کے دست مبارک سے عصا چھین کر اس کو توڑ ڈالا...

آپ نے اپنے حلم وحیاء کی وجہ سے اس سے کوئی مواخذہ نہیں فرمایا، لیکن خدا تعالیٰ کی قہاری و جباری نے اس بے ادبی اور گستاخی پر اس مردود کو یہ سزا دی کہ اس کے ہاتھ میں کینسر کا مرض ہو گیا اور اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر پڑا اور وہ یہ سزا پا کر ایک سال کے اندر ہی مر گیا.... (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۲ و تاریخ الخلفاء ص ۱۱۲)

مدفن میں فرشتوں کا ہجوم

3 روایت ہے کہ باغیوں کی ہلڑ بازیوں کے سبب تین دن تک آپ کی مقدس لاش بے گور وکفن پڑی رہی.... پھر چند جاں نثاروں نے رات کی تاریکی میں آپ کے جنازۂ مبارکہ کو اٹھا کر جنت البقیع میں پہنچا دیا اور آپ کی مقدس قبر کھودنے لگے.... اچانک ان لوگوں نے دیکھا کہ

سواروں کی ایک بہت بڑی جماعت ان کے پیچھے پیچھے جنۃ البقیع میں داخل ہوئی....

ان سواروں کو دیکھ کر لوگوں پر ایسا خوف طاری ہوا کہ کچھ لوگوں نے جنازۂ مبارکہ کو چھوڑ کر بھاگ جانے کا ارادہ کرلیا.... یہ دیکھ کر سواروں نے باآواز بلند کہا کہ

آپ لوگ ٹھہرے رہیں اور بالکل نہ ڈریں.... ہم لوگ بھی ان کی تدفین میں شرکت کے لیے یہاں حاضر ہوئے ہیں....

یہ سن کر لوگوں کا خوف دور ہو گیا اور اطمینان وسکون کے ساتھ لوگوں نے آپ کو دفن کیا.... قبرستان سے لوٹ کر ان صحابیوں نے قسم کھا کر لوگوں سے کہا کہ یقیناً یہ فرشتوں کی جماعت تھی.... (شواہد النبوۃ ص ۱۵۸)

گستاخ درندہ کے منہ میں

4 منقول ہے کہ حجاج کا ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا.... تمام اہل قافلہ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر زیارت کرنے اور فاتحہ خوانی کے لیے گئے.... لیکن ایک شخص جو آپ سے بغض وعناد رکھتا تھا، توہین واہانت کے طور پر آپ کی زیارت کے لیے نہیں گیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ وہ بہت دور ہے اس لیے میں نہیں جاؤں گا....

فصل نمبر 4

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرامت

گرتی ہوئی دیوار تھم گئی

1 حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دیوار کے سایے میں ایک مقدمہ کا فیصلہ فرمانے کے لیے بیٹھ گئے درمیان مقدمہ میں لوگوں نے شور مچایا کہ

اے امیر المومنین! یہاں سے اٹھ جایئے.... یہ دیوار گر رہی ہے....

آپ نے نہایت ہی سکون واطمینان کے ساتھ فرمایا کہ مقدمہ کی کارروائی جاری رکھو.... اللہ تعالیٰ بہترین حافظ وناصر ونگہبان ہے.... چنانچہ اطمینان کے ساتھ آپ اس مقدمہ کا فیصلہ فرما کر جب وہاں سے چل دیے، تو فوراً ہی وہ دیوار گر گئی....

(ازالۃ الخلفاء مقصد۲ ص ۲۷۳)

فرشتوں نے چکی چلائی

2 حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانے کے لیے ان کے مکان پر بھیجا، تو میں نے وہاں یہ دیکھا کہ ان کے گھر میں چکی بغیر کسی چلانے والے کے خود بخود چل رہی ہے....

جب میں نے بارگاہ رسالت میں اس عجیب کرامت کا تذکرہ کیا، تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اے ابوذر! اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں.... جو زمین میں سیر

کرتے رہتے ہیں... اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی یہ بھی ڈیوٹی فرمادی ہے کہ وہ میری آل کی امداد و اعانت کرتے رہیں...

(ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۲۷۳)

جاسوس اندھا ہو گیا

3 ایک شخص آپ علیؓ کے پاس رہ کر جاسوسی کیا کرتا تھا اور آپ کی خفیہ خبریں آپ کے مخالفین کو پہنچایا کرتا تھا... آپ نے جب اس سے دریافت فرمایا تو وہ شخص قسمیں کھانے لگا اور اپنی برأت ظاہر کرنے لگا... آپ نے جلال میں آکر فرمایا:

اگر تو جھوٹا ہے... تو اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کی روشنی چھین لے۔

ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ یہ شخص اندھا ہو گیا اور لوگ اس کو لاٹھی پکڑا کر چلانے لگے.... (شواہد النبوۃ ص ۶۷)

قبر والوں سے سوال و جواب

4 حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں گئے، تو آپ نے قبروں کے سامنے کھڑے ہو کر بآواز بلند فرمایا کہ اے قبر والو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

کیا تم لوگ اپنی خبریں ہمیں سناؤ گے یا ہم تم لوگوں کو تمہاری خبریں سنائیں؟ اس کے جواب میں قبروں کے اندر سے آواز آئی:

وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اے امیر المومنین! آپ ہی ہمیں یہ سنائیے کہ ہماری موت کے بعد ہمارے گھروں میں کیا کیا معاملات ہوئے...

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ

اے قبر والو! تمہارے بعد تمہارے گھروں کی خبر یہ ہے کہ تمہاری بیویوں نے دوسرے لوگوں سے نکاح کرلیا اور تمہارے مال و دولت کو تمہارے وارثوں نے آپس میں تقسیم کرلیا اور تمہارے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہو کر در بدر پھر رہے ہیں اور تمہارے مضبوط اور اونچے اونچے محلوں میں تمہارے دشمن آرام اور چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں....

اس کے جواب میں قبروں میں سے ایک مردہ کی یہ دردناک آواز آئی کہ:

اے امیر المومنین! ہماری خبر یہ ہے کہ ہمارے کفن پرانے ہو کر پھٹ چکے ہیں اور جو کچھ ہم نے دنیا میں خرچ کیا تھا.... اس کو ہم نے یہاں پالیا ہے اور جو کچھ ہم دنیا میں چھوڑ آئے تھے.... اس میں ہمیں گھاٹا ہی گھاٹا اٹھانا پڑا ہے.... (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۳)

باب نمبر 4

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامات

دین کے لئے جان قربان کرنے کا انعام

1 حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے چچا ہیں اور چونکہ انہوں نے بھی حضرت ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا تھا....اس لیے دودھ کے رشتہ سے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رضاعی بھائی بھی ہیں....

صرف چار سال حضور اکرم ﷺ سے عمر میں بڑے تھے اور بعض کا قول ہے کہ صرف دو ہی سال کا فرق تھا....یہ حضور ﷺ سے انتہائی والہانہ محبت رکھتے تھے....یہی وجہ ہے کہ جب ابو جہل نے حرم کعبہ میں حضور اقدس ﷺ کو بہت زیادہ برا بھلا کہا، تو یہ باوجودیکہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے....لیکن جوش غضب میں آپے سے باہر ہو گئے اور حرم کعبہ میں جا کر ابو جہل کے سر پر اس زور کے ساتھ اپنی کمان سے ضرب لگائی کہ اس کا سر پھٹ گیا اور ایک ہنگامہ مچ گیا....آپ نے ابو جہل کا سر پھاڑ کر بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور قریش کے سامنے زور زور سے اعلان کرنے لگے کہ:

> میں بھی مسلمان ہو چکا ہوں....اب کسی کی مجال نہیں ہے کہ میرے بھتیجے کو آج سے کوئی برا بھلا کہہ سکے....

اس میں اختلاف ہے کہ اعلان نبوت کے دوسرے سال آپ مسلمان ہوئے یا چھٹے سال بہرحال آپ کے مسلمان ہو جانے سے بہت زیادہ اسلام اور مسلمانوں کی تقویت کا سامان ہو گیا....کیونکہ آپ کی بہادری اور جنگی کارناموں کا سکہ تمام بہادران قریش کے اوپر بیٹھا ہوا تھا....

دربار نبوت سے ان کو اسد اللّٰہ و اسد الرسول (اللہ ورسول کا شیر) کا معزز خطاب ملا.... ۳ھ میں جنگ اُحد کے معرکہ میں لڑتے ہوئے شہادت سے سرفراز ہو گئے.... اور سید الشہداء کے قابل احترام لقب کے ساتھ مشہور ہوئے....

(اکمال ص ۵۶۰ و زرقانی ج ۳ ص ۲۷۰ تا ص ۲۸۵ و مدارج النبوۃ وغیرہ)

فرشتوں نے غسل دیا

2 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا.... چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے بھی اس کی تصدیق فرمائی کہ بیشک میرے چچا کو شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا.... (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۸۶۳ ج ۲، بحوالہ ابن سعد)

قبر کے اندر سے سلام

3 حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت سید الشہداء جناب حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کی زیارت کے لیے گئی اور میں نے قبر منور کے سامنے کھڑے ہو کر اَلسَّلَام علیک یا عم رسول اللّٰہ کہا:

تو آپ نے بآواز بلند قبر کے اندر سے میرے سلام کا جواب دیا جس کو میں نے اپنے کانوں سے سُنا.... (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۳ بحوالہ بیہقی)

اسی طرح شیخ محمود کردی شیخانی نزیل مدینہ منورہ نے آپ کی قبر انور پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، تو آپ نے قبر منور کے اندر سے بآواز بلند ان کے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ اے شیخ محمود! تم اپنے لڑکے کا نام میرے نام پر حمزہ رکھنا.... چنانچہ جب خداوند کریم نے ان کو فرزند عطا فرمایا تو انہوں نے اس کا نام حمزہ رکھا....

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۳ بحوالہ کتاب الباقیات الصالحات)

قبر میں سے خون نکلا

4 جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حکومت کے دوران مدینہ منورہ کے اندر نہریں کھودنے کا حکم دیا، تو ایک نہر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے پہلو میں نکل رہی تھی....

لاعلمی میں اچانک نہر کھودنے والوں کا پھاوڑا آپ کے قدم مبارک پر پڑ گیا اور آپ کا پاؤں کٹ گیا.... تو اس میں سے تازہ خون بہہ نکلا.... حالانکہ آپ کو دفن ہوئے چھیالیس سال گزر چکے تھے.... (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۴ بحوالہ ابن سعد)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور پراسرار آگ

5 حضرت معاویہ بن حرمل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المومنین! آپ کے لشکر کے قابو پانے سے پہلے ہی میں نے توبہ کر لی ہے....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو؟....

میں نے کہا میں مسلیمہ کذاب کا داماد معاویہ بن حرمل ہوں....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور جو مدینہ والوں میں سب سے بہترین آدمی ہے اس کے مہمان بن جاؤ....

میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا مہمان بن گیا ایک دفعہ مدینہ کے پتھریلے میدان میں آگ نکل آئی۔ اس وقت ہم لوگ باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آ کر حضرت تمیم رضی اللہ عنہ سے کہا (چلو اور اس آگ کا انتظام کرو)

حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا میری کیا حیثیت ہے؟ اور کیا آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ میرے پوشیدہ عیوب آپ پر ظاہر ہوں؟ اس طرح حضرت تمیم رضی اللہ عنہ کسر

نفسی کررہے تھے.... (لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار فرمایا تو) حضرت تمیم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور،

آگ کو دھکے دیتے رہے یہاں تک کہ جس دروازے سے نکلی تھی اسی میں اسے واپس کردیا اور پھر خود بھی آگ کے پیچھے اس دروازے کے اندر چلے گئے پھر باہر آگئے اور اس سب کے باوجود آگ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکی.... (اخرجہ البغوی کذافی الاصابۃ ۳/۴۹۷)

اور ابونعیم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان ہی جیسے کاموں کے لئے ہم نے تمہیں چھپا رکھا ہے اے ابورقیہ (یہ حضرت تمیم رضی کی کنیت ہے)

(اخرجہ ابونعیم فی الدلائل ۲۱۲ عن ضمرۃ عن مرزوق مختصراً!)

حضرت سلمان فارسی ؓ کا درندوں کے نام خط

6 حضرت سلمان ؓ فارسی مدائن کے افسر بن کر آئے.... بڑے گورنر بن کے آئے تو چوریاں شروع ہوگئیں.... پہلے تو کوشش کرتے رہے کہ ویسے ہی ٹھیک ہوجائیں پھر کہنے لگے اچھا بھائی، کاغذ قلم لاؤ، خط لکھا ”مدائن کے گورنر کی طرف سے جنگل کے درندوں کے نام“ آج رات تمہیں جو بھی چلتا پھرتا مشکوک نظر آئے اسے چیر پھاڑ دینا اور اپنے دستخط کرکے فرمایا:

شہر کے باہر اس کو کیل گاڑ کے لٹکا دو....

ادھر رابطہ دورکعت کے ذریعے اوپر اور ادھر جنگل کے درندوں کو حکم.... ادھر رابطہ اوپر ہے تار وہاں لگا ہوا ہے ناں ساری لائنیں تو اوپر سے چل رہی ہیں، سارا کمپیوٹر تو اوپر والا چلا رہا ہے ہم تو خالی مہرے ہی ہیں.... شطرنج کے مہروں کی طرح.... اچھا کہا بھائی آج دروازہ کھلا رہے گا شہر کا دروازہ بند نہیں ہوگا جونہی رات گزری.... شیر غراتے ہوئے اندر چلے آئے کسی کو جرات نہیں ہوئی باہر نکل سکے....

آپ کے دو نفل وہ کام کریں گے جو بڑے بڑے ہتھیار کام نہیں کر سکے....اور ان سارے ظالموں اور بدمعاشوں کی، اللہ تبارک وتعالیٰ گردنیں مروڑ کے قدموں میں ڈال دے گا....صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ والا طریقہ سیکھ لیں....تو اس کی بھی ٹریننگ چاہیئے بغیر ٹریننگ کے کیسے آئے گا....تو جو تبلیغ کا کام ہے اس زندگی کی ٹریننگ ہے کہ جس میں ہمارے سارے جسم کے اعضاء اللہ رسول کے حکم کے تابع ہو جائیں....

(حوالہ حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی جانوروں پر حکومت

7 اسی طرح حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن سے چلے آپ کے ہمراہ ایک مہمان بھی تھے آپ نے جنگل میں ہرنوں کو پھرتے ہوئے دیکھا اور پرندوں کو اڑتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا:

تم میں سے ایک ہرن اور ایک پرندہ جو موٹے ہوں میرے پاس آجائیں....کیونکہ میرے پاس ایک مہمان آیا ہے میں اس کا اکرام کرنا چاہتا ہوں....

چنانچہ دونوں آگئے۔اس مہمان نے کہا:

سبحان اللہ! کیا یہ ہوائی پرندے بھی آپ کے تابع فرمان ہیں؟....

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو؟....کیا تو جانتا ہے کہ کوئی بندہ خدا کی فرمان برداری کرے اور کوئی شے اس کی نافرمانی کرے....

(حوالہ روض الریاحین ونزھۃ المجالس)

دعا کی برکت سے زہر بے اثر ہوگیا

8 ابومسلم خولانیؒ کی ایک کنیز تھی۔ایک دن وہ بڑی حیرت سے کہنے لگی:
ابومسلم! کب تک میں آپ کے کھانے میں زہر ملاتی رہوں گی....آپ پر اثر ہی نہیں ہوتا....

آپ نے فرمایا: تم ایسا کیوں کرتی ہو؟ کنیز نے بتایا کہ میں ایک جواں سال عورت ہوں....نہ تو مجھے آپ اپنے پاس آنے کی اجازت دیتے ہیں اور نہ مجھے آزاد کرتے ہیں کہ میں کسی دوسرے سے شادی کرلوں....

ابومسلم نے فرمایا: میں جس وقت کھانا کھاتا ہوں تو یہ دعا پڑھ لیتا ہوں:
"بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ لَايَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ"

دریا صحراء بن گیا

9 آپ کے متعلق ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ آپ روم کی جنگی مہموں پر جاتے تو راستہ میں ایک دریا آتا آپ بسم اللہ تعالیٰ کہہ کر دریا میں پاؤں رکھتے اور سارے ساتھیوں کو کہتے کہ پیچھے پیچھے چلے آؤ....اس طرح سارے صحیح سلامت پار ہوجاتے....

کنارے پر پہنچ کر دریافت کرتے کہ کسی کی کوئی چیز تو دریا میں نہیں رہ گئی....ایک دفعہ ایک ساتھی نے قصداً اپنا توبرا دریا میں پھینک دیا تھا....کنارے پر پہنچ کر شکایت کی کہ میرا توبرا دریا میں گرگیا ہے....

آپ نے اسے ساتھ لیا اور دریا کے ساتھ ساتھ چلنے لگے....تھوڑی دور جاکر دیکھا کہ توبرا ایک درخت کی ٹہنی سے رُکا ہوا ہے....ساتھی دریا میں گیا اور اپنا توبرا لے آیا....

(حوالہ شواہد النبوت ودلائل النبوت)

لکڑی کا برادہ آٹا بن گیا

10 حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمانے کے مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی قدس سرہ الربانی کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا:

''ہمارے پاس آٹا بالکل ختم ہو گیا ہے.... اور کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں....''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

''کیا تیرے پاس کچھ رقم وغیرہ ہے جس سے آٹا خریدا جا سکے؟''

تو اس نے عرض کی:

''میرے پاس ایک درہم ہے جو اون بیچ کر حاصل ہوا ہے....''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

''لاؤ وہ درہم مجھے دو، میں آٹا خرید لاتا ہوں....''

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک درہم اور تھیلا لے کر بازار کی طرف گئے.... جب دکان سے آٹا خریدنا چاہا تو اچانک ایک فقیر آ گیا اور اس نے کہا:

''اے ابو مسلم خولانی! یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو....''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے پلٹے اور دوسری دکان پر پہنچے.... جیسے ہی آپ نے آٹا خریدنا چاہا دوبارہ وہی فقیر آ گیا اور کہنے لگا:

''اے ابو مسلم خولانی! میں بہت مجبور ہوں، یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو....''

اسی طرح وہ فقیر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے لگا رہا بالآخر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ درہم فقیر کو دے دیا.... اب سوچنے لگے کہ گھر والوں کو کیا جواب دوں گا.... وہ تو خالی تھیلا دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے....

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بڑھئی کی دکان پر گئے اور وہاں سے تھیلے میں لکڑی کا برادہ اور مٹی بھری اور گھر کی طرف چل دیئے.... گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا جیسے ہی دروازہ کھلا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تھیلا گھر والوں کے حوالے کیا.... اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر میں داخل ہوئے بغیر ہی واپس پلٹ گئے....

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پریشان تھے کہ جب تھیلا کھولا جائے گا تو اس میں سے مٹی اور برادہ نکلے گا اور گھر والے آٹا نہ ملنے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں گے.... اسی خوف و پریشانی کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سارا دن گھر نہ گئے....

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تھیلا کھولا تو وہ نہایت ہی عمدہ آٹے سے بھرا ہوا تھا.... چنانچہ انہوں نے جلدی جلدی کھانا تیار کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتظار کرنے لگیں....

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات گئے چپکے سے گھر میں داخل ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ فوراً آپ کے لئے بہترین قسم کی روٹیاں لے کر آئی.... آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روٹیاں دیکھ کر حیران ہوئے.... اور پوچھا:

"یہ روٹیاں کہاں سے آئیں؟"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ نے کہا:

"یہ اسی آٹے کی روٹیاں ہیں جسے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لے کر آئے تھے...."

یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے: اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا کہ اس نے لاج رکھ لی اور مٹی کو عمدہ آٹے میں تبدیل کر دیا....

(حوالہ عیوان الحکایات مصنف ابن جوزیؒ وشواہد النبوت)

آنکھیں بے نور ہو گئیں

11 حضرت سیدنا عثمان بن عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب مسجد سے اپنے گھر کی طرف تشریف لے جاتے تو دروازے پر پہنچ کر اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے.... جواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بھی اللہ اکبر کہتیں.... پھر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صحن میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے.... جواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ بھی اللہ اکبر کہتیں.... یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہر روز کا معمول تھا....''

ایک رات جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دروازے پر پہنچ کر حسب معمول اللہ اکبر کہا لیکن جواب نہ ملا.... پھر جب صحن میں پہنچ کر اللہ اکبر کہا.... تب بھی جواب نہ ملا.... جب کمرے میں پہنچے اور اللہ اکبر کہا.... تب بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ نے جواباً اللہ اکبر نہ کہا....

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانا دیا اور چپ چاپ زمین پر بیٹھی رہی.... ایسا لگتا تھا جیسے وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ناراض ہیں.... آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں روشنی کے لئے چراغ تک نہیں تھا (لیکن آپ پھر بھی صابر وشاکر تھے) جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زوجہ کو ناراض پایا تو ان سے دریافت کیا:

''اے اللہ عزوجل کی بندی! تو کیوں پریشان ہے؟''

یہ سن کر وہ کہنے لگی:

''تمہارا امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں بڑا مرتبہ ہے.... وہ تمہاری بہت تعظیم کرتے ہیں.... اگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان سے ایک خادم مانگ لیں تو وہ ضرور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عنایت فرما دیں گے.... ہمارے پاس ایک بھی خادم

نہیں جو ہماری خدمت کر سکے، خادم آجائے گا تو ہمیں آسانی ہوجائے گی....''

یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور اس طرح بارگاہ خداوندی عزوجل میں عرض گزار ہوئے:

''اے میرے پروردگار عزوجل! اسے اندھا کر دے جس نے میرے گھر والوں کا ذہن خراب کیا ہے اور ہم میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے....''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کا اثر فوراً ظاہر ہوا اور پڑوسیوں کی ایک عورت کی آنکھیں اچانک بے نور ہوگئیں جو اپنے گھر میں تھی اور اسی نے آکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجۂ محترمہ سے کہا تھا کہ اگر تو اپنے خاوند سے کہے تو وہ امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غلام حاصل کر سکتے ہیں....اور اگر تمہیں غلام مل گیا تو اس طرح تمہاری زندگی پرسکون ہوجائے گی.... کچھ نظر نہ آنے کی بناء پر اس نے گھر والوں سے کہا:

''تم نے چراغ کیوں بجھا دیئے؟''

گھر والوں نے کہا:

''چراغ تو جل رہے ہیں، شاید! تمہاری آنکھیں بے کار ہوچکی ہیں....''

اب وہ عورت بہت پریشان ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کا اثر ہے تو وہ اپنی حرکت پر بہت شرمندہ ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے معافی چاہی اور زار و قطار رونے لگی....اور عرض کرنے لگی:

''مجھے اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر معاف فرما دیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ میری بینائی لوٹ آئے....''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس پر ترس آنے لگا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ عزوجل

کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے اوراس کی بینائی کے لئے دعا کی....آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی دعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ اس عورت کی آنکھیں منور ہوگئیں اور ہو بالکل ٹھیک ہوگئی.... (حوالہ عیون الحکایات مصنف علامہ ابن جوزیؒ)

اللہ سے دوستی پر آگ جلا نہ سکی

13 حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ معجزہ تو مشہور ہے کہ نمرود نے آپ کو آگ میں ڈال کر جلانا چاہا....لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کچھ نہ بگاڑ سکی....اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایسا ہی نمونہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام کے ایک بزرگ حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ظاہر فرمایا:

حضرت ابومسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوبؒ ہے اور یہ وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرمادیا....جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آتش نمرود کو گلزار بنادیا تھا....

یہ یمن میں پیدا ہوئے تھے اور سرکار دو عالم ﷺ کے عہد مبارک ہی میں اسلام لاچکے تھے....لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا....آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنسی پیدا ہوا جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لیے مجبور کیا کرتا تھا....

اسی دوران اس نے حضرت ابومسلم خولانی کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی حضرت ابومسلمؒ نے انکار کیا پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟....

حضرت ابومسلمؒ نے فرمایا: ہاں....

اس پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور حضرت ابومسلمؒ کو اس آگ میں ڈال دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آگ کو بے اثر فرمادیا....اور وہ اس سے صحیح

سلامت نکل آئے یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے رفقاء پر ہیبت سی طاری ہوگئی اور اسود کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ ان کو جلاوطن کردو ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمہارے پیروؤں کے ایمان میں تزلزل نہ آجائے....

چنانچہ یمن سے جلاوطن کر دیا گیا... یمن سے نکل کر ایک ہی جائے پناہ تھی یعنی مدینہ منورہ چنانچہ یہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چلے لیکن جب مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آفتاب رسالت روپوش ہو چکا ہے....

آنحضرت ﷺ وصال فرما چکے تھے اور حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ بن چکے تھے.... انہوں نے اپنی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے کے پاس بٹھائی اور اندر آکر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی... وہاں حضرت عمرؓ موجود تھے انہوں نے ایک اجنبی مسافر کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کے پاس آئے اور جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو ان سے پوچھا:

"آپ کہاں سے آئے ہیں...."

"یمن سے" حضرت ابو مسلمؒ نے جواب دیا۔ ابو مسلم کے واقعہ کی شہرت مدینہ پہنچ چکی تھی اسی لئے حضرت عمرؓ نے فوراً پوچھا:

"اللہ کے دشمن (اسود عنسی) نے ہمارے ایک دوست کو آگ میں ڈال دیا تھا اور آگ نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا تھا بعد میں ان صاحب کے ساتھ اسود نے کیا معاملہ کیا؟"

حضرت ابو مسلمؒ نے فرمایا: "ان کا نام عبداللہ بن ثوب ہے...." اتنی دیر میں حضرت عمرؓ کی فراست اپنا کام کر چکی تھی....

حضرت عمرؓ نے فرمایا: "قسم کھا کر بتاؤ، وہ شخص تم ہی تو نہیں ہو؟"

"ہاں وہ میں ہی ہوں" ابو مسلم نے فرمایا:

حضرت عمرؓ نے یہ سن کر ابو مسلم خولانیؒ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور انہیں حضرت ابو بکرؓ

کے پاس لے گئے اور فرمایا:

"اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے امت محمدیہ کے ایسے شخص کو دیکھنے سے پہلے موت نہیں دی جس کے ساتھ بالکل ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ ہوا....."

یہ ابو مسلم خولانیؒ حضرت معاویہؓ کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔ حضرت معاویہؓ ان کا بڑا احترام فرماتے تھے.... یہ حضرت معاویہؓ کو نرم و گرم نصیحتیں کرتے رہتے تھے اور وہ ان کی باتیں بری قدر کے ساتھ سُنتے تھے.... ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں سرکاری ملازمین کو دو یا تین مہینے تک تنخواہیں نہیں ملیں.... اسی دوران حضرت معاویہؓ ایک دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت ابو مسلمؒ نے بیچ ہی میں کہا:

"اے معاویہؓ یہ مال نہ تمہارا ہے نہ تمہارے باپ کا..... نہ تمہاری ماں کا....."

حضرت معاویہؓ نے لوگوں کو ٹھہرنے کا اشارہ کیا.... اندر تشریف لیجا کر غسل فرمایا اور تھوڑی دیر بعد آ کر کہا:

"لوگو! ابو مسلمؒ نے کہا ہے کہ یہ مال نہ میرا ہے، نہ میرے باپ کا اور نہ میری ماں کا.... ابو مسلمؒ نے سچ کہا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غصہ شیطانی اثر سے ہوتا ہے.... اور شیطان آگ سے پیدا ہوا اور پانی آگ کو بجھاتا ہے.... لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرلے۔ اب تم سب لوگ اپنی اپنی تنخواہیں وصول کرلو.... اللہ تعالیٰ برکت دے....."

(حوالہ شواہد النبوت۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ص ۱۲۸ تا ۱۳۰ ج ۲)

تعلق مع اللہ پر زہر بے اثر ہو گیا

14 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زیر

کمان مسلمانوں کا لشکر مختلف ممالک میں فتوحات اسلامی کے ڈنکے بجا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کی فتح ونصرت کے پرچم اڑا رہا تھا.... اسی سلسلہ میں شہر حیرہ کے باغی وطاغی کافروں کی شرارت وعہد شکنی کی خبر پا کر حضرت خالد بن ولید ﷜ نے حیرہ کا رخ کیا.... بہادران اسلام کی آمد کی خبر سنتے ہی اہل حیرہ اپنے قلعوں میں گھس کر قلعہ میں بند ہو گئے....

حضرت خالد بن ولید ﷜ نے سب قلعوں کو چاروں طرف سے محصور کر لیا اور کئی ایک شب وروز تک قلعوں کو گھیرے رکھا اور لڑائی اس لیے نہ چھیڑی کہ شاید یہ لوگ راہ راست پر آ جائیں.... لیکن جب ان کی طرف سے کوئی ایسی تحریک نہ دیکھی.... تو حضرت خالد نے حملہ کر کے شہر کی آباد اور اس کے اندر کے دیروں اور کنسیوں پر قبضہ کر لیا....

قبضہ کر لینے کے بعد عمرو بن عبدالمسیح جو کہ نہایت بوڑھا پیر فانی تھا.... اپنے قلعہ سے نکل آیا.... مسلمانوں نے اسے حضرت خالد کے سامنے پیش کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عمرو بن المسیح کی طرف توجہ فرمائی....

اور دریافت کیا۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟ عمرو نے کہا ”سینکڑوں برس“

علامہ دمیریؒ نے حیاۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ اس کی عمر **350** سال تھی....

علامہ دمیریؒ نے یہ اضافہ لکھا ہے کہ دوران گفتگو یہ بوڑھا شخص ایک شیشی ہاتھ میں لیے ہوئے تھا اور بات کرنے کے درمیان بار بار اس شیشی کو دیکھتا رہا....

حضرت خالد نے اس بوڑھے سے دریافت فرمایا کہ یہ تم بار بار اس شیشی کو کیوں دیکھ رہے ہو اور اس میں کیا شے ہے.... بوڑھے نے جواب دیا کہ اس شیشی میں ”سم ساعت“ ہے (یعنی ایسا زہر ہے جو کھانے والے کو گھڑی بھر میں ہلاک کر دے) آپ نے پوچھا کہ اس کو کیوں اپنے ساتھ لائے ہو؟....

بوڑھے عبدالمسیح نے جواب دیا کہ اس کو اس وجہ سے ساتھ لایا کہ اگر آپ کے ساتھ اس گفتگو کا نتیجہ میری قوم کے حق میں سود مند نکلا تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا اور جو شرائط آپ تجویز فرمائیں گے.... میں ان کو منظور کر لوں گا اور اگر معاملہ اس کے برعکس نکلا

تو میں یہ زہر کھا کر خودکشی کرلوں گا.... کیونکہ مجھ کو یہ امر گوارا نہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس بری خبر لے کر جاؤں....

یہ سن کر حضرت خالدؓ نے فرمایا کہ یہ شیشی مجھے دے دو.... چنانچہ اس نے دے دی.... آپ نے شیشی لے کر اس میں سے زہر اپنی ہتھیلی پر لیا اور پھر یہ دعا پڑھ کر

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ وباللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیء فی الارض ولافی السماء وھو السمیع العلیم"

ترجمہ: "اللہ کا نام لے کر میں یہ زہر پیتا ہوں لفظ اللہ اس کے ناموں میں سب سے بہترین نام ہے جو زمین اور آسمان کا رب ہے اور اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ نہایت مہربان اور بہر رحم کرنے والا ہے...."

(اخرجہ ابن جریر فی تاریخہ ۲/ ۵۶۷ عن محمد بن ابی السفر)

یہ کلمات ادا کر کے وہ زہر پھانک لیا.... اس بوڑھے کافر نے یہ اعتقاد اور خدا پر اعتماد کا منظر دیکھا، تو ششدر رہ گیا، اور وہ تمام لوگ بھی حیران رہ گئے.... جو قلعوں سے نکل آئے تھے اور عمرو بن المسیح کی زبان سے تو یہ کلمہ بے اختیار نکل گیا کہ:

"جب تک تمہاری شان کا ایک شخص بھی تم میں موجود ہے.... تم اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہ سکتے...."

(حوالہ حیات الحیوان۔ حجۃ اللہ علی الصالحین ص ۸۶۷)

کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے تھوڑا سا پانی تھوڑی سینہ پر مارا اس سے آپ کو بہت پسینہ آیا اور زہر کا اثر باطل ہو گیا.... (عبدالمسیح اور اس کی قوم نطور یہ فرقہ کے عیسائی تھے) جب اس نے یہ حال دیکھا تو واپس چلا گیا اور اپنی قوم سے جا کر کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آ رہا ہوں کہ جس نے سم ساعت پی لیا اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا.... لہٰذا تم لوگ اس کے مطالبات منظور کر کے اس کو اپنے یہاں سے راضی اور

خوش کر کے واپس کر دو کیونکہ یہ قوم ایسی قوم ہے جس میں صلاحیت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے اور عن قریب اس قوم کی شان بلند ہونے والی ہے.... چنانچہ اہل حیرہ نے دس ہزار درہم چاندی کے دیکر مسلمانوں سے صلح کر لی....

بعض حکماء کا قول ہے کہ سم ساعت صرف ہندی سانپ میں ہوتا ہے اور اس کے اثر کو نہ کوئی تریاق اور نہ کوئی دوا دفع کر سکتی ہے.... (وحجۃ اللہ ۲/ ۸۶۷ وبیہقی)

دعا کی برکت سے شراب سرکہ بن گئی

15 حضرت سفینہؓ سے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک دن اپنے لشکر میں گشت کر رہے تھے آپ نے اپنے ایک فوجی کو دیکھا جس کے پاس شراب کا ایک چھوٹا سے مشکیزہ تھا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ سرکہ ہے....

خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین بار "اللھم اجعله خلا" پڑھا جب وہ لشکری اس مشکیزے کو اپنے احباب کے پاس لے گیا اور اس کا منہ کھولا اور دیکھا تو یہ سرکہ تھا۔ ساتھی کہنے لگے بڑا افسوس ہے تم یہ کیا چیز لے آئے ہو.... اس نے کہا:-

> خدا کی قسم میں شراب ہی لایا تھا تمہارے امیر لشکر مجھے برسر راہ ملے تو میں نے کہا کہ یہ سرکہ ہے.... آپ نے تین بار دعا کی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف اجابت بخشا تو شراب سرکہ بن گئی....

(حوالہ شواہد النبوۃ وابن ابی دینا۔ حجۃ اللہ ۲/ ۸۶۷ وطبری ۴/۴)

16 حضرت امام بخاری اپنی تاریخ اور بیہقی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں....

حضور ﷺ کا ایک صحابی جن کا نام سفینہ تھا ایک دفعہ کفار نے آپ کو گرفتار کر لیا آپ ان سے بھاگ کر ایک کشتی میں سوار ہوئے.... اتفاق سے کشتی ٹکرا کر ٹوٹ گئی....

حضرت سفینہ ایک تختے پر بہتے ہوئے چلے گئے.... کچھ دیر کے بعد وہ تختہ ایک کنارے پر آ لگا.... حضرت سفینہ وہاں سے اترے تو ایک جنگل میں جہاں شیر اور درندے

تھے جا پہنچے ایک شیر نے جب اپ کو دیکھا تو آپ پر حملہ کرنے کو دوڑا.... حضرت سفینہ نے پکار کر کہا: خبردار!

یا اباالحارث انا سفینہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

''اے ابوالحارث میں محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں....''

(حوالہ حجۃ اللہ ۲/ ۲۸۔ خصائص ج ۲ ص ۲۵۔ وحوالہ شرح السنہ للبغوی)

حضرت سفینہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر شیر دُم ہلانے لگا.... پھر میرے ساتھ چلا اور مجھے مکہ کے راستہ پر کھڑا کر دیا.... جب میں روانہ ہوا تو شیر گرجنے لگا۔ گویا مجھے الوداع کر رہا تھا....اور آپ دونوں مرتبہ یہ کہہ کر چھوٹ گئے ہوں کہ میں سید المرسلین کا غلام ہوں.... بہرحال یہ تو ظاہر ہی ہے کہ حضور ﷺ تو حضور ﷺ ہیں.... آپ ﷺ کے غلام بھی شیروں پر حکومت کرتے ہیں....

ان کو شیروں پر شرف حاصل ہوا
جو بنا ادنیٰ سگ کوئے حبیب

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی وجہ تسمیہ

اب چونکہ حضرت سفینہ کا ذکر آ گیا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہیکہ ان کے نام کی وجہ تسمیہ بیان ہو جائے.... حضرت سفینہ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں.... سفینہ عربی میں کشتی کو کہتے ہیں.... صحابہ کرام نے خود ان سے ان کے نام کی وجہ تسمیہ پوچھی.... تو انہوں نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم حضور ﷺ کے ہمراہ تھے.... صحابہ کرام کے ساتھ سامان زیادہ تھا....انہوں نے اپنا سارا سامان میری چادر میں باندھ کر میرے سر پر رکھ دیا....
صحابہ کی اس حرکت کو دیکھ کر حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

اِحْمَلْ فَاِنَّمَا اَنْتَ سَفِیْنَةٌ فَلَوْ حَمَلْتُ مِنْ یَوْمَئِذٍ وِتْرَ بَعِیْرًا وَبَعِیْرَیْنِ اَوْثَلَاثَةٍ اَوْاَرْبَعَةٍ اَوْخَمْسَةٍ اَوْ سِتَّةٍ اَوْسَبْعَةٍ عَلَیَّ.

''اٹھالو اس لئے کہ تم سفینہ (کشتی) ہو۔ حضرت سفینہ فرماتے ہیں
کہ حضور کے ان کلمات مبارکہ کا یہ اثر ہوا کہ اس دن سے میں ایک
دو تین چار پانچ چھ یہاں تک کہ ساتھ اونٹوں کا بوجھ اٹھا لیتا
ہوں.... مگر کسی قسم کی گرانی محسوس نہیں کرتا.... (حجۃ اللہ ص ۴۳۶)

تسخیر حیوانات کی کثیر احادیث نقل کی جاسکتی ہیں.... مگر اختصار ملحوظ ہے.... تاہم ان احادیث سے روشن ہو جاتا ہے کہ اگر حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے پرند مسخر تھے تو ہمارے حضور علیہ السلام کیلئے تمام حیوانات مسخر و منقاد ہیں....

میرے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جس کی تعظیم سنگ کرتے ہیں ادب سے تعظیم، پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں....

17 ابن سبع السبتی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ آپ ایک مرتبہ کسی سفر میں تشریف لے جا رہے تھے تو گزر ایک ایسی جماعت پر ہوا جو ستا رہی تھی....

آپ نے ان لوگوں سے ان کی خیریت معلوم کی.... فرمایا کہ کیا تم لوگوں کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے.... انہوں نے جواب دیا کہ یہاں راستے میں ایک شیر پڑتا ہے جس نے لوگوں کو خوف و دہشت میں مبتلا کر رکھا ہے.... یہ سن کر آپ سوار سے اترے اور شیر کے قریب جا کر اس کے کان پکڑ کر راستے سے ہٹا دیا.... پھر فرمایا:-

جناب رسول اللہ ﷺ نے تیرے بارے میں بالکل سچ فرمایا ہے کہ
واقعی تجھ کو ابن آدم پر ان کے غیر اللہ سے ڈرنے کی وجہ سے مسلط
کر دیا گیا ہے.... اگر ابن آدم سوائے اللہ کے کسی سے نہ ڈریں تو پھر
تو مسلط نہیں اور اگر ابن آدم اللہ کے علاوہ کسی سے بھی خوف نہ کھاتا
تو وہ اپنے معاملات میں کسی پر بھروسہ نہ کرتا.... (شفاء الصدور و شواہد النبوۃ)

ابن علی کی روایت میں ہے کہ آپ نے شیر کو تھپڑ مارا کہ مسلمانوں کے راستہ سے ہٹ جا۔

عبدالرحمان بن آدم سے مروی ہے کہ اگر ابن آدم اللہ کی طاقت اور قدرت پر کامل یقین رکھتا ہوتا تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کرتا اور نہ اپنے معاملات ومشکلات میں کسی اور پر توکل رکھتا....

(ابوداؤد) (اخرجہ ابن عساکر واخرجہ ابن عساکر عن نافع مختصر انحوہ کمافی الکنز ۷/۵۹)

توبہ کی برکت سے خشک تھن دودھ سے بھر گیا

18 حضرت خباب ابن الارتؓ غلام تھے آپ نے ایک زمانہ مٹی کے بنے ہوئے بتوں کو پوجنے میں گزارا لیکن جب اسلام قبول کر کے اللہ سے دوستی کی تو ان کو یہ انعام ملا:

ایک مرتبہ جہاد کے لیے نکلے، تو ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں پانی کا نام ونشان بھی نہیں تھا.... جب یہ اور ان کے ساتھی پیاس کی شدت سے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے اور بالکل ہی نڈھال اور بے تاب ہو گئے۔

بالآخر آپ نے اپنے ایک ساتھی کی اونٹنی کو بٹھایا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر اس کے تھن کو ہاتھ لگایا.... تو ایک دم اس کا سوکھا ہوا تھن اس قدر دودھ سے بھر گیا کہ پھول کر مشک کے برابر ہو گیا.... اس اونٹنی کا دودھ دوہ کر سب ساتھیوں نے شکم سیر ہو کر پی لیا اور سب کی جان بچ گئی.... (قال الہیثمی ج ۶ ص ۲۱۰)

بت پرستی سے توبہ پر فرشتہ کا جنازہ کو اٹھانا

حضرت عامر بن فہیرہؓ ایک عرصہ تک بلکہ 25 سال تک بتوں کے پجاری رہے حتیٰ کہ انہوں نے کفر سے توبہ کی پھر دن بہ دن اللہ کی دوستی میں آگے سے آگے بڑھتے چلے گے....

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

پھر اللہ سے محبت کا ان کو یہ انعام ملا ان کو اللہ کے راستہ کی عاشقانہ موت ملی.... جب ایک کافر کا نیزہ ان کے سینہ پر لگا تو کہا:

فزت ورب الكعبه

رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا....

صحابہ نے پوچھا:-

اللہ کے رسول عامرؓ کا موت کے وقت کی کامیابی سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کامیابی سے مراد جنت ہے.... (گویا کہ عامرؓ کو موت کے وقت جنت کے حسین مناظر کا نظارہ کر دایا گیا) (حوالہ اخرجہ ابو نعیم فی الدلائل ۱۸۶)

آپؓ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حیران کن منظر دیکھا کہ غائبانہ طور پر آپ کی لاش آسمان کی طرف جانے لگی گویا کہ ملائکہ ان کو اٹھا کے آسمان کی طرف پرواز کر گئے تا کہ کفار ان کی لاش کی بے ادبی نہ کریں....

حضرت عامرؓ کے قاتل ھبار سلمیؓ فرماتے ہیں یہ منظر میرے قبول اسلام کا ذریعہ بن گیا.... (حوالہ طبقات ابن سعد)

کفر سے توبہ پر قبولیت دعا کا انعام

18 حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد سفیانؓ نے زمانہ جاہلیت میں حضور اور صحابہ سے کئی جنگیں لڑیں حتیٰ کہ کئی صحابہ کو شہید بھی کیا مگر اسلام قبول کر کے جب اپنے سر پر اللہ کی دوستی اور ولایت کا تاج سر پر رکھا تو پھر زندگی پھر ایک سانس کے لئے بھی اپنے مولیٰ کو ناراض نہ کیا پھر یہ حال ہوا کہ انہیں اللہ کی نافرمانی میں موت نظر آتی تھی کیونکہ ان کے سامنے حضور ﷺ کا یہ فرمان تھا....

اَلامِيتَةُ فِي طَاعَةِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ

کہ اللہ کی نافرمانی سے بہتر ہے کہ بندہ موت کو قبول کر کے حضرت امیر معاویہ کو

ایمان اور تقویٰ اور کثرت عبادت کی برکت سے ان کو بہت سے کرامات اور انعامات سے نوازا گیا جس میں سے ایک انعام ان کو یہ بھی ملا کہ ان کی دعا کو فوراً قبولیت کا شرف بخش دیا جاتا تھا....

حضورؐ نے ایک دن معاویہ سے خوش ہو کر فرمایا:

اِنَّ مُعَاوِیَةَ لَایُصَارِعُ اَحَدًا اِلَّاصَرَعَهٗ مُعَاوِیَةُ

''یعنی معاویہ جس شخص سے لڑے گا، معاویہ ہی اس کو پچھاڑے گا....''

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۱۷ بحوالہ دیلمی عن ابن عباس)

پھر آپؓ کو تقویٰ کی بدولت اللہ کے حکم پر یہ مقام ملا کہ حضورؐ نے آپ کو وحی لکھنے کے لئے پسند کیا....

دعا مانگتے ہی بارش

19 سلیم بن عامر حبائری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ملک شام میں بالکل ہی بارش نہیں ہوئی اور شدید قحط کا دور دورہ ہو گیا.... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز استسقاء کے لیے میدان میں نکلے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے حضرت ابن الاسود جرشی کو بلایا اور ان کو منبر کے نیچے اپنے قدموں کے پاس بٹھا کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اس طرح دعا مانگی کہ:

''یا اللہ! ہم تیرے حضور میں حضرت ابن الاسود جرشی کو سفارشی بنا کر لائے ہیں جن کو ہم اپنے سے نیک اور افضل سمجھتے ہیں....''

پھر حضرت ابن الاسود جرشی اور تمام حاضرین بھی اپنے اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر بارش کی دعا مانگنے لگے.... ناگہاں پچھّم سے ایک زور دار ابر اُٹھا.... پھر موسلا دھار بارش ہونے لگی.... یہاں تک ملک شام کی زمین سیراب ہو کر کھیتی سے سرسبز و شاداب ہو گئی....

(طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۴۴۴)

شیطان نے نماز کے لیے جگایا

20 حضرت علامہ مولانا جلال الدین مولانائے روم نے اپنی مثنوی شریف میں آپ کی اس کرامت کو بڑی دھوم سے بیان فرمایا ہے کہ ایک روز آپ کے محل میں داخل ہو کر کسی نے آپ کو نماز فجر کے لیے بیدار کیا، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے؟ اور کس لیے تو نے مجھے جگایا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اے امیر معاویہ! میں شیطان ہوں....

آپ نے حیران ہو کر پوچھا کہ:

اے شیطان! تیرا کام تو انسان سے گناہ کرانا ہے اور تو نے مجھے نماز کے لیے جگا کر مجھے نیک عمل کرنے کا موقع دیا، اس کی وجہ کیا ہے؟

تو شیطان نے جواب دیا کہ:

اے امیر المومنین! میں جانتا ہوں کہ اگر سوتے رہنے میں آپ کی نماز فجر قضا ہو جاتی.... تو آپ خوف الٰہی سے اس قدر روتے اور اس کثرت سے توبہٗ استغفار کرتے کہ خدا کی رحمت کو آپ کی بے قراری و گریہ زاری پر پیار آ جاتا کہ وہ آپ کی قضا نماز قبول فرما کر ادا نماز سے ہزاروں گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرما دیتا....

چونکہ مجھے خدا کے نیک بندوں سے بغض و حسد ہے.... اس لیے میں نے آپ کو جگا دیا تا کہ آپ کو کچھ زیادہ ثواب نہ مل سکے.... (مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ)

منہ سے نور نکلتا تھا

21 حضرت معاذ بن جبلؓ کو حضورؐ نے یمن میں تبلیغ کے لئے بھیجا عمرؓ کی خلافت کے دور میں شام میں گورنر مقرر کر دیا....

حضورؐ نے فرمایا: قیامت کے دن ان کا لقب امام العلماء ہوگا....

حضرت ابو بحریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''حمص'' کی مسجد میں دیکھا، وہ گھنے اور گھونگھریالے بال والے بہت خوبصورت تھے.... جب وہ گفتگو فرماتے تو ان کے ساتھ ساتھ ان کے منہ سے ایک نور نکلتا.... جس کی روشنی اور چمک صاف نظر آتی.... (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰)

پنڈلی پر غیبی طور پر اللہ لکھا ہوا

22 صحابی رسول مائلہ بن عبداللہؓ کے آزاد کردہ غلام حسان سے مروی ہے کہ جس نے اپنے آقا مالک بن عبداللہ خثعمی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ان کی پنڈلی میں ایک رگ نظر آئی جس پر ''اللہ'' لکھا ہوا تھا.... میں غور سے دیکھنے لگا: تو انہوں نے کہا: کیا دیکھتے ہو.... یہ لفظ کسی کاتب کا لکھا ہوا نہیں ہے.... (مجمع الزوائد ۹/۴۰۶ وطبرانی)

فرشتوں کا صحابہ کرامؓ کو سلام کرنا اور مصافحہ کرنا

23 حضرت اُسَید بن عدویؓ نے 40 سال سے زائد عرصہ حالت کفر میں گزارا حتیٰ کہ حضور ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا تو انہوں نے حضور ﷺ کی نبوت ورسالت کو ٹھکرادیا حتیٰ کہ ۱ھ نبوی سے ۸ھ تک 18 سال مسلسل حضور کی دشمنی میں آگے سے آگے بڑھتے رہے....

پھر جب ۸ھ میں فتح مکہ ہوا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اسید جہاں ملیں انہیں قتل کردیا جائے.... کیونکہ ان کے دل میں حضور ﷺ کی اتنی نفرت تھی کہ یہ حضور ﷺ کی گستاخی میں کثرت سے اشعار کہا کرتے تھے۔

مگر جب انہوں نے اپنے کفر سے توبہ اور اپنے مالک سے صلح کرلی تو ان کو تقویٰ اور ایمان کی دولت سے یہ انعام ملا کہ ان کا چہرہ چاند کی روشن ہوگیا حتیٰ کہ یہ جب کسی

اندھیرے گھر میں قدم مبارک رکھتے تھے....تو اس گھر میں ان کے نورانی چہرے کی روشنی سے اُجالا ہو جایا کرتا تھا.... (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۵۴)

اللہ سے دوستی پر قبر میں جنت کا لباس

24 حضرت اہبانؓ لمبے عرصہ تک بتوں کو پوجتے رہے مگر جب ان کے دل میں اللہ کی محبت کا خزانہ آ گیا تو دن بہ دن ان کے تعلق مع اللہ میں اضافہ ہوتا چلا گیا پھر جب موت کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے کفن میں فقط دو ہی کپڑے دیے جائیں....مگر لوگوں نے ان کی وصیت پر عمل نہیں کیا....اور ان کے کفن میں تین کپڑے شامل کر کے ان کو دفن کر دیا....گھر والے جب صبح کو نیند سے بیدار ہوئے، تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تیسرا کپڑا قبر سے واپس ہو کر کھونٹی پر لٹک رہا ہے....

(اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۳۸)

تعلق مع اللہ کی برکت سے جو قسم کھا لیتے وہ پوری ہوتی

25 حضرت انس بن نضرؓ نے 30 سال سے زائد عرصہ بتوں کی عبادت میں گزارا ایک سال نہیں، پانچ سال نہیں دس سال نہیں پورے تیس سال اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیا مگر جب حضور ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو پھر اللہ کی محبت ان کے جسم کا حصہ بن گئی....

آپؓ کی کیفیت محبت اس شعر کا نمونہ بن گئی....

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی
ایک تجھ سے کیا محبت ہو گئی
ساری دنیا ہی سے وحشت ہو گئی

دوستو! جب اللہ کی محبت ملتی ہے تو وہ عاشق باوفا یہ اعلان کرتا ہے....

نہیں ہوں کسی کا تو کیوں ہوں کسی کا
انہی کا انہی کا ہوا جارہا ہوں

اللہ کی کثرت محبت اور تقویٰ کی دولت سے آپ کو کیا انعام ملا:

ایک روز حضرت انس بن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جھگڑا تکرار کرتے ہوئے ایک انصاری کی لڑکی کے دو اگلے دانت توڑ ڈالے.... لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور حضور کونین ﷺ نے قرآن مجید کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ فرمادیا کہ ربیع بن النضر کے دانت قصاص میں توڑ دیے جائیں....

جب حضرت انس ابن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو وہ بارگارہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ کہا:

یارسول اللہ! خدا تعالیٰ کی قسم! میری بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا....

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ:

اے انس بن النضر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ قصاص تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے.... یہ گفتگو ابھی ہو رہی تھی کہ لڑکے والے دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے

یارسول اللہ! قصاص میں ربیع کا دانت توڑنے کے بدلے میں ہم لوگوں کو دیت (مالی معاوضہ دلا دیا جائے....

اس طرح حضرت انس بن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسم پوری ہوگئی اوران کی بہن حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت توڑے جانے سے بچ گیا....

حضور اقدس ﷺ نے اس موقع پر یہ ارشاد فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پوری فرما دیتا ہے.... (بخاری شریف ج ۲ ص ۶۶۴ باب قولہ والجروح قصاص)

دنیا میں جنت کی خوشبو سونگھ لی

26 حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے چچا حضرت سیدنا انس بن النضر رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد میں فرمایا:-

خدا کی قسم یقیناً میں جنت کی خوشبو اُحد کے قریب پا رہا ہوں اور بیشک وہ جنت کی ہی خوشبو ہے پھر آپ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے..

یہ وہ ٹانگ ہے جس نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی

28 حضرت عروہ بن زبیرؒ کی ٹانگ میں پھوڑا نکلا.... طبیب نے کہا یہ ٹانگ کاٹنی پڑے گی.... انہوں نے کہا کہ میں نماز کے لئے بیٹھتا ہوں.... تم نے جو اپنا کام کرنا ہے کرلو.... طبیب نے ٹانگ کاٹی اور پھر اس کو ابلتے ہوئے تیل میں ڈالا...

نماز کے بعد پوچھا کہ آپ نے اپنا کام کرلیا، فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے علم نہ ہوا.... پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہنے لگے:-

یا اللہ گواہ رہنا کہ یہ ٹانگ کبھی تیری نافرمانی کے لئے نہیں اٹھی....

کنوئیں سے پانی اُبل پڑا

29 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضورؐ کے نواسے اور علیؓ کی بیٹے ہیں....

آپؓ ۹، ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ جمعہ کے دن کربلا کے میدان میں یزیدی ستمگاروں نے انتہائی بیدردی کے ساتھ آپ کو شہید کر دیا.... (اکمال ص ۵۶۰)

ابو عون کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستے میں ابن مطیع کے پاس سے گزر ہوا.... انہوں نے عرض کیا کہ اے ابن رسول! میرے اس کنوئیں میں پانی بہت کم ہے.... اس میں ڈول بھرتا نہیں ہے.... میری ساری

تدبیریں بیکار ہو چکی ہیں....کاش آپ ہمارے لیے برکت کی دعا فرمائیں....

حضرت امام نے اس کنوئیں کا پانی منگوایا اور آپ نے ڈول سے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا پھر اس ڈول میں کلی فرمادی اور حکم دیا کہ سارا پانی کنوئیں میں انڈیل دیں....جب ڈول کا پانی کنوئیں میں ڈالا تو نیچے سے پانی اُبل پڑا کنوئیں کا پانی بہت زیادہ بڑھ گیا اور پانی پہلے سے بہت زیادہ شیریں اور لذیذ بھی ہو گیا.... (ابن سعد ج ۵ ص ۱۴۴)

بے ادبی کرنے والا آگ میں

30 میدان کربلا میں ایک بے باک اور بے ادب مالک بن عروہ نے جب آپ کے خیمہ کے گرد خندق میں آگ جلتی ہوئی دیکھی....تو اس بدنصیب نے یہ کہا کہ اے حسین! تم نے آخرت کی آگ سے پہلے ہی یہاں دنیا میں آگ لگا لی؟

حضرت امام نے فرمایا کہ:

اے ظالم! کیا تیرا گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟

پھر حضرت امام علیہ السلام نے اپنے مجروح دل سے یہ دعا مانگی کہ

''خداوندا! تو اس بدنصیب کو نار جہنم سے پہلے دنیا میں بھی آگ کے عذاب میں ڈال دے....''

امام حسین رضی اللہ عنہ کی دعا ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ فوراً ہی مالک بن عروہ کا گھوڑا پھسل گیا اور یہ شخص اس طرح گھوڑے سے گر پڑا کہ گھوڑے کی رکاب میں اس کا پاؤں الجھ گیا اور گھوڑا اس کو گھسیٹتے ہوئے خندق کی طرف لے بھاگا....اور یہ شخص خیمہ کے گرد خندق کی آگ میں گر کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا.... (روضۃ الشہدا ص ۱۲۹)

نیزہ پر سر اقدس کی تلاوت

31 حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب یزیدیوں نے

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کو نیزہ پر چڑھا کر کوفہ کی گلیوں میں گشت کیا، تو میں اپنے مکان کے بالا خانہ پر تھا.... جب سر مبارک میرے سامنے سے گزرا تو میں نے سنا کہ سر مبارک نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ام حسبت ان اصحاب الکھف و الرّقیم کانوا من ایاتنا عجبا (کھف پ ۱۵)

اسی طرح ایک دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ جب یزیدیوں نے سر مبارک کو نیزہ سے اتار کر ابن زیادہ کے محل میں داخل کیا تو آپ کے مقدس ہونٹ ہل رہے تھے اور زبان اقدس پر اس آیت کی تلاوت جاری تھی:

فلا تحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظّٰلمون.

(روضۃ الشھداء ص ۲۲)

باب نمبر 5

اولیاءاللہ کی کرامت کے واقعات

ایک نابینا بزرگ کی کرامت

1 علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (م ۵۹۷ھ) ایک بزرگ حضرت ابومعاویہ الاسود یمان طرطوسیؒ (م) کے تذکرہ میں تحریر فرماتے ہیں....

"حضرت ابومعاویہ الاسودؒ کے خادم ابوحمزہ نصیر بن فرج الاسلمیؒ فرماتے ہیں.... حضرت ابومعاویہؒ کی بینائی جاتی رہی تھی.... جب ان کا قرآن پاک پڑھنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ٹٹول کر قرآن پاک کھولتے (قرآن پاک کھلتے ہی) اللہ تعالیٰ ان کی بینائی لوٹا دیتے.... پھر جب وہ (قرأت سے فارغ ہوکر) قرآن مجید بند کرتے تو ان کی بینائی چلی جاتی۔

ابوزاہریہؒ کہتے ہیں کہ میں طرطوس آیا تو حضرت ابومعاویہؒ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا.... میں نے دیکھا کہ آپ کی بینائی جا چکی ہے اور آپ کی بیٹھک میں ایک قرآن مجید لٹکا ہوا ہے.... میں نے کہا:

اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ قرآن مجید کیوں لٹکا رکھا ہے.... جبکہ آپ کو کچھ نظر تو آتا نہیں؟ فرمایا: بھائی اگر تم میرے مرتے دم تک اس بات کو چھپائے رکھو تو بتلائے دیتا ہوں میں نے عرض کیا کہ ضرور چھپائے رکھوں گا.... فرمایا:

"جب قرآن شریف لے کر بیٹھتا ہوں تو آنکھوں کی بینائی کھل جاتی ہے...." پھر جب تک پڑھتا رہتا ہوں روشنی بحال رہتی ہے اور جب قرآن مجید بند کر دیتا ہوں تو حسب سابق نابینا ہو جاتا ہوں۔

(صفۃ الصفوہ ۴/۲۴۶)

ریت کی چینی

2 حضرت ابن ابی ایاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.... عسقلان میں ایک نوجوان مردِ خدا کو دیکھا جو ہمارے پاس آ کر بیٹھتا.... اور اچھی اچھی باتیں سناتا ایک دن اس نے بتایا کہ وہ اسکندریہ جا رہا ہے.... اس کی نیک صحبت کے اثر سے میں بھی اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا....

میں نے کچھ روپے ساتھ لے لیے اور راستے میں وہ روپے اسے دینا چاہے.... مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا.... میں نے زور دیا کہ ضرور لے لو.... اس نے ریت کی مٹھی بھر کر اپنے پیالہ میں ڈالی.... اور دریا کا کچھ پانی اس میں ڈالا.... اور وہ پیالہ میرے آگے بڑھا دیا کہ لو کھاؤ.... میں نے دیکھا کہ پیالہ میں شکر میں ملے ہوئے لذیذ ستو ہیں.... میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور وہ کہنے لگا کہ جس کا کام اس طرح چل رہا ہے.... اسے روپوں کی کیا ضرورت.... (روض الفائق ص ۲۷)

کفر سے توبہ پر لاٹھی بلب بن جاتی

3 حضرت عباد بن بشرؓ ایک عرصہ تک مٹی کے بنے ہوئے بتوں کو پوجتے رہے حتیٰ کہ بتوں کے پجاری مشہور ہو گئے مگر جب انہوں نے اپنے حقیقی مولیٰ سے دوستی کی اور کفر سے توبہ کی تو ان کو یہ انعام ملا کہ لاٹھی روشن ہو گئی....

ایک مرتبہ یہ اور حضرت اسید بن حضیرؓ دونوں دربارِ رسالت سے کافی رات گزرنے کے بعد اپنے گھروں کو روانہ ہوئے.... اندھیری رات میں جب راستہ نظر نہیں آیا تو اچانک ان کی لاٹھی ٹارچ کی طرح روشن ہو گئی اور یہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے.... جب دونوں کا راستہ الگ الگ ہو گیا، تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی، اور دونوں روشنی میں اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۰۱)

اللہ سے دوستی پر چہرہ آئینہ بن گیا

4 حضرت قتادہؓ بھی ایک عرصہ تک بت پرستی کرتے رہے مگر جب اللہ سے دوستی کی تو ان کو یہ انعام ملا کہ ایک مرتبہ حضور انور ﷺ نے حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر ایک مرتبہ اپنا دست مبارک پھیرا....اس کے بعد ان کو یہ کرامت مل گئی کہ

یہ بہت ہی بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کے بدن کے ہر حصے پر ضعیفی کے آثار نمودار تھے....لیکن ان کے چہرے پر بدستور جوانی کا جمال باقی تھا اور ان کا چہرہ اس قدر چمکتا تھا کہ میں ان کی وفات کے وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوا....

تو اس وقت ایک عورت ان کے سامنے سے گزری مجھے اس کے گزرنے کا احساس بھی نہ تھا اس وقت میں قتادہؓ کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا تو میں نے آپ کے چہرہ کے آئینہ میں اس کا چہرہ دیکھ رہا ہوں.... (اصابہ ج ۳ ص ۲۲۵)

پراسرار نوجوان

5 حضرت سہلؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز جمعہ پڑھنے کیلئے جامعہ مسجد میں گیا تو ہجوم بہت تھا اور مسجد میں کوئی جگہ باقی نہ تھی....میں نے جہاں جگہ پائی وہیں بیٹھ گیا.... کیا دیکھتا ہوں کہ میری دائیں جانب ایک خوبصورت اور نورانی چہرے والا نوجوان بیٹھا ہے اور اس نے سادہ سے صوف کے کپڑے پہن رکھے ہیں اور اس کے بدن سے بڑی اعلیٰ خوشبو آرہی ہے....جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: اے سہلؒ! کیا حال ہے؟

میں نے کہا: الحمدللہ خیریت سے ہوں....مگر میں حیران رہ گیا کہ میری اس کی کوئی جان پہچان نہیں پھر اس نے مجھے پہچان کیسے لیا اور میرا نام لے کر میرا حال کیسے پوچھا؟

خیر میں بیٹھا رہا.... اتفاقاً مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی اور بڑی شدت کے ساتھ یہ حاجت محسوس ہونے لگی حتی کہ بیٹھنا مشکل ہوگیا....

خلقت بہت تھی اور جماعت کا وقت بھی قریب تھا اس لیے باہر نکلنا بھی مشکل تھا اور بیٹھے رہنا بھی مشکل تھا.... میں اس کشمکش میں تھا کہ وہی خوبرو جوان مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کیوں جناب آپ کو پیشاب کی حاجت ہے؟....

میں کہا ہاں! پھر اس نے اپنی چادر اتار کر میرے منہ پر ڈال دی اور کہا لیجئے پیشاب کر کے جلد فارغ ہو جائیے کہ جماعت تیار ہے.... میرے منہ پر اس چادر کے پڑنے سے مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی اور میں نے اپنی آنکھ کھولی تو میں نے ایک دروازہ کھلا ہوا دیکھا جس کے اندر سے آواز آئی کہ اندر آجائیے....

میں اندر گیا تو ایک عظیم الشان محل دیکھا جس میں ہر قسم کی سہولت میسر تھی وہاں ایک درخت نظر آیا جس کے ساتھ ہی ایک غسل خانہ بنا ہوا تھا اور ایک تولیہ بھی وہاں موجود تھا اور ایک کوزہ بھی پانی کا بھرا ہوا رکھا تھا اور مسواک بھی ساتھ ہی رکھی ہوئی تھی.... میں نے وہاں پیشاب کیا اور پھر غسل بھی اور وضو بھی کرلیا.... اتنے میں آواز آئی کہ کیا آپ فارغ ہوگئے ہیں؟....

میں نے کہا ہاں تو فوراً میرے منہ پر سے چادر اتار لی گئی.... میں نے دیکھا کہ وہی جامع مسجد ہے.... وہی صف وہی جگہ، وہی میں اور دائیں طرف وہی خوبرو جوان بیٹھا ہے اور وہی وقت ہے اور میری اس سرگذشت سے وہاں کوئی بھی مطلع نہیں ہوا....

میں یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گیا اور کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا ہوا جب اس واقعہ کی طرف دھیان کرتا تو یقین کرنا پڑتا اتنے میں جماعت کھڑی ہوئی اور نماز ادا کی گئی.... نماز کے بعد میں اسی جوان کے ساتھ ہولیا.... اس نے مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا کہ اے سہلؒ! شاید تم نے جو کچھ دیکھا ہے اس پر تم کو یقین نہیں آرہا؟....

میں نے کہا ہاں.... اس نے کہا کہ آپ میرے ساتھ آئیے.... میں اس کے ہمراہ چل

پڑا.... اتنے میں وہی دروازہ سامنے آگیا جو میں دیکھ چکا تھا.... وہ جوان اسی دروازے کے اندر داخل ہوگیا میں بھی اس کے ساتھ اندر چلا گیا.... کیا دیکھتا ہوں کہ وہی محل ہے.... وہی درخت.... وہی غسل خانہ اور وہی لوٹا اور مسواک وہاں موجود ہے اور وہی تولیہ ہے جو ابھی تک بھیگا ہوا تھا.... میں نے یہ سب کچھ دیکھ کر کہا امنت باللہ اس جوان نے فرمایا: اے سہلؒ!

مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَطَاعَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اُطْلُبْہُ تَجِدْہُ

جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو ہر چیز اس کی اطاعت کرتی ہے.... اسے تلاش کرو وہ ضرور ملے گا....

میں یہ سن کر رونے لگا.... اس جوان نے میرے آنسو پونچے.... میں نے آنکھیں کھولیں تو نہ وہ نوجوان نظر آیا نہ وہ مکان اور میں حیران رہ گیا اور اس روز سے اللہ کی عبادت میں اور بھی زیادہ مخزوں ہوگیا.... (حوالہ: روض الریاحین)

دوکان چلنے لگی

6 شیخ ابوعبداللہ قریشیؒ نے اپنے پیرومرشد شیخ ابو یزید قرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی ابتا کا حال دریافت کیا تا کہ اس سے مستفیض ہوں.... شیخ نے فرمایا:

''اے بیٹے! یہ ایک عجیب کہانی ہے.... مجھے اس راہ میں ایک حادثہ نے داخل کیا.... میں عطر کا تاجر تھا.... عطاروں کے بازار میں وہ عطر بیچا کرتا تھا.... جو سب سے قیمتی اور نایاب ہوتا میرا لباس بھی قیمتی ہوتا تھا....

ایک روز صبح کو میں نماز پڑھنے جامع مسجد گیا.... نماز پڑھ لینے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا حلقہ لگا ہوا ہے میں ادھر گیا.... اس زمانے میں مجھے صالحین کے متعلق کچھ پتہ نہیں تھا.... لوگوں کے بتانے کے مطابق بس اتنا جانتا تھا کہ وہ لوگ جنگل ویرانے میں رہتے ہیں.... میں وہاں جا کے کھڑا ہوا.... ایک قاری بزرگوں کے واقعات اور

مجاہدات پڑھ کر لوگوں کو سنا رہے تھے.... جیسے حضرت بایزید بسطامی کے واقعات میں نے سن کر منہ ہی منہ میں کہا کہ ایسی باتیں کتابوں میں لکھی جاتی ہیں؟.... میرے قریب والے شخص نے سن لیا اور مجھ سے کہا:

ایسی باتیں نہیں تو کیسی باتیں کتابوں میں لکھی جاتی ہیں.... میں نے کہا یہ باتیں تو مجھے جھوٹ لگ رہی ہیں کہ کوئی سال بھر پانی کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے

اس نے کہا: ان باتوں سے انکار نہ کرو.... میں اس آدمی سے سوال وجواب ہی میں مشغول تھا کہ دوسرے ایک نہایت کمزور آدمی نے سر اٹھایا اور کہا تم کو صالحین کے بارے میں ایسی باتیں کرتے شرم نہیں آتی؟.... میں نے جواب دیا: صالحین ہیں کہاں؟....

یہ کہہ کر دوکان چلا آیا ظہر کے وقت میں اپنے معمول کے مطابق خرید وفروخت میں لگا تھا کہ اسی کمزور شخص کو دیکھا کہ سامنے سے گزرا.... کچھ آگے جانے کے بعد واپس آیا لگتا تھا مجھے ہی ڈھونڈ رہا تھا.... سلام کیا میں نے جواب دیا.... پوچھا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: میرا نام عبدالرحمن ہے....

مجھے پہچانتے ہو؟

آپ وہی تو ہیں جنہوں نے جامع مسجد میں مجھ سے بات کی تھی.... کیا تم ابھی تک اسی عقیدہ پر ہو؟.... اپنے فاسد خیال سے توبہ نہیں کی؟....

میرا کوئی ایسا خیال تو ہے نہیں جس سے توبہ کرنا ضروری ہو....

اے ابویزید! صلحاء کے عمل کی نسبت تم کیا کہتے ہو؟.... اس وقت ان کا سینہ میری دوکان کے پتھر سے لگا ہوا تھا....

جناب عالی! صلحاء ہیں کہاں؟....

صلحاء یہیں ہیں.... بازار میں پھرا کرتے ہیں.... اور ان کا یہ حال ہے کہ اگر اس پتھر کو اشارہ کریں تو یہ ان کے ساتھ ہو جائے یہ کہتے ہوئے انہوں نے دوکان کے اندر ایک

پتھر کی جانب اشارہ کیا....ان کی بات کے ساتھ ہی وہ پتھر حرکت میں آ گیا جس سے دو درازیں نکل آئیں ان میں لوگوں کی امانتیں رکھی ہوئی تھیں....میں نے تیزی سے ان درازوں کو سنبھالا اور دوکان میں لاکر رکھا...اور کہا کیا آدمی کو ایسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے....

انہوں نے فرمایا: انسان کی قدرت کے آگے یہ کیا شے ہے؟....

میں نے پوچھا: اس سے زیادہ بھی انسان تصرف کر سکتا ہے؟....

فرمایا: اگر دوکان سے کہدے کہ اپنے مقام سے اکھڑ جا تو اس دم اکھڑ جائے۔ایک طرف ان کا کہنا تھا کہ میں نے دوکان کو حرکت میں دیکھا۔اس کے اندر کا ہر سامان.... شیشہ برتن سب لرز گیا....میں ڈرا کہ یہ کہیں مجھ پر نہ آ گرے....میں بھونچکا رہ گیا....اور وہ مجھے چھوڑ کر چل دیئے مجھ میں عقل کی سرعت موجد تھی....

میں نے سوچا کہ اگر میں تمام زندگی دوکان میں صرف کردوں تو ایسے لوگوں کی ملاقات کیسے نصیب ہوگی؟....دوسرے روز میں پھر حلقہ میں حاضر ہوا تاکہ صلحاء کی باتیں سماعت کروں....بخدا اس سماع کے بعد مجھ میں دوکان تک جانے کی سکت باقی نہیں تھی....

وہاں سے میں اپنے ماموں کے پاس گیا وہ دوکان انہی کی تھی....کنجیاں ان کے حوالے کیں انہوں نے پوچھا کہاں چلے....میں نے کہا: انشاء اللہ پھر آؤں گا....انہیں میرے ارادے کا علم نہیں ہوا اس کے بعد سے آج تک پھر لوٹ کر میں دوکان نہیں گیا.... رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونفعنا بہم آمین.... (حوالہ روض الریاحین)

جیل خانہ سے باغ میں

7 ایک نوجوان ولی جو اکثر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا تھا۔اس نوجوان نے خلیفہ ہارون کو کسی برے کام سے منع کیا۔ہارونؒ کو یہ بات ناگوار گزری....اور اس نے حکم دیا کہ اس نوجوان کو جیل کے ایک ایسے بند کمرے میں قید کر دیا جائے....جس میں

ہوا بھی داخل نہ ہو سکے....اور یہ وہیں گھٹ کر مر جائے....

چنانچہ اس نوجوان کو جیل میں لے جایا گیا اور ایک بند اور تاریک کمرے میں ڈال دیا گیا....دوسرے دن لوگوں نے دیکھا کہ وہ نوجوان ایک باغ میں ٹہل رہا ہے....لوگوں نے بادشاہ کو بتایا.... بادشاہ نے اس نوجوان کو پھر طلب کیا....اور اس سے پوچھا:

ہارون رشید : تمہیں جیل سے کس نے نکالا؟....

نوجوان : اس نے جس نے مجھے باغ میں پہنچایا....

ہارون رشید : اور تمہیں باغ میں کس نے پہنچایا؟....

نوجوان : اس نے جس نے مجھے جیل سے نکالا....

ہارون رشید : یہ عجب بات ہے....

نوجوان : اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ بات نہ مشکل ہے نہ عجب....

ہارون رشید یہ سن کر بہت رویا....اور اس کی بڑی عزت و توقیر کی....اور ایک خلعت خاص سے اسے نوازا....اور ایک گھوڑے پر بٹھا کر ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرتا ہوا اس کے ساتھ ساتھ چلے کہ یہ وہ بندہ حق ہے.... جسے اللہ نے عزت دی.... ہارون رشید نے اس کی توہین کرنا چاہی....مگر وہ اس بات پر قادر نہ ہو سکا.... (روض الریاحین ص ۱۰۴)

سبق: اللہ والوں کی عزت و عظمت کو کوئی چھین نہیں سکتا....اور جو ان کی توہین کرنا چاہے....وہ خود ہی شرمندہ ہو جاتا ہے....ان اللہ والوں کا مقابلہ دراصل اللہ سے مقابلہ ہے....لہٰذا ان پاک لوگوں کا دل میں ادب و احترام پیدا کرنا چاہیے....

مضمون میں مولف کے شعر ہیں ۔

اذا اکرم الرحمٰن عبدا لعزه

فلن یقدر المخلوق یوما یهینه

ومن کان مولاه العزیز اهانه

فلا احد بالعز یوما یعینه

جب اللہ تعالیٰ کسی کی عزت واکرام کرتا ہے تو لوگ اس کی اہانت نہیں کر سکتے جس کو رب العزت ذلیل کرے کوئی اس کو عزت میں مدد نہیں دے سکتا....

اللہ سے دوستی کی برکت سے دیوار خود بہ خود بننے لگ گئی

ایک نیک شخص کے گھر کی دیوار اچانک گر گئی....اسے بڑی پریشانی لاحق ہوئی اور وہ اسے دوبارہ بنوانے کے لئے کسی مزدور کی تلاش میں گھر سے نکلا اور چوراہے پر جا پہنچا....وہاں اس نے مختلف مزدوروں کو دیکھا جو کام کے انتظار میں بیٹھے تھے....ان میں ایک نوجوان بھی تھا جو سب سے الگ تھلگ کھڑا تھا....اس کے ایک ہاتھ میں تھیلا اور دوسرے ہاتھ میں تیشہ تھا....

اس شخص کا کہنا ہے کہ:

میں نے وہاں ایک خوبصورت نوجوان کو بیٹھے دیکھا. وہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا....جب میں نے اس کے چہرے کو دیکھا تو دل میں کہا

مَاهٰذا بَشَراً ان هٰذا الا ملک کَرِیم (یوسف: ۳۱)

''یہ کوئی آدمی نہیں یہ تو کوئی فرشتہ ہے''

وہ مزدور نہیں نظر آتا تھا بلکہ وہ دیکھنے سے اشراف کا بیٹا معلوم ہوتا تھا....میں نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! کیا آپ بھی یہاں مزدوری کرنے کے لئے آئے ہیں؟....

اس نے جواب میں کہا: چچا جان! ہم تو دنیا میں پیدا ہی مزدوری کے لئے ہوئے ہیں....

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدْ (البلد:۴)

''تحقیق ہم نے انسان کو مشقت کے لئے پیدا کیا ہے....''

میں نے اس نوجوان سے پوچھا: کیا تم مزدوری کرو گے؟....

نوجوان نے جواب دیا....ہاں!

میں نے کہا: گارے کا کام کرنا ہوگا....

نوجوان کہنے لگا: ٹھیک ہے! لیکن میری تین شرطیں ہیں....اگر تمہیں منظور ہوں تو میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں....

پہلی شرط یہ ہے کہ تم میری مزدوری پوری ادا کرو گے....

دوسری شرط یہ ہے کہ مجھ سے میری طاقت اور صحت کے مطابق کام لو گے....

تیسری شرط یہ ہے کہ نماز کے وقت مجھے نماز ادا کرنے سے نہیں روکو گے....

میں نے یہ تینوں شرطیں قبول کرلیں اور اسے ساتھ لے کر گھر آ گیا.... جہاں میں نے اسے کام بتایا اور کسی ضروری کام سے باہر چلا گیا....شام کو دیکھا تو اس اکیلے نے کئی آدمیوں کے برابر کام کیا تھا.... میں بڑا حیران ہوا.... میں نے اس کا کام دیکھ کر اس کو زیادہ مزدوری دینا چاہی....

مگر اس نے کہا: چچا جان! میں نے کہا نہیں تھا کہ میں زیادہ بھی نہیں لوں گا اور کم بھی نہیں لوں گا.... چنانچہ اس نے طے شدہ مزدوری لی اور چلا گیا.... میں نے نیت کرلی کہ اگلے دن اسی کو لاؤں گا....

جب میں اگلے دن پہنچا تو وہ مزدوروں کی جگہ پر نہ ملا.... میں نے وہاں پر موجود مزدوروں سے پوچھا کہ وہ تلاوت کرنے والا مزدور کہاں ہے؟....

انہوں نے کہا: جناب! وہ تو طالب علم ہے....وہ قرآن وحدیث پڑھتا ہے.... ہفتے میں ایک دن اساتذہ چھٹی کرتے ہیں....اس دن وہ مزدوری کرکے اپنے چھ دنوں کے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے کیونکہ وہ مسجد میں اعتکاف کی نیت سے رہتا ہے....وہ کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا....

میں نے کہا: اچھا! میں ایک ہفتہ انتظار کرلیتا ہوں....

جب میں اگلے ہفتے اسی دن پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان پھر بیٹھا ہوا تھا.... کہنے لگے کہ میں اسے اپنے گھر لے آیا مگر میں نے نیت کی کہ میں دیکھوں گا کہ اس

نوجوان کے پاس کیا ہنر ہے کہ جس کی وجہ سے یہ تھوڑے وقت میں زیادہ آدمیوں کے برابر کام کر لیتا ہے.... چنانچہ میں نے چھپ کر دیکھا تو ایک عجیب منظر تھا....لوگوں کو تو ایک ایک اینٹ رکھنے میں وقت لگتا ہے....اینٹ رکھو....پھر سیدھا کرو اور پھر جماؤ.... اس کو میں نے دیکھا کہ وہ گارا ڈال کر اینٹ رکھتا جاتا اور وہ دیوار غیبی طور پر بالکل سیدھی چڑھ جاتی تھی....

میں نے کہا کہ اس بندے کے ساتھ واقعی اللہ کی مدد ہے، لہٰذا اب میں اپنا کام اسی سے بنواؤں گا....فرماتے ہیں کہ جب اگلے ہفتے میں اسے لینے گیا تو اس کو پھر موجود نہ پایا....میں نے مزدوروں سے پوچھا: بھئی! وہ مزدور کہاں ہے؟....

انہوں نے جواب دیا: جناب! وہ بیمار ہے اور وہ مسجد میں لیٹا ہوا ہے.... میں مسجد میں چلا گیا....میں نے دیکھا کہ وہ سر کے نیچے اینٹ رکھ کر چٹائی کے اوپر لیٹا ہوا ہے اور اسے اتنا شدید بخار ہے کہ اس کی شدت کی وجہ سے اس کا جسم سرخ اور گرم ہے....

میں اس کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے محبت سے اس کے سر کے نیچے سے اینٹ ہٹا دی اور اس کے سر کو اپنی گود میں ڈال دیا....اس کے بعد میں نے اس سے کہنا شروع کر دیا....

اے نوجوان! تو مجھے پیغام بھیج دیتا.... میں تیرے لئے دوائی کا بندوبست کر دیتا....

جب میں نے یہ کہا تو اس نے جواب دیا:

چچا جان! جس طبیب نے شفا دینی تھی اسی نے تو مجھے بیمار کیا ہے....

میں اس کا یہ جواب سن کر حیران ہوا....پھر میں نے کہا: ہم آپ کے لئے اچھے ٹھکانے کا بندوبست کرتے ہیں....

اس نے کہا: نہیں....میں وہ مسافر ہوں کہ جس کی منزل قریب ہے مگر میرے پاس تو شہ تھوڑا ہے....میں نے اس سے کہا میرے بھائی! تو یہاں اجنبی ہے....تنہا ہے اور پھر

بیمار بھی ہے.... اگر پسند کرو تو میرے ساتھ میرے گھر چلو اور مجھے اپنی خدمت کا موقع دو.... اس نے انکار کر دیا۔ لیکن میرے مسلسل اصرار پر مان گیا لیکن ایک شرط رکھی کہ وہ مجھ سے کھانے کی کوئی شے نہیں لے گا.... میں نے اس کی یہ شرط منظور کر لی اور اسے اپنے گھر لے آیا....

وہ تین دن میرے گھر قیام پذیر رہا لیکن اس نے نہ تو کسی چیز کا مطالبہ کیا اور نہ ہی کوئی چیز لے کر کھائی.... چوتھے روز اس کے بخار میں شدت آ گئی تو اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا:

> میرے بھائی! لگتا ہے کہ اب میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے، لہٰذا جب میں مر جاؤں، تو میری اس وصیت پر عمل کرنا کہ، جب میری روح جسم سے نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈالنا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانا.... اور اپنے گھر کے ارد گرد چکر لگوانا اور یہ صدا دینا کہ لوگو! دیکھ لو اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کا یہ حشر ہوتا ہے.... شاید اس طرح میرا رب مجھے معاف کر دے.... جب تم مجھے غسل دے چکو تو مجھے انہی کپڑوں میں دفن کر دینا۔ پھر بغداد میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس جانا اور یہ قرآن مجید اور انگوٹھی انہیں دینا اور میرا یہ پیغام بھی دینا کہ اللہ سے ڈرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت اور نشے کی حالت میں موت آ جائے اور بعد میں پچھتانا پڑے.... لیکن پھر اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا....

وہ نوجوان مجھے یہ وصیت کرنے کے بعد انتقال کر گیا.... میں اس کی موت کے بعد کافی دیر تک آنسو بہاتا رہا اور غمزدہ رہا.... پھر (نہ چاہتے ہوئے بھی) میں نے اس کی وصیت پوری کرنے کے لئے ایک رسی لی اور اس کی گردن میں ڈالنے کا قصد کیا تو کمرے کے ایک کونے سے ندا آئی کہ،

اس کے گلے میں رسی مت ڈالنا.... کیا اللہ کے اولیاء سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے؟

یہ آواز سن کر میرے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی.... یہ سننے کے بعد میں نے اس کے پاؤں کو بوسہ دیا اور اس کے کفن و دفن کا انتظام کرنے چلا گیا....

اس کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کا قرآن پاک اور انگوٹھی لے کر خلیفہ کے محل کی جانب روانہ ہوگیا.... وہاں جا کر میں نے اس نوجوان کا واقعہ ایک کاغذ پر لکھا اور محل کے داروغہ سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہی تو اس نے مجھے جھڑک دیا اور اندر جانے کی اجازت دینے کی بجائے اپنے پاس بٹھا لیا...

آخرکار! خلیفہ نے مجھے اپنے دربار میں طلب کیا اور کہنے لگا: کیا میں اتنا ظالم ہوں کہ مجھ سے براہ راست بات کرنے کی بجائے رقعے کا سہارا لیا؟....

میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کا اقبال بلند کرے.... میں کسی ظلم کی فریاد لے کر نہیں آیا بلکہ ایک پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں.... خلیفہ نے اس پیغام کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے وہ قرآن مجید اور انگوٹھی نکال کر اس کے سامنے رکھ دی.... خلیفہ نے ان چیزوں دیکھتے ہی کہا: یہ چیزیں تجھے کس نے دی ہیں؟....

میں نے عرض کی: ایک گارا بنانے والے مزدور نے.... خلیفہ نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا.... گارا بنانے والا.... گارا بنانے والا.... گارا بنانے والا.... اور رو پڑا.... کافی دیر رونے کے بعد مجھ سے پوچھا: وہ گارا بنانے والا اب کہاں ہے؟....

میں نے جواب دیا وہ مزدور فوت ہو چکا ہے.... یہ سن کر خلیفہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور عصر تک بے ہوش رہا.... میں اس دوران حیران و پریشان وہیں موجود رہا.... پھر جب خلیفہ کو کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے دریافت کیا.... اس کی وفات کے وقت تم اس کے پاس تھے؟....

میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کہنے لگا: اس نے تجھے کوئی وصیت بھی کی تھی؟....

میں نے اسے نوجوان کی وصیت بتائی اور وہ پیغام بھی دے دیا جو اس نوجوان نے

خلیفہ کے لئے چھوڑا تھا....

جب خلیفہ نے یہ ساری باتیں سنیں تو مزید غمگین ہوگیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار دیا....اپنے کپڑے چاک کرڈالے اور کہنے لگا:۔

اے مجھے نصیحت کرنے والے!

اے میرے زاہد و پارسا!

اے میرے شفیق!

اس طرح کے بہت سے القابات خلیفہ نے اس مرنے والے نوجوان کو دیئے اور مسلسل آنسو بھی بہاتا رہا....یہ سارا معاملہ دیکھ کر میری حیرانی اور پریشانی میں مزید اضافہ ہوگیا کہ خلیفہ ایک عام سے مزدور کے لئے اس قدر غم زدہ کیوں ہے؟

جب رات ہوئی تو خلیفہ نے مجھ سے اس کی قبر پر لے جانے کی خواہش ظاہر کی تو میں اس کے ساتھ ہولیا....خلیفہ چادر میں منہ چھپائے میرے پیچھے پیچھے چلنے لگا....جب ہم قبرستان میں پہنچے تو میں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا: عالی جاہ! یہ اس نوجوان کی قبر ہے....

خلیفہ اس کی قبر سے لپٹ کر رونے لگا....پھر کچھ دیر رونے کے بعد اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہوگیا اور مجھ سے کہنے لگا:۔

یہ نوجوان میرا بیٹا تھا....میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے جگر کا ٹکڑا تھا....ایک دن یہ رقص و سرور کی محفل میں گم تھا کہ مکتب میں کسی بچے نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی....

الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ....

کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لئے.... (پ ۲۷، الحدید ۱۶)

جب اس نے یہ آیت سنی تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا اور اس کی آنکھوں

پھنسی تھی.... وہ اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ادا کرتا تھا اور قضاء الٰہی اور تقدیر خداوندی پر صابر تھا....

ایک دن اس کی بیوی اپنے مکان کی چھت پر چڑھی اور اپنے شوہر کے کافر بھائی کی بیوی کو دیکھا کہ وہ زیوروں اور لباس سے آراستہ ہے.... اس کے دل میں زیور ولباس پہننے کی خواہش پیدا ہوئی تو شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا اور بہکایا....

چنانچہ کافر کی بیوی نے اس سے کہا کہ تو اپنے شوہر سے کہہ کہ وہ میرے شوہر کے معبود کی پوجا کرے یہاں تک کہ تیرے پاس بھی میرے برابر مال ہو جائے.... وہ عورت غمگین ہو کر چھت سے نیچے اتری.... اس کے بعد جب اس کا مومن شوہر گھر آیا تو اس کو ایسی حالت میں پایا کہ اس کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا....

اس نے عورت سے کہا: تو نے یہ کیا حال بنا رکھا ہے؟....

اس نے اپنے شوہر سے کہا:-

یا تو تم مجھے طلاق دے دو یا اپنے بھائی کے معبود کی پوجا کرو....

اس کے جواب میں شوہر نے اس سے کہا کہ:-

اے اللہ کی بندی! کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتی.... کیا تو ایمان کے بعد کفر کرتی ہے....

عورت نے خاوند سے کہا:-

مجھ سے زیادہ باتیں نہ کرو میں ننگی نہ رہوں گی حالانکہ میرے علاوہ عورتیں یعنی تیرے بھائی کی بیوی زیور اور لباس سے آراستہ ہے....

جب بندہ مومن نے اس کی بات میں اصرار دیکھا تو اس سے کہا کہ تو بے قرار نہ ہو.... انشاء اللہ میں کل کاریگروں کے مقام میں جاؤں گا اور ہر روز دو درہم کماؤں گا.... تو اس کا رنج وغم سکون میں تبدیل ہو گیا....

اس کے بعد وہ مرد مومن صبح سویرے ہی کاریگروں کے مقام پر آیا اور ان کے درمیان میں بیٹھ گیا.... لیکن اس کو کسی نے کام کیلئے نہ کہا، جب وہ کام نہ ملنے کی وجہ سے مایوس ہوا تو دریا کے کنارے گیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پھر اپنے گھر واپس آیا.... یہاں اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ تم کہاں تھے؟....

اس نے جواب دیا:-

میں بادشاہ کے پاس تھا اور اس نے مجھ سے تیس دن کے کام کی مزدوری پر رکھ لیا ہے....

عورت نے اس سے کہا کہ: بادشاہ تم کو کیا دے گا؟....

اس نے کہا کہ بادشاہ کریم ہے اور اس کے خزانے بھرے ہوئے ہیں.... وہ مجھے وہی دے گا جو میں چاہتا ہوں....

یہ بات سچ نکلی اور اس کی یہ حالت ہوئی کہ ہر دن اپنے مقام میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا یہاں تک کہ تیسویں رات آئی.... اس کی عورت نے اس سے کہا کہ اگر تم کل مزدوری نہ لاؤ گے تو تمہیں ہر صورت میں مجھے طلاق دینا ہوگی.... چنانچہ وہ مرد مومن اس بات سے ڈرتا ہوا گھر سے نکلا تو اس نے ایک یہودی کو دیکھا اور اس سے کہا کہ کیا تم مجھے مزدوری پر رکھو گے؟....

یہودی نے کہا ہاں! لیکن یہودی نے مرد مومن سے یہ شرط طے کی کہ وہ اس کے پاس کچھ نہ کھائے.... چنانچہ اس نے اس دن روزہ رکھا.... اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ:

انتیس اشرفیاں ایک نور کے طباق میں رکھو.... اور اس مومن کی بیوی کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میں بادشاہ کا قاصد ہوں اور اس نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اور وہ تجھ سے کہتا ہے کہ تیرا شوہر ہمارے کام میں تھا اور ہم نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس نے

ہم کو چھوڑ دیا....

اور یہودی کے پاس چلا گیا اور یہ کمی اس وجہ سے ہے اور اگر وہ ہمارا کام زیادہ کرتا تو ہم اس کو زیادہ دیتے.... اس کے بعد اس عورت نے ان اشرفیوں میں سے ایک اشرفی لی اور کو بازار لے گئی.... لوگوں نے اس ایک اشرفی کی قیمت ایک ہزار درہم دی کیونکہ اس پر "لااله الله وحدهٗ لاشريك له" لکھا ہوا تھا....

شام کو جب وہ مرد مسلمان اپنے گھر آیا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا: تم کہاں تھے؟....

اس نے کہا کہ: میں نے ایک یہودی شخص کے پاس مزدوری کی ہے....

عورت نے کہا:-

اے مسکین! تم بادشاہ کی خدمت ترک کر کے دوسرے کی خدمت کیوں کرتے ہو؟....

اس کے بعد عورت نے واقعہ گزشتہ کی اس کو اطلاع دی وہ مرد مومن رویا حتیٰ کہ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی.... جب اس کو ہوش آیا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا:-

میں نے بادشاہ دو جہاں اللہ عزوجل کی خدمت اور بندگی کا حق اپنے اوپر لازم نہ کیا....

پھر اس نے عورت کو چھوڑ دیا.... اور پہاڑوں کی طرف چلا گیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی یہاں تک وہ فوت ہوگیا....

لکڑیاں سونا بن گئیں

10 ملک شام میں دو نوجوان عبادت الٰہیہ میں مشغول رہتے تھے.... حسن عبادت کے باعث ایک کا نام صبیح اور دوسرے کا نام ملیح پڑ گیا تھا۔ اتفاقاً ان لوگوں نے کئی روز تک کچھ نہیں کھایا.... بھوکے رہے.... باہم مشورہ کیا کہ آؤ ویرانے میں چل کر کسی کو

دین کی تعلیم دیں.... ممکن ہے اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع پہونچائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جنگل میں ہمیں ایک حبشی ملا جو سر پر لکڑیوں کا بوجھ اٹھائے آ رہا تھا....

صبیح و ملیح : اے شخص تیرا رب کون ہے؟

ہماری یہ بات سن کر اس نے لکڑی کا گٹھر زمین پر رکھا اور اس پر بیٹھ گیا....

حبشی : یہ نہ پوچھو کہ تمہارا رب کون ہے؟ بلکہ یہ پوچھو کہ تمہارے دل میں ایمان کا مقام کیا ہے؟

ہم دونوں یہ سن کر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے پھر اس نے کہا: پوچھو، پوچھو، مرید کو اپنا سوال نہیں روکنا چاہئے.... اس نے جب دیکھا کہ ہم کوئی جواب نہیں دے رہے ہیں تو کہنے لگا....

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ تیرے بعض بندے تجھ سے جو طلب کرتے ہیں تو انہیں دیتا ہے تو میرا بوجھ سونے کا کردے۔

آناً فاناً لکڑیوں کا پورا گٹھا سونے کا بن گیا.... اور چمکنے لگا.... پھر کہا:

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ تیرے بعض بندے گمنامی کو پسند کرتے ہیں.... اور شہرت سے بچتے ہیں تو اسے پھر لکڑی کردے....

وہ گٹھر پھر لکڑی کا ہوگیا.... جسے اس نے اپنے سر پر اٹھایا اور چل پڑا.... اور پھر ہمیں اس کے پیچھے جانے کی جرأت نہ ہوئی.... رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا بہ آمین....

کنکری سونا ہوگئی

●●●●●●●●●●●●●

11 خالد بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حافظ الحدیث حیوہ بن شریح بہت ہی مفلوک الحال اور تنگ دست تھے.... اور خوف خداوندی سے دن رات رویا کرتے تھے.... ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عالم تنہائی میں انتہائی گریہ وزاری کے ساتھ دعا مانگ رہے ہیں....

مجھے ان کی غریبی پر بڑا ترس آیا تو میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں آپ خداوند عالم سے دعا مانگتے کہ وہ آپ کو اتنی دولت عطا فرمائے کہ آپ کی تنگ دستی وفاقہ مستی دور ہو جائے.... یہ سنتے ہی حضرت حیوہ بن شریح نے دائیں بائیں مڑ کر دیکھا اور زمین سے کچھ کنکریاں اٹھا کر اتنا کہا کہ

یا اللہ! ان کو سونا بنا دے تو بالکل ناگہاں وہ کنکریا سونا بن گئیں....اور انہوں نے ان کو میری طرف پھینک کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے....

پھر میں نے عرض کیا کہ: میں ان سونے کے ٹکڑوں کو کیا کروں؟ تو فرمایا کہ: تم ان کو اپنے اہل وعیال پر خرچ کر ڈالو....

خالد بند عبدالعزیز کا بیان ہے میں اس حال اور ان کے جلال سے اس قدر خائف ہو گیا کہ مارے ڈر کے میں ان کے فرمان کو ٹال نہیں سکا....اور میں ان سونے کے ٹکڑوں کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلا آیا.... (حوالہ مستطرف ج ۲ ص ۴۸)

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

کپڑا خود بخود بنتا رہا

شیخ احمد نہر دانی رحمۃ اللہ علیہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے.... بہت ہی باکمال اور صاحب حال بزرگ تھے شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ بہت کم کسی کو پسند فرماتے تھے لیکن شیخ احمد نہر دانی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ: اگر شیخ احمد کی اپنے رب کے ساتھ مشغولیت کو وزن کیا جائے تو دس صوفیوں کی مشغولی کے برابر ہوگی....آپ کا پیشہ کپڑے کی بنائی تھی....

شیخ نصیر الدین محمود فرماتے ہیں کہ: شیخ احمد نہر دانی جب کر گھے پر کپڑے کی بنائی

کرتے تھے تو کبھی کبھی ان پر ایسا حال طاری ہو جاتا تھا کہ وہ اپنے آپ سے غائب ہو جایا کرتے تھے.... اور کام کرنا بند کر دیتے تھے مگر (کپڑا خود بخود بنتا جاتا تھا) ایک دن آپ کے پیر قاضی حمید الدین ناگوری آپ کی ملاقات کے لئے آئے.... بوقت رخصت فرمانے لگے کہ: اے شیخ! یہ کام کب تک کرتے رہو گے؟ یہ کہہ کر وہ تو چلے گئے...

مگر شیخ احمد اسی وقت میخ کسنے کے لئے اٹھے.... آپ کا ہاتھ میخ پر لگا اور ٹوٹ گیا۔ شیخ احمد فوراً یہ بول اٹھے کہ اس بوڑھے یعنی قاضی حمید الدین نے میرا ہاتھ توڑ ڈالا اس واقعہ کے بعد شیخ احمد نے بافندگی کا پیشہ بالکل ترک کر دیا اور ہمہ تن اللہ سے لو لگالی.... آپ کی قبر شریف بدایوں میں ہے.... (حوالہ اخبار الاخیار ص ۵۲)

اللہ کا سچے عاشق کو روزانہ غیب سے دینار دینا

روم کے ایک نو مسلم اپنے قبول اسلام کی وجہ بیان کرتے ہیں:

مسلمانوں نے ہم پر حملہ کیا اور میں مسلم مجاہدین کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتا تھا.... اتفاقاً ایک روز فوج کے آخری حصہ کو غافل پا کر، میں نے (مسیحی سپاہیوں کی مدد سے) دس مسلمانوں کو گرفتار کر لیا.... اور قیدی بنا کر خچروں پر سوار کیا اور ہر قیدی پر ایک پہرہ دینے والا مقرر کیا.... ان میں سے ایک شخص کو میں نے ایک روز نماز پڑھتے دیکھا....

اس کے پہریدار سے میں نے اس کے متعلق جواب طلبی کی، اس نے کہا جب نماز کا وقت آتا ہے تو یہ شخص مجھ سے کہتا ہے کہ مجھے نماز پڑھ لینے دو تمہیں ایک دینار دوں گا.... اسی طرح یہ نمازیں پڑھتا ہے اور اشرفیاں دیتا ہے....

میں نے پوچھا: کیا اس کے پاس اشرفیاں ہیں؟.... پہریدار نے کہا: اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے.... بلکہ جب نماز پڑھ لیتا ہے تو زمین پر ہاتھ مارتا ہے اور اس کے ہاتھ میں دینار آجاتا ہے اور مجھے دے دیتا ہے....

نومسلم بیان کرتے ہیں کہ: دوسرے روز میں نے ایک ادنیٰ درجہ کا لباس پہنا اور اس پہریدار کے ہمراہ چلنے لگا.... تاکہ اس کی صداقت پرکھوں... ظہر کا وقت ہوا تو انہوں نے مجھ سے اشارۃً کہا کہ نماز پڑھنے دو.... میں تمہیں ایک دینار دونگا....

میں نے بھی اسی طرح اشارہ میں کہا کہ ایک نہیں دو دینار لوں گا.... انہوں نے رضا مندی ظہر کی اور نماز پڑھنے کے بعد زمین پر ہتھیلی ماری اور دو دینار مجھے دے دیئے.... عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے پھر پہلے کی طرح اشارہ کیا....

میں نے کہا میں پانچ دینار لوں گا....

انہوں نے کہا: ٹھیک ہے.... اور نماز پڑھنے کے بعد زمین پر ہاتھ مار کر مجھے پانچ دینار دیئے.... اسی طرح مغرب کا وقت دس دینار میرے حوالے کئے.... جب وہ منزل پر پہونچے، اور صبح ہوئی تو میں نے ان کا حال معلوم کیا.... اور انہیں دارالاسلام لوٹنے کی اجازت دی انہوں نے لوٹنا منظور کیا اور میں نے ایک خچر پر بٹھا کر توشہ بھی دیا.... اور خود اپنی سواری آگے چلائی.... اس وقت انہوں نے مجھے دعا دی....

اَمَاتَکَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَحَبِّ الْاَدْیَانِ اِلَیْهِ

اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ دین پر تمہارا خاتمہ فرمائے....

میرے دل میں اسی وقت سے اسلام کی محبت پیدا ہوئی.... ان کے ہمراہ میں نے اپنے قریبی لوگوں میں سے کئی ایک کو روانہ کیا اور ان سے کہدیا کہ تمہیں دارالاسلام کا جو پہلا شہر ملے وہاں انہیں پہونچا دو.... اور ان صاحب کو دوات قلم اور کاغذ دیا کہ اپنی حد میں داخل ہونے کے بعد آپ میرے لئے فلاں علامت لکھ بھیجیں تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں کہ ان لوگون نے آپ کو بحفاظت پہونچا دیا۔

انہیں جہاں جانا تھا وہاں کا فاصلہ چار روز کا تھا۔ میرے ساتھی پانچویں روز واپس لوٹ آئے مجھے اندیشہ ہوا کہ ان لوگوں نے انہیں قتل نہ کر ڈالا ہو.... میں نے جب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ سے رخصت ہو کر ہم لوگ دارالاسلام لحظہ بھر میں جا

پہونچے....اور اس کے بعد چار روز ہمیں واپسی میں لگے ہیں....رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا بہ آمین....   (حوالہ روض الریاحین)

۱۴ حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک آتش پرست رہتا تھا....اس کا نام بہرام تھا....اس نے اپنا مال تجارت کو بھیجا تھا....جو راہ میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا....حضرت احمد حرب کو پتہ چلا تو آپ نے اپنے دوستوں سے فرمایا:

ہمارے پڑوسی پر یہ واقعہ گزرا ہے....آؤ اس کی دلجوئی وغمخواری کے لیے اس کے پاس چلیں.... چنانچہ حضرت اپنے دوستوں سمیت بہرام کے گھر پہنچے بہرام نے جب سنا کہ مسلمانوں کا ایک روحانی پیشوا میرے ہاں تشریف لایا ہے....تو بڑا خوش ہوا اور استقبال کے لیے دروازے پر آیا....اور حضرت کی آستین کو بوسہ دیا....اور بڑی عزت کے ساتھ آپ کو بٹھایا....

حضرت نے فرمایا: بھئی! تمہارا مال لوٹا گیا ہے....ہم اس بات کے افسوس کے لیے آئے ہیں....بہرام نے کہا:-

ہاں ایسا ہی ہوا ہے لیکن میں اس کے سبب سے تین شکر کرتا ہوں....
ایک تو اس بات کا کہ دوسرے میرا مال لوٹ کر لے گئے ہیں....میں دوسروں کا مال لوٹ کر نہیں لایا....دوسرے اس بات کا کہ وہ آدھا مال لوٹ کر لے گئے ہیں اور آدھا باقی ہے تیسرے اس بات کا کہ وہ دنیا کو لوٹ کر لے گئے ہیں....دین میرے پاس باقی ہے....

حضرت احمد حرب اس کی یہ معقول باتیں سن کر دوستوں سے فرمانے لگے کہ اس بات کو لکھ لو کہ بہرام سے آشنائی کی بو آتی ہے....

پھر آپ نے فرمایا کہ: بہرام یہ تو بتاؤ کہ تم آگ کی پرستش کس واسطے کرتے ہو....
اس نے کہا:-

اس لیے کہ کل قیامت کو مجھ نہ جلائے....اور آج کے روز اس قدر

لکڑیاں میں نے اسی واسطے اس کی خوراک مقرر کی ہیں.... کہ میرے ساتھ اس روز بیوفائی نہ کرے.... اور مجھے خدا تک پہنچادے....

حضرت نے یہ سن کر فرمایا:-

تم بری غلطی میں پڑے ہو.... کیونکہ آگ تو ایک کمزور وناتواں شے ہے.... ذرا خیال تو کرو کہ اگر ایک چھوٹا سالڑکا ایک چلو بھر پانی اس پر ڈال دے.... تو وہ بجھ جاتی ہے پس خیال کرنے کی بات ہے کہ جو ایسی ناتواں کمزور ہو.... وہ قوی تک کیسے پہنچا سکتی ہے؟ علاوہ اس کے آگ جاہل بھی ہے کہ مشک ونجاست میں ذرا بھی تمیز نہیں کرتی.... فوراً دونوں کو جلا ڈالتی ہے.... پھر یہ بھی کہ تم اس کے پجاری ہو.... مگر تم بھی اگر اس کے اندر ہاتھ ڈالو گے.... تو تمہارا بھی لحاظ نہ کرے گی....

بہرام کے دل پر ان باتوں کا گہرا اثر ہوا.... اور کہنے لگا: میرے کچھ سوال ہیں، ان کا جواب دیجیے.... اگر آپ کے جوابات صحیح ہوئے.... تو میں مسلمان ہو جاؤں گا....

آپ نے فرمایا: پوچھو کیا پوچھتے ہو.... بہرام نے کہا کہ:

1 حق تعالیٰ نے مخلوق کو کیوں پیدا کیا؟....

2 اور اگر پیدا کیا تو رزق کیوں دیا؟....

3 اور اگر رزق دیا تو مارا کیوں؟....

4 اور اگر مارا تو پھر زندہ کیوں کرے گا؟....

حضرت نے جواب دیا کہ:

1 مخلوق کو اس لیے پیدا کیا کہ اس کی خالقیت کو پہچانیں....

2 اور رزق اس لیے دیا تا کہ اس کی رزاقی کو جانیں....

3 اور مارتا اس لیے ہے تا کہ اس کی قہاری کو پہچانیں....

4 اور پھر زندہ اس لیے کرے گا تا کہ اس کی قادری کو جائیں....

پھر بہرام نے کہا:-

اچھا اگر آپ کا دین سچا ہے تو لیجیے یہ آگ ہے اس اپنا ہاتھ ڈالیے....

اگر آگ نے آپ کو نہ جلایا... تو میں مسلمان ہو جاؤں گا....

چنانچہ حضرت نے اپنا ہاتھ بسم اللہ پڑھ کر آگ میں ڈال دیا....اور دیر تک ڈالے رہے.... مگر آگ نے مطلقاً کوئی اثر نہ کیا.... بہرام یہ دیکھتے ہی فوراً پکار اٹھا....

اشھد ان لا الہ اللہ و اشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ

(تذکرۃ الاولیاء ص ۲۹۵)

یہودی کو خواب میں حضورؐ کی زیارت

15 حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سال حج ادا کرنے کیلئے گیا.... پس میں اسماعیل کے پاس سو گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب تم بغداد جاؤ تو وہاں کے فلاں محلے میں جا کر بہرام مجوسی کو میر اسلام کہنا اور ساتھ یہ بھی کہنا کہ اللہ کریم تجھ سے خوش ہے۔

تو یہ سن کر میں چونک پڑا اور کہا....

"لاحول ولاقوۃ الا باللہ"

کہ ہوسکتا ہے تو یہ خواب شیطان کی طرف سے ہو.... پھر میں نے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا.... پھر مجھے نیند آ گئی پھر میں وہی خواب دیکھا بلکہ تین مرتبہ میں نے یہی خواب دیکھا جب میں حج سے فارغ ہوا تو بغداد میں پہنچ کر اسی محلے میں گیا....اور بہرام مجوسی کا مکان تلاش کرنا شروع کر دیا.... اسی دوران میں نے ایک بوڑھا شخص دیکھا اور میں نے اس سے پوچھا کیا تو بہرام مجوسی ہے؟.... تو اس نے ہاں میں جواب دیا....

میں نے پوچھا : کیا کہ تو نے اللہ کیلئے کوئی اچھا کام کیا ہے؟....
اس نے کہا : میں نے لوگوں سے جدید بیع سلف کی ہے اور یہی میرے نزدیک کارِ خیر ہے۔
میں نے کہا : یہ نبی کریم ﷺ کے نزدیک حرام ہے....
میں نے پوچھا: کیا تو نے کوئی اور نیکی ہے؟....
تو اس نے کہا : میری چار لڑکیاں اور لڑکے تھے تو میں ان کی آپس میں شادی کر دی۔
میں نے کہا : یہ بھی تو حرام ہے۔
پھر میں نے کہا : کوئی اور اچھا کام کیا ہے؟....
اس نے کہا : میں نے شادی کے بعد مجوسیوں کی دعوت ولیمہ کی تھی....
تو میں نے کہا : یہ بھی حرام ہے....
میں نے پوچھا : اس کے علاوہ کوئی اور نیکی کی ہے؟....
اس نے جواب دیا: میری ایک خوبصورت لڑکی تھی اس کی برابری کا آدمی مجھے نہیں ملا تو میں نے خود اس سے شادی کر لی....اور اس ولیمے میں، میں نے ہزار مجوسیوں سے بڑھ کر کھانا کھلایا ہے....
میں نے کہا : یہ بھی حرام ہے، کیا تیرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی نیکی ہے؟
اس نے کہا : ہاں! ایک رات میں اپنی بیٹی کے ساتھ سو رہا تھا کہ ایک مسلمان عورت آئی اور اپنا چراغ میرے چراغ سے جلا کر چلی گئی....پھر چراغ بجھا دیا....پھر دوسری مرتبہ اس نے یہی کام کیا....پھر میرے دل میں یہ خیال آیا ہو سکتا ہے یہ عورت چوروں کی جاسوس ہو تو میں نے اس کا پیچھا کیا....جب میں اس کے پیچھے اس کے گھر گیا تو اس کی چار لڑکیاں تھیں تو ان لڑکیوں نے اس سے پوچھا ہمارے لیے کچھ لائی ہو؟ اب ہم میں برداشت کرنے کی

طاقت نہیں ہے....تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے....اور اس نے کہا کہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے سوال کروں....اور اللہ کے دشمن سے کچھ مانگوں کیونکہ وہ مجوسی ہے....تو بہرام نے کہا:

> جب میں نے یہ سارا ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا....تو میں اپنے گھر لوٹ آیا....اور ہر چیز کے ساتھ ایک تھال بھر کر اس کے گھر گیا تو وہ مسلمان عورت بھرے ہوئے تھال کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی....

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ وہی نیکی ہے جس کی وجہ سے تیرے لیے خوشخبری ہے....پھر میں نے اس کے سامنے خواب کا سارا واقعہ بیان کیا جو میں نے دیکھا تھا....(یہ سن کر بہرام مجوسی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا....اس کے بعد وہ غش کھا کر گر پڑا اور خالق حقیقی سے جاملا....) اس لیے حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے بندوں! اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرو کیونکہ یہ دشمنوں کو بھی دوست کے درجہ تک پہنچا دیتی ہے....

(حوالہ سعادت الدارین ص ۱۴۵ و کتاب التوابین مصنف ابن قدامہؒ)

یہودی کے سر پر جنت کا تاج

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک آتش پرست شمعون نامی رہتا تھا....وہ ایک بار بیمار پڑ گیا....اور قریب المرگ ہو گیا....حضرت حسن کو اس کی بیماری کا پتہ چلا تو آپ اس کے پاس پہنچے....آپ نے دیکھا کہ آگ اس کے پاس سلگ رہی ہے....اور وہ آگ کے دھوئیں سے کالا پڑ گیا ہے....

آپ نے فرمایا کہ: خدا سے ڈر اور مسلمان ہو جا....ساری عمر تو نے آگ اور دھوئیں کی پرستش کی....اب دین اسلام کو آزما....شاید خدا تجھ پر رحم فرمائے....

شمعون بولا کہ: دین اسلام کی صداقت کی کوئی نشانی دکھایئے....

آپ نے فرمایا:

دیکھ تو نے ستر برس آگ کی پوجا کی اور میں نے ایک روز بھی اس کو نہیں پوجا.... اب میں اور تم دونوں اس میں اپنا اپنا ہاتھ ڈالتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ آگ کس کو جلاتی ہے اور کس کو چھوڑتی ہے.... چاہیے تو یہ کہ تو اس کا پجاری ہے.... اس لیے وہ تجھے نہ جلائے اور میں اس کا پجاری نہیں.... اس لیے وہ مجھے جلا دے.... مگر مجھے اپنے اللہ سے امید ہے کہ آگ مجھے ہرگز نہ جلائے گی اگر تم میرے خدا کی قدرت اور اس آگ کی کمزوری کو دیکھنا چاہتے ہو تو لو دیکھ لو یہ کہہ کر آپ نے اپنا ہاتھ جلتی آگ میں ڈال دیا.... اور دیر تک اس میں ڈالے رکھا....

شمعون نے دیکھا کہ: آپ کا ہاتھ بالکل نہیں جلا.... یہ منظر دیکھ کر شمعون بے قرار ہوا.... اور خدا کی محبت کا نور اس کی پیشانی سے چمکنے لگا.... اور عرض کرنے لگا کہ:-

اب تک پورے ستر برس میں نے اس آگ کی پوجا کی ہے.... اور اب چند سانس باقی ہیں تو اس میں میں آپ کے خدا کی کیا عبادت کر سکتا ہوں؟....

حضرت حسن نے فرمایا:-

تو اس کی فکر نہ کر.... کلمہ پڑھ لے تو میرا خدا تجھ سے فوراً راضی ہو جائے گا.... اور پچھلے ستر برس کی آگ کی ساری پرستش معاف فرما دے گا....

شمعون نے کہا: اگر آپ ایک اقرارنامہ لکھ دیں کہ حق تعالیٰ مجھے عذاب [illegible] گا.... تو میں ایمان لے آتا ہوں....

حضرت حسن نے ایک اقرار نامہ لکھ دیا....اور شمعون کو دے دیا.... شمعون نے وہ اقرار نامہ لیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور پھر حضرت حسن کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو غسل دینے کے بعد آپ خود مجھے قبر میں اتاریں اور یہ اقرار نامہ میرے ہاتھ میں رکھنا....تاکہ کل قیامت کے دن میں یہ دکھا کر عذاب سے بچ جاؤں پھر کلمہ شہادت پڑھا اور شمعون مرگیا....

حضرت حسن نے اس کی وصیت کے مطابق کیا اور بہت سے لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی....اُس رات حسن بصری مطلق نہ سوئے اور ساری رات نماز پڑھتے رہے اور اپنے دل میں کہتے رہے کہ میں نے کیا کیا میں تو خود اپنی جائداد پر قدرت نہیں رکھتا.... پھر خدا کی ملک پر میں نے کیسے مہر کردی اور اقرار نامہ لکھ دیا....اسی خیال میں سوگئے تو شمعون کو دیکھا کہ تاج سر پر رکھے اور نورانی لباس پہنے بہشت کے باغوں میں ٹہل رہا ہے....حضرت حسن نے دریافت کیا کہ: اے شمعون! کیا حال ہے؟....

اس نے کہا:-

آپ کیا پوچھتے ہیں حق تعالیٰ نے مجھ پر بڑا فضل فرمایا ہے.... اور ایک بہت بڑے محل میں اتارا ہے....اور اپنا دیدار بھی عطا فرمایا ہے....اور جو جو مہربانیاں مجھ پر فرمائی ہیں، مجھ میں طاقت نہیں کہ بیان کرسکوں، اے حسن! اب آپ کے ذمہ کچھ پوچھ نہ رہا....آپ کا اقرار نامہ بڑے کام آیا....

اب یہ لیجیے اپنا اقرار نامہ کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں....یہ کہہ کر وہ اقرار نامہ اس نے حضرت حسن بصری کو دے دیا....

حضرت حسن بصری جب بیدار ہوئے تو وہ اقرار نامہ ان کے ہاتھ میں تھا.. (تذکرہ الاولیاء ص ۳۹، ۴۰)

جو اللہ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے

17 امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس واقعہ کا ذکر اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں نقل کیا ہے.... وہاں سے معمولی تصرف کے ساتھ اس واقعہ کو پیش کیا جا رہا ہے....

مصر پر احمد بن طولون کی حکومت تھی.... حکمران لوگوں پر ظلم ڈھا رہے تھے.... منکرات میں اضافہ ہو گیا تھا.... لوگ خاصے پریشان تھے.... حاکم کے پاس جا کر شکایت کرنے کی کس میں جرأت تھی.... ڈر تھا کہ اگر شکوہ کیا تو الٹے مصیبت میں پھنس جائیں گے.... لیکن علمائے حق ہر دور میں کلمہ حق جابر حکمرانوں کے سامنے کہتے آئے ہیں....

ابوالحسن بنان بن محمدان بن سعید اپنے وقت کے مشہور عالم اور زاہد تھے.... وہ حاکم کے سامنے پیش ہوئے اور حکومت کی غلطیوں کی نشاندہی کی.... اس کو ظلم اور جور وستم پر ٹوکا اور حق بیان کیا.... ابن طولون کو حق کیسے برداشت ہوتا.... اس کو اس حق گوئی پر سخت غصہ آیا.... حکم دیا ان کو گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا جائے.... حکم کی تعمیل ہوئی.... اگلا حکم دیا کہ ان کو بھوکے شیر کے سامنے ڈال دیا جائے....

ایک بہت بڑے ببر شیر کو کئی دنوں تک بھوکا رکھا گیا۔ لوگوں میں منادی کروائی گئی کہ منظر دیکھنے کے لیے جمع ہو جائیں.... ایک بہت بڑے میدان میں لوگ اکٹھے ہوئے.... شیخ ابوالحسن کو ہتھکڑیاں لگائے ہوئے میدان میں لایا گیا....

شیر کو پنجرے سے نکالا گیا اور شیخ ابوالحسن کو شیر کے سامنے ڈال دیا گیا.... مجمع میں شیخ کے شاگرد اور چاہنے والے بھی موجود تھے.... ان کی چیخیں نکل گئیں.... لوگوں نے دم روک دیے.... ان کا خیال تھا کہ چشم زدن میں بھوکا شیر شیخ ابوالحسن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا.... مگر دیکھنے والوں نے دیکھا شیر ان کی طرف تیزی سے لپکا.... قریب ہوا تو ان کے جسم کو سونگھنے لگ گیا اور پھر ایسا محسوس ہوا کوئی طاقت شیر کو شیخ سے دور کر رہی ہے اور لوگوں نے دیکھا شیر بڑے ادب سے دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا....

لوگوں نے بلند آواز میں لاالـٰـه الاالـلّٰـه اور اللّٰـه اکبر پکارنا شروع کردیا...ابن طولون کا شرم کے مارے سر جھک گیا....اس نے حکم دیا کہ شیخ کو باعزت رہا کردیا جائے....

اس متقی اورزاہد سے لوگوں نے سوال کیا: اباالحسن! جب شیر آپ کی طرف بڑھ رہا تھا تو آپ کیا سوچ رہے تھے....جو جواب دیا وہ ملاحظہ فرمائیں....

لم یکن علی باس کنت اتفکر فی السباع هل هو طاهر ام نجس؟

''مجھے قطعاً کوئی خوف اورڈر محسوس نہیں ہوا، میں تو اس وقت یہ سوچ رہا تھا کہ درندے کے منہ سے نکلنے والا لعاب پاک ہوتا ہے یا پلید''۔ (دیکھئے حافظ ابن کثیر کی تاریخ: البدایۃ والنھایۃ: ۱۵/۳۴۳ طبعہ دار ہجر قاھرہ)

بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

ان الـلّٰـه یدافع عن الذین امنو ان اللّٰه لایحب کل خوان کفور

''سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے...کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔''

(سورۃ الحج ۳۸)

العظمة للّٰه: اللہ کی عظمت ایسی دل میں اتری کہ شیر بھی ان کے سامنے بکری ہوگیا اپنے جیسی مخلوق سے ڈرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے....

شیر سے مقابلہ

اسلامی لشکر قادسیہ کو فتح [illegible]رنے کے بعد دشمنوں کا پیچھا کرتا ہوا مدائن تک آ پہنچا [illegible] مدائن کے ایک حصے کو ''بہرہ شیر'' کہا جاتا تھا جب مسلمان یہاں پہنچے تو دشمنوں کا

لشکر پوری تیاریوں کے ساتھ یہاں موجود تھا جو اپنی سلطنت کو بچانے کے لئے جان قربان کرنے کی قسمیں کھایا کرتے تھے....اسی شہر میں کفار کے کمانڈر نے ایک خوفناک اورخونخوار شیر پالا ہوا تھا....جسے خاص طور پر جنگ کی تربیت دی ہوئی تھی....

مسلمانوں کی جرأت و بہادری دیکھتے ہوئے ......کفار نے خود مقابلہ کرنے کی بجائے اس شیر کو چھوڑ دیا....شیر چنگھاڑتا، غراتا ہوا اسلامی لشکر کو چیرنے پھاڑنے کے لئے آگے بڑھا......اسلامی لشکر کے اگلے دستے کی کمان سیدنا ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ خود کر رہے تھے....

اب شیر اور ہاشم بن عطبہ رضی اللہ عنہ آمنے سامنے تھے....اب بہادری کی ایک نئی داستان رقم ہونے والی تھی....دنیا نے انسانوں کو انسانوں سے لڑتے اور مقابلہ کرتے تو دیکھا تھا لیکن یہ معرکہ بہت ہی عجیب تھا کہ ایک طرف خونخوار درندہ اور دوسری طرف ایک انسان، کفار دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ شاید شیر ابھی جھپٹے گا اور سردار لشکر کی بوٹی بوٹی کر دے گا....لیکن دوسری طرف مسلمانوں کے دلوں میں کوئی خوف ڈر نہیں تھا....مشرک دیکھ رہے تھے کہ مسلمان کس قدر بے خوف اور بہادر ہوتا ہے....

شیر آگے بڑھا....پھر اپنی جگہ سے یوں اچھلا جیسے آتش فشاں سے پہاڑ کا ٹکڑا اڑتا ہے....دوسری طرف ہاشم بن عطبہ رضی اللہ عنہ اللہ کا سپاہی بھی مقابلے کے لئے تیار تھا اور پھر جیسے ایک بجلی سی چمکتی تھی......مرد مجاہد نے اپنی تلوار لہرائی اور فضا میں ہی شیر کے دو ٹکڑے کر دیئے....یہ دیکھ کر مشرک حیران و پریشان کھڑے رہ گئے اور اسلامی لشکر سے اللہ اکبر کے نعرے گونجنے لگے....

ہر سپاہی حضرت ہاشم کی جرأت و بہادری کی داد دے رہا تھا....اوران کی اس تلوار کو آنکھوں سے لگا رہا تھا جس سے انہوں نے شیر کے دو ٹکڑے کر دیئے....سیدنا ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے چچا نے آگے بڑھ کر انہیں گلے لگا لیا اور ان کی پیشانی چوم لی....

شیر پاؤں چومنے لگا

19 حجر بن عدی سفر کر رہے تھے راستے میں رات آ گئی.... سامنے پادری کا گرجا تھا، اس نے کہا اندر آ جاؤ.... رات کو شیر آتے ہیں کھا جاتے ہیں، انہوں نے کہا:-

(اما انا فلا) میں کسی کافر کی چھت میں کبھی پناہ لے کر نہیں سوؤں گا.... چاہے جان چلی جائے....

باقی سارے قافلے والے اندر چلے گئے اور حجر بن عدی اکیلئے باہر رہے اور رات کو دو نفلوں کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے.... پیچھے سے شیر آیا.... دیکھا اور آگے چپ کر کے پیچھے بیٹھ گیا.... جب وہ سجدے میں جاتے تو ان کے پاؤں کے تلوے چاٹنا شروع کر دیتا.... جب وہ کھڑے ہوتے تو پیچھے ہٹ کے بیٹھ جاتا.... پھر جب وہ سجدے میں جاتے تو ان کے پاؤں چومنے لگتا.... پھر وہ کھڑے ہوتے تو پیچھے ہٹ جاتا.... فجر کی اذان تک شیر ان کے ساتھ یہ کرتا رہا....

جو اللہ پر توکل کرتا ہے، اللہ اس کی ہیبت اور دھاک ساری مخلوق پر بیٹھا دیتا ہے....

(من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ) جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے.... اللہ اسے کافی ہو جاتا ہے اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! (ارید ان اکون اعلم الناس) تو تقویٰ اختیار کر تو سب سے بڑا عالم اور علامہ بن جائے گا....

امام شافعیؒ کا دریائے دجلہ پر نماز پڑھنے کا واقعہ

20 ایک دفعہ کا ذکر ہے خلیفہ کے دربار میں روم سے ہر سال خراج آیا کرتا تھا.... ایک دفعہ قیصر روم نے مال کے ساتھ کچھ اپنی قوم کے مذہبی عالموں کو بھیجا اور پیغام دیا کہ تم مسلمانوں سے بحث کرو.... اگر مسلمان غالب آئے تو خراج بھیج دیا جائے گا اور اگر تم غالب آ گئے تو مال خراج بند کر دیا جائے گا.... چنانچہ حسب خواہش قیصر روم خلیفہ

المسلمین نے تمام علماء کو جمع کیا سب نے بالاتفاق کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بحث کریں گے پھر خلیفہ کے حکم سے سب لوگ دریائے دجلہ کے کنارے جمع ہوئے....

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جائے نماز پانی کے اوپر یعنی دریا کے درمیان بچھادی اور بیٹھ گئے اور کہا جس شخص کو بحث کرنا ہو وہ میرے پاس آجائے یہ حال دیکھ کر سب کے سب مسلمان ہوگئے..

جب قیصر وروم کو اس بات کا علم ہوا تو کہنے لگا کہ شکر ہے وہ شخص روم نہیں آیا....ورنہ سب لوگ اسلام قبول کر لیتے....

چڑیا کی امام علی رضاؒ سے گفتگو

21 ایک راوی کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک باغ میں باتیں کر رہا تھا کہ اچانک ایک چڑیا آ کر زمین پر گر پڑی.... اور اضطراب کی حالت میں آہ وفغاں کرنے لگی....حضرت امامؒ نے فرمایا:

"تجھے معلوم ہے یہ کیا کہتی ہے؟"

میں نے عرض کی: اللہ شانہٗ اور اس کا رسول ﷺ اور ابن رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوب جانتے ہیں....

آپ نے فرمایا:

یہ کہتی ہے کہ اس گھر میں ایک سانپ ظاہر ہوا ہے جو چاہتا ہے کہ میرے بچوں کو چٹ کر جائے....آپ نے مجھے فرمایا: اُٹھو اور اس گھر میں جا کر سانپ کو ماردو....میں اُٹھا اور اس گھر میں جا کر دیکھا تو سانپ چکر کاٹ رہا تھا....میں نے اُسے ہلاک کر دیا.

سانپ خوف زدہ نہ کر سکا

22 حضرت علقمہ بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عامر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ خشوع وخضوع اور انہماک کے ساتھ سے نماز ادا کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا اکثر ایسا ہوتا کہ

شیطان لعین ایک بڑے اژدھے کی صورت اختیار کر کے مسجد میں جا گھستا لوگ اس کے خوف سے ادھر ادھر جاتے اور اکثر تو مسجد سے ہی بھاگ نکلتے....

لیکن وہی سانپ حضرت عامر بن قیس کی قمیض میں جا گھستا اور اپنا سر اس کے گریبان سے باہر نکال لیتا.... مگر آپ کو اس کی پرواہ بھی نہ ہوتی اور آپ اسی انہماک اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز میں مشغول رہتے.... ایک دن لوگوں نے آپ سے پوچھا: کیا آپ کو اس بڑے سانپ سے خوف نہیں آتا.... آپ نے جواب دیا:

مجھے اللہ کے سوا کسی سے خوف نہیں آتا ہے....

سچ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہ کسی سے نہیں ڈرتے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ ہر کسی سے ڈرتے ہیں....

روضہ نبوی کی انوکھی برکات

23 روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں ایک دفعہ مدینہ میں اتنی شدید بارش ہوئی کہ اہل مدینہ گھبرا گئے.... بارش کی شدت سے مکانات گرنے کا خطرہ لاحق ہو گیا.... انہوں نے حضرت عثمان سے خوف ظاہر کیا.... اس وقت کعب الاحبار بھی حاضر تھے....

کعب نے کہا:

''قبر رسول کا چھت دیکھو، کہیں اس میں سوراخ تو نہیں ہو گیا؟''

کعب نے وجہ بتاتے ہوئے کہا:

''میں نے کتب ساویہ میں دیکھا ہے کہ رسول کی قبر دیکھ کر آسمان رونے لگتا ہے....''

صحابہ نے دیکھا تو واقعی چھت میں سوراخ تھا۔ انہوں نے سوراخ بند کیا تو بارش اسی وقت تھم گئی.... (حوالہ حجۃ اللہ یا فضائل کبریٰ)

آگ سے بھری گائے

24 ایک عابد کا ایک شخص پر گزر ہوا.... جو گائے کی پوجا کر رہا تھا.... عابد نے اس سے فرمایا:-

اے نادان! اس گائے کی پوجا نہ کر اور یہ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہو جا اور **لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ لے....

اس شخص نے کہا کہ: میں تو یہ کلمہ ہرگز نہ پڑھوں گا....

عابد نے اس گائے کی طرف منہ کر کے کہا....

اے گائے! بحق لا الہٰ الا اللہ تو آگ کا شعلہ بن جا....

چنانچہ گائے حکم الٰہی سے آگ کا شعلہ بن گئی.... پھر اس عابد نے اس شخص سے کہا.... دیکھ اب بھی کلمہ پڑھ لے.... ورنہ تو بھی اسی طرح آگ کا شعلہ بن جائے.... اس شخص نے فوراً کلمہ پڑھ لیا.... اور مسلمان ہو گیا.... (نزہۃ المجالس ج ا ص ۱۴۱)

سبق: اللہ کے نیک بندے برا کام ہوتا دیکھیں.... تو اس سے منع کرتے ہیں.... اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں.... اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ گائے جسے بعض لوگ اپنا ''خدا'' سمجھتے ہیں.... مسلمان کی نظر میں یہ محض ایک جانور ہی ہے.... اور مسلمان کے تابع بلکہ مسلمان کی غذا گویا مشرک کا [illegible] ہے.... مسلمان کی وہ غذا ہے....

اے سمندر میری سوئی واپس کردے

25 سید عبداللہ مطر رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں سے تھے.... ایک دفعہ جہاز میں بیٹھے کچھ سی رہے تھے.... آپ کی سوئی سمندر میں گر گئی.... کہنے لگے:

''سمندر! تمہیں اپنے خدا کی قسم ہے میری سوئی واپس کردو....''

کہتے ہیں سوئی پانی کی سطح پر نمودار ہوئی، آپ نے اٹھالی۔ کہتے ہیں اسی اثناء میں سمندر میں ایک زبردست طوفان آیا....

آپ نے فرمایا: تم آرام کرو.... تم سمندر نہیں ہو تم تو ایک حبشی غلام ہو.... کہتے ہیں سمندر کو ایسا سکون آگیا کہ اس کی تہہ تک کی چیزیں صاف دکھائی دینے لگیں....

(حوالہ شواہد النبوت)

آگ میں ہاتھ ڈال کر لوٹا نکال لیا

26 شیخ ابو حفص نیشاپوری رضی اللہ عنہ لوہاری کا کام کرتے تھے.... قاری کو تلاوت کرتے سنا تو ان پر حال طاری ہوگیا.... اس حالت میں آپ نے اپنا دست مبارک بھٹی میں ڈال کر آگ سے سرخ لوہا نکال لیا.... اور آپ کو کچھ نہیں ہوا.... ان کا ایک تلمیذ وہاں موجود تھا یہ دیکھ کر چیخ پڑا کہ حضور! یہ کیا کر رہے ہیں.... اس کے بعد آپ نے دوکان چھوڑ دی اور وہ پیشہ ترک کردیا.... (ص ۲۷۲)

کانٹوں کے پیڑ میں کھجور

27 جنگل میں ایک شخص نے ایک بزرگ کو دیکھا جو ایک خاردار درخت کے گرد گھوم گھوم کر کھجوریں توڑ کر کھا رہے تھے.... اس نے سلام کیا اور بزرگ نے جواب دے کر فرمایا: آؤ کھاؤ.... وہ سواری سے اتر کر درخت کے پاس آیا.... اس نے بھی چند

کھجوریں توڑیں.... مگر وہ اس کے ہاتھ میں پہونچتے ہی کانٹا بن جاتی تھیں.... بزرگ دیکھ کر مسکرائے اور کہا:

افسوس! اگر تو خلوت میں اس کی اطاعت کرتا تو وہ جنگل میں ضرور تجھے کھجور کھلاتا....

رضی اللّٰہ عنہ ونفعنا بہ آمین.... (ص: ۲۵۷)

عمروؒ کے لئے بادلوں کا سایہ

28 ہمیں اللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسن بن حسن، عبداللہ بن مبارک عیسٰی بن عمر کی سند سے بیان کیا: خوط بن رافع کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں سے یہ طے کر لیتے تھے کہ وہ ان کی خدمت کریں گے۔ چنانچہ ایک پڑاؤ میں سخت گرمی کے وقت میں ان کا ساتھی ان کی طرف آنکلا تو دیکھا

وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بادل ان پر سایہ کئے ہوئے تھا....

اس نے کہا: عمرو بشارت ہو! مگر (فوراً) عمرو نے اس سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گا.... (حوالہ رسالہ قشیریہ، حلیۃ الاولیاء)

29 نضر بن شمیل سے مروی ہے کہ میں نے ایک تہبند خریدا، مگر وہ چھوٹا نکلا، میں نے اللہ سے درخواست کی کہ اسے ایک ہاتھ اور لمبا کر دے، وہ ہوگیا، نضر فرماتے ہیں کہ اگر میں کہتا تو اور لمبا ہو جاتا.... (حوالہ ایضاً)

خشک زمین پر پاؤں مارا اور دریا ابل پڑا!

30 آپ بصرہ کے رہنے والے تھے... خواجہ حسن بصری آپ کو سید شباب اہل البصرہ عبدالواحد زید بیان کرتے ہیں کہ میں ایوب سختیانی کے ساتھ کوہ حرا میں تھا مجھے سخت پیاس لگی.... آپ کو میرے چہرے سے پیاس کی شدت کا احساس ہو گیا....

فرمانے لگے: کیا ہو گیا؟.....

میں نے بتایا کہ: مجھے اتنی پیاس ہے کہ جان کے لالے پڑ گئے ہیں.....

آپ نے فرمایا: جو کچھ دیکھو اسے خفیہ رکھنا..... چنانچہ میں نے قسم کھالی کہ جب تک آپ زندہ ہیں کسی سے یہ بات نہ کروں گا.....آپ نے کوہ حرا پر اپنا پاؤں مارا، پانی کا چشمہ اُبل پڑا.....میں نے جی بھر کر پیا برتن بھرلیا.....آپ کی زندگی میں میں نے یہ واقعہ کسی سے بیان نہیں کیا..... (حوالہ شواہد النبوت)

ولی کا ہمشکل فرشتہ

•••••••••••••••

31 ایک بزرگ کا بیان ہے.....میں مصر کے اندر فاقہ زدہ تھا.....ایک مسجد میں گیا.....وہاں ایک نوجوان نے مجھے ایک بٹوا دیا جس میں کچھ درہم تھے.....اور فرمایا:-

جا کر حجامت بنوالو.....اور اپنے کپڑے دھو کر صاف کرو.....

حجامت کے بعد میں نے حجام کو اس میں سے دو پیسے دیئے تو اس نے انہیں چوم کر کہا.....مرحبا! میں تیس سال سے آپ کی تلاش میں تھا.....
آپ کو یہ پیسے کہاں سے ملے؟ یہ دنیاوی پیسے نہیں ہیں ان پر قدرت کا بہت نور ہے.....

میں نے ان سے ماجرا بتایا.....وہ میرا ہاتھ تھامے مسجد میں گیا مگر وہاں نوجوان سے ملاقات نہیں ہوئی.....حجام میرا دوست بن گیا.....ایک روز مجھ سے کہنے لگا.....

میں نے حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ولی کی تین علامتیں ہیں:

1 جب کسی مقام پر جانا چاہتے ہیں تو بلاحرکت وہاں پہونچ سکتے ہیں.....

2 اگر اپنے کسی بھائی سے ملنا چاہیں تو وہ ان کے پاس پہونچا دیئے جاتے ہیں.....

3 وہ اگر عبادت یا کسی اور کام میں مشغول ہوں تو ان کی جگہ ان کی شکل کا ایک فرشتہ باتیں کرتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ولی اللہ سے باتیں کر رہے ہیں.....حالانکہ حقیقتاً وہ

فرشتہ ہوتا ہے....

حجام نے مزید کہا اس کے چند روز بعد حضرت سہل بن عبداللہؒ نے مجھے عصر بعد بلایا... تاکہ میں ان کی حجامت بناؤں اور خون نکالوں.... میں وقت مقررہ پر گیا حضرت کی حجامت بنائی خون نکالا.... کچھ دیر بیٹھا رہا.... کھانا پکایا گیا.... اتنے میں مغرب کی اذان ہوگئی.... مجھ سے پھر فرمایا کہ نماز مغرب کے بعد آ کر میرے ساتھ کھانا کھالینا....

نماز مغرب سے فارغ ہوا تو مجھے حضرت کا ایک مرید ملا.... اور کہا آج تم سے بڑی قیمتی چیزیں فوت ہوگئیں.... آج حضرت سہل نے عصر سے مغرب تک کی نشست میں ایسی ایسی باتیں فرمائیں جو کبھی سننے میں نہیں آئی تھیں.... میں نے اس شخص سے کہا تم نے جو کچھ سنا ہے اسے یاد رکھنا، وہ حضرت کی باتیں نہیں تھیں بلکہ فرشتہ کی باتیں تھیں....

مجھے اس وقت علم ہوا کہ حضرت نے اولیاء اللہ کی جو نشانیاں فرمائی تھیں وہ خود حضرت کے مرتبہ وشان کا بیان تھا.... (رضی اللہ عنہ ونفعنا بہ آمین)

حاصل ہے ''ولی مع اللہ'' سے ان کو خاص نسبت: عارف کی زندگی بھی ہے اک دلیل قدرت روشن ہے روئے گیتی ان کی کرامتوں سے ہے ذات اولیاء سے ظاہر خدا کی عظمت ہے.... (حوالہ روض الریاحین)

پُراسرار گھڑا

32 حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے عجائبات میں سے پہلے پہلے یہ دیکھا کہ میں ایک روز ایک ویران جگہ پر گیا.... وہاں پر میرے دل کو اللہ کا ذکر کرنے میں مزا آنے لگا.... یہ جگہ مجھے اچھی لگی، اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا.... میری عادت تھی کہ میں ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتا تھا....

پانی نہ ملنے کی وجہ سے میں غمگین ہوگیا.... اچانک میں نے دیکھا کہ دور سے ایک آدمی آرہا ہے، قریب آیا تو پتا چلا کہ وہ ایک ریچھ ہے جو دو پاؤں پر چل رہا ہے.... اس

کے ہاتھوں میں پانی کا بھرا ہوا سبز گھڑا ہے....اس نے گھڑا میرے سامنے رکھ دیا اور سلام کیا....میں نے پوچھا:

''یہ پانی اور گھڑا کہاں سے آیا؟''

ریچھ کی گفتگو

''ہم جنگلی جانور ہیں....جو اللہ کی محبت میں دنیا چھوڑ دے، اس کی خدمت کرتے ہیں....آج ہم جانور آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے کہ آواز آئی کہ سہل وضو کے لیے پانی تلاش کر رہے ہیں، انہیں پانی پہنچاؤ...میں نے یہ گھڑا لیا تو میرے پہلو میں دو فرشتے تھے....انہوں نے ہوا میں سے اس گھڑے میں پانی ڈال دیا اور مجھے پانی کے گرنے کی آواز بھی آئی....''

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ: ریچھ سے یہ باتیں سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی.... جب ہوش آیا تو دیکھا کہ گھڑا پڑا ہوا ہے اور ریچھ غائب ہے....میں نے اس پانی سے وضو کیا.... پانی پینا چاہا تو آواز آئی:

''سہل اس پانی کے پینے کا ابھی تمہارا وقت نہیں آیا''.... وہ گھڑا میرے سامنے ہل رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہوگیا....

پراسرار نوجوان: ریت ستو بن گئی

33 حضرت سیدنا شفیق بن ابراہیم بلخی علیہا رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں حج کے اِرادے سے سفر پر روانہ ہوا....مقام قادسیہ میں ہمارا قافلہ ٹھہرا....وہاں اور بھی بہت سے عازمین حرمین شریفین موجود تھے....بہت سہانا منظر تھا....بہت

سے حجاج کرام وہاں ٹھہرے ہوئے تھے.... میں انہیں دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یہ خوش قسمت لوگ سفر و ہجر کی صعوبتیں برداشت کر کے آئے ہیں۔ میں نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی:

''اے میرے پروردگار عزوجل! یہ تیرے بندوں کا لشکر ہے، انہیں ناکام نہ لوٹا بلکہ حج قبول فرماتے ہوئے کامیابی کی دولت سے ہمکنار فرما....''

دعا کے بعد میری نظر ایک نوجوان پڑی جس کے گندمی رنگ میں ایسی نورانیت تھی کہ نظریں اس کے چہرے سے ہٹتی ہی نہ تھیں....اس نے اون کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور سر پر عمامہ سجایا ہوا تھا....وہ لوگوں سے الگ تھلگ ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا....میرے دل میں شیطانی وسوسہ آیا کہ یہ اپنے آپ کو صوفی شاہر کرنا چاہتا ہے تا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں اور اسے اپنے قلفے کے ساتھ حج کے لئے لے جائیں.... یہ خیال آتے ہی میں نے دل ہی دل میں کہا:

''اللہ عزوجل کی قسم! میں ضرور اس کی نگرانی کروں گا اور اسے ملامت کروں گا کہ اس کا بناوٹی انداز درست نہیں....''

چنانچہ میں اس نوجوان کے قریب گیا جیسے ہی میں اس کے قریب پہنچا، اس نے میری طرف دیکھا اور میرا نام لے کر کہا: ''اے شقیق (رحمۃ اللہ تعالی علیہ)! اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کرنے لگا:

اجتنبوا کثیرا من الظن انّ بعض الظنّ اثم (سورۃ حجرات)

ترجمہ: بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے....

اتنا کہنے کے بعد وہ پر اسرار نوجوان مجھے وہیں چھوڑ کر رخصت ہو گیا....میں نے اپنے دل میں کہا: ''یہ تو بہت حیران کن بات ہے کہ اس نوجوان نے میرے دل کی بات جان لی اور مجھے میرا نام لے کر پکارا حالانکہ میری کبھی بھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی....

یہ ضرور اللہ عزوجل کا مقبول بندہ ہے، میں نے خواہ مخواہ اس کے بارے میں بدگمانی کی۔ میں نے ضرور اس نوجوان سے ملاقات کروں گا اور معذرت کروں گا....'' چنانچہ اس نوجوان کے پیچھے ہولیا لیکن کافی تک ودو کے بعد بھی میں اسے نہ ڈھونڈ سکا....

پھر ہمارے قافلے نے مقام ''واقصہ'' میں قیام کیا وہاں میں نے اس نوجوان کو حالت نماز میں پایا....اس کا سارا وجود کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے سیل اشک رواں تھے....میں نے اسے پہچان لیا اور اس کے قریب گیا تا کہ اس سے معذرت کروں، وہ نوجوان نماز میں مشغول تھا....میں اس کے قریب ہی بیٹھ گیا نماز سے فراغت کے بعد وہ میری جانب متوجہ ہوا اور کہنے لگا: ''اے شفیق! یہ آیت پڑھو:

وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اھتدیٰ (سورہ طٰہ)

ترجمہ: اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا....

اتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان پھر وہاں سے رخصت ہوگیا۔ میں نے کہا:

''یہ نوجوان ضرور ابدالوں میں سے ہے....''

دو مرتبہ اس نے میرے دل کی باتوں کو جان لیا اور مجھے میرے نام کے ساتھ مخاطب کیا....میں اس نوجوان سے بہت زیادہ متاثر ہو چکا تھا....

پھر جب ہمارے قافلے نے مقا ''ربال'' میں پڑاؤ کیا تو وہی نوجوان مجھے ایک کنوئیں کے پاس نظر آیا....

اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک تھیلا تھا اور وہ کنوئیں سے پانی نکالنا چاہتا تھا.... اچانک اس کے ہاتھ سے وہ تھیلا چھوٹ کر کنوئیں میں گر گیا....اس نوجوان نے آسمان کی جانب نظر اٹھائی اور عرض کی:

''جب مجھے پیاس ستاتی ہے تو تو ہی میری پیاس بجھاتا ہے....جب مجھے بھوک لگتی ہے تو تو ہی مجھے کھانا عطا فرماتا ہے....میری اُمید گاہ

بس تو ہی تو ہے....اے میرے پروردگار عزوجل! میرے پاس اس
تھیلے کے سوا اور کوئی شے نہیں.... مجھے میرا تھیلا واپس لوٹا دے....''

حضرت سیدنا شقیق بلخی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

''اللہ عزوجل کی قسم! ابھی اس نوجوان کے یہ کلمات ختم ہی ہوئے تھے کہ کنوئیں کا پانی اوپر آنا شروع ہوگیا....اس نوجوان نے اپنا ہاتھ بڑھایا، آسانی سے تھیلا نکالا اور اسے پانی سے بھرلیا کنوئیں کا پانی واپس نیچے چلا گیا....نوجوان نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگا....نماز سے فراغت کے بعد وہ ایک ریت کے ٹیلے کی طرف گیا۔ میں بھی چپکے سے اس کے پیچھے ہولیا....وہاں جاکر اس نے ریت اٹھائی اور اس تھیلے میں ڈالنے لگا پھر تھیلے کو ہلایا اور اس میں موجود ریت ملے ہوئے پانی کو پینے لگا....میں اس کے قریب گیا اور سلام عرض کیا....اس نے جواب دیا...

پھر میں نے کہا: ''اے نیک سیرت نوجوان! جو رزق اللہ عزوجل نے تجھے عطا کیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی عطا کر....'' یہ سن کر اس نوجوان نے کہا:۔

''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہر وقت فضل و کرم فرماتا رہتا ہے، کوئی آن ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ پاک پروردگار عزوجل اپنے بندوں پر نعمتیں نازل نہ فرماتا ہو....اے شقیق! اپنے رب عزوجل سے ہمیشہ اچھا گمان رکھنا چاہیئے....''

اتنا کہنے کے بعد اس نوجوان نے وہ چمڑے کا تھیلا میری طرف بڑھایا جیسے ہی میں نے اس میں سے پیا تو وہ شکر اور خالص ستو ملا ہوا بہترین پانی تھا....ایسا خوش ذائقہ پانی میں نے آج تک نہ پیا تھا....میں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا....

میں حیران تھا کہ ابھی میرے سامنے اس تھیلے میں ریت ڈالی گئی ہے لیکن اس نوجوان کی برکت سے وہ ریت ستو اور شکر میں بدل گئی ہے....وہ پانی پینے کے بعد کئی دن تک مجھے پانی اور کھانے کی طلب نہ ہوئی....

پھر ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا وہاں میں نے اسی نوجوان کو ایک کونے میں آدھی رات کو نماز کی حالت میں دیکھا.... وہ بڑے خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہا تھا.... آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا.... اس نے اسی طرح نماز کی حالت میں ساری رات گزار دی پھر جب فجر کا وقت ہوا تو وہ اپنے مصلے پر ہی بیٹھ گیا اور اللہ عزوجل کی حمد وثناء کرنے لگا۔

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اس نے طواف کیا اور ایک جانب چل دیا میں بھی اس کے پیچھے ہولیا.... اس مرتبہ میری نظروں کے سامنے ایک حیران کن منظر تھا.... اس نوجوان کے ارد گرد کئی خدام ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور لوگ جوق در جوق اس کی دست بوسی اور سلام کے لئے حاضر ہو رہے تھے.... میں یہ حالت دیکھ کر حیران و پریشان کھڑا تھا....

پھر میں نے ایک شخص سے پوچھا: ''یہ عظیم نوجوان کون ہے؟'' اس نے جواب دیا:

''یہ حضرت سیدنا موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم ہیں....''

میں نے کہا: ''اتنی کرامات کا ظاہر ہونا اس سیدزادے کی شان کے لائق ہے.... یہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ عزوجل اتنی کرامات سے نوازتا ہے....''

حوالہ عیون الحکایات مصنف علامہ ابن جوزیؒ)

سونے کا پہاڑ

••••••••••••

34.... حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار کسی بیابان سے گذر رہے تھے.... کہ آپ راستہ بھول گئے.... آپ نے بیابان میں ایک شخص کو دیکھا.... جو ایک گوشے میں بیٹھا ہوا تھا.... آپ نے سوچا کہ اس شخص سے راستہ دریافت کروں.... چنانچہ آپ اس کے پاس گئے۔ وہ شخص حضرت امام کو دیکھ کر رونے لگا.... حضرت امام صاحب نے سوچا کہ شاید یہ بھوکا ہے آپ نے اس خیال سے اسے اپنے پاس سے کچھ روٹی دینا چاہی....

وہ شخص بہت خفا ہوا اور کہنے لگا:-

اے احمد بن حنبل! تو کون ہے.... جو میرے اور خدا کے درمیان دخل دیتا ہے.... کیا تو خدا کے کاموں پر راضی نہیں ہے؟ اسی لئے تو راستہ بھی بھولتا ہے....

حضرت امام احمد اس کے کلام سے بڑے متاثر ہوئے.... اور دل میں کہنے لگے: الٰہی! گوشوں میں تیرے ایسے ایسے بندے بھی پوشیدہ ہیں.... اس شخص نے کہا:-

اے احمد حنبل کیا سوچتے ہو.... اس خدائے پاک کے ایسے ایسے بندے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کو قسم دیکر چاہیں تو تمام زمین اور پہاڑ ان کے واسطے سونے کے ہو جائیں....

حضرت امام احمد حنبل نے جو نظر کی تو تمام روئے زمین اور پہاڑ انہیں سونے کے نظر آنے لگے.... پھر آپ نے ایک آواز سنی۔ کہ اے احمد! یہ شخص ہمارا ایسا مقبول بندہ ہے کہ اگر چاہے تو ہم اس کی خاطر زمین آسمان کو الٹ پلٹ کر دیں.... (تذکرۃ الاولیاء ص ۲۶۲)

سونے کی لکڑیاں

35.... حضرت عبدالواحد ابن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.... میں اور حضرت ایوب سختیانی دونوں کہیں جا رہے تھے کہ شام کے راستے میں ایک لکڑہارا دیکھا.... جو لکڑیوں کا کٹھا اٹھائے آ رہا تھا....

میں نے اس لکڑہارے سے کہا: میاں لکڑہارے! من ربك تمہارا رب کون ہے؟ ہم نے اسے ایک عام آدمی سمجھا تھا۔ مگر میرے اس سوال پر وہ بولا.... آپ مجھ سے یہ بات پوچھ رہے ہیں؟ لو میں بتاتا ہوں.... میرا رب کون ہے؟ اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہا....

الٰهی! حول هذا لحطب ذهبا

الٰہی! اس لکڑیوں کے گٹھے کو سونا بنادے

ہم نے دیکھا کہ اس کی تمام لکڑیاں سونا بن چکی ہیں.... پھر اس نے ہماری طرف دیکھ کر کہا: تم نے یہ بات دیکھ لی؟ ہم نے کہا: ہاں دیکھ لی.... اس نے پھر کہا:

اللھم رَدّہٗ حطبا

الٰہی! انہیں پھر لکڑیاں بنادے

ہم نے دیکھا وہ پھر لکڑیاں بن گئیں....

اس نے کہا: میرا رب وہ ہے جس نے یہ کام کر دکھایا.... (روض الریاحین ص ۱۹۴)

تو میرے عزیزو! اللہ سے تعلق بناؤ.... مسائل کا حل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ حل کرے گا تو حل ہوں گے، وہ چاہے گا تو ہوگا وہ نہیں چاہے گا تو نہیں ہوگا.... یہ کائنات اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ایک اشارے پر آگ ٹھنڈی ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چالیس دن تک آگ کے ڈھیر پر مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں....

ایک اشارے پر اللہ تعالیٰ نے لاٹھی کو سانپ بنادیا.... جو لاٹھی حضرت موسیٰ علیہ السلام بغل میں لئے پھر رہے تھے وہ ان کے سامنے اژدھا بنا اور ایسا اژدھا بنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے بھاگ رہے ہیں اور پھر پکڑا تو پھر لاٹھی بنادیا....

دنیا کا خدمت کے لئے حاضری دینا

36.... حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوعاصم بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ جب حجاج ظالم نے آپ کی گرفتاری کیلئے پولیس آپ کے گھر بھیجی تو آپ نے اس وقت کیا تدبیر اختیار کی اور کیسے بچے؟

ابوعاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب پولیس میرے گھر میں داخل ہوئی تو میں اس وقت مکان کے بالا خانے میں تھا.... اچانک غیب سے مجھے ایک دھکا لگا.... پھر میں نے اپنے آپ کو گھر سے ہزاروں میل دور جبل ابوقبیس (مکہ مکرمہ کے قریب ایک پہاڑ ہے)

پر پایا....

عبدالواحد رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ پھر آپ کو کھانا کہاں سے ملتا تھا؟ ابو عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالواحدؒ کے سوال کا جو جواب دیا وہ نہایت ایمان افروز و حیرت انگیز ہے....

قَالَ: کَانَتْ تَاتِیْ اِلَیَّ عَجُوْزٌ وَقْتَ اِفْطَارِیْ بِالرَّغِیْفَیْنِ الَّذِیْنَ کُنْتُ اٰکُلُهَا بِالْبَصْرَةِ. فَقَالَ عَبْدُالْوَاحِدِ: تِلْکَ الدُّنْیَا اَمَرَهَا اللّٰهُ اَنْ تَخْدِمَ اَبَا عَاصِمٍ.

شیخ ابو عاصمؒ نے فرمایا کہ: ہر روز ایک بڑھیا میرے پاس بوقت افطار اس قسم کی دو روٹیاں لے آتی تھی جو میں شہر بصرہ میں کھاتا تھا....

شیخ عبدالواحدؒ نے فرمایا: یہ دنیا تھی جو بوڑھی عورت کی صورت میں بحکم خدا آپ کی خدمت کرتی رہی....

اللہ تعالیٰ اہل اللہ کی غیبی اسباب کے ذریعہ یوں نصرت فرماتے ہیں....

بعض بزرگوں کا قول ہے....

مَنْ خَدَمَ اللّٰهَ خِدْمَتُهُ الدُّنْیَا. وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَطَاعَهُ الْمَخْلُوْقُ

یعنی ”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خدمت کو یعنی عبادت کو مقصود بنایا دنیا اس کی خدمت گار ہو جائیگی....اور جس آدمی نے اللہ عزوجل کی اطاعت اختیار کی کل مخلوق اس کی فرمانبردار ہو جائیگی....“

آپ جنتی ہیں؟

37....امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) نے چالیس سال کی عمر میں گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے کو عبادت وتصنیف کے لئے وقف کر دیا تھا....فرماتے تھے کہ میں نے رسول اکریم ﷺ کو خواب میں دیکھا....آپ ﷺ نے مجھے شیخ الحدیث اور شیخ السنۃ کے الفاظ سے خطاب فرمایا....خواب کے علاوہ میں نے بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو کچھ

اوپر ستر بار دیکھا ہے اور ایک بار یہ بھی دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیا میں جنتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں.... پوچھا: بغیر سابق حساب کے؟ فرمایا تمہارے لئے یہ بھی ہے....

امام سیوطی کے خادم محمد بن علی حباک بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ نے مصر میں مجھ سے فرمایا: کیا تم مکہ میں عصر کی نماز پڑھنا چاہتے ہو.... بشرطیکہ میری موت تک کسی کو اس کی خبر نہ ہو.... میں نے وعدہ کرلیا....

شیخ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا آنکھیں بند کرلو.... کوئی چھ قدم چلے ہوں گے کہ ان کے فرمانے پر میں نے آنکھیں کھولیں.... دیکھا تو ہم باب المعلیٰ پر کھڑے تھے.... ہم نے حرم میں داخل ہو کر طواف کیا، زمزم پیا، پھر شیخ نے فرمایا:-

فاصلے طے کرلیا چنداں قابل تعجب نہیں.... اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ جاننے والے مصری وہاں موجود تھے، لیکن کسی نے ہمیں پہچانا نہیں.... (کشکول مظہری)

صاحب شذارت نے علی البرلسی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اس طرح سرعت کے ساتھ فاصلے طے کرلینا، ابدال کی صفت ہوتی ہے....

امام سیوطی اپنے زمانہ میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے.... انہیں دو لاکھ احادیث حفظ تھیں.... مولانا عبدالحی نے الفوائد البہیہ میں لکھا ہے کہ یہ نویں صدی کے مجدد تھے.... ان کی پانچ سو سے زیادہ تصانیف ہیں.... (حوالہ الفوائد البہیہ صفحہ ۱۴،۱۳)

شراب سرکہ بن گئی

38.... حضرت سیدنا ابی صالح نصر رحمۃ اللہ نبیرہ حضرت غوث الاعظمؒ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا عبدالرزاقؒ سے روایت کرتے ہیں کہ

ایک روز ہمارے والد ماجد حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نماز

جمعہ کے لئے گھر سے جامع مسجد روانہ ہوئے.... ہمراہی میں ہمارے دو بھائی عبدالوہاب اور عیسیٰ بھی تھے.... راستہ میں ہم کو سلطان بغداد کے ملازمین تین خچروں پر شراب کے مٹکے لے جاتے ہوئے ملے.... شراب کی بدبو بہت تیز تھی جس سے حضرت والد ماجد کی طبیعت بہت متعفن ہوئی.... حضرت نے کوتوال سے کہا:

ٹھہر جاؤ، اس پر ہیبت طاری ہوئی بجائے اس کے کہ وہ رکتا اس نے خوف کی وجہ سے بھاگنے کی کوشش کی اور خچروں کو تیزی سے بھگانے کا قصد کیا....

حضرت نے جانوروں کو حکم دیا ٹھہر جاؤ.... جانور جہاں تھے وہیں رک گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے پتھر کے ہوگئے ہیں بالکل بے حس و حرکت تھے.... کوتوال اور دیگر ملازمین زمین پر گر کر تڑپنے لگے اور تسبیح و تہلیل کے نعروں کے ساتھ توبہ و استغفار میں مصروف ہوئے.... حضرت کو ان کے حال پر رحم آ گیا.... جب حضرت ان کے قریب سے گزرے تو وہ صحت یاب ہوگئے.... اور شراب کی بوتل سرکہ سے بدل گئی.... حضرت مسجد میں تشریف لے آئے....

سلطان کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو اس پر ہیبت الٰہی طاری ہوئی.... شراب کے برتنوں کو جب کھلوایا تو ان میں سے بجائے شراب کے سرکہ برآمد ہوا.... سلطان نے شراب نوشی سے توبہ کی اور بہت سے محرمات شرعیہ کو ترک کیا.... خانقاہ حضرت میں حاضر ہوا تو نہایت ادب و احترام سے حضرت غوث الثقلین کی جناب میں بیٹھا پند و نصائح سنتا رہا....

جنت کی بیوی کی زیارت

39.... سیدنا فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبدالواحد بن زیدؒ نے مسلسل تین روز اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ

''اے اللہ! مجھ کو جنت کی رفیقۂ حیات اس دنیا میں دکھا دے....''

ایک روز انہوں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ میمونہ سوداؒ جنت میں تمہاری رفیقۂ حیات ہے۔ پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟

خواب ہی میں بتایا گیا کہ ''وہ کوفہ میں فلاں قبیلہ سے تعلق رکھتی ہے اور فلاں مقام پر ملے گی....''

حضرت عبدالواحدؒ (یہ سیدنا زین العابدینؒ کے پوتے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ کے شیخ تھے....) فرماتے ہیں کہ: یہ خواب دیکھ کر میں کوفہ گیا اور وہاں کے لوگوں سے اس کے بارہ میں پوچھا....لوگوں نے بتلایا کہ وہ تو ایک دیوانی عورت ہے اور ہماری بکریاں چراتی ہے....میں نے لوگوں سے کہا کہ میں اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں.... لوگوں نے بتلایا کہ جنگل میں فلاں جگہ چلے جاؤ وہ تمہیں وہاں مل جائے گی....چنانچہ میں لوگوں کی بتائی ہوئی جگہ پر جنگل میں پہنچ گیا....

جنگل میں جا کر میں نے ایک عجیب و غریب منظر دیکھا کہ وہ اللہ کی بندی تو نماز میں مصروف ہے....سامنے اس کا عصا پڑا ہے....خود وہ اون کا جبہ پہنے ہوئے ہے جس پر لکھا ہوا ہے....''لاتباع و لاتشتری'' یعنی نہ یہ بیچا جاتا ہے نہ خریدا جاتا ہے....اور اس کی بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ پھر رہی ہیں....نہ تو بھیڑیے بکریوں کو کھاتے ہیں اور نہ بکریاں بھیڑیوں۔ سے خوف زدہ ہیں....

جب اس اللہ کی بندی کی نگاہ مجھ پر پڑی تو اس نے اپنی نماز مختصر کر دی اور کہا:

''ابن زید! واپس چلے جاؤ، ابھی وقت نہیں آیا ہے....''

میں نے اس سے کہا:

''اللہ تجھ پر رحم فرمائے تجھے کس نے بتلا دیا کہ میں ''زید کا بیٹا'' ہوں۔''

اس نے کہا: ''تمہیں علم نہیں کہ روحیں اللہ کا لشکر ہیں جو ایک جگہ اکٹھی ہیں....ان میں سے جن میں متعارف ہو جاتا ہے وہ یہاں بھی ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں، اور جن میں وہاں تعارف نہیں ہوتا وہ یہاں بھی الگ تھلگ رہتی ہیں....

میں نے اس سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے، اس نے کہا:

''اس واعظ پر تعجب ہے جسے نصیحت کی ضرورت ہو.... مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ جس بندہ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کوئی چیز عطا کی اور وہ پھر بھی اس کی طلب میں رہا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی خلوت کی چاہت سلب فرما لیتے ہیں.... قرب کو بعد سے بدل دیتے ہیں اور انس کے بجائے وحشت اس کے دل میں بٹھا دیتے ہیں....''

پھر اس نے چند عبرت ناک اشعار پڑھے۔ میں نے کہا کہ ''میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ بھیڑیے بکریوں کے ساتھ پھر رہے ہیں.... نہ تو بکریاں بھیڑیوں سے ڈرتی ہیں اور نہ ہی بھیڑیے بکریوں کو کھاتے ہیں.... ایسا کیوں ہے؟''

اس نے کہا کہ: جاؤ ایسی باتیں مت کرو.... میں نے چونکہ اپنے مولائے کریم کے درمیان معاملہ درست رکھا ہوا ہے اس لیے اس نے بھیڑیے اور بکریوں میں موافقت پیدا فرما دی ہے....'' (صفۃ الصفوۃ: جلد ۳ ص ۱۲۱)

مجاہد کی دعا سے گدھا زندہ ہو گیا

40.... بیہقی میں ابو سبرہ نخعیؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے سفر جہاد میں آ رہا تھا کہ راستے میں اسکی سواری کا گدھا مر گیا.... اس شخص نے وضو بنایا اور دو رکعت نماز پڑھ کر اس طرح دعا مانگی:۔

''اے اللہ! میں ''دثینہ'' مقام سے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے اور تیری رضا کے لیے یہاں آیا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھاتا ہے.... مجھ پر کسی انسان کا احسان نہ رکھنا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس گدھے کو زندہ فرما....

راوی کہتا ہے کہ: اسی وقت گدھا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا یہ واقعہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور حکومت میں پیش آیا اور اس مجاہد کا نام نباتہ تھا اور بعد میں اس نے اس گدھے کو فروخت کر دیا....تو لوگوں نے کہا کہ تم نے کیوں فروخت کیا حالانکہ یہ ایک کراماتی گدھا تھا مجاہد نے کہا کہ میں کیا کرتا؟.... (حوالہ سنن الکبریٰ بیہقی)

زادان کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

41....آپ کوز شہر سے تعلق رکھتے تھے اور تابعی تھے ایک دن کہنے لگے: اللہ! میں بھوکا ہوں....مکان کے روشندان سے ایک روٹی گری جو چکی کے پاٹ جتنی بڑی تھی اس میں آٹا بھرا ہوا تھا اس آٹے کو پکایا اور روٹی کی صورت میں کھالیا....(حوالہ شواہد النبوت)

اللہ سے دوستی پر جانور بھی غلام بن گئے

42....حضرت ابو ایوب حمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو عبداللہ دیلمی رحمۃ اللہ جب کہیں تشریف لے جاتے تو اپنی سواری کے گدھے کو کہیں باندھا نہیں کرتے تھے....بلکہ اس کے کان میں یہ کہہ دیتے کہ جا جنگل میں جا کر کچھ کھا پی آ....اور فلاں وقت یہاں پہنچ جانا....چنانچہ گدھا جنگل میں چلا جاتا....اور ٹھیک اس وقت پر جس وقت کا اسے کہا جاتا....وہ واپس وہیں پہنچ جاتا تھا.... (روض الفائق ص ۲۷)

دوستو! یہ ہے اللہ والوں کا اقتدار کہ جانور بھی تعمیل حکم کرتے ہیں....ایک یہ بھی ہیں جو ان کی مثل بنتے ہیں کہ کسی گدھے کے قریب آئیں تو دولتیاں کھائیں....

کفن کی واپسی

43....بصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقت وفات اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مجھے اس کپڑے کا کفن دینا جسے پہن کر میں رجب المرجب میں عبادت کیا کرتی

تھی۔ بعد از وفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دفنا دیا.... جب وہ قبرستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر تھرا اُٹھا کہ جو کفن اس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا!

جب اس نے گھبرا کر ماں کی وصیت والے کپڑے تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے.... اتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی.... ''اپنا کفن واپس لے لو ہم نے اس کو اسی کپڑے میں کفنایا ہے جس کی اس نے وصیت کی تھی جو رجب کے روزے رکھتا ہے ہم اس کو قبر میں رنجیدہ نہیں رہنے دیتے....'' (نزھۃ المجالس ج ا ص ۲۰۸)

سمندر کی لہروں پر چلنے والا نوجوان

44.... حضرت سیدنا یوسف بن الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی صحبت میں رہتے ہوئے مجھے کافی عرصہ گزر گیا اور میں ان سے بہت زیادہ مانوس ہو گیا....

تو ایک مرتبہ میں نے ہمت کر کے ان سے پوچھا: ''حضور! آپ کو سب سے پہلے کون سا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا؟'' یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا:

''میں ایام جوانی میں خوب لہو و لعب کی محفلوں می مگن رہتا اور دنیا کی رنگینیوں نے میری آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈال رکھا تھا پھر اللہ عزوجل نے مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائی اور میں تمام معاملات چھوڑ کر حج کے ارادے سے ساحل سمندر پر آیا. وہاں میں نے ایک بحری جہاز پایا جس میں مصری تاجر سوار تھے، میں بھی ان کے ساتھ جا ملا۔

اس جہاز میں ہمارے ساتھ ایک نہایت حسین و جمیل نوجوان بھی تھا جس کی پیشانی سے سجدوں کا نور جھلک رہا تھا اور اس کے منور چہرے نے گویا ساری فضا کو نور بار کیا ہوا تھا.... جب ہمارا جہاز کافی فاصلہ طے کر چکا اور وسط سمندر میں آ گیا تو جہاز کے مالک کی رقم سے بھری تھیلی گم ہو گئی.... اس نے پوچھ گچھ کی لیکن تھیلی نہ ملی، لہٰذا اس نے سب

سواروں کو جمع کیا اور سب کی تلاشی لینا شروع کردی لیکن تھیلی کسی کے پاس بھی نہ ملی بالآخر جب تلاشی لینے والا اس نوجوان کے پاس آیا تو اس نوجوان نے اچانک جہاز سے سمندر میں چھلانگ لگادی....

یہ دیکھ کر میں حیرت میں ڈوب گیا کہ سمندر کی موجوں نے اسے نہ ڈبویا بلکہ وہ اس کے لئے تخت کی طرح ہوگئیں اور وہ نوجوان لہروں پر اس طرح بیٹھ گیا جس طرح کوئی تخت پر بیٹھتا ہے.... ہم سب مسافر بڑی حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے.... پھر اس نوجوان نے کہا:

''اے میرے پاک پروردگار عزوجل! ان لوگوں نے مجھ پر چوری کی تہمت لگائی ہے.... اے میرے دل کے محبوب عزوجل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو سمندر کے تمام جانوروں کو حکم فرما کہ وہ اپنے اپنے مونہوں میں ہیرے جواہرات لے کر ظاہر ہوجائیں....''

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابھی اس عظیم نوجوان کا کلام مکمل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ جہاز کے چاروں جانب سمندری جانور ظاہر ہوگئے.... سب کے مونہوں میں اتنے زیادہ ہیرے جواہرات تھے کہ ان کی چمک سے سارا سمندر روشن ہوگیا اور ہماری آنکھیں چندھیانے لگیں پھر اس نوجوان نے پانی کی موجوں سے چھلانگ لگائی اور لہروں پر چلتا ہوا ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا.... وہ عظیم نوجوان یہ آیت تلاوت کرتا جارہا تھا:

ایاک نعبدو ایاک نستعین (سورۃ الفاتحہ)

ترجمہ: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں....

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں: یہی وہ پہلا واقعہ ہے جس کی وجہ سے مجھے سیر وسیاحت کا شوق ہوا کیونکہ سیر وسیاحت میں اکثر اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے اور حضور نبی کریم ﷺ، رؤف الرحیم ﷺ کا فرمان عظیم ہے:

''میری امت میں ہمیشہ **30** مرد ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دل پر ہوں گے جب ان میں سے کوئی ایک مر جائے گا تو اللہ عزوجل اس کی جگہ دوسرا بدل دے گا....''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبادۃ بن الصامت، الحدیث: ۲۲۸۱۵، ج ۸، ص ۴۱۰۔۴۱۱)

نماز کی نیت باندھتے ہی جنت کا نظارہ

45.... حضرت ابوریحانہؓ جہاد کے سفر سے واپس آئے، بیوی سے رات کو ملاقات کے لئے پہنچے....اس سے کہنے لگے کہ دو نفل پڑھ لوں، پھر تسلی سے بیٹھتے ہیں....دو نفل کی نیت باندھی....بیوی نے سوچا کہ اتنے سفر سے واپس آیا ہے تو انا اعطینك ہی پڑے گا....

اس نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی تو قرآن شروع ہوا چل سو چل، دو نفل میں فجر کے اذان ہو گئی....اب بیوی پریشان اور غصہ چڑھا ہوا....جب انہوں نے سلام پھیرا، تو اس نے کہا: یـا ابـا ریحانه امالنا منك نصيب کتنے ادب کے ساتھ گلہ کیا ہے....میاں بیوی اپنا حق پہنچاتے تھے....لیکن اپنی حدود کو بھی پہنچاتے تھے

.... یا اباریحانه امالنا منک نصیب...

گلہ ہے لیکن بڑے ادب کے ساتھ، اے ابو ریحانہ ہمارا حق نہیں تھا؟ تو انہوں نے کیا کہا؟ واللہ نصیب....اللہ کی قسم میں تو بھول ہی گیا۔ کہنے لگا کہ اللہ تیرا بھلا کرے، تو کیسے بھول گیا؟ کہنے لگے کہ جب میں نے نماز کی نیت باندھی، تو آخرت میرے سامنے اس طرح کھل آئی کہ مجھے یاد ہی نہیں کہ میں کہاں کھڑا ہوں تو جنت میرے سامنے آ گئی....یاد ہی نہیں کہ میں کہاں کھڑا ہوں....

تو بھائی ہم ایسی نماز تو نہیں پڑھ سکتے، ایسی تو ہو جائے کہ جب اللہ اکبر ہو تو اللہ کے دھیان میں پڑیں....یعنی جو نماز پڑھنے والے ہیں....وہ بڑے مطمئن، کہ ہمیں تبلیغ میں جانے کی کیا ضرورت ہے ہم تو نمازی ہیں....

سونے کی زمین

46 ....حضرت سیدنا محمد بن داؤد علیہ رحمۃ اللہ الودود فرماتے ہیں....میں نے حضرت سیدنا ابوسلیمان مغربی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو یہ فرماتے سنا:۔

''میں رزق حلال حاصل کرنے کے لئے پہاڑ سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور انہیں بیچ کر اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتا، اس طرح میرا گزر بسر ہوتا تھا....میں حد درجہ احتیاط کرتا کہ کہیں میرے رزق حلال میں شبہ والی یا ناجائز چیز شامل نہ ہوجائے....الغرض! میں خوب احتیاط سے کام لیتا اور شکوک وشبہات والی چیزوں کو ترک کردیتا....

ایک رات مجھے خواب میں بصرہ کے مشہور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی، ان میں حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی، حضرت سیدنا فرقد علیہ رحمۃ اللہ الاحد اور حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار بھی شامل تھے....

میں نے انہیں اپنے حالات سے آگاہ کیا اور عرض کی:

''آپ لوگ مسلمانوں کے امام ومقتدا ہیں....مجھے رزق حلال کے حصول کا کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ جس میں نہ خالق عزوجل کی نافرمانی ہو، نہ مخلوق میں سے کسی کا احسان ہو....''

میری یہ بات سن کر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مقام ''طرطوس'' سے دور ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں حلال پرندوں کی کثرت تھی....ان بزرگوں نے مجھے یہاں چھوڑ دیا اور فرمایا: ''تم یہاں رہو اور اللہ عزوجل کی نعمتیں کھاؤ۔ یہی وہ طریقہ ہے جس میں نہ خالق عزوجل کی نافرمانی ہے، نہ مخلوق میں سے کسی کا احسان....''

حضرت سیدنا ابوسلیمان مغربی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''میں تقریباً چھ ماہ

اس جگہ ٹھہرا رہا، وہاں سے حلال پرندے شکار کرتا، کبھی ان کو بھون کر اور کبھی کچا ہی کھالیتا اور پھر شام کو ایک مسافر خانہ میں جا کر قیام کرتا.... میری اس حالت سے لوگ باخبر ہوئے اور جب میں مشہور ہو گیا تو لوگ میری عزت کرنے لگے....

میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اب یہاں رہنا مناسب نہیں.... اگر مزید یہاں رہا تو ریاکاری یا غرور و تکبر جیسے فتنوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے.... چنانچہ میں نے اس مسافر خانہ میں جانا چھوڑ دیا اور تین ماہ کسی اور جگہ رہائش رکھی.... اب اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے میں اپنے دل کو پاک وصاف اور مطمئن پاتا اور میری حالت ایسی ہو چکی تھی کہ مجھے لوگوں کی باتوں سے بالکل اُنس بھی نہ رہا....

ایک مرتبہ میں مقام ''مدیف'' کی طرف گیا اور راستے میں بیٹھ گیا.... اچانک میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو ''لامیس'' سے ''طرطوس'' کی جانب جا رہا تھا.... میرے پاس کچھ رقم بھی جو میں نے اس وقت سے بچا کر رکھی تھی جب میں لکڑیاں بیچا کرتا تھا.... میں نے سوچا، میں تو حلال پرندوں کا گوشت کھا کر گزارہ کر لیتا ہوں کیا ہی اچھا ہو اگر میں یہ رقم اس مسافر کو دے دوں تاکہ جب یہ طرطوس شہر میں داخل ہو تو وہاں سے کوئی چیز خرید کر کھالے....

اس خیال کے آتے ہی میں اس نوجوان کی طرف بڑھا اور رقم کی تھیلی نکالنے کے لئے جیسے ہی میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس مسافر نوجوان کے ہونٹوں نے حرکت کی اور میرے آس پاس کی ساری زمین سونا بن گئی.... قریب تھا کہ اس کی چمک سے میری آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جاتی.... مجھ پر یکدم ایسی وحشت طاری ہوئی کہ میں آگے بڑھ کر اسے سلام بھی نہ کر سکا اور وہ وہاں سے آگے گزر گیا....

پھر کچھ عرصہ بعد اس عظیم نوجوان سے دوبارہ میری ملاقات ہوئی، وہ طرطوس کے علاقے میں ایک برج کے نیچے بیٹھا تھا اور اس کے سامنے ایک برتن میں پانی رکھا ہوا تھا.... میں اس کے پاس گیا، سلام کیا اور درخواست کی: ''حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے''

میری اس بات پر نوجوان نے اپنا پاؤں پھیلایا اور اس برتن کو الٹا دیا جس میں پانی تھا.... سارا پانی بہہ گیا اور اسے زمین نے فوراً جذب کر لیا.... پھر اس نوجوان نے کہا:۔

''فضول گوئی نیکیوں کو اس طرح چوس لیتی ہے جس طرح خشک زمین پانی کو چوس لیتی ہے، پس اب تم جاؤ تمہارے لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے....''

غیبی شہد کا پیالہ

47.... عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں.... وہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ میں اور حضرت ایوب سختیاتی رحمیہ اللہ علیہ سفر پر گئے۔ ہم ملک شام کے ایک راستے پر جا رہے تھے.... ہم نے دیکھا ایک سیاہ رنگ کا آدمی لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے آ رہا ہے.... وہ قریب آیا تو میں نے اس سے بطور امتحان پوچھا: یا اسود! من ربک ؟

یعنی ''اے کالے رنگ والے! تیرا رب کون ہے؟ اس نے کہا

لمثلي تقول هذا؟ ثم رفع رأسه الى السماء وقال: الهى حول هذا الحطب ذهبا، فاذا هو ذهب

یعنی'' آپ مجھ جیسے انسان سے یہ سوال کر رہے ہیں؟ پھر اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا....اے اللہ آپ ان لکڑیوں کو سونا بنا دیں.... پس اچانک وہ لکڑیاں سونا بن گئیں''.... پھر اس نے کہا کہ آپ نے یہ دیکھ لیا؟ ہم نے کہا جی ہاں، پھر کہا:

اللّٰهم رده حطبا فصار حطبا كما كان أولا

یعنی'' اے اللہ! آپ اس سونے کو دوبارہ لکڑیوں کا گٹھا بنا دیں....

پس وہ پہلے کی طرح لکڑیوں کا گٹھا بن گیا''....

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

سلوا العارفین فان عجائبھم لاتفنیٰ.

یعنی ''عارفین (اللہ والوں سے احوال معرفت وطریقت پوچھا کرو کیونکہ ان کے عجائبات فنا اور ختم نہیں ہوتے''....

حضرت عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس عبد اسود (سیاہ رنگ والے آدمی) سے سخت شرمندہ اور حیران ہوا....

واستحییت منه حیاء مااستحیت مثله قبل ھذا من احد قط

یعنی ''میں اس کے سامنے اتنا شرمندہ ہوا کہ اتنا شرمندہ کبھی کسی کے سامنے نہیں ہوا تھا''....

پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کھانا ہے؟ انہوں نے سامنے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا:

فاذا بین ایدینا جام فیه عسل اشد بیا ضا من الثلج واطیب ریحا من المسک

یعنی ''فوراً ہمارے سامنے شہد کا ایک بڑا پیالہ نمودار ہوا جو برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا''....

انہوں نے فرمایا کھاؤ:

فوالذی لااله غیره لیس ھذا من بطن نحل، فاکلنا فما راینا شیئا احلی منه، فتعجبنا فقال: لیس العارف من تعجب من آیات اللّٰه فمن تعجب فاعلم انه بعید من اللّٰه ومن عبداللّٰه علی رؤیه الآیات فانه جاھل باللّٰه

یعنی ''قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ شہد مکھی کے پیٹ سے نکلا ہوا نہیں.... پس ہم نے وہ شہد کھایا.... اور اس سے زیادہ میٹھی چیز ہم نے کبھی نہیں کھائی.... ہمیں بڑا تعجب ہوا....

انہوں نے فرمایا کہ: عارف باللہ (اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت رکھنے والا) اللہ

تعالیٰ کی نشانیوں اوراس کی قدرت کے کرشموں سے حیران نہیں ہوتا اور جو حیران ہو سمجھ لو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے (یعنی اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہے) اور جو آدمی اس قسم کے کرشموں سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ناواقف ہے....

دلوں کے حکمران

48....آٹھویں صدی ہجری کے ایک سائنس دان ہیں جن کا نام محمد بن موسیٰ تھا... مسلمانوں کے بہت بڑے ماہر حیوانات سمجھے جاتے ہیں، ۷۴۲ھ میں پیدا ہوئے.... جامع ازھر مصر میں تعلیم پائی.... حدیث اور فلسفے کا درس دینے لگے۔

کچھ دنوں بعد وہاں سے نکلے تو مکہ جا پہنچے.... بہت سے لوگوں سے مستفید ہوئے.... بے شمار تصانیف لکھیں ان کی مشہور تصنیف ''حیاۃ الحیوان'' ہے۔ کتاب کیا ہے ایک انسائیکلو پیڈیا ہے.... اس میں جانوروں سے متعلق بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ غلط نظریات کا بھی انکار کیا گیا ہے....

''حیاۃ الحیوان'' میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ:

بنو امیہ کے دور میں ایک دن موسیٰ، کرمان کے جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے، کرمان اس وقت اسلامی سلطنت میں شامل تھا، وہاں بھیڑ بکری اور جنگلی درندے ایک جگہ چرتے پھرتے رہتے.... چیر پھاڑ کرنے والے جانور جیسے شیر، چیتا، بھیڑ وغیرہ بھی ان جنگلوں میں پھرتے رہتے لیکن کبھی ایسا نہ ہوتا تھا کہ زبردست کمزور پر غالب آ جائے سچ مچ شیر بکری ایک گھاٹ سے پانی پیتے تھے....

مگر اس دن ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کر دیا.... موسیٰ نے جب یہ منظر دیکھا تو بے اختیار کہہ اٹھے کہ آج اللہ کا نیک بندہ مسلمانوں کا خلیفہ مر گیا، لوگوں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ واقعی عمر بن عبد العزیز کا انتقال ہو چکا تھا....

یہ ان دنوں کا قصہ ہے جب مسلمان اپنے دل دماغ صاف رکھتے تھے، ان میں منافقت نہ تھی، یہ دلوں پر حکمرانی کرتے تھے....

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے اردگرد دیکھیں کہ منافقت کہاں کہاں ہے؟ اسے دور کریں، تاکہ آئندہ آنے والی مسلمان نسلیں بھی دنیا کے سامنے پھر سے ایسا ہی سنہری دور پیش کرسکیں....

لکڑی سونا ہوگئی

49....شیخ الحدیث محمد بن اسلم طوسی علیہ الرحمہ متوفی سن ۲۴۲ھ جن کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب ''اولیاء رجال الحدیث'' میں تحریر کیا ہے بہت ہی بلند پایہ محدث ہیں اور خلق قرآن کے مسئلہ پر دو برس تک قید و بند کی سختیاں اور کوڑوں کی سزائیں بھی برداشت فرماتے رہے....انتہائی متبع سنت و پابند شریعت بزرگ ہیں....

عام طور پر تو انہیں طبقہ ابدال کے اولیاء میں شمار کرتے تھے اور ان کی کرامتیں دیکھا کرتے تھے....ان کی ایک بڑی مشہور کرامت یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک یہودی کے قرض دار ہوگئے....یہودی نے بہت سخت تقاضا کیا....آپ اس وقت حدیثیں لکھنے کے واسطے قلمیں بنارہے تھے....

آپ نے اس سے فرمایا کہ اس وقت تو میرے پاس قلم کے تراشوں اور چھلکوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے جو تمہارا قرض ادا کروں....اگر تم چاہو تو ان تراشوں اور چھلکوں سے لے لو....

یہودی یہ جواب سن کر مارے غصہ کے طیش میں آگیا....لیکن اس نے جب ان تراشوں کو دیکھا تو وہ بالکل خالص سونا بن چکے تھے....

یہودی نے انہیں ہاتھ میں لے کر جو الٹ پلٹ کر دیکھا اور اس کو یقین ہوگیا کہ واقعی یہ قلم کے چھلکے سونا بن چکے ہیں....تو وہ بہت شرمندہ ہوکر آپ کے قدموں پر گر پڑا....اور

اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ

"جس دین میں ایسے ایسے باکمال بزرگ ہوں کہ ان کی ایک نظر سے لکڑی سونا بن جائے یقیناً وہ دین حق اور سچا ہے...."

رابعہ کا دوست تو جاگ رہا ہے

50.... حضرت رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں ایک چور گھس گیا آپ سو رہی تھیں چنانچہ چور نے آپ کے گھر کا اسباب جمع کر کے دروازہ سے نکلنے کا قصد کیا مگر اس پر دروازہ پوشیدہ ہوگیا.... اس کے بعد وہ بیٹھ گیا اور دروازہ کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنے لگا.... تو اس نے سنا کہ کوئی اس سے کہتا ہے کہ (کپڑے رکھ اور دروازہ سے باہر جا) چنانچہ اس نے کپڑے رکھ دیئے....

دروازہ ظاہر ہوا پھر اس نے کپڑے لے لیے تو دوبارہ دروازہ چھپ گیا.... اس کے بعد اس نے کپڑے رکھ دیئے پھر دروازہ ظاہر ہوگیا پھر اس نے وہ کپڑے لے لیے پھر دروازہ پوشیدہ ہوگیا.... اسی طرح اس نے تین مرتبہ یا اس سے زیادہ اس طرح کیا.... اس کے بعد منادی غیب نے اس کو آواز دی:-

اگر رابعہ بصریہ سوگئی ہے تو اس کا حبیب تو نہیں سوتا نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ اسے نیند آتی ہے.... چور نے کپڑے رکھ دیئے اور دروازے سے باہر چلا گیا.... (حوالہ حلیۃ الاولیاء)

نیک نوجوان کی غائبانہ تدفین

51.... حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

ایک دن صبح کے وقت میں ایک غار میں پہنچا.... تو دیکھا کہ ایک نوجوان اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہے ایک درندہ غار کے منہ پر بیٹھا ہوا چوکیداری کے فرائض سرانجام

دے رہا ہے.... میں نے اس نوجوان سے پوچھا کیا تو اس درندے سے نہیں ڈرتا.... اس نے جواب دیا:-

اے شخص اچھا ہی ہوتا تو اس درندے کی بجائے اس کے خالق ومالک سے ڈرتا....

پھر وہ نوجوان اس درندے کی طرف متوجہ ہوا اور کہا:-

اے درندے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک کتا ہے اگر اللہ نے رزق کے بارے میں کچھ حکم دیا ہے تو میں منع نہیں کرتا ورنہ تو چلا جا۔

تو وہ دم دبا کر بھاگ گیا....

پھر اس نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا:

اے پروردگار میں تیری عزت وعظمت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں اگر میرے لئے تیرے پاس خیر ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے....

ابھی وہ نوجوان یہ بات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ اس کی روح نکل گئی میں نے اپنے نیک دوستوں کو اکٹھا کیا تاکہ اس کی تجہیز تکفین کی جائے جب ہم غار پر پہنچے تو اس میں کوئی موجود نہ تھا.... البتہ ایک غیبی آواز آرہی تھی.... کہ اے ابوسعید لوگوں کو واپس کردو کیونکہ نوجوان کو اٹھا کر لے جایا جاچکا ہے.... (حوالہ شرح الصدور)

درخت سے دینار کی بارش

52.... خواجہ حسن ابوالخیر خاقانی رحمۃ اللہ علیہ سفر میں تھے ان کی مونچھیں بڑھ گئیں۔ ایک حجام ملا.... خواجہ سے عرض کیا آئیے مونچھیں درست کروالیجیے....

خواجہ نے فرمایا کہ: میرے پاس پیسے نہیں ہیں.... حجام نے کہا کہ پھر کبھی دے دیجیے گا.... جب اس مزین نے آپ کے بال درست کیے.... آپ ایک درخت کے نیچے

تشریف فرما تھے.... سر اوپر اٹھایا اور کہا:

اے اللہ! میں کس سے درخواست کروں؟

جونہی خواجہ نے یہ کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے درخت سے سرخ دینار جھڑنے شروع ہوگئے.... یہاں تک کہ زمین ان سے بھر گئی مزین حیران رہ گیا.... خواجہ نے مزین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جتنا اٹھا سکتا ہے اٹھالے اور وہاں سے رخصت ہوگئے....

سمندر نے سوئی لوٹا دی

53.... صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ سمندر میں سفر کے دوران کچھ سی رہے تھے کہ ان کی سوی گر پڑی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

''یارب! میں تجھے اس وقت تک قسم دیتا رہوں گا جب تک تو مجھے میری سوئی نہ لوٹا دے....''

تو ان کی سوئی مل گئی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پکڑ لی....

پھر جب سمندر میں طوفان آیا اور کشتی والے بے حد پریشان ہوگئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمندر سے فرمایا:

سا کن ہو جا تو تو ایک حبشی غلام کی طرح ہے....''

تو سمندر ٹھہر گیا یہاں تک کہ زیتون کی طرح ہوگیا.... (حوالہ بحر الدموع)

تبلیغ کی برکت سے غیب سے پانی کا تحفہ

54.... حضرت سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان متاخرین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے، ہیں جو شام میں باقی رہ گئے تھے.... آپ سے ایک روایت نقل ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے ایک گروہ کے ساتھ بھیجا تا کہ میں انہیں دعوت

اسلام دوں۔ انہوں نے مجھ سے اسلام کی دعوت قبول نہ کی.... میں تشنہ لب تھا لہذا میں نے ان سے پانی مانگا.... انہوں نے پانی دینے سے انکار کردیا اور کہنے لگے تمہیں اسی حالت میں رکھیں گے حتیٰ کہ تم مرجاؤ.... میرے پاس ایک چادر تھی جسے اوڑھ کر میں دھوپ میں ہی سوگیا.... میں نے خواب میں دیکھا کہ

ایک آنے والا آیا جس کے ہاتھ میں شیشے کا پیالہ تھا اور ایسا خوب صورت پیالہ کہ شاید ہی لوگوں نے کبھی ایسا پیالہ دیکھا ہو اس میں ایسا میٹھا شربت تھا کہ لوگوں کو شاید ہی ایسا میٹھا شربت نصیب ہوا ہو.... اس نے یہ شربت مجھے دیا اور میں نے پی لیا.... پینے کے بعد میں بیدار ہوگیا....

آپ فرماتے ہیں: خدا کی قسم جب سے میں نے وہ شربت پیا ہے مجھے کبھی پیاس لگی ہے نہ بھوک.... (حوالہ شواہد النبوۃ)

شیر کی سواری

55.... حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیوی بہت تند مزاج تھیں، شیخ کی زندگی کو اپنی بدخلقیوں سے تلخ کر رکھا تھا.... ایک بار ایک مرید حضرت شیخ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے شیخ جنگل تشریف لے جاچکے تھے.... مرید نے دروازے پر دستک دی.... شیخ کی اہلیہ نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو؟

بیوی نے شیخ کا نام سنتے ہی ان کی سینکڑوں شکایتیں بیان کر کے کہا کہ احمق ہو، عمر ضائع کرنے کے لیے اتنا طویل سفر کیا، شیخ کی حقیقت کو مجھ سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے.... مرید بہت آزردہ خاطر ہوئے، روتے ہوئے جنگل کی طرف گزرے، دیکھا کہ

شیخ شیر پر سوار ہیں اور لکڑیوں کا گٹھا بھی شیر پر لادے ہوئے ہیں اور ہاتھ میں سانپ کا کوڑا، شیخ نے مرید کی افسردگی سے سمجھ لیا کہ یہ

بے چارہ بیوی کا تنگ کیا ہوا ہے....

آپ نے فرمایا:-

کچھ غم نہ کرو.... اللہ تعالیٰ نے بیوی ہی کی بدمزاجی پر صبر کرنے سے مجھے یہ درجہ عطاء فرمایا ہے....

میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا

56.... استاد ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ صوفیا کی ایک جماعت کو ایک سفر پیش آیا.... اس میں ایک شخص بیان کرتا تھا کہ اثنائے راہ میں ہم ایک گھنے جنگل سے گزرے، کسی قریبی مقام سے شیر کے ڈھارنے کی آواز آ رہی تھی.... اور اس کی دہشت سے ہمارے اوسان خطا ہوئے جاتے تھے.... اسی حال میں ہم نے ایک جگہ دیکھا کہ

ایک شخص گہری نیند میں پڑا سو رہا ہے.... اور اس کے سرہانے اس کا گھوڑا چرنے میں مشغول ہے....

ہم نے اسے بیدار کر کے کہا کہ

آرام کرنے کی جگہ نہیں ہے.... اس پاس شیروں کی کچھاریں معلوم ہوتی ہیں۔ تمہیں ڈر نہیں لگتا؟

یہ سن کر اس شخص نے جواب دیا

''مجھے خدا کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہوئے شرم آتی ہے....''

اتنا کہہ کر وہ پھر سو گیا اور ہم اسے اسی حال میں چھوڑ کر آگے چل دیے.... معلوم ہوا کہ جس کے دل میں خدا سے شرم وحیاء ہوتی ہے وہ دنیا کی کسی چیز سے نہیں ڈرتا....

(حوالہ رسالہ القشیریہ)

کفن سے پرندے کی آمد

57 ....حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن تھے ساری زندگی اسلام کی تبلیغ میں گزاری اس کا آپ کو یہ انعام ملا کہ میمون بن مہران تابعی محدث کا بیان ہے:-

میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازہ میں حاضر تھا....جب لوگ نماز جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے، تو بالکل ہی اچانک نہایت تیزی کے ساتھ ایک سفید پرندآیا اور ان کے کفن کے اندر داخل ہوگیا...

نماز کے بعد ہم لوگوں نے ٹٹول ٹٹول کر بہت تلاش کیا....مگر اس پرند کا کچھ بھی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا اور کیا ہوا؟.... (مستطرف ج۲ص۲۸۱)

گناہ سے بچنے پر موت کے وقت خوشخبری

58 ....جب لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کر چکے اور قبر پر مٹی برابر کی جا چکی، تو تمام حاضرین نے ایک غیبی آواز سنی کہ کوئی شخص بلند آواز سے یہ تلاوت کر رہا ہے:

یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة (سورۃ الفجر)

اے اطمینان پانے والی جان! تو اپنے رب کے دربار میں اس طرح حاضر ہو جا کہ تو خدا سے خوش ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے....

(مستطرف ج۲ص۲۸۱ و کنز العمال ج۱۶ و حاشیہ کنز العمال ص۷۳)

حضرت جبریل علیہ السلام کا دیدار

یہ بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک کرامت ہے کہ انہوں نے

دو مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا.... (حوالہ شواہد النبوۃ)

نابینا کو بینائی مل گئی

59 .... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن مسجد کو جا رہے تھے کہ راستے میں آپؓ کو ایک خوبصورت عورت ملی.... آپ کے دل میں اس کے لیے کچھ رغبت سی پیدا ہو گئی.... اس پر آپ نے فرمایا:-

اے اللہ! تو نے مجھے آنکھیں بطور نعمت عطا کی ہیں.... مجھے ڈر ہے وہ کہیں عذاب نہ بن جائیں اور تو انہیں چھین لے۔

یہ کہنا تھا کہ آپ کی آنکھیں جاتی رہی.... آپ جب مسجد میں جاتے تو اپنے ایک بھتیجے کو ہمراہ لے جاتے وہ منبر کے سامنے منہ کر کے آپؓ کو بٹھا دیتا اور چلا جاتا.... اور جا کر لڑکوں سے کھیلتا رہتا.... آپؓ کو جب بھی کوئی ضرورت لاحق ہوتی آپ اس لڑکے کو بلا لیتے اور اسے کبھی کبھی کھیل کود میں مشغول ہونے کے سبب تنبیہ بھی کر دیتے....

ایک دن آپ کو کوئی حاجت درپیش ہوئی تو آپ نے اس لڑکے کو بلایا.... چونکہ وہ اس وقت کھیل کود میں مصروف تھا اس لیے آپ کے پاس نہ آیا.... آپ لڑکے کی حکم عدولی کے سبب ڈرنے لگے کہ کہیں میری رسوائی نہ ہو....

چنانچہ آپؓ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی:-

اے اللہ! تو نے مجھے آنکھیں بطور نعمت عطا کی تھیں مجھے خوف تھا کہ یہ کہیں عذاب نہ بن جائیں پس تو نے انہیں قبض کر لیا اور اب مجھے اپنی رسوائی کا ڈر ہے۔

بس یہ کہنا تھا کہ آپؓ کی آنکھیں بعینہ روشن ہو گئیں.... آپؓ اپنے گھر تشریف لے گئے.... راوی کا بیان ہے میں نے آپؓ کو بینا اور نابینا دونوں طرح دیکھا ہے۔

(حوالہ شواہد النبوۃ)

اللہ سے دوستی پر بادل کا سایہ

60 .... عمر بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے معروف تابعین میں سے تھے.... ایک روز ایک ساتھی آپ کے پیچھے ہولیا.... بیابان میں جا کر دیکھا کہ بکریاں چر رہی ہیں مگر آپ ایک کھلی جگہ سوئے ہوئے ہیں اور آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا آپ پر سایہ کئے ہوئے ہے.... جب بیدار ہوئے تو اس شخص نے کہا: عمرو! آپ کو مبارک ہو کہ بادل بھی غلامی کے لیے حاضر رہتے ہیں.... عمرو نے اسے قسم دے کر کہا کہ میری زندگی میں یہ بات کسی کو نہ بتانا....

ایک دفعہ آپ جنگی مہم پر گئے تو اپنے ساتھیوں کے گھوڑوں کی نگہداشت کی ذمہ داری سنبھالی اور انہیں آرام کے وقت چراتے مگر بادل کا ایک ٹکرا آپ پر سایہ کرتا.... آپ نماز میں مشغول رہتے مگر درندے آپ کے گھوڑوں کی پاسبانی کرتے....

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ سے طلب کیا ہے دو چیزیں مل گئی ہیں.... مگر ایک باقی ہے....

پہلی چیز تو یہ ہے کہ وہ مجھے دنیا سے بے رغبت کر دے.... سو ایسا ہی ہو گیا ہے.... دوسرے مجھے نماز کی توفیق عطا فرمائے چنانچہ یہ نعمت بھی عطا کی گئی ہے.... اب نعمت شہادت کی تمنا ہے شاید وہ بھی عطا ہو جائے.... (حوالہ شواہد النبوت)

اللہ تیرا بن جائے

61 .... علامہ باقعی فرماتے ہیں....

میں نے علم وتقویٰ کے مجمع البحرین بعض مشائخ کے بارے میں سنا ہے کہ جب ان سے کوئی دعا کی درخواست کرتا تو کان اللہ لك (اللہ تیرا ہو جائے) فرماتے۔ (نزھۃ المجالس)

راہ مولیٰ کس طرح ملتی ہے؟

62 ....ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم شیخ ابوسعید خرازؒ کے ساتھ دریا کے کنارے جارہے تھے....آپ نے دیکھا کہ ایک شخص دور سے آرہا ہے....آپ نے ہمراہیوں کو روکا یہ شخص کوئی ولی اللہ لگتا ہے....وہ شخص ایک حسین وجمیل نوجوان تھا....جس کے ہاتھ میں لوٹا اور دوات تھی اور کاندھے پر گلیم لٹکی ہوئی تھی....شیخ ابوسعید نے اس کے ہاتھ میں دوات دیکھی تو اپنے پہلے خیال کو غلط کرنے لگے....اور نوجوان سے سوال کیا....

اے نوجوان! راہ مولا کس طرح ملتی ہے؟

اس نے جواب دیا....

> اے ابوسعید! اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے دو راستے ہیں....ایک خاص راستہ اور ایک عام راستہ، عام راستہ وہ ہے جس پر تم اور تمہارے ہمراہی چل رہے ہیں....اور خاص راستہ یہ ہے....اتنا کہہ کر وہ پانی پر چل کر ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا....

شیخ ابوسعید یہ دیکھ کر حیران وششدر رہ گئے کہ اس نوجوان کو رب تعالیٰ نے کیسی کرامت عطا فرمائی ہے....رضی اللہ عنہم.... (ص ۳۰۹)

اولیاء سے جھوٹ بولنے کا انجام

63 ....صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ چند سوداگر اونٹوں پر شکر لادے جارہے تھے....حضرت بابا فرید صاحبؒ نے ان سے دریافت کیا کہ ان اونٹوں پر کیا ہے....انہوں نے جواب دیا....نمک ہے....

حضرت نے فرمایا کہ: نمک ہی ہوگا....جب سوداگر اپنی منزل پر پہنچے اور شکر کی بوریاں کھولیں تو ان میں سے شکر کی بجائے نمک نکلا....بہت شرمندہ ہوئے اور حضرت

شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہماری خطا معاف کر دیجئے.... جب حضرت نے کرم کی نگاہ کی تو نمک پھر شکر بن گئی.... (حوالہ اخبار الاخیار)

شیر کی سواری کرنی ہے؟

64 .... حضرت سفیان ثوری اور شیبان راعی رضی اللہ عنہما حج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے.... حضرت سفیان فرماتے ہیں اچانک ہمارے راستے میں ایک شیر آ گیا.... حضرت سفیان (شیبان راعی سے مخاطب ہو کر) اس کتے کو آپ دیکھ رہے ہیں، جو سامنے آ رہا ہے....

حضرت شیبان: ڈرو نہیں!

اور حضرت شیبان کی آواز سنکر شیر کتے کی طرح دم ہلانے لگا.... اور ان کو خوش کرنے لگا.... اور حضرت شیبان نے اس کا کان گرم کیا....

حضرت سفیان: شیبان! آخر یہ سب کیا ہے؟

حضرت شیبا: کچھ بھی نہیں سفیان: اگر مجھے شہرت کا اندیشہ نہ ہوتا تو اپنا زاد سفر اس کی پشت پر لاد کر مکہ معظمہ تک لے جاتا....

ایک بزرگ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ پہاڑ پر رہتے تھے جب بارش ہوتی یا انہیں سردی لگتی تو کئی شیر جمع ہو کر انہیں لپٹا لیتے اور ان کے جسم کو گرمی فراہم کرتے....

(بحر الدموع مصنف ابن جوزیؒ)

محبت الٰہی کے اثرات

65 .... ایک بزرگ نے حضرت سمنون رضی اللہ عنہ کو مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے محبت کا کلام فرماتے ہوئے سنا.... ایک چھوتی سی چڑیا آئی قریب ہوئی اور قریب سے قریب آتی گئی یہاں تک کہ آ کر ان کے ہاتھ پر بیٹھ گئی.... پھر اتر کر زمین پر چونچ

مارنے لگی.... اور زمین سے خون نکلا.... اور وہ فوراً مر گئی....

اسی طرح آپ ایک روز مسجد ہی میں محبت کا کلام کر رہے تھے.... ناگہاں مسجد کی ساری قندیلیں ٹوٹ کر گر گئیں....

شیخ ابوالربیع مالقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تنہا سفر میں تھا.... اللہ تعالیٰ نے میرے ہمراہ ایک پرندہ متعین فرما دیا تھا جو رات کو مجھ سے باتیں کرتا.... اور یا قدوس یا قدوس کا ذکر کرتا.... اور صبح ہوتی تو پروں کو پھڑ پھڑاتا اور کہتا.... سبحان الرزاق....

عاشق خدا سے بدگمانی کا انجام

66 .... فقہاء کی ایک جماعت کسی بزرگ کی زیارت کو گئی، ان کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کی قرأت میں غلطی پا کر فقہاء کی عقیدت زائل ہو گئی.... رات کو سوئے، تو سب کو احتلام ہوا.... صبح اندھیرے منہ تالاب کے کنارے کپڑے اتار کر سب فقہاء ٹھنڈے پانی سے غسل کے لئے داخل ہوئے.... اتنے میں ایک شیر آ کر کپڑوں پر بیٹھ گیا.... اب ان کا حال یہ ہوا کہ شیر کے خوف سے ٹھنڈے پانی میں کھڑے رہے....

ناگہاں بزرگ وہاں آ پہونچے اور انہوں نے شیر کا کان پکڑ کر فرمایا:-

میں نے تجھ سے کہا تھا کہ میرے مہمانوں کو تکلیف نہ دینا....

پھر فقہاء کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا:

آپ حضرات ظاہر کی اصلاح میں ہیں تو شیر سے ڈرتے ہیں.... ہم اصلاح باطن میں ہیں تو شیر ہم سے ڈرتا ہے....

حضرت علامہ یافعی یمنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں....

میں نے جنگلوں میں قیام فرمانے والے ایک بزرگ سے دریافت فرمایا کہ: آپ شیروں میں کس طرح رہتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا.... مجھے ہیبت ربانی کا لباس پہنا دیا گیا تھا تو میں خود شیروں سے بڑا شیر تھا.... شیر مجھے دیکھ کر بھاگتے....

نفس وشیطاں کو زیر کرتے ہیں
سچ کہو تو دلیر ہیں یہ لوگ
شیر کتے ہیں ان کی چوکھٹ کے
حق تعالیٰ کے شیر ہیں یہ لوگ

(ص ۲۷۰)(حوالہ روض الریاحین)

سونے کی چادر

67.... حضرت محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کئی سال تک حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا لیکن میں نے صرف ایک مرتبہ آپ کو غصہ کی حالت میں دیکھا اور اس دن غصہ کی بات یہ تھی کہ بازار میں جاتے ہوئے ایک دکاندار نے آپ کے شاگرد کو پکڑ لیا اور کہا کہ تو نے میری فلاں چیز لے کر کھائی ہے.... دام دے دے.... آپ نے یہ ماجرا دیکھ کر دکاندار سے کہا کہ بھائی معاف کر دے....

اس نے کہا میں ہرگز معاف نہیں کرتا اس بات پر آپ کو غصہ آ گیا.... اور اپنی چادر کندھے پر سے اتار کر زمین پر پٹخ دی.... چنانچہ اسی وقت وہ چادر خالص سونے سے بھر گئی.... اور دکاندار سے کہا کہ

جس قدر تیرا حق ہے اس میں لے لے.... مگر خبردار زیادہ نہ لینا اگر ایسا کرے گا تو ہاتھ خشک ہو جائے گا....

چنانچہ دکاندار نے اپنے حق کے مطابق اٹھا لیا لیکن پھر لالچ کی وجہ سے جو دوبارہ ہاتھ بڑھایا تو خشک ہو گیا....

عاشق مردہ کی ہنسی

68.... حضرت محمد بن علی بن جعفر ابوبکر الکتانی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صوفیہ کے ائمہ اور عارفوں کے اکابر میں سے ایک ہیں، جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے طبقے سے صحبت رہی....

مردہ ولی بول رہا تھا کرامت ملاحظہ ہو فرماتے ہیں میں صحرا میں تھا میں نے ایک مردہ فقیر کو دیکھا جو ہنس رہا تھا میں نے اسے کہا آپ مردہ ہو کر کیسے ہنس رہے ہیں ہاتف نے مجھے جواب دیا کہ

اے ابوبکر اللہ کریم کے عاشقوں کا یہی حال ہوتا ہے....

(حوالہ جامع کرامات اولیاء مصنف علامہ یوسف نبہانیؒ)

عاشق خدا کی عاشقانہ موت

69 ....ایک دن ایک درویش حضرت ابوعلی وقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوعلی مجھے ایک علیحدہ مکان چاہیئے تا کہ میں مرجاؤں....آپ نے ایک حجرہ دیا اور وہ اس میں چلا گیا....تھوڑی دیر کے بعد آپ اُسے دیکھنے گئے دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور وہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے....اس نے آواز دی....

اے ابوعلی! مجھے پریشان نہ کر....

آپ واپس آگئے.... یہاں تک کہ وہ اللہ اللہ کہتے ہوئے فوت ہو گیا....آپ نے غسال اور کفن لانے کے لیے آدمی بھیجا....پھر اندر جا کر جو دیکھا تو اس کا کہیں نشان نہ پایا....حیران ہوئے اور کہا:

''الٰہی! تو نے ایسے شخص کو بھیجا جو میں نے دیکھا مگر اب کہیں نظر نہیں آتا....''

آواز آئی....ایسے شخص کو کیا ڈھونڈتا ہے جسے ملک الموت نے ڈھونڈا لیکن نہ پایا.... فرشتوں نے تلاش کیا لیکن بے سود حوروں نے جستجو کی لیکن نہ ملا....آپ نے بارگاہ ربانی میں عرض کیا الٰہی وہ کہاں گیا؟ آواز آئی:

فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

بہترین پاکیزہ مقام رکھنے والے اپنے اللہ کے پاس (حوالہ رسالہ القشیریہ)

شراب سرکہ بن گئی

70 ....شیخ عیسیٰ ہتار یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے ان کے پاس بطور تمسخر دو مٹکے شراب سے بھر کر بھیجے۔ آپ نے ایک کو دوسرے میں ڈالا اور فرمایا بسم اللہ کھاؤ....لوگوں نے کھایا تو وہ ایسا گھی تھا کہ

اس جیسی مہک و رنگ والا گھی کبھی دیکھا نہیں گیا تھا ایسی حکایات جن سے اعیان کو تبدیل کرنے کا ثبوت ملتا ہے لاتعداد ہیں....

زہر مشروب بن گیا

71 ....ایک کافر بادشاہ مسلمانوں کے علاقوں پر قابض ہوا ان کی خونریزی اور لوٹ مار کی اور کچھ فقراء و درویشوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا....ایک بزرگ اس بادشاہ کے پاس گئے....اور اسے منع کیا کہ ایسا نہ کرے....

باشاہ نے کہا:

اگر سچے ہو تو اپنی صداقت کا کچھ ثبوت پیش کرو بزرگ نے زمین پر پڑی ہوئی اونٹ کی مینگنی کی طرف اشارہ کیا تو وہ مینگنیاں چمکدار جواہرات میں بدل گئیں....اور زمین پر رکھے ہوئے مٹی کے پیالوں کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ ہوا پر اُڑ کر پانی سے لبریز اوندھے منہ زمین کی طرف ہو گئے....

مگر ان میں سے کسی سے بھی پانی کا کوئی قطرہ نہیں ٹپکا....بادشاہ یہ دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا....اس کے ایک مشیر نے کہا: اسے کوئی اہم ...... نہ سمجھے یہ تو بس جادو ہے....

بادشاہ نے بزرگ سے کہا:

کچھ اور کمال دکھاؤ....

بزرگ نے آگ روشن کرنے کا حکم دیا.... جب آگ خوب بھڑک اٹھی.... اس وقت اپنے درویش ساتھیوں سے کہا مجلس سماع گرم کرو.... سماع سن کر بزرگ پر وجد طاری ہوا تو بزرگ فقراء کے ساتھ آگ میں داخل ہو گئے....

اس وقت بادشاہ کے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر بزرگ نے اسے بھی آگ کے اندر چاروں طرف گشت کرایا.... اور کچھ دیر اسے لئے ہوئے غائب ہو گئے.... اور کسی کو خبر نہیں کہ کہاں گئے.... بادشاہ اپنے بیٹے کے غائب ہونے پر بہت گھبرایا....

تھوڑی دیر بعد شہزادہ بزرگ کے ساتھ واپس لوٹ کر آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں انار اور دوسرے میں سیب تھا.... بادشاہ نے اپنے بیٹے سے پوچھا: تم کہاں تھے؟

اس نے کہا: ایک باغ کے اندر تھا، وہاں سے میں نے دو پھل توڑے ہیں.... بادشاہ کے مشیروں نے اسے پھر بدظن کیا.... چنانچہ اس نے زہر قاتل سے لبالب ایک پیالہ بزرگ کے سامنے پیش کیا جس کا ایک قطرہ بھی جان لینے کے لئے کافی تھا اور کہا اگر تم سچے ہو تو اس پیالے کو پی جاؤ....

بزرگ نے سماع شروع کرنے کو کہا: سماع میں جب انہیں وجد آیا تو انہوں نے پیالہ اٹھا کر غٹا غٹ پی لیا.... بزرگ کے جسم پر جو لباس تھا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا.... دوسرا لباس پہنایا گیا اس کا بھی وہی حال ہوا....

اسی طرح کئی لباس ان کے جسم پر پہنائے گئے اور سب پارہ پارہ ہو جاتے.... کئی لباسوں کے بعد آپ کے جسم سے پسینہ خارج ہوا.... اور لباس سلامت رہ گیا.... یہ ظاہر و باہر کرامات دیکھ کر کافر بادشاہ قتل و فساد سے باز آیا.... اور عجب نہیں کہ مسلمان ہو گیا ہو.... واللہ تعالیٰ اعلم

ایسی ہی ایک کرامت حضرت سید احمد بن رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت رکھنے والے ایک بزرگ کی منقول ہے.... جو بغداد پر مغلوں کے حملہ کے وقت ظاہر ہوئی تھی....

(رضی اللہ عنہ) (ص ۶۳، ۶۴، ۶۴) (حوالہ روض الریاحین)

آپ کا گھر کیوں نہیں جلا؟

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک بار چند چھپر آگ سے جل گئے اور ان کے بیچ میں ایک جھونپڑا نما گھر باقی رہ گیا.... اس وقت حضرت ابو موسیٰ بصرہ کے سردار تھے.... آپ کو اس حال کی خبر ہوئی تو اس چھپر کے مالک کو بلوایا دیکھا تو ایک پیر مرد تھے، آپ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ تمہارا چھپر نہ جلا؟

انہوں نے کہا کہ میں خدا تعالیٰ کو قسم دے دی تھی کہ اس کو نہ جلا....

حضرت ابو موسیٰ ﷛ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ

میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے سروں کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہوں گے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کو کچھ قسم دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو سچا کر دے گا....

اور یہ بھی انہیں سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک بار آگ لگی تو ابو عبیدہ خواص رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو آگ کے اوپر چلنے لگے.... حاکم بصرہ نے ان سے عرض کیا کہ دیکھئے آپ جل نہ جائیں....

آپ نے فرمایا کہ:

میں خدا تعالیٰ کو قسم دے دی ہے کہ مجھ کو آگ سے نہ جلا دے۔

حاکم نے عرض کیا کہ: تو پھر آگ کو بھی قسم دیجئے کہ وہ بجھ جاوے....

آپ نے آگ کو قسم دی وہ بجھ گئی.... (حوالہ تذکرۃ الاولیاء)

چند قدم میں بیت المقدس پہنچ گئے

73.... شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں بیت المقدس کے ارادہ سے چلا اور راستہ بھول گیا.... اچانک ایک عورت ملی اور میرے سامنے آئی میں

نے کہا: اے مسافرہ کیا تو بھی راستہ بھول گئی ہے؟ اس نے کہا:

اس کا پہچاننے والا کیونکر مسافر ہو سکتا ہے اور اس کی محبت رکھنے والا کیونکر گمراہ ہو سکتا ہے؟

پھر مجھ سے کہا تو میری لکڑی کا سرا پکڑ کر میرے آگے آگے چل.... چنانچہ میں اسی لکڑی کا سرا پکڑ کر آگے آگے اس کے سات قدم چلا تھا یا کچھ کم زیادہ کہ (اتنے میں میں نے بیت المقدس کی مسجد دیکھی میں نے آنکھوں کو ہاتھ سے مل کر کہا شاید مجھ سے غلطی ہو گئی ہے....)

اس نے کہا:-

اے شخص تیری سیر و سیاحت زاہدوں کی سیر ہے اور میری سیر عارفوں کی سیر ہے.... زاہد چلتا ہے اور عارف اڑتا ہے اور چلنے والا اڑنے والوں کو کب پہنچ سکتا ہے پھر وہ غائب ہو گئیں.... میں نے اس کے بعد انہیں نہ دیکھا.... (حوالہ کرامات اولیاء)

حیران کن سفر اور پراسرار صفات والا ولی

74.... ایک بزرگ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کوہ لبنان پر عباد و زہاد کی زیارت کے ارادے سے گئے.... انہیں پاؤں میں چوٹ لگ گئی.... ایک چٹان پر بیٹھ رہے.... ساتھیوں نے کہا: ہم اطراف کی سیر کر کے ابھی آ جاتے ہیں.... مگر وہ لوگ دوسرے روز بھی ان کے پاس نہیں آئے.... بزرگ فرماتے ہیں:

میں تنہا رہا، وضو کے لئے پانی تلاش کیا تو نیچے ایک چشمہ ملا، نماز پڑھنے لگا تو کہیں سے قرأت کی میٹھی آواز کانوں میں پڑی.... نماز پڑھ کر آواز کی طرف گیا تو غار کے اندر ایک نابینا شخص کو دیکھا سلام کیا.... جواب دیکر انہوں نے پوچھا: تم جن ہو یا انسان؟ میں نے کہا انسان ہوں، فرمایا:-

لاالٰہ الااللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ

یہاں تیس سال میں میرے پاس آنے والے تم پہلے آدمی ہو.... پھر فرمایا: تم شاید تھکے ہو.... سو جاؤ.... میں غار کے اور اندر گیا تو وہاں تین قبریں تھیں، وہیں سو رہا.... ظہر کا وقت ہوا تو انہوں نے مجھے پکارا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے نماز کا وقت ہے.... میں نے نماز کے وقت کا ان سے زیادہ علم رکھنے والا نہیں دیکھا.... میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، وہ عصر تک پڑھتے رہے، عصر بعد کھڑے ہو کر یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اِرْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مغرب کی نماز سے فراغت کے بعد میں نے ان سے دریافت کیا یہ دعا آپ کو کہاں سے پہونچی؟ فرمایا: جو شخص دن میں تین بار اس دعا کو پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کو ابدال میں داخل کرے گا....

میں نے پھر عرض کیا یہ دعا آپ کو کس نے تعلیم فرمائی؟

فرمایا: تیرا ایمان اس جواب کو برداشت نہیں کر سکے گا....

عشاء کی نماز کے بعد پوچھا کیا کچھ کھاؤ گے۔ میں نے عرض کیا، ہاں.... فرمایا: غار کے اور اندر چلے جاؤ اور جو کچھ میسر ہو کھا لو.... وہاں میں نے دیکھا کہ پھر پر اخروٹ، منقیٰ، انجیر، سیب وغیرہ فروٹ الگ الگ رکھے ہیں.... میں نے ان میں سے خواہش کے مطابق کھایا.... وہ بزرگ رات بھر مشغول عبادت رہے.... سحر کے وقت انہوں نے نماز وتر پڑھی.... پھر کچھ تناسل کیا.... اور بیٹھے اور نماز صبح پڑھ کر بیٹھے ہی بیٹھے سو گئے....

آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب دو نیزہ بلند ہو گیا تو وہ بیدار ہو گئے.... اور وضو کر کے پھر غار میں آ گئے.... میں نے ان سے پوچھا:

یہ میوے یہاں کہاں سے آتے ہیں؟.... اتنے لذیذ میوے تو میں نے زندگی میں نہیں کھائے۔ فرمایا:

تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے کہ یہ کہاں سے، کس طرح آئے....

اس وقفہ میں ایک پرندہ آیا جس کے دونوں بازو سفید، سینہ سرخ اور گردن ہری تھی، اس کے منہ میں منقی تھا اور پنجوں میں اخروٹ اس نے منقی منقوں میں اور اخروٹ اخروٹوں میں رکھ دیا.... پرندہ کی آہٹ پا کر وہ بزرگ کہنے لگے...

دیکھا تم نے.... یہ پرندہ میرے پاس یہ اشیاء تیں سال سے ہر روز سات بار لاتا ہے اور اب تم بھی ہو تو روزانہ پندرہ بار لائے گا....

اور اب اس کہانی کے لئے مجھے معاف رکھو....ان کا لباس کیلے کے پتوں جیسا درخت کی چھال کا تھا....جس کے متعلق فرمایا کہ:

یہی پرندہ عاشورہ کے دن اس چھال کے دس ٹکڑے لاتا ہے جسے ایک بڑی سوئی کے ذریعہ سی کر لباس بنا لیتے ہیں....ان کے پاس بڑی سوئی کے علاوہ ایک پتھر تھا جس کی گہرائی میں پانی رکھ کر بالوں پر لگانے سے بال صاف ہو جاتے تھے....

ایک روز میرے سامنے ہی ان کے پاس سات آدمی آئے جن کی آنکھیں لمبائی کی جانب کھینچی ہوئی، سرخ سرخ تھیں....جسم پر ان کے بالوں ہی کا لباس تھا.... بزرگ نے مجھ سے فارسی زبان میں فرمایا:

ان سے نہ گھبرانا یہ مسلمان جن ہیں....ان میں سے ایک نے انہیں سورۂ طٰہٰ دوسرے نے سورۂ فرقان سنائی اور تیسرے نے سورۂ رحمٰن کی کچھ آیات سیکھیں اور پھر سب چلے گئے۔

حضرت کو میں نے سجدہ کے اندر بعض اوقات یہ دعا کرتے سنا....

اَللّٰھُمَّ اٰمِنْ عَلَیَّ بِاِقْبَالِی عَلَیْکَ وَاُصْگَائِی اِلَیْکَ وَاِنْصَاتِیْ لَکَ وَالْفَھْمُ عَنْکَ وَالْبَصِیْرَۃُ فِیْ اَمْرِکَ وَالنَّفَا ذُفِیْ خِدْمَتِکَ وَحُسْنِ الْاَدَبَ فِیْ مُعَامَلَتِکَ.

یہ دعا باواز بلند پڑھا کرتے تھے....میں نے پوچھا یہ دعا آپ نے کس سے سیکھی؟

فرمایا: یہ دعا مجھے الہام میں بتائی گئی۔ ایک شب میں اس دعا کو پڑھ رہا تھا کہ ہاتف کی

آواز سنائی دی کہ یہ دعا جب مانگو تو اونچی آواز سے مانگنے میں مقبولیت ہے....

راوی کہتے ہیں کہ میں چوبیس روز وہاں ان کے پاس رہا....اس کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا، اپنا ماجرا بیان کرو کہ یہاں کیسے پہونچے؟ جب میں نے سرگزشت بتائی تو فرمایا: اگر یہ پہلے سے معلوم ہوتا تو تمہیں میں اتنے دنوں روک کر تمہارے ساتھیوں کو زحمت میں نہ ڈالتا.... مجھے واپسی کا راستہ نہیں معلوم تھا....زوال کے وقت مجھ سے کہا کہ اٹھو چلو....میں نے عرض کیا، کچھ نصیحت فرمائیں، فرمایا:

> ''ادب سیکھو، اور بھوکا پیاسا رہنے کی عادت ڈالو مجھے امید ہے کہ تم قوم (اہل اللہ) سے جاملو گے''

اور مجھے ایک ہدیہ بھی دیا۔ وہ یہ کہ فرمایا:

> ''طواف زیارت کے روز مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان تلاش کروا اپنا ایسا شخص ملے گا، ان سے میرا اسلام عرض کرنا، اور اپنے حق میں دعا کی درخواست کرنا۔''

مجھے غار سے ساتھ لے کر نکلے.... دہانہ پر ایک درندہ منتظر تھا، اس سے کچھ فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا....اور مجھے حکم دیا کہ اس جانور کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ.... جہاں جا کر رک جائے وہاں سے دائیں بائیں نگاہ اٹھانا تمہیں راستہ مل جائے گا....درندہ جہاں رکا، میں نے وہاں سے دایاں جانب دیکھا تو دمشق کی گھاٹی نظر آئی....

میں جامع دمشق میں گیا ساتھیوں سے ملاقات ہوئی....میں نے ان سے حضرت کا ذکر کیا....اور پھر وہ سب اور بہتر لوگ میرے ساتھ حضرت کی زیارت کے اشتیاق میں نکلے....تین روز تک متواتر سرگرداں رہے مگر پتہ نہیں چلا....اس سے سمجھا گیا کہ حضرت کا مسکن صرف میرے لئے ظاہر کیا گیا تھا، اوروں کے لئے مستور ہو گیا....

اس کے بعد میں ہر سال حج میں جاتا اور زمزم ومقام ابراہیم کے مابین طواف زیارت کے دن تلاش کرتا....نویں سال کے حج میں بعد عصر ملاقات نصیب ہوئی....میں

نے انہیں سلام کیا.... انہوں نے جواب دیا.... پھر میں نے درخواست دعا کی، انہوں نے میرے حق میں دعائیں کیں.... پھر میں عرض گزار ہوا....

ابراہیم کرمانی آپ کو سلام کہتے ہیں....

انہوں نے تعجب سے پوچھا تم نے انہیں کہاں دیکھا؟ میں نے عرض کیا کوہ لبنان کے غار میں.... پھر فرمایا: رحمہ اللہ.... میں نے پوچھا کیا ان کا انتقال ہو گیا.... فرمایا: ابھی ابھی انہیں ان کی نماز پڑھ کر ان کے بھائیوں کے ساتھ دفن کیا ہے....

ہم جب انہیں غسل دے رہے تھے تو ان کے لئے میوے لانے والا پرندہ آ کر گرا اور پھڑ پھڑا کر وہ بھی مر گیا....

ہم نے اسے بھی انکے پائنتیں دفن کر دیا.... یہ کہہ کر وہ بزرگ طواف کرنے چلے گئے.... اس کے بعد میں نے ان کی کبھی زیارت نہیں کی.... (رضی اللہ عنہم ونفعنا بہم آمین)

(حوالہ روض الریاحین) (ص ۳۸۲، ۳۸۴)

نافرمان بندہ کی بے حسی اور اللہ کی رحمت

75.... ایک شخص نے تیس برس تک اللہ تعالیٰ کا کبھی ذکر نہ کیا.... فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب تیرے فلاں بندہ نے اتنی مدت سے تیرا ذکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

اس کے ذکر نہ کرنیکی وجہ یہ ہے کہ وہ میری نعمت میں ہے.... اگر اس کو مصیبت پہونچے تو وہ ضرور مجھے یاد کرے گا....

حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کی حرکت کرنیوالی رگوں میں سے ایک رگ کو چلنے سے روکدیں.... چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ شخص کھڑا ہو کر یارب یارب کہنے لگا.... اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ میں حاضر ہوں میں موجود ہوں اے میرے بندہ اتنی مدت تک تو کہاں تھا.... (حوالہ نوادر قلیوبی)

منہ پر سانپ

76.... حضرت شیخ احمد زین علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اس حالت میں سوتے پایا کہ اس کے منہ پر سانپ اپنا منہ رکھے ہوئے ہے....وہ آدمی بیدار ہوا....اس نے سانپ کو دیکھا تو دوبارہ بڑے مزے سے سو گیا۔ یہاں تک کہ خراٹے بھرنے لگا! مجھے بڑا تعجب ہوا تو غیب سے آواز آئی

(فرشتوں کو بھی اس کے توکل پر تعجب ہوا ہے....)

اسی اثناء میں سانپ وہاں سے چلا گیا.... (حوالہ نزھۃ المجالس)

کیا آپ جانوروں سے ڈرتے نہیں

77.... حضرت ابو دائل علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو جنگل میں سوئے دیکھا قریب ہی اس کا گھوڑا چر رہا ہے....میں نے خطرات کے پیش نظر جگایا اور کہا: یہاں سے کسی محفوظ مقام پر آرام کرو یہ تو خطرناک جنگل ہے....

اس نے جواباً کہا:

مجھے رب العرش سے شرم آتی ہے کہ میں اس ذات اقدس کے علاوہ
کسی سے خوف و خطرہ محسوس کروں! (حوالہ ایضاً)

آسمان والے سے دوستی کا انعام

78.... حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بکریاں چراتے چراتے ایسی وادی میں جا پہنچے جہاں بھیڑیئے بکثرت رہتے تھے اور آپ پر تھکاوٹ اور نیند کا بھی غلبہ طاری تھا! اگر سوتے ہیں تو خطرہ ہے بھیڑیئے بکریوں پر حملہ آور ہوں اور انہیں ہلاک کر ڈالیں! اسی سوچ و بچار میں آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور یہ دعا پڑھ کر سو رہے ہے....

"اَحَاطَهٗ عِلْمُکَ وَنَفَذَتْ اِلَّا دَتُکَ وَسَبَقَ تَقْدِیْرُ کَ"

جب بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں ایک بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کر رہا ہے.... آپ حیران ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور فرمایا:

"یا موسیٰ کن لی کما ارید اکن لک کما ترید!"

میرے کلیم! میرے لئے ایسے ہو جاؤ جیسے میری رضا ہے تو میں تمہارے لئے ایسے بن جاؤں گا جیسے تمہاری رضا ہوگی....

(حوالہ نزھۃ المجالس)

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اللہ سے دوستی کے 4 انعامات

79.... کتاب "لوامع انوار القلوب" میں ہے حضرت سالم فرماتے ہیں....

میں لبنان کے ایک پہاڑ پر حضرت ذوالنون مصری (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ چل رہا تھا کہ حضرت ذوالنون نے فرمایا: اے سالم! تم میرے لوٹنے تک یہیں رہو.... پھر آپ تین یوم تک اسی پہاڑ میں رہے اور میں سخت بھوک میں زمین کی جھاڑیاں کھاتا رہا اور اس کے تالابوں کا پانی پیتا رہا.... جب تین دن گزر گئے تو آپ میرے پاس اڑی ہوئی رنگت میں تشریف لائے ان کی عقل بھی جا چکی تھی....

میں نے آپ سے پوچھا: اے ابوالفیض (یہ حضرت ذوالنون کی کنیت ہے) کیا درندوں نے آپ کو روک لیا تھا؟....

آپ نے فرمایا: مجھ سے انسانی خوف کی بات نہ کرو.... میں اس پہاڑ کے غاروں میں سے ایک غار میں داخل ہوا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جس کا سر بھی سفید تھا، ور داڑھی بھی سفید تھی.... پراگندہ اور بال غبار آلود.... کمزور ایسا لگتا تھا جیسا کہ وہ قبر سے نکل کر آیا

ہے.... شکل بری دہشت ناک تھی اور وہ نماز میں مصروف تھا....

میں نے اس سے سلام کیا تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا:

نماز.... پھر وہ نماز میں مصروف ہو گیا....

اس کے بعد وہ رکوع اور سجدوں میں مشغول رہا یہاں تک کہ عصر کی نماز ادا کر لی اور اپنی محراب کے بالمقابل ایک پتھر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور میرے ساتھ اس نے کوئی بات نہ کی.... پس میں نے ان سے بات چلائی اور کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جو میرے کام آئے اور میرے لئے دعا بھی کریں....

انہوں نے فرمایا: اے بیٹے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کو اپنا قرب عطا فرماتے ہیں اس کو چار خصلتیں عطاء فرماتے ہیں....

(۱) بغیر کنبہ اور قبیلہ کے عزت عطا فرماتے ہیں....

(۲) بغیر پڑھنے کے علم (علم لدنی) عطا فرماتے ہیں....

(۳) بغیر مال کے غناء عطا فرماتے ہیں....

(۴) بغیر جماعت کے انس عطا فرماتے ہیں....

اس کے بعد اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور تین روز کے بعد جا کر کے افاقہ ہوا میں نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ فوت ہو چکا ہے.... لیکن جب ان کو ہوش آیا تو اٹھے اور اپنے پہلو میں چشمہ سے وضو کیا اور جو نمازیں فوت ہو گئی تھیں ان کے بارے میں مجھ سے پوچھا میں نے ان کو بتلایا تو انہوں نے ان کو قضاء کیا پھر مجھے فرمایا....

میرے حبیب (اللہ تعالیٰ) کے ذکر نے میرے دل میں ہیجان پیدا کیا پھر اسی کی محبت نے میرے عقل کو زائل کر دیا تھا.... میں مخلوق کی ملاقات سے گھبراتا ہوں اور رب العالمین کے ذکر سے انس رکھتا ہوں تم سلام کے ساتھ اب مجھ سے رخصت ہو جاؤ....

تو میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے میں نے تین دن آپ کے افاقہ کی انتظار میں

اس لئے کاٹے ہیں کہ آپ مجھے کوئی اور نصیحت بھی فرمائیں گے....

توانہوں نے فرمایا:-

اپنے مولیٰ سے محبت کر.... غیر سے محبت نہ کر.... اس سے محبت کا بدلہ لینے کا ارادہ مت کر.... اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے عابدوں کے سرتاج ہیں اور زاہدوں کے لئے قابل اتباع شخصیات ہیں اور وہی اللہ کے برگزیدہ اوردوست ہیں....

اس کے بعد اس نے ایک اور چیخ ماری اور گر پڑے.... میں نے ان کو حرکت دی تو وہ فوت ہو چکے تھے بس تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ عابدین کی ایک جماعت پہاڑ سے اتری ان کو غسل دیا.... کفنایا.... جنازہ پڑھا اور ان کو دفن کر دیا.... میں نے ان عابدوں سے پوچھا کہ اس نیک آدمی کا کیا نام تھا؟....

فرمایا: ''شیبان المصاب''.... (حوالہ لوامع انوار القلوب)

صلہ ابن اشیمؒ اور تعلق مع اللہ

80 .... حضرت سیدنا حماد بن جعفر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

مجھے میرے والد نے بتایا کہ:

ایک مرتبہ ہمارا لشکر جہاد کے لئے ''کابل'' کی طرف گیا.... ہمارے ساتھ حضرت سیدنا صلہ بن اشیمؒ بھی تھے.... رات کے وقت لشکر نے ایک جگہ قیام کیا.... میں نے دل میں ٹھان لی کہ آج میں حضرت سیدنا صلہ بن اشیمؒ کو خوب غور سے دیکھوں گا کہ آپ کس طرح عبادت کرتے ہیں.... کیونکہ لوگوں میں آپ کی عبادت کا خوب چرچا ہے لہٰذا میں ان کی طرف متوجہ ہو گیا....

آپ نے نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے اور لوگوں کے سونے کا انتظار کرنے لگے....

جب لوگ خواب خرگوش کے مزے لینے لگے تو آپ ایک دم اُٹھے اور قریبی جنگل کی

طرف چل دیئے.... میں بھی چپکے چپکے آپ کے پیچھے چل دیا.... آپ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے....

یکا یک ایک خونخوار شیر نمودار ہوا اور آپ کی طرف بڑھنے لگا.... میں بہت خوفزدہ ہوا اور درخت پر چڑھ گیا....

لیکن آپ کی شجاعت پر قربان جاؤں، نہ تو آپ شیر سے ڈرے، نہ ہی اس کی طرف توجہ دی بلکہ نماز ہی میں مگن رہے.... جب آپ سجدے میں گئے تو میں نے گمان کیا کہ اب شیر آپ پر حملہ کرے گا اور آپ کو چیر پھاڑ دے گا....

لیکن شیر زمین پر بیٹھ گیا.... آپ نے اطمینان سے نماز مکمل کی اور سلام پھیرنے کے بعد شیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''اے جنگلی درندے! جا کسی دوسری جگہ اپنا رزق تلاش کر....''

آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ شیر اُلٹے قدموں چل پڑا.... وہ ایسی خوفناک آواز سے دھاڑ رہا تھا کہ لگتا تھا کہ پہاڑ بھی اس کی دھاڑ سے پھٹ جائیں گے.... آپ پھر نماز میں مشغول ہو گئے، طلوع فجر سے کچھ دیر قبل آپ بیٹھ گئے اور ایسے پاکیزہ الفاظ میں اللہ رب العزت کی حمد کی کہ میں نے کبھی حمد کے ایسے کلمات نہ سنے تھے، مگر جس کو اللہ عزوجل چاہے توفیق عطا فرمائے، وہ جس پر چاہے اپنا خاص کرم کرے.... (حوالہ عیون الحکایات)

اللہ سے دوستی پر قوت نگاہ کا تحفہ

81.... میرے دوستو! جس آدمی کے دل میں محبت الٰہی رچ بس جاتی ہے پروردگار عالم اس کی برکت سے ایسے ایسے بڑے کام کروا دیتے ہیں جو بڑی بڑی قومیں ملکر نہیں کر سکتیں.... ساتویں صدی ہجری میں مسلمانوں میں غفلت کی عجیب کیفیت تھی.... تاتاری آندھی کی طرح اٹھے اور انہوں نے مسلمانوں سے تخت و تاج چھین لیا.... بغداد میں ایک دن میں اڑھائی لاکھ مسلمانوں کو ذبح کیا گیا.... مسلمانوں پر ان کا اتنا رعب تھا

کہ ایک مقولہ بن گیا کہ اگر تمہیں کوئی کہے کہ فلاں محاذ پر تاتاریوں نے شکست کھائی تو اسے تسلیم نہ کرنا....

دربند ایک شہر تھا.... تاتاریوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو وہاں کے سب مسلمان شہر سے بھاگ نکلے.... مگر خواجہ محمد دربندیؒ اوران کے ایک خادم خاص مسجد میں بیٹھے رہے.... جب تاتاری شہزادہ شہر میں داخل ہوا تو مسلمانوں کے دولت اور مال سے بھرے ہوئے عالیشان گھروں کو دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ دیکھو، دشمن اتنا ڈرپوک ہے کہ اپنی ناز ونعمتوں سے بھری جگہوں کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہے.... اس نے فوجیوں سے کہا کہ پورے شہر میں دیکھو کہ کوئی آدمی موجود تو نہیں.... اس کو اطلاع ملی کہ دو بندے موجود ہیں.... اس نے کہا کہ گرفتار کر کے پیش کرو.... چنانچہ فوجی آئے اورانہوں نے ان دونوں کو زنجیروں سے باندھ دیا.... وہ ان کو لے کر شہزادے کے سامنے پیش ہوئے.... شہزادے نے دیکھ کر کہا کہ تمہیں معلوم نہیں تھا کہ اس شہر میں ہم داخل ہورہے ہیں....

انہوں نے کہا : ہاں! ہمیں معلوم تھا....

وہ کہنے لگا : پھر تم شہر چھوڑ کر کیوں نہیں نکلے؟....

فرمایا : ہم تو اللہ کے گھر میں بیٹھے تھے....

اس نے کہا : تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے گھر میں بیٹھے تھے.... تمہیں پتہ نہیں کہ ہمارے پاس تلواریں بھی ہیں.... تمہیں پتہ نہیں کہ ہم نے تمہیں زنجیروں سے باندھا ہوا ہے؟....

انہوں نے فرمایا: یہ زنجیریں کیا ہیں؟....

کہنے لگا : کیوں؟....

فرمایا : یہ زنجیریں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں.... وہ حیران ہوا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں کہ یہ زنجیریں کچھ نہیں کرسکتیں....

کہنے لگا : تمہیں ان زنجیروں سے ہمارے سوا کوئی نہیں چھڑا سکتا....

فرمایا: کیا کوئی نہیں چھڑا سکتا؟.... حضرت محمد دربندیؒ کو جلال آیا اور وہیں کھڑے کھڑے شہزادے کے سامنے کہا ''اللہ اللہ'' کے لفظ سے زنجیریں ایسے ٹوٹیں جیسا کچھا دھاگہ ٹوٹ جاتا ہے.... اس سے شہزادے کے دل پر رعب بیٹھ گیا....

چنانچہ اس نے اپنے فوجیوں سے کہا کہ ان کو اسی شہر میں رہنے کی اجازت دے دی جائے.... شہزادے کو ان سے عقیدت ہوگئی....

لہٰذا وہ کبھی کبھی ان بزرگوں کے پاس آتا جاتا.... حضرت دربندیؒ نے اس کے سینے پر نگاہیں گاڑ کر اس کے دل کی دنیا کو بدلا.... حتیٰ کہ ایک وقت آیا کہ اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا.... اس کی وجہ سے دوسرے شہزادے بھی مسلمان ہوگئے.... اس طرح اللہ تعالیٰ نے پوری سلطنت پھر مسلمانوں کے حوالے فرمادی: جو کام پوری قوم نہ کرسکی اللہ کے ایک بندے نے وہ کام کردیا.... (حوالہ خطبات فقیر)

جو کپڑا پہنتے وہ جل جاتا

82.... سفینۃ الاولیاء میں مذکور ہے کہ حضرت امیر خسرو کے سینہ بے کینہ میں محبت خداوندی کی آگ اس درجہ مشتعل تھی کہ: آپ کا پیراہن قلب مبارک کی جگہ سے ہمیشہ سوختہ رہتا تھا.... بلکہ یہ کیفیت تھی کہ آپ جو نیا کپڑا زیب تن فرماتے تھے اسی وقت دل کی جگہ سے جل جاتا تھا.... (اسوۃ الصالحین مؤلف مفتی انتظام اللہ شہابیؒ)

اللہ کے نام کی عظمت

83.... ابوبکر الرازی، علی بن موسیٰ التاھرتی سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مروان سے ایک پیسہ، ایک گندے کنوئیں میں گر پڑا، تو انہوں نے تیرہ دینار مزدوری پر لگادیئے.... یہاں تک کہ اس پیسے کو نکال لیا.... کسی نے اس کا سبب پوچھا، تو

فرمایا: اس پیسے پر اللہ کا نام لکھا ہوا تھا.... یہ وہ لوگ تھے جو اللہ کے حقیقی دیوانہ تھے ان کا دل اللہ کی محبت سے بھا ہوا تھا اللہ کی محبت کا خزانہ انکا مشن بن چکا تھا...(حوالہ رسالہ القیشریہ)

محبت الٰہی پر کنویں کی اطاعت

84.... ابن الاستاذ شبلی اپنے وقت کے بڑے باخدا بزرگ تھے.... دن رات کا اکثر حصہ عبادت و ریاضت میں صرف ہوتا تھا....

خوف خدا اور خوف آخرت سے ہر وقت آنکھیں پرنم رہتی تھیں.... ان کے معاصر بھی ان کی دنیا سے بے رغبتی کی تعریف کرتے تھے....

فقہ اور اصول فقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ ایک مرتبہ ان کے شہر میں ایک کنواں کھودا جانے لگا تو ایک بہت بڑا پتھر سامنے آ گیا جو کسی طرح سے ٹوٹ نہیں رہا تھا....

جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت استاذ شبلی کو ہوئی تو انہوں نے ایک رقعہ پر تحریر فرمایا:-

اس کنویں کے کھودنے میں مسلمانوں کا فائدہ ہے اس لئے تو اس کی راہ میں مزاحمت نہ کر....

جس وقت یہ خط اس پتھر پر ڈالا گیا ہے تو پتھر کے دو ٹکڑے ہو گئے اور درمیان سے پانی ابلنے لگا.... (خلاصۃ الاثر)

ایک تسبیح کی برکت

85.... حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ سے کسی نے کہا: حضرت! انگریز کی ہندوستان پر گرفت تو مضبوط ہوتی جا رہی ہے.... کیا یہ اولیا کچھ بھی نہیں کر سکتے؟....

مولانا یعقوب نانوتویؒ نے فرمایا:-

میاں! ایک تسبیح گھمانے کی بات ہے.... مگر کیا کریں کہ اوپر سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے....

اوپر سے اجازت نہیں

86.... حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ ایک محفل میں فرمانے لگے:

اگر میں ایک توجہ کروں تو پورے مجمع کو تڑپا کر رکھ دوں مگر کیا کروں، مجھے اوپر سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے....

ایک مرتبہ خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے سامنے بتایا گیا کہ بادشاہ بڑا نافرمان بنتا چلا جارہا ہے.... فرمانے لگے:-

اگر تصرف کروں تو بادشاہ ننگے پاؤں دوڑتا ہوا ابھی چل کر یہاں آجائے مگر کیا کروں کہ اوپر سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے....

(حوالہ خطبات فقیر)

دوست کو تکلیف دینے پر اللہ کا سزا دینا

87.... ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک بزرگ اللہ والے جارہے تھے.... سردی کا موسم تھا، بارش بھی تھی.... سامنے سے میاں بیوی آرہے تھے.... ان بزرگوں کے جوتے سے ایک دو چھینٹیں اڑیں اور عورت کے کپڑوں پر جا گریں.... خاوند نے جب دیکھا تو اسے بڑا غصہ آیا.... کہنے لگا:

تو اندھا ہے.... تجھے نظر نہیں آتا، تو نے میری بیوی کے کپڑے خراب کر ڈالے.... غصے میں آکر اس نے اس اللہ والے کو ایک تھپڑ لگا دیا....

بیوی بڑی خوش ہوئی کہ تم نے میری طرف سے خوب بدلہ لیا.... پھر خوشی خوشی دونوں گھر چلے گئے.... یہ اللہ والے آگے چلے گئے.... تھوڑی دور آگے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک حلوائی کی دکان ہے.... حلوائی نے سوچا تھا کہ آج سردی ہے لہٰذا آج مجھے اللہ کا جو

بھی بندہ سب سے پہلا نظر آیا میں اس کو اللہ کے لئے گرم دودھ کا ایک پیالہ ضرور پلاؤں گا....اب وہ انتظار میں تھا.... یہ بزرگ جب اس کے قریب سے گزرے تو اس نے بلایا، بٹھایا اور گرم گرم دودھ کا پیالہ پیش کیا.... سردی تو تھی ہی سہی....انہوں نے وہ گرم دودھ کا پیالہ پیا اور اللہ کا شکرادا کیا....دکان سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا:

واہ اللہ! تیری شان بھی کتنی عجیب ہے، کہیں تو مجھے تھپڑ لگواتا ہے اور کہیں مجھے گرم دودھ کے پیالے پلواتا ہے....

اتنے میں وہ میاں بیوی اپنے گھر کے قریب پہنچ چکے تھے....خاوند سیڑھیوں پہ چڑھ رہا تھا کہ اس کا پاؤں اٹکا، وہ گردن کے بل گرا اور وہیں اس کی موت واقع ہوگئی.... بیوی نے کہا کہ تھوڑی دیر پہلے ایک واقعہ پیش آیا تھا....اس بوڑھے نے کہیں اس کے لئے بددعا تو نہیں کردی....لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ

اس نے ایک تھپڑ ہی مارا تھا آپ معاف کردیتے....آپ نے اس کے لئے بددعا کردی....

انہوں نے کہا: نہیں میں نے کوئی بددعا نہیں کی.... بات درحقیقت یہ ہے کہ اس کو بیوی سے محبت تھی.... جب بیوی کو تکلیف پہنچی تو اس نے بدلہ لیا.... مجھ سے میرے پروردگار کو محبت تھی جب مجھے تکلیف پہنچی تو میرے پروردگار نے بدلہ لے لیا....تو جب انسان اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بدلہ لے لیا کرتا ہے....

(حوالہ ایضاً)

من عادیٰ لی ولیا فقد اٰذنتہٗ بالحرب

جو میرے ولی سے دشمنی کرے گا میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے....

ایسا شخص ولی سے دشمنی نہیں کررہا ہوتا بلکہ اللہ سے جنگ کررہا ہوتا ہے....اور جس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ کی، پھر اللہ رب العزت اس بندے کی گردن مروڑ دیا کرتے ہیں اور اسے تنگی کا ناچ نچا دیا کرتے ہیں....

تقویٰ کا انعام

88....ابو محمد الضریر ابن نمیر کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ ایک مرتبہ زاذان نے دعا مانگی:-

اے میرے اللہ! مجھے بھوک لگی ہے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ روشندان سے ایک چکی کی مانند روٹی ان کی گود میں آ گری.... (حوالہ حلیۃ الاولیاء)

گمشدہ اونٹ کی واپسی

89....نقل ہے طاؤس یمانی سے ایک مرتبہ میں حرم محترم میں حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی اونٹ پر سوار آیا پھر اونٹ بٹھا کر ہاتھ پیر باندھ کر کہا:-

اے خدا یہ اونٹ مع سامان تیرے سپرد ہے، میں تیری حضوری میں جی جان سے تیرے گھر میں حاضر ہوتا ہوں...

جب حرم محترم میں نماز ادا کر کے باہر آیا اونٹ نہ پایا معلوم ہوا کہ چور چرا لے گئے تب جناب باری میں عرض کیا:

خداوند تیرا اونٹ چوری ہوا ہے میرا نہیں، کیونکہ تیرے سپرد کیا تھا پس جس کی نگہبانی میں سے گیا ہو وہ ڈھونڈے...

کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی پہاڑ ابو قبیس سے اترا ہے بائیں ہاتھ میں اونٹ کی نکیل ہے اور سیدھا ہاتھ کٹا ہوا گلے میں پڑا ہوا ہے اعرابی سے آ کر کہا:

اپنا اونٹ مع اسباب کے لے لے۔

اعرابی نے حیران ہو کر اس کا یہ حال دیکھ کر کہا:

کیا کہانی ہے تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس اعرابی چور نے کہا:

جس وقت اونٹ چرا کر اس پہاڑ پر چڑھا ایک سوار ہوا کی طرح گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا

اور میرا ہاتھ کاٹ کر گلے میں ڈال کر کہا:

جلد اونٹ مع سامان اس کے مالک صاحب ایمان کو پہنچا دے، کہہ کر وہ سوار پھر ہوا ہو گیا....

روشنی دینے والا عصاء

••••••••••••••••••

90....حضرت سیدنا ابوعیسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور سید المرسلین ﷺ کی اقتدا میں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز پڑھ کر رخصت ہوئے تو آپ کا عصا منور ہو گیا یہاں تک کہ اس کی روشنی میں آپ گھر پہنچ گئے....

(حوالہ خصائل کبریٰ یا حجۃ اللہ علی العالمین)

مردہ اُٹھ کھڑا ہوا

••••••••••••••

91....خواجہ قطب الدین چشتی قدس سرہ العزیز سے پوچھا گیا لوگوں کو کسی طرح معلوم ہو کہ کون شخص سلوک کے مراتب میں بدرجہ کمال ترقی کر گیا ہے....اور سارے مراتب طے کر لئے ہیں....فرمایا کہ اگر وہ شخص مردے پر دم کرے....اور مردہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ کر کھڑا ہو تو سمجھو کہ وہ شخص کمال کو پہنچ چکا ہے....

بڑھیا کا لڑکا زندہ ہو گیا

••••••••••••••••••

92....خواجہ قطب الدین چشتی قدس سرہ العزیز جب یہ فوائد بیان فرما رہے تھے....تو اتنے میں ایک بڑھیا عورت روتی ہوئی آئی اور آداب بجالا کر کہنے لگی کہ

میرا ایک لڑکا تھا بادشاہ نے بے گناہ سولی پر چڑھا دیا ہے

یہ سنتے ہی آپ عصا لے کر اٹھے اور اصحاب کو لے کر باہر آئے بڑھیا آگے آگے چل دی....جب لڑکے کے پاس پہنچے....تو خلقت ہندو مسلمان سبھی قسم کی ہجوم کئے ہوئے تھی

خواجہ صاحب نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ

اے پروردگار! اگر بادشاہ نے اس لڑکے کو ناحق ناروا سولی پر چڑھایا ہے تو اسے زندہ کر دے

ابھی خواجہ صاحب بات ختم بھی نہ کر پائے تھے کہ لڑکا زندہ ہو گیا....اور اٹھ کر چلنے لگا اس روز کئی ہزار ہندو مسلمان ہوئے۔ بعد ازاں خواجہ قطب الدین صاحب نے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ انسان اس سے زیادہ درجہ حاصل ہی نہیں کر سکتا.... جو کہ خواجگان میں پایا جاتا ہے.... (حوالہ نزھۃ المجالس)

70 سال سے عبادت کرنے والا ولی

اے درویش! ایک مرتبہ میں سیوستان کی طرف سفر میں تھا....تو سیوستان میں ایک غار کے اندر ایک درویش کو دیکھا۔ جسے شیخ سیوستانی کہا کرتے تھے....لیکن وہ بزرگ اس قدر بزرگی اور ہیبت رکھتا تھا کہ میں نے آج تک کسی کو ایسا نہیں دیکھا....وہ عالم تحیر میں مشغول تھا....جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے سر جھکا لیا....

اس بزرگ نے فرمایا: سر اٹھا میں نے سر اٹھایا....تو فرمایا:-

اے درویش! آج قریباً ستر سال کا عرصہ گزرا کہ سوائے اللہ عزوجل کے کسی اور شے میں مشغول نہیں ہوا....لیکن تیرے ساتھ جو میں مشغول ہوتا ہوں....یہ حکم الٰہی عزوجل ہے....سن! (حوالہ انیس الارواح)

ولی کے حکم پر بُت حرکت میں آ گئے

93....ایک دفعہ حضرت علی ہمدانیؒ کا واسطہ ایک سادھو سے پڑ گیا اس نے آپ سے کہا کہ آپ کو خدا کے اتنا قریب سمجھتے ہیں تو کوئی حیرت انگیز کرامت اور کرشمہ دکھائیں....آپ نے فرمایا:

میاں سادھو! میں ایک غریب الوطن مسافر ہوں.... میں تمہیں کیا
کرامت دکھاؤں.... تم ہی کوئی کرامت دکھاؤ....

اب سادھو شیخی میں آ گیا.... اس نے بتوں کی طرف دیکھا تو سارے بُت حرکت کرنے لگے۔ سید امیر علی شاہ ہمدانی نے جب بتوں کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا تو انہوں نے مرید کو کہا کہ

اپنے پاؤں سے جوتے اتار دیں، انہوں نے جوتے اتار دیے تو
وہی جوتے اُڑ اُڑ کر ان بتوں پر برسنے لگے....

سادھو نے دیکھا تو فوراً تائب ہو گیا اور تمام فضا کلمہ طیبہ کی صداؤں سے گونج اُٹھی....

چیتے کی سواری سانپ کا چابک

95.... کسی کتاب میں احقر نے یہ واقعہ پڑھا تھا کہ راوی کا کہنا ہے حیدر آباد سے مشرق کی طرف ایک قصبہ ہے "ٹیاری" اس سے کچھ ہٹ کر ایک اور قصبہ ہے اس کا نام ہے "مشائخ" مشائخ کے معنی ہیں دینی اعتبار سے بڑے بڑے لوگ، بہت بڑے عالم کو بھی شیخ کہتے ہیں اور بہت بڑے بزرگ کو بھی شیخ کہتے ہیں.... شیخ کی جمع ہے مشائخ.... اس قصبے میں کسی زمانے میں بہت بڑے بڑے علماء اور بہت بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں اسی نسبت سے قصبے کا نام "مشائخ" مشہور ہو گیا....

ایک بار میرا وہاں جانا ہوا، وہاں بڑے بڑے علماء اور بزرگوں کی قبریں ہیں ایک قبر پر لکھا ہوا تھا کہ یہ بزرگ چیتے پر سواری کرتے تھے اور ہاتھ میں سانپ کا چابک ہوتا تھا.... اگر ایسی روایات کی تائید قرآن وحدیث سے نہ ہوتی اور معتبر ذرائع سے ایسے علماء اور بزرگوں کے قصے نہ سنے ہوتے تو ہم سمجھتے کہ یہ ایسے ہی مریدوں نے قصے بڑھا چڑھا کر لکھ دیئے ہیں....

سونے کے بینگن

96 .... ایک مرد صالح کہتے ہیں، فقیروں کی ایک جماعت، ایک حبشی ولی اللہ کی زیارت کو گئی، جو پاسبانی کا کام کرتے تھے، ان کا نام مقبل تھا.... میں بھی ان فقیروں کے ساتھ ہو گیا تھا.... ہمارا گزر ایک بینگن کے کھیت سے ہوا.... وہ اسی جگہ نماز ادا کر رہے تھے.... ہم لوگ انکے پاس بیٹھ گئے....

انہوں نے تھیلی میں سے خشک روٹی کے ٹکڑے اور نمک نکال کر کھانے کے لئے فقراء کو پیش کیا.... لوگ کھانے لگے اور کچھ لوگوں نے آپس میں کرامات اولیاء کے متعلق باتیں شروع کر دیں.... ان میں سے ایک نے کہا:

اے مقبل! ہم لوگ آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں.... اور آپ تو کچھ بات ہی نہیں کرتے....

ولی اللہ نے کہا:-

میں کیا کہوں اور میرے پاس کیا ہے جس کی اطلاع دوں مگر ہاں میں ایسے انسان کو ضرور جانتا ہوں جو اگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کہ ان بینگن کو سونا بنا دے تو رب تعالیٰ اس کا سوال پورا کر دے....

تمام فقراء نے دیکھا کہ ان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی تمام بینگن سونے میں تبدیل ہو چکے ہیں.... ایک فقیر نے کہا: اے مقبل! کیا ان میں سے اگر کوئی چاہے تو ایک پودا لے سکتا ہے؟ ولی اللہ: تم چاہو تو لے لو!

چنانچہ اس نے ایک پیر زمین سے اکھاڑ لیا.... جو جڑ اور پتیوں کے ساتھ پورا کا پورا سونے کا تھا.... راوی کہتے ہیں کہ

اس پیڑ میں سے ایک چھوٹا بینگن اور چند پتے گر گئے تو انہیں میں نے اٹھا لیا، جنہیں اس وقت سے خرچ کر رہا ہوں اور بقیہ ابھی تک

میرے پاس محفوظ ہیں....

اس کے بعد حضرت مقبل نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی اور سارا کھیت پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا....اور فقیر نے جہاں سے پیڑ اکھاڑا تھا وہاں دوسرا پیڑ بھی اگ آیا....

(حوالہ نزھۃ المجالس)

غلام کے حکم پر پتھر سونے کا بن گیا

97 ....شیخ عبدالواحد بن زیدؒ نے ایک غلام خریدا۔ رات کا اندھیرا چھایا اور شیخ نے غلام کو تلاش کیا تو پورے گھر میں کہیں نہ پایا....دروازوں کو دیکھا تو سب بند ہیں، کوئی دروازہ بھی کھلا ہوا نہیں....وہ سخت حیرت میں پڑے کہ آخر وہ کیسے غائب ہوا....صبح ہوئی تو حاضر ہو گیا....اور شیخ کی خدمت میں ایک درہم پیش کیا جس پر سورۂ اخلاص کندہ تھی....

عرض کیا: اگر آپ مجھے رات کی خدمت سے آزاد رکھیں تو ایسا ہی درہم میں روزانہ حاضر کیا کروں....شیخ نے اسے اس کی مہلت دے دی.... کچھ عرصہ بعد شیخ کے چند پڑوسیوں نے آ کر ان سے شکایت کی کہ آپ کا غلام کفن چور ہے اسے بیچ ڈالئے....

شیخ نے ان لوگوں تو رخصت کیا اور خود اس بات کی تحقیق کا ارادہ کیا....شیخ نے دیکھا کہ عشاء کے بعد جب اس کے جانے کا وقت ہوا....اس نے بند دروازے کو اشارہ کیا وہ خود بخود کھل گیا....اسی طرح مکان کے تمام دروازوں سے گزر کر وہ ایک چٹیل میدان میں پہونچا جو لباس اس کے بدن پر تھا اتار کر صرف کا موٹا کپڑا پہنا....اور صبح تک مصروف نماز رہا....صبح کے آثار نمودار ہوئے تو اس نے دعا کی....

اے میرے آقائے حقیقی میرے مجازی آقا کی اجرت عطا کر!

آسمان سے ایک درہم اس کے ہاتھ میں گرا جسے اس نے رکھ لیا....شیخ یہ سارے واقعات دیکھ کر حیران رہ گئے....اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی....اور اس کے حق میں اپنی بدظنی سے استغفار کیا اور اس کو آزاد کرنے کا عہد کیا....اس سے فارغ ہو کر انہوں

نے غلام کو تلاش کیا تو وہاں اسے نہیں پایا.... اور وہ میدان و بیابان بھی شیخ کے لئے اجنبی تھا.... اسی وقت وہاں ایک اسپ سوار نمودار ہوا.... اور خود ہی پوچھا عبدالواحد آپ آج یہاں کیسے؟ شیخ نے سارا قصہ ذکر فرمایا.... سوار: کیا آپ کو معلوم ہے یہ بیابان آپ کے شہر سے کتنی دور ہے؟ فرمایا نہیں۔ اس نے کہا:-

اگر تیز سواری سے سفر ہو تو دو برس میں آپ اپنے شہر پہونچ سکیں گے.... آپ یہیں ٹھہریں، اور اس غلام کے آنے کا انتظار کریں۔

رات ہوئی تو غلام وہاں پہونچا.... اس کے ہاتھ میں دستر خوان تھا جس میں انواع اقسام کے کھانے تھے.... اس نے عرض کیا....

اے میرے آقا لیجئے تناول فرمایئے.... اور آئندہ ایسا نہ کیجئے گا....

شیخ نے کھانا کھایا.... اور غلام پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گیا.... نماز سے فارغ ہو کر اس نے کوئی اسم اعظم پڑھا.... اور پھر چند قدم اٹھانے کے بعد ہم لوگ اپنے گھر جا پہونچے....

غلام: اے میرے آقا! کیا آپ نے مجھے آزاد کرنے کا عہد نہیں کر لیا ہے؟

شیخ: میں اپنے عہد پر اب بھی قائم ہوں....

غلام: میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں.... مجھے آزاد رکھیئے اور میری قیمت لے لیجئے.... یہ کہہ کر اس نے زمین سے ایک پتھر اٹھایا جو اٹھاتے ہی خالص سونا بن گیا، وہ شیخ کو دیا، اور چلا گیا....

شیخ اس عارف حق غلام کو جاتے ہوئے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھتے رہے.... بعد میں جب ہمسایوں نے جب شیخ سے دریافت کیا کہ اس غلام کا آپ نے کیا کیا.... اور شیخ نے انہیں حقیقت حال سے باخبر فرمایا، اور اس کی کرامات سنائیں تو سب نے اپنی بدظنی پر توبہ کی اور تاسف کے آنسو بہائے....

موسیٰ علیہ السلام کی بکری کی غیبی حفاظت

98 ....ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چراتے چراتے ایک ایسے بھیانک جنگل میں پہنچ گئے جہاں کثرت سے بھیڑیئے رہا کرتے تھے.... چونکہ موسیٰ علیہ السلام دور دراز کا سفر طے کر کے آئے تھے، تھک کر لیٹ گئے اور ٹھنڈی ہواؤں کے خوش آئند جھونکوں میں نیند کا غلبہ ہونے لگا....

آخر موسیٰ علیہ السلام نے سوچا کہ ایسی حالت میں کس طرح بکریوں کی حفاظت کر سکوں گا.... تکان کے غلبہ نے عاجز کر دیا ہے.... اگر اسی حالت میں اور زیادہ جاگتا رہا تو ممکن ہے تکلیف کا اضافہ ہو جائے اور اگر آرام حاصل کرنے کے لئے سو جاتا ہوں تو بکریوں کی خیر نہیں.... کیونکہ ہر طرف بھیڑیوں کا ہجوم ہے.... اسی کشمکش میں تھے کہ آسمان کی جانب نظر کر کے فرمانے لگے:

الٰہی! تیرا علم ہر چیز کو محیط ہے اور تیرا ارادہ و تقدیر سب پر غالب ہے....

اور یہ کہہ کر ایک پتھر پر سر رکھ کر سو گئے.... جب سو کر اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بھیڑ کندھے پر لکڑی رکھے ہوئے بکریوں کی حفاظت کر رہا ہے....

یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑا تعجب ہوا اور حیرت میں پڑ گئے کہ بھیڑیا جو بکریوں کا دشمن ہے وہی خود بکریوں کی حفاظت کر رہا ہے.... اتنے میں وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اے موسیٰ! اس میں تعجب کی کیا بات ہے، تو میری مرضی پر چلتا رہ میں تیری مرضی پورا کرتا رہوں گا....

یہی من کان اللہ کان اللہ لہٗ کی تفسیر ہے.... یعنی جو اللہ کا ہو گیا، اللہ کریم اس کا ہو گیا.... (خیر المونس، وقلیوبیؒ)

مالک سے دوستی پر غیبی دودھ و شہد

99....آپ حضرت سلمان فارسی کے صحبت یافتہ تھے....بکریاں چراتے... دریائے فرات پر رہتے اور گوشہ نشینی کو پسند فرماتے تھے....ایک شیخ طریقت نے بیان کیا ہے کہ ایک دن میں وہاں سے گزرا....آپ نماز میں مشغول تھے....آپ کی بکریوں کو بھیڑیئے چرا رہے تھے.... میں نے دل میں کہا: اس شخص میں بزرگوں کی علامتیں پائی جاتی ہیں.... میں وہاں کھڑا رہا....آپ نماز سے فارغ ہوئے.... میں نے سلام کیا.... آپ نے پوچھا بیٹا! کس کام کیلئے آئے ہو؟

میں نے کہا: زیارت کے لیے....

آپ نے فرمایا: خیرک اللہ....

میں نے پوچھا: حضرت! یہ بھیڑیئے بھیڑوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں....

آپ نے فرمایا: کہ بکریوں کا چرواہا (داعی) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا ہے.... یہ کہہ کر ایک پتھر کے نیچے سے لکڑی کا ایک پیالہ نکالا جس میں دودھ تھا اور پھر ایک پیالہ نکالا جو شہد سے بھرا ہوا تھا....

میں نے پوچھا: حضرت! یہ کیا مقام ہے اور کیسے حاصل ہوا؟

فرمایا: حضور ﷺ کی فرماں برداری سے....

آپ نے مزید کہا: بیٹا! تم جانتے ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اُمتی اگرچہ ان کے مخالف تھے اللہ تعالیٰ انہیں پتھر سے پانی عنایت فرمایا کرتا تھا....موسیٰ کا مقام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے کم تر تھا.... یہاں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ؐ کی تابعدار امت کے لیے پتھر کے نیچے سے دودھ اور شہد کا پیالہ عطا کر دے تو تعجب نہیں کرنا چاہئے.... میں نے نصیحت کے لیے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا:

لَاتَجْعَلْ قَلْبَکَ صَنْدُوْقَ الْحِرْصِ وَبَطْنَکَ الْحَرَامِ.

دل کو حرص کا صندوق اور پیٹ کو حرام غذا کا مقام نہ بناؤ۔"

انہی دونوں چیزوں میں تباہی ہے اور انہی دونوں چیزوں میں نجات ہے....

(حوالہ شواہد النبوت)

اللہ کے دوست ایسے ہوتے ہیں؟

100 ....شیخ ابو عبداللہ جلاء رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ نے ایک روز اپنے شوہر سے مچھلی لانے کی فرمائش کی۔ شیخ کے والد بازار گئے....اور اپنے فرزند (ابو عبداللہ) کو بھی ہمراہ لے گئے.... بازار سے مچھلی خریدی، اور ایک مزدور تلاش کرنے لگے تا کہ وہ مچھلی گھر تک پہونچا دے....ایک لڑکا ملا اور اس نے مچھلی سر پر اٹھالی، اور ساتھ چلا.... راستے میں مؤذن کی اذان سنائی دی....اس مزدور لڑکے نے کہا:

نماز کے لئے مجھے طہارت کی حاجت ہے، اور اذان ہو رہی ہے....

اگر آپ راضی ہوں تو میرا انتظار کرلیں.... ورنہ اپنی مچھلی لے کر جائیں....

اتنا کہہ کر اس نے مچھلی وہیں چھوڑی اور مسجد میں چلا گیا....

شیخ کے والد نے کہا:

اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ پر توکل ہے....ہمیں بدرجۂ اولیٰ توکل کرنا چاہئے....

چنانچہ مچھلی وہیں چھوڑ کر ہم لوگ نماز پڑھنے چلے گئے ہم لوگ نماز پڑھ کر نکلے تو مچھلی اپنی جگہ تھی....لڑکے نے اٹھالی اور ہم لوگ گھر پہونچے....

شیخ کے والد نے یہ واقعہ اپنی اہلیہ کو بتایا....شیخ کی ماں نے سن کر کہا: اس سے کہئے تھوڑی دیر رک کر ہم لوگوں کے ساتھ مچھلی کھانے میں شریک ہو....

لڑکے نے کہا: میں روزے سے ہوں....

شیخ کے والد نے کہا: اگر ایسی بات ہے تو شام کو آ کر یہیں کھانا کھالو....

لڑکا: میرا طریقہ یہ ہے کہ جب ایک بوجھ اٹھالیتا ہوں تو دوبارہ نہیں اٹھاتا کسی قریب کی مسجد میں جا کر رہوں گا.... میں شام کو آ جاؤں گا....

شام ہوئی تو وہ آیا.... اور سب لوگوں نے مل کر کھانا کھایا.... اور وہ وضو کر کے ایک گوشہ میں جا بیٹھا.... شیخ جلاء اوران کے والد نے جب دیکھا کہ اسے تنہائی پسند ہے تو اسے وہیں چھوڑ کر ہٹ گئے....

شیخ جلاء کے گھر میں ایک اپاہج عورت تھی، رات کو لوگوں نے دیکھا کہ وہ ازخود چل کر آ رہی ہے.... لوگوں کو سخت تعجب ہوا.... اس نے کہا:

میں نے دعا کی کہ مولا! اس مہمان کی برکت سے مجھے اچھا کر دے.... رب تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی....

شیخ جلاء اوران کے گھر والے نے اس کمرے کو دیکھا جہاں لڑکا گوشہ نشین تھا تو کمرہ کو خالی پایا.... اور دروازہ بند تھا.... (حوالہ روض الریاحین)

شیخ یافعی یمنی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں....

اولیاء اللہ بچے ہوتے ہیں اور بڑے بھی، غلام بھی اور آزاد بھی، عورتیں بھی اور مرد بھی، دیوانے بھی اور عقلمند بھی....

عاشق کی دعا پر غیب سے رزق

101 .... حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ ایک روز اپنے چالیس مریدوں کے ہمراہ شہر سے بارہ تشریف لے گئے.... ایک مقام پر پہونچ کر آپ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق کا کفیل ہے.... چنانچہ اس کا ارشاد کتنا پیارا ہے....

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق ۶۵/۳)

اور جو اللہ سے ڈرے وہ اس کے لئے نجات کی راہ پیدا کر دے گا....
اور اس کو روزی دے گا، جہاں سے اس کا گمان (بھی) نہ ہو....اور
جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے....

یہ وعظ فرمانے کے بعد شیخ نے مریدوں کو وہیں چھوڑا اور خود وہاں سے تشریف لے گئے وہ تمام مریدین تین روز تک وہاں رہے مگر ان پر کچھ واشگاف نہ ہوا....چوتھے دن شیخ واپس آئے اور کہا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے سبب تلاش کرنا مباح فرمایا ہے، اور اس کی اجازت دی ہے....

ارشاد فرماتا ہے....

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ. (الملک ۶۷/۱۵)

اور وہی (اللہ) ہے جس نے زمین تمہارے تابع کر دی....تو اسی کے راستہ پر چلو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ....

اس لئے تم اپنے میں سے کسی اچھے کو بھیج دو امید ہے کہ وہ کچھ کھانا لے کر آئے گا.... مریدوں نے ایک غریب شخص کو بغداد شہر میں بھیجا....وہ غریب گلی گلی پھرتا رہا....مگر روزی ملنے کی کوئی راہ پیداہ ہوئی....تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ رہا....

جہاں وہ بیٹھا تھا وہ ایک نصرانی طبیب کا مطب تھا....مریض اس کے پاس آ جا رہے تھے....اس طبیب کا طریقہ یہ تھا کہ مریض کا حال خود بتا دیتا تھا....سب چلے گئے تو اس نے اس درویش کو بھی مریض سمجھ کر بلایا....اور پوچھا تمہیں کیا مرض ہے....اس نے کچھ کہے بغیر ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا تا کہ وہ نبض دیکھے....

طبیب نے نبض دیکھ کر کہا....میں تمہاری بیماری اور اس کے علاج دونوں سے باخبر ہو چکا ہوں....اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ بازار جا کر بہت سی روٹیاں اور اسی لحاظ سے بھنا ہوا قیمہ اور اسی قدر حلوہ لائے....غلام نے تھوڑی دیر میں تمام چیزیں حاضر کر دی....

نصرانی طبیب نے فقیر کو وہ چیزیں دیں اور کہا تمہارے مرض کی یہی دوائیں ہیں....

فقیر نے طبیب سے کہا:

اگر تم اپنے طریقۂ علاج میں صادق ہو تو سنو اسی مرض میں مبتلا چالیس اور اشخاص بھی ہیں....

طبیب نے سنا اور غلاموں کے ذریعہ چالیس آدمیوں کے لئے ایسا ہی کھانا منگوا کر فقیر کے ہمراہ بھجوا دیا.... اور ان کے کچھ دیر بعد خود بھی ان سے چھپ کر چلا.... کھانا جب شیخ کے روبرو رکھا گیا.... تو انہوں نے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا.... اور فرمایا: فقیرو! اس کھانے میں تو عجیب راز مضمر ہے.... کھانا لانے والے فقیر نے سارا قصہ سنایا....

شیخ نے فرمایا:-

ایک نصرانی نے ہمارے ساتھ جو یہ حسن سلوک کیا ہے.... کیا ہم لوگوں کے لئے روا ہے کہ ہم اسے اس کا کوئی بدلہ دیئے بغیر کھانا کھالیں....

مرید فقراء نے عرض کیا....

حضور عالی! ہم تو غریب و نادار فقراء ہیں ہم کیا دے سکتے ہیں....

شیخ شبلی نے فرمایا: کھانے سے پہلے اس کے حق میں دعاء کرو.... چنانچہ دعا کی گئی.... نصرانی طبیب یہ ساری باتیں چھپ کر سن رہا تھا.... اس کا دل اس طرح بدلا کہ اس نے فوراً ان کے روبرو حاضری دی.... زنار توڑ کر پھینکی.... اور شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا.... اور شیخ کے مریدوں میں شامل ہو کر بلند درجہ پایا....

(ص ۱۷۰، ۱۷۱)

3 کشتیاں اور قدرت الٰہی

102.... ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا حکم پہنچا کہ اے پیغمبر، تین

کشتیاں ڈوبنے والی ہیں.... سمندر کی طرف جاؤ اور ہماری قدرت کا تماشہ دیکھو....
حضرت موسیٰ علیہ السلام، اللہ کے حکم کی تعمیل میں سمندر کی طرف روانہ ہوئے.... ساحل پر سکون تھا اور سمندر خاموشی سے بہہ رہا تھا....

بہت دور سے ایک کشتی آتی ہوئی دکھائی دی جو آہستہ آہستہ ساحل کی طرف آ رہی تھی.... ابھی وہ کنارے سے کچھ فاصلے پر ہی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں آواز دی کہ اے کشتی والو! اللہ کا حکم آنے والا ہے ہوشیار رہنا.... کشتی والوں نے جب آپ کی بات سنی تو کہنے لگے کہ

> اے اللہ کے نبی! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ کے حکم کو کوئی نہیں ٹال سکتا.... ہم تو اس کے حکم کے پابند ہیں اسے جو منظور ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے....

کشتی چلی آ رہی تھی کہ اچانک ایک موج اٹھی اور کشتی سے ٹکرائی.... کشتی ڈوبنے لگی اور کشتی والے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنے لگے کہ اتنے میں ایک اور زبردست موج آئی اور کشتی کو سمندر کی تہہ میں لے گئی....

حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموشی سے دیکھتے رہے.... تھوڑی دیر کے بعد انہیں دور سے ایک اور کشتی آتی ہوئی دکھائی دی.... ابھی وہ کنارے سے دور ہی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں بھی خبردار کیا کہ

> اے کشتی والو! اللہ کا حکم آنے والا ہے ذرا احتیاط ہو کر آنا....

انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو پہلی کشتی والوں نے دیا تھا اور کشتی کو آگے کرتے رہے.... حتیٰ کہ وہ کشتی بھی اللہ کے حکم سے ڈوب گئی.... تھوڑا سا وقت گزرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تیسری کشتی آتی ہوئی دکھائی دی.... آپ نے کشتی والوں کو بتایا کہ تم پر اللہ کا حکم آنے والا ہے.... ذرا احتیاط ہو کر آنا....

انہوں نے جواب دیا:۔

اے اللہ کے نبی! جس طرح آپ سچے ہیں، اسی طرح اللہ کا حکم بھی اٹل ہے.... اسے کوئی نہیں بدل سکتا.... لیکن اللہ کی رحمت بھی تو کوئی چیز ہے.... اس کی رحمت سے ناامید کیوں ہوں.... حکم بھی اسی کا ہے اور رحمت بھی اسی کی.... اس کی رحمت ہر چیز پر غالب ہے وہ چاہے تو اپنے حکم کو اپنی رحمت کے پردے میں چھپالے.... اے اللہ کے نبی! ہم اس کی رحمت پر بھروسہ کر کے آرہے ہیں اور وہ اپنی رحمت کے صدقے میں ہمیں ضرور امن وسلامتی کے ساتھ کنارے پر پہنچا دے گا.... ہمیں اس کی رحمت پر پورا بھروسہ ہے....

کشتی والوں کا یہ جواب سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش ہوگئے.... کشتی آہستہ آہستہ آگے آتی رہی یہاں تک کہ سلامتی کے ساتھ کنارے آلگی....

موسیٰ علیہ السلام سوچنے لگے کہ اللہ نے تو تین کشتیاں ڈوبنے کا فرمایا تھا.... دو تو ڈوب گئیں لیکن یہ تیسری سلامتی سے کنارے آلگی ہے....

بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:۔

مولا تو بڑی حکمت والا ہے.... یاالٰہی! اپنی حکمت تو ہی جانے.... یہ کشتی کیونکر بچ گئی؟

ارشاد ہوا:

اے موسیٰ علیہ السلام! تو نے سنا نہیں تھا کہ کشتی والوں نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے میرے حکم کو بھی تسلیم کیا تھا لیکن میری رحمت کو بھی آواز دی تھی اور اس پر پورا پورا بھروسہ کیا تھا.... یہ کشتی میری رحمت کے طفیل بچ گئی.... جو بھی میری رحمت کے دروازے پر آکر صدا دیتا ہے میں اسے ناامید نہیں کرتا....

پراسرار جادوگر کی توبہ

103.... حضرت خواجہ معین الدین جن دنوں اجمیر تشریف لائے ان دنوں اجمیر، ہندوستان میں بڑی اہمیت کا شہر تھا..... یہ پرتھوی راج کی حکومت کی راجدھانی تھی.... اجمیر میں داخل ہوتے ہی آپ نے جس جگہ کو اپنے قیام کے لیے پسند فرمایا وہ اتفاق سے پرتھوی راج کے اونٹوں کی جائے قیام نکلی.... پرتھوی راج کے ساربانوں نے جب ایک مسلم کو اپنے راجہ کی زمین پر یوں قبضہ کر کے بیٹھے دیکھا تو انہیں ٹوکنے لگے کہ وہ اس جگہ کو چھوڑ دیں....

خواجہ صاحب نے جواب دیا کہ اتنا بڑا میدان ہے، تمہارے راجہ کے اونٹ کہیں بھی بیٹھ سکتے ہیں.... پھر مجھ غریب کو کیوں تنگ کرتے ہو؟ مگر وہ ساربان مسلسل ضد میں کہتے رہے کہ نہیں اگر راجہ کو علم بھی ہوگیا کہ ایک بے دین اس کی زمین پر ڈیرا جمائے بیٹھا ہے تو نجانے وہ کیا کر ڈالے....

آخر جب ساربان حد سے زیادہ بڑھنے لگے تو خواجہ معین الدین چشتی نے اس جگہ سے اٹھتے ہوئے ساربانوں کو مخاطب کیا.... لو بھئی ہم تو اٹھ کے جا رہے ہیں، تم بٹھا لو اب اپنے راجہ کے اونٹوں کو مگر خدا معلوم وہ بھی ہماری طرح اٹھ سکیں گے یا نہیں.... آپ تو یہ کہہ کر اٹھ کر چل پڑے اور ساربان آپ کی بات کے مفہوم سے نا آشنا اپنے کام میں مصروف ہوگئے....

حضرت خواجہ نے اپنے ساتھیوں سمیت اناساگر نامی جگہ پر جا کر قیام کیا.... ادھر مہا راجہ پرتھوی راج کے اونٹ میدان میں ایسے بیٹھے کہ اُٹھنا ہی بھول گئے.... لوگوں کے ہاتھ ایک عجیب تماشا لگ گیا، شہر بھر کے لوگ میدان میں اکٹھے ہوگئے اور شاہی ساربانوں کی ان مضحکہ خیز کوششوں کو دیکھنے لگے جو وہ اونٹوں کو اٹھانے کے لیے کر رہے تھے.... راجہ کو بھی خبر ہو چکی تھی وہ بھی موقع پر پہنچ گیا.... جب کسی طور بھی اونٹ اپنی

جگہ سے نہ ہلے تو بالآخر ساربانوں کو حضرت خواجہ کے الفاظ یاد آ گئے جو انہوں نے میدان سے اٹھتے ہوئے کہے تھے.... انہوں نے ڈرتے ڈرتے مہاراجہ سے ذکر کیا....

پرتھوی راج یہ سن کر جہاں حد سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا وہیں ساربانوں پر بھی آنکھیں نکالیں اور کہنے لگا کہ جاؤ انہی بزرگ سے جا کر معافی مانگو اور عزت واحترام سے ان کی جو خواہش ہو پوری کرنا.... ساربان کانپتے کانپتے آپ کے پاس پہنچے اور آپ کے قدموں میں گر کر معافی کے طلبگار ہوئے.... آپ نے کہا:

تمہارے راجہ کے اونٹ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں.... جاؤ، جا کر اپنا کام کرو....

ساربان گھبرا کر کھڑے ہوئے اور میدان کی طرف دوڑ لگا دی.... جہاں واقعی اونٹ میدانوں میں کھڑے تھے.... اس واقعہ کے بعد خواجہ معین الدین چشتی کی شہرت علاقہ بھر میں پھیل گئی....

اناساگر، جہاں خواجہ نے اپنا نیا ٹھکانہ بنایا تھا اس جگہ ہندوؤں کے لاتعداد مندر تھے.... یہ جگہ انادیوی نامی راجہ نے بنوائی تھی.... خواجہ صاحب نے اسی جگہ کو اپنی تبلیغ کے لیے منتخب کر لیا اور یہیں بیٹھ کر کفرستان میں نور حق سے اجالا کرنے لگے....

آپ کی پُر اثر تبلیغ اور پھر دین حق کی کرامات سے ارد گرد کے لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے....

یہ صورتحال دیکھ کر علاقے کے مندروں کے پنڈتوں سمیت عام متعصب ہندوؤں میں تہلکہ مچ گیا اور انہوں نے پرتھوی راج کو اس کے خلاف کارروائی کے لئے آمادہ کرنا شروع کیا....

پرتھوی راج میں اتنی عقل تو بہرحال تھی ہی کہ وہ ایک مسلمان صوفی سے جھگڑنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا.... اس نے سوچا یہ مسلم صوفی جو کرامات دکھاتا ہے ان کا مقابلہ کسی ایسے ہی بندے سے کروانا چاہیئے، اس نے اس سلسلے میں اجمیر کے سب سے بڑے

مہنت رام دیو کو حکم دیا:-

جا ان درویش اور ان کے مریدوں سے مل.... یہ لوگ تو مجھے جاسوس سمان دکھائی دیتے ہیں پر کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم غفلت میں مارے جائیں اور یہ اسلامی راج کی راہ ہموار کر کے چلتے بنیں....تو جا انہیں ٹٹول اور کسی طرح اجمیر سے بھی نکال دے.... اگر طاقت بھی استعمال کرنا پڑے تو ادش کرنا....

رام دیو پنڈتوں اور پجاریوں کے ایک ہجوم میں بڑی شان سے گردن اکڑائے خواجہ کے آستانے کی طرف بڑھا اور جیسے ہی ان کے روبرو پہنچا، خواجہ نے اپنی ایک ہی نگاہ ان پر ایسی ڈالی کہ اس بزرگ کامل کی نگاہ کو باطل جمگھٹا سہہ نہ سکا اور اگلے ہی لمحے اس غول کا سردار رام دیو مہنت آپ کے قدموں میں گرا، اسلام کی امان میں آنے کا ورد کر رہا تھا....آپ نے اسے حلقۂ اسلام میں لانے کے لیے کلمۂ توحید پڑھایا اور اس کا نام شادی دیو رکھ دیا....

رام دیو کے مسلمان ہوتے ہی ہندوؤں اور خود راجہ کے دل میں آپ کا خوف چھا گیا.... ہندوستان میں جادو عام تھا وہ لوگ آپ کو بھی ایک ساحر سمجھنے لگے اور خیال کرنے لگے کہ آپ اپنی انھی ساحرانہ قوتوں کے بل بوتے پر ہندوؤں کو مسلمان کر رہے ہیں....

چنانچہ راجہ نے سوچا کہ مسلمان ساحر کے مقابلے پر کوئی ساحر ہی لایا جائے....اس زمانے میں اجمیر اور آس پاس کے علاقوں میں جے پال نامی ساحر کا بڑا چرچا تھا....راجہ نے اسے فوراً اجمیر طلب کیا اور خواجہ غریب نواز کے مقابلے کے لیے آمادہ کیا....ادھر خواجہ صاحب کو بھی جے پال جوگی کے آنے کا علم ہو گیا....

آپ نے وضو کیا اور اپنے ہمراہیوں کے گرد عصا مبارک سے دائرہ بنا دیا اور ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن اس دائرے کے اندر نہ

آسکیں گے....

چنانچہ جب جے پال نزدیک آیا اس کے ہمراہیوں کا پیر دائرے کے اندر پڑا اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑے جے پال نے یہ بندوبست کیا کہ حضرت خواجہ کے ہمراہیوں کو اناساگر سے پانی نہ لانے دیں....

جونہی حضرت خواجہ کو ان لوگوں کی اس حرکت کا علم ہوا حضرت خواجہ نے شادی دیو کو حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو ایک پیالہ پانی اس تالاب میں سے لے آئے....

حضرت خواجہ کے حکم کے مطابق شادی نے تالاب سے پیالہ بھر لیا.... پیالہ کے بھرتے ہی تالاب کا پانی ایسا خشک ہوا کہ جیسے کبھی اس میں پانی ہی نہیں تھا.... پیالے کی یہ کیفیت تھی کہ ہرچند اس میں پانی خرچ ہوتا تھا مگر پانی پیالے میں جوں کا توں رہتا.... پانی کے خشک ہو جانے سے جے پال کے ساتھیوں کو بہت تکلیف ہوئی....

جے پال یہ دیکھ کر دائرہ حصار کے قریب آیا اور کھڑے ہو کر آواز دی کہ بندگان خدا پیاسے مرے جاتے ہیں اور آپ تماشا دیکھ رہے ہیں.... فقیر کو رحم و کرم کرنا چاہیئے نہ کہ ظلم، فقیروں کا کام بندگان خدا کی پیاس بجھانا ہے....

حضرت خواجہ چشتیؒ نے جے پال کی منت وزاری پر شادی دیو کو حکم دیا کہ پانی کا پیالہ تالاب میں ڈالدو.... ڈالتے ہی معاً تالاب بدستور پانی سے بھر گیا.... جادوگروں نے تالاب کو پانی سے بھرا ہوا دیکھ کر پھر جادو کرنا شروع کیا....

پہاڑ سے ہزارہا سیاہ سانپ نکل کر حضرت خواجہ کی طرف آنے شروع ہوئے مگر جو سانپ قریب دائرے کے آیا دائرے کی لکیر پر سر رکھ کر رہ گیا.... جب یہ عمل بھی کارگر نہ ہوا تو پھر آسمان سے آگ برسنی شروع ہوئی.... آگ کے ڈھیر لگ گئے، ہزاروں درخت جل گئے مگر دائرے حصار میں کچھ نقصان نہ ہوا....

آخر جے پال جوگی نے ایک مرگ چھالے میں بیٹھ کر ہوا میں اڑنا شروع کر دیا.... خواجہ غریب نواز نے اپنی کھڑاؤں اتاری اور ہوا میں اچھال دی، کھڑاؤں

ہوا میں بلند ہوتی گئی، یہاں تک کہ جے پال کی کھوپڑی اس کی پہنچ میں آ گئی، چنانچہ عین جے پال کے سر پر پہنچ کر کھڑاؤں نے منڈلانا شروع کر دیا اور جے پال کے سر پر ضربیں لگانے لگی۔

جے پال نے ہر ممکن کوشش بچنے کی اختیار کی مگر کھڑاؤں کہاں رکنے کا نام لینے والی تھی.... بالآخر تکلیف کی شدت سے عاجز آ کر جے پال فوراً مرگ چھالہ سمیت زمین پر اترا اور آپ کے قدموں میں گر کر اعتراف شکست کیا.... ساتھ ہی اسلام قبول کرنے کا خواہشمند ہوا.... خواجہ غریب نواز نے اسے معاف کرتے ہوئے مسلمان اور اس کا نام عبداللہ رکھ دیا....

باب نمبر 6

اللہ سے دوستی پر غیبی رزق کا تحفہ

1 .... میرے بھائیو! جو شخص گناہوں سے بچتا ہے، اپنے نفس کی حرام خواہشات کو ذبح کرتا ہے تو اللہ کا قرآن میں وعدہ ہے کہ:

ویرزقه من حیث لا یحتسب (سورۃ طلاق)

میں اس کو ایسی جگہ سے رزق دونگا جس کا اس کو گمان بھی نہ ہوگا....

اب ہم یہاں باوفا بندوں کے واقعات لکھ رہے ہیں جنہوں نے اللہ کی محبت میں گناہوں سے بچنے کے لئے جان کی بازی لگادی اور تحفہ میں اللہ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کو غیبی رزق کا انعام دیا....

یہ قرآن کا وعدہ آج بھی قائم ہے کیونکہ قرآن میں اللہ نے یرزق کے مضارع کا صیغہ استعمال کیا ہے....اور مضارع میں حاصل اور مستقبل دونوں پائے جاتے ہیں گویا کہ معلوم ہوا کہ آج بھی جو شخص گناہوں سے بچے گا اللہ اس کو ضرور بہ ضرور غیب سے رزق عطا فرمائیں گے....

متوکل پرندہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں کہیں جارہے تھے کہ دیکھا ایک اندھا پرندہ درخت پر اپنی چونچ مار رہا ہے، سید عالم ﷺ نے مجھے فرمایا:

جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے....

میں نے عرض کیا: اللہ ورسولہ اعلم

آپ نے فرمایا: یہ کہہ رہا ہے....

الٰہی تو عادل ہے اور میری بینائی کو تو نے ہی حجاب میں ڈال رکھا ہے
اب مجھے بھوک ستا رہی ہے لہٰذا اپنے عدل و کرم سے مجھے رزق عطا فرما....

اتنے میں ایک ٹڈی اڑتی ہوئی آئی اور اس کے منہ میں جا گری وہ پھر چونچ ہلانے لگا!
حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے ہو اب یہ کیا کہہ رہا ہے....
جو اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر توکل اور تکیہ کر لیتا ہے پھر وہی اس کا کفیل ہوتا ہے!

رزق میں اتنی برکت....!!!

2.... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک آدمی تھا.... وہ بڑا غریب تھا.... نان شبینہ کو ترستا تھا.... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے پیغمبر! آپ کوہ طور پر جا کر اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی فرتے ہیں.... ذرا اس مرتبہ میری فریاد بھی پہنچا دیجئے کہ

اے اللہ! زندگی کے جتنے دن باقی ہیں ان دنوں کا میرا جو رزق بنتا ہے.... وہ اکٹھا ایک ہی دفعہ مجھے دے دیجئے....

مقصد یہ تھا کہ میں کچھ دن تو پیٹ بھر کر کھا لوں گا.... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جا کر یہ فریاد پہنچا دی.... چنانچہ اس بندے کو اس کی پوری زندگی کا رزق مل گیا.... اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے کام میں مشغول ہو گئے....

دو چار سال گزرنے کے بعد حضرت موسیٰ کو اچانک خیال آیا کہ پتہ نہیں کہ وہ بندہ زندہ بھی ہے یا نہیں.... چنانچہ جب جا کر پتہ کیا تو دیکھا کہ اس جگہ پر محل بنا ہوا ہے، دستر خوان لگا ہوا ہے، مخلوق خدا کھا رہی ہے اور وہ خود بھی بڑی ٹھاٹھ کی زندگی گزار رہا ہے....

حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے حیران ہوئے کہ یا اللہ! اس آدمی کو جو ساری زندگی کا رزق ملا تھا وہ تو تھوڑا سا تھا اور اب تو اس کے وارے نیارے ہو چکے ہیں....

رب کریم نے فرمایا:

اے میرے پیارے پیغمبر! اگر وہ اپنی ذات پر استعمال کرتا تو اس کا رزق تو وہی تھا جو ہم نے اسے دے دیا تھا.... اس نے اس رزق سے نفع بخش تجارت کی کہ اس نے فقراء اور مساکین کو کھلانا شروع کر دیا اور جو میرے راستے میں خرچ کرتا ہے میں اس کو کم از کم دس گنا واپس لوٹا دیتا ہوں.... اس کو اس تجارت میں اتنا نفع ہوا کہ آج وہ مالدار بنا ہوا ہے....

دعا پر خالی چکی چلنے لگی

3.... ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک صحابیؓ اپنے گھر گیا.... اہل وعیال فاقہ کشی میں مبتلا تھے.... وہ گھر سے نکل کر جنگل میں چلا گیا جب وہ گھر سے نکل رہا تھا اس کی بیوی نے اس کے ارادہ اور اللہ پر کامل یقین وتوکل کو بھانپ لیا.... تو وہ بڑے اعتماد سے اٹھی.... چکی کو درست کیا اور تنور کو بھڑکا دیا.... اور کہنے لگی:

اللّٰھم ارزقنا...... "اے اللہ ہمیں رزق عطا فرما...."

دعا مانگنے کی دیر تھی کہ آناً فاناً چکی کے ارد گرد آٹا نظر آنے لگا.... تنور روٹیوں سے بھر گیا.... تھوڑی دیر کے بعد وہ صحابی گھر آیا.... اور کہنے لگا کہ میرے بعد کوئی چیز آئی ہے؟....

بیوی نے جواب دیا.... جی ہاں! اللہ رب کرم کی طرف ہمیں رزق ملا ہے.... وہ صحابی جلدی کے ساتھ چکی کے پاس گیا اور اسے اٹھا لیا.... اگلے دن جب اس نے نبی کریم ﷺ کو اس انوکھے واقعہ کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَمَا اِنَّہٗ لَوْلَمْ یَرْفَعْھَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

''خبردار! اگر یہ شخص چکی کا پاٹ نہ اٹھاتا تو قیامت کے دن تک وہ چکی جوں کی توں چلتی رہتی۔''

(حوالہ دلائل النبوۃ (بیہقی) ۶/۱۰۵۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۲۵۶۔ احمد و بزاز میں بھی ہے۔ معجم اوسط (طبرانی)۔ اس کے تمام راوی بخاری کے ہیں سوائے بزاز اور طبرانی کے شیخ کے۔ لیکن وہ بھی ثقہ ہیں۔)

خشک درخت پر تازہ کھجوریں

4.... حضرت حسین رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے بڑے ہونے کی بشارت دی آپ کی بہت سی کرامتوں میں سے یہ ایک کرامت بہت زیادہ مشہور ہے کہ ایک سفر میں آپ کا گزر کھجوروں کے ایک ایسے باغ میں ہوا جس کے تمام درخت خشک ہو گئے تھے....

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک فرزند بھی اس سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے اسی باغ میں پڑاؤ کیا اور خدام نے آپ کا بستر ایک سوکھے درخت کی جڑ میں بچھا دیا.... اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند نے عرض کیا کہ

اے ابن رسول اللہ! کاش! اس سوکھے درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں تو ہم لوگ سیر ہو کر کھا لیتے....

یہ سن کر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے چپکے سے کوئی دعا پڑھی اور بالکل ہی اچانک منٹوں میں وہ سوکھا درخت بالکل سرسبز و شاداب ہو گیا اور اس میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں لگ گئیں.... یہ منظر دیکھ کر ایک شتربان کہنے لگا کہ

خدا کی قسم! یہ تو جادو کا کرشمہ ہے....

یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فرزند نے اس کو بہت زور سے ڈانٹا اور فرمایا کہ توبہ کر.... یہ جادو نہیں ہے.... بلکہ یہ شہزادۂ رسول کی دعا مقبول کی کرامت ہے.... پھر لوگوں نے کھجوروں کو درخت سے توڑا اور سب ہمراہیوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا....

(روضۃ الشہداء باب ۶ ص ۱۰۹)

آپ کی شہادت ۵ ربیع ۴۹ھ میں مدینہ میں زہر دینے سے ہوئی۔ (حوالہ اسد الغابہ ۲/۹۰)

گناہ چھوڑنے پر پراسرار مچھلی کا تحفہ

5.... حضرت ابوعبیدہؓ ایک زمانہ تک بتوں کی پوجتے رہے مگر جب اسلام قبول کیا تو آپ ﷺ کو تقویٰ کی برکت حضورؐ نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی....اور فرمایا:

ہر امت میں ایک ''امین'' ہوتا ہے اور میری امت کا امین عبیدہ بن جواح ہیں....

جنگ احد میں لوہے کی ٹوپی کی دو کڑیاں حضور انور ﷺ کے رخسار منور میں چبھ گئی تھیں....آپ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر ان کڑیوں کو کھینچ کر نکالا....اسی میں آپ کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے تھے.... بہت ہی شیر دل، بہادر، بلند قامت اور بارعب چہرے والے پہلوان تھے....

۸ھ میں بمقام اُردن ایک سفر میں ابوعبیدہؓ تین سو مجاہدین اسلام کے لشکر پر سپہ سالار بن کر سیف البحر میں جہاد کے لیے تشریف لے گئے.... وہاں فوج کا راشن ختم ہوگیا.... یہاں تک کہ یہ چوبیس چوبیس گھنٹے میں ایک ایک کھجور بطور راشن کے مجاہدین کو دینے لگے.... پھر وہ کھجوریں بھی ختم ہوگئیں....اب بھوکے رہنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں تھا....اس موقع پر آپ کی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ

اچانک سمندر کی طوفانی موجوں نے ساحل پر ایک بہت بڑی مچھلی کو پھینک دیا اور اس مچھلی کو یہ تین سو مجاہدین کی فوج اٹھارہ دنوں تک شکم سیر ہو کر کھاتی رہی اور اس کی چربی کو اپنے جسموں پر ملتی رہی....

یہاں تک کہ سب لوگ تندرست اور خوب فربہ ہوگئے.... پھر چلتے وقت اس مچھلی کا کچھ حصہ کاٹ کر اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ واپس لوٹے اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی اس مچھلی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جس کو آپ نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا رزق بنا کر بھیج دیا....

یہ مچھلی کتنی بڑی تھی، لوگوں کو اس کا اندازہ بتانے کے لیے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ اس مچھلی کی دو پسلیوں کو زمین میں گاڑ دیں.... چنانچہ دونوں پسلیاں زمین پر گاڑی دی گئیں، تو اتنی بڑی محراب بن گئی کہ اس کے نیچے سے کجاوہ بندھا ہوا اونٹ گزر گیا.... (بخاری شریف ۲ ج ۶۲۶)

بے موسم کا پھل

6 .... حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے راستہ میں نکلے تو کفار نے گرفتار کرلیا.... جن دنوں یہ حارث بن عامر کے بیٹوں کی قید میں تھے.... ظالموں نے دانہ پانی بند کر دیا تھا اور ان کو زنجیروں میں اس طرح جکڑ دیا تھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں دونوں بندھے ہوئے تھے.... اس زمانہ میں حارث بن عامر کی بیٹی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم!

میں نے خبیب ﷛ سے اچھا کوئی قیدی نہیں دیکھا.... میں نے بارہا یہ دیکھا کہ وہ قید کی کوٹھڑی کے اندر زنجیروں میں بندھے ہوئے بہترین انگوروں کا خوشہ ہاتھ میں لیے کھا رہے ہیں.... حالانکہ خدا کی قسم! ان دنوں مکہ معظمہ کے اندر کوئی پھل بھی نہیں ملتا تھا اور انگور کا تو موسم بھی نہیں تھا.... (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۹ و بخاری شریف)

مکہ کی آواز مدینہ پہنچی

7 .... جب حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سولی پر چڑھائے گئے تو انہوں نے بڑی حسرت کے ساتھ کہا:-

یا اللہ! میں یہاں کسی کو نہیں پاتا جس کے ذریعے میں آخری سلام تیرے پیارے رسول اللہ ﷺ تک پہنچا سکوں.... لہٰذا تو میرا سلام حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچادے....

صحابہ کرام کا بیان ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ مدینہ منورہ کے اندر اپنے اصحاب کی مجلس میں رونق افروز تھے کہ بالکل ہی ناگہاں آپ نے بلند آواز سے وعلیکم السلام فرمایا.... صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت آپ نے کس کے سلام کا جواب دیا ہے....

آپ نے ارشاد فرمایا کہ:-

تمہارا دینی بھائی خبیب ابھی ابھی مکہ معظمہ میں سولی پر چڑھا دیا گیا ہے اور اس نے سولی پر چڑھ کر میرے پاس اپنا سلام بھیجا ہے اور میں نے اس کے سلام کا جواب دیا ہے.... اسلام میں یہ پہلے شہید ہیں جنہیں سب سے پہلے سولی پر چڑھایا گیا.... (حجۃ اللہ علی العالمین ج۲ص۸۶۹)

ایک سال میں تمام قاتل ہلاک

8.... روایت ہے کہ سولی پر چڑھائے جانے کے وقت حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاتلوں کے مجمع کی طرف دیکھ کر یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا.

(یعنی اے اللہ! تو میرے ان تمام قاتلوں کو گن کر شمار کر لے اور ان سب کو ہلاک فرما دے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ رکھ)

ایک کافر کا بیان ہے کہ میں نے جب خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بددعا کرتے ہوئے سنا تو میں زمین پر لیٹ گیا تاکہ خبیب کی نظر مجھ پر نہ پڑے.... چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ ایک سال پورا ہوتے ہوتے تمام وہ لوگ جو آپ کے قتل میں شریک و راضی تھے.... سب کے سب ہلاک و برباد ہو گئے.... فقط تنہا میں بچ گیا ہوں....

(حجۃ اللہ علی العالمین ج۲ص۸۶۹ و بخاری)

لاش کو زمین نگل گئی

9 ....حضور اقدس ﷺ نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا:-

مقام تنعیم میں حضرت خبیب کی لاش سولی پر لٹکی ہوئی ہے جو مسلمان ان کی لاش کو سولی سے اتار کر لائے گا، میں اس کے لیے جنت کا وعدہ کرتا ہوں....

یہ خوشخبری سن کر حضرت زبیر بن العوام اور حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر راتوں کو سفر کرتے اور دن میں چھپتے ہوئے مقام تنعیم میں گئے....چالیس کفار سولی کے پہرہ دار بن کر سو رہے تھے....

ان دونوں حضرات نے لاش کو سولی سے اتارا اور چالیس دن گزر جانے کے باوجود لاش بالکل تروتازہ تھی اور زخموں سے تازہ خون ٹپک رہا تھا....گھوڑے پر لاش کو رکھ کر مدینہ منورہ کا رخ کیا....مگر ستر کافروں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا....

جب ان دونوں حضرات نے دیکھا کہ اب ہم گرفتار ہو جائیں گے، تو ان دونوں نے مقدس لاش کو زمین پر رکھ دیا....

خدا کی شان دیکھیے کہ ایک دم زمین پھٹ گئی اور مقدس لاش کو زمین نگل گئی اور پھر زمین اس طرح برابر ہو گئی کہ پھٹنے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا....یہی وجہ ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا لقب بلیغ الارض (جن کو زمین نگل گئی) ہے پھر ان دونوں حضرات نے فرمایا

اے کفار مکہ ہم تو دو شیر ہیں جو اپنے جنگل میں جا رہے تھے....اگر تم لوگوں سے ہو سکے تو ہمارا راستہ روک کر دیکھ لو....ورنہ اپنا راستہ لو!

جب کفار مکہ نے دیکھ لیا کہ ان دونوں حضرت کے پاس لاش نہیں ہے، تو وہ لوگ مکہ واپس لوٹ گئے.... (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۴۱)

کفر سے توبہ پر مٹی بھی خریدتے وہ سونا بن جاتی

10 .... حضرت عروہ بارقی ﷺ ایک عرصہ تک بت پرستی میں مبتلا رہے مگر جب انہوں نے اسلام قبول کر کے اللہ سے دوستی کر لی تو ان کو یہ انعام ملا کہ

فَكَانَ لَوِاشْتَرٰى تُرَاباً لَرَبِحَ فِيْهِ

یعنی اگر وہ مٹی بھی خریدتے، تو اس میں بھی ان کو نفع ہی نفع ہوتا...

یہ ان کی کرامت تھی.... (مشکوۃ ج ۱ ص ۲۵۴)

دوستو! یہ انعام ان کو تقویٰ کی دولت سے ملا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ

جو شخص گناہ سے بچے گا ہم اس کو ہر پریشانی سے نکال دینگے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دینگے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا....

دوستو! اللہ کا قانون ہے جو اللہ کا دوست بن جاتا ہے اللہ دنیا کو اس کا غلام بنا دیتے ہیں اور اس کی ہر ہر پریشانیوں سے حفاظت فرماتے ہیں.... اس طرح رزق کی کثرت اور غیبی رزق کے ہزاروں واقعات صحابہ اور اللہ سے ثابت ہیں مزید تفصیل کے لئے احقر کی کتاب رزق غیبی کے حیران کن واقعات کا مطالعہ فرمائیں....

یہاں ہم قارئین کے لئے ایک اور واقعہ نقل کرتے ہیں....

چوہے نے سترہ اشرفیاں نذر کیں

11 .... ضباعہ بنت زبیر کہتی ہیں کہ یہ اس قدر تنگدستی میں مبتلا تھے کہ درختوں کے پتے کھایا کرتے تھے.... ایک دن ایک ویران جگہ میں رفع حاجت کے لیے بیٹھے، تو اچانک ایک چوہا اپنے بل میں سے ایک اشرفی منہ میں لے کر نکلا اور ان کے سامنے رکھ کر چلا گیا.... پھر وہ اسی طرح برابر ایک ایک اشرفی لاتا رہا.... یہاں تک کہ سترہ اشرفیاں

لایا.... یہ سب اشرفیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور پورا ماجرا عرض کیا، تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اس مال میں کچھ صدقہ کرنا ضروری ہے....

اللہ تعالیٰ تمہیں اس مال میں برکت عطا فرمائے.... حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ان میں سے آخری اشرفی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ میں نے چاندی کے ڈھیر حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں دیکھ لیے.... (ابونعیم فی الدلائل ج ۲ ص ۳۹۶)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے لئے آسمانی ڈول کا نزول

12 .... ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں جس وقت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ان کے پاس زادراہ نہ تھا۔ جب وہ ''روحاء'' پر پہنچیں تو سورج غائب ہو رہا تھا....اور وہ شدت پیاس سے نڈھال ہو رہی تھیں۔ ان کا بیان ہے کہ اچانک میں نے ایک تیز سرسراہٹ اپنے سر پر سنی میں نے سر اٹھایا تو انتہائی عجیب وغریب معاملہ دیکھنے کو ملا ایک سفید ڈول آسمان سے رسی کے ذریعے لٹکایا گیا تھا...

اس رحمت خداوندی کے نظارہ سے مجھے حوصلہ ملا اور میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے مضبوطی سے پکڑ لیا....اور خوب سیراب ہو کر پانی پیا....اس پانی کے بعد میں اگر روزے کی حالت میں انتہائی گرم دن میں کڑکتی دھوپ میں بھی چکر لگاتی رہتی کہ شاید کبھی پیاس محسوس ہو لیکن کبھی بھی پیاس محسوس نہ ہوئی.... (دلائل النبوۃ بیہقی ۶/ ۱۲۵۔ الاصابہ ۴/ ۴۳۲)

ام شریک رضی اللہ عنہا کے جنتی پانی کی آمد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوس قبیلے کی ایک عورت ام شریک رضی اللہ عنہا رمضان میں مشرف باسلام ہوگئی....وہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرنے لگی: جو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتا....اسے ایک یہودی ملا....اس نے پوچھا:

اے ام شریک ادھر ادھر کیوں چکر لگا رہی ہو؟....اس نے بتایا کہ میں کسی ہم سفر کی

تلاش میں ہوں جو نبی علیہ السلام کے پاس مجھے لے جائے....

وہ خدا کا دشمن کہنے لگا: آؤ میرے ساتھ، میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں....

اس نے کہا : ٹھہرو! میں تھوڑی دیر میں اپنا مشکیزہ پانی سے بھرلوں....

وہ کہنے لگا : میرے پاس پانی موجود ہے تمہیں اس مشقت اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

....وہ اس کے ساتھ چل پڑی.... پورا دن چلتے رہے.... جب شام ہوئی تو یہودی نے ایک جگہ پڑاؤ ڈال دیا....اور اپنے توشہ دان میں سے کھانا نکالا اور دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا تناول کرنے لگا....اس نے ام شریک کو آواز دی

آؤ : کھانا کھالو....

ام شریک نے کہا: مجھے پانی کی طلب ہے....

وہ بد بخت کہنے لگا: جب تک یہودیت اختیار نہ کرو گی تمہیں ایک قطرہ تک نہ دوں گا.

اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا....میں کبھی یہودیت قبول نہ کروں گی اللہ نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا ہے تو میں کیوں دوسری جانب جھانکتی پھروں۔

.... یہ کہہ کر اس نے اپنے اونٹ کی طرف توجہ مبذول کی اس کا گھٹنا باندھا اور اس کے گھٹنے پر سر رکھ کر سو گئی....وہ کہتی ہیں: میری آنکھ ایک ڈول کی ٹھنڈک سے کھل گئی جو کہ میری پیشانی کو چھو رہا تھا....میں اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ اس میں دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی پینے والی چیز تھی....

میں نے پیٹ بھر کر پیا....اور خوب سیراب ہوگئی....اس کے بعد اپنے مشکیزے پر اس کا پانی چھڑکا اور اسے تر کر لیا اور اسے بھر لیا....پھر یکایک وہ ڈول میری آنکھوں کے سامنے بلند ہونا شروع ہوا، حتیٰ کہ فضا میں بلند ہوتے ہوتے میری آنکھوں سے اوجھل ہوگیا....صبح کے وقت یہودی آیا....

اس نے مجھے آواز دی تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے میرے مالک نے پانی پلا دیا ہے...
اس نے پوچھا: کہاں سے پانی آیا؟ کیا آسمان سے؟
میں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! اس نے آسمان سے مجھ پر پانی نازل کیا ہے.... پھر میرے سامنے وہ آسمان میں غائب ہو گیا.... پھر میں اکیلی چل پڑی اور خدمت پیغمبری میں حاضری دی اور آنحضرت ﷺ کو پورا قصہ بتا دیا... آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ نکاح کی دعوت دی....

اس نے عرض کی:-

حضورؐ! میں اپنے اس حقیر نفس کو آپ کی شان کے لائق نہیں سمجھتی.... ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو راضی نہ کر سکوں.... البتہ میں خود کو آپ کے حوالے کر دیتی ہوں.... آپ جس سے چاہیں میری شادی کر دیں....

نبی علیہ السلام نے زیدؓ کے ساتھ اس کی شادی کر دی اور اس کے لیے تیس صاع (تقریباً دو من سے کچھ کم یعنی ایک من ۳۰ کلوگرام) کا حکم دیا.... اور ارشاد فرمایا:

کلوا ولا تکیلوا

"اس میں سے کھاتے رہو لیکن اس کو تولنا نہیں...." (حوالہ دلائل النبوۃ ۶/۱۴۴ ابیہقی)

تازہ مچھلی کا آسمانی تحفہ

14 ....ایک بزرگ نے فرمایا: ایک روز میں دریائے فرات کے کنارے جا رہا تھا کہ مجھے تازہ مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی.... اسی وقت دریا نے میرے سامنے ایک تازہ مچھلی پھینکی.... اور اسی وقت ایک آدمی دوڑا ہوا آیا.... اور اس نے کہا: میں آپ کے لئے یہ مچھلی پکا دیتا ہوں.... اس نے مچھلی کو بھونا اور میں نے وہیں بیٹھ کر اسے کھایا....

(ص ۳۰۹)

تو نے جیب سے لیا اور میں نے غیب سے

15 ....ایک بزرگ قافلہ کے ساتھ بیابان میں سفر کر رہے تھے....سب لوگ سواری پر تھے انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جو آگے آگے پیدل چل رہی تھی....بزرگ نے یہ سوچا یہ آگے آگے اس خوف سے چل رہی ہے کہ پیچھے پیچھے پیدل چلنے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ قافلہ آگے نکل جائے اور یہ پیچھے رہ جائے....

کچھ سوچ کر بزرگ نے اپنی جیب سے چند درہم نکالے اور خاتون کو دیئے....اور کہا: آگے چل کر قافلہ پڑاؤ کرے تو میرے پاس آنا....میں لوگوں سے پیسے جمع کر کے تیرے لئے سواری کا انتظام کرا دوں گا....

عورت نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا....اس کی مٹھیاں درہموں سے بھر گئیں....اس نے وہ مٹھی بھر درہم بزرگ مرد کی طرف بڑھا دیئے....اور کہا: تو نے جیب سے لیا....اور میں نے غیب سے لیا.... (ص۱۲۳)

سونے بنانے کا نسخہ دریا کے پیٹ میں

16 ....ابو نصر السراج نے سالم سے روایت کی کہ جب اسحٰق بن احمد فوت ہوئے، تو سہل بن عبداللہ ان کے عبادت خانہ میں گئے اور وہاں ایک ٹوکرا پایا، جس میں دو بوتلیں تھیں....ایک بوتل میں کوئی سرخ رنگ کی چیز تھی....اور دوسری میں سفید رنگ کی اور وہاں ایک ٹکڑا سونے کا اور ایک چاندی کا پایا....

ابن سالم سے مروی ہے کہ سہل نے دونوں ٹکڑے دجلہ میں پھینک دیئے اور بوتلوں میں جو کچھ تھا، اس میں مٹی ملا دی، حالانکہ اسحٰق کے ذمہ قرض تھا....

ابن سالم سے مروی ہے کہ میں نے سہل سے پوچھا کہ ان بوتلوں میں کیا تھا؟ فرمایا: ایک تو ایسی چیز تھی کہ اس میں سے ایک درہم بھر تانبے کے کئی مثقالوں پر ڈال دیا جاتا، تو

چاندی بن جاتی....

میں نے سہل سے کہا: کیا حرج تھا؟ اگر اسحٰق اس سے اپنا قرض ادا کر دیتا؟

سہل نے جواب دیا: اے دوست! اسے اپنے ایمان کا ڈر تھا.... (حوالہ رسالۃ القشریہ)

مولیٰ سے دوستی پر کشف کا تحفہ

17.... حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے ہدیتاً انگور بھیجے.... حضرت نے ایک دانا چکھ کر چھوڑ دیا.... ایک روز وہی انگور بھیجنے والا شخص آیا.... اور عرض کیا کہ حضرت میں نے انگور بھیجے تھے پہنچے تھے؟

حضرت نے فرمایا: پہنچ گئے تھے....

اس نے کہا: آپ نے کھائے تھے؟

فرمایا: میاں کیا بتاؤں.... ان میں مردوں کی بو آتی تھی.... وہ شخص حیران ہوا.... کہ انگوروں کو مردوں سے کیا تعلق؟ کچھ سمجھ میں نہ آیا.... اور پھر تحقیق جو کی تو معلوم ہوا کہ ان انگوروں کے درخت مدت ہوئی کہ مرگھٹ میں لگائے گئے تھے....

(حوالہ اشرف المواعظ حکیم الامت تھانویؒ)

رزق کی برکت

18.... ایک نوجوان نے اپنے ماں کی بہت خدمت کی.... جب والدین فوت ہو گئے تو کچھ دنوں کے بعد خواب میں ایک آدمی کو دیکھا.... اس نے کہا: تم نے والدین کی بڑی خدمت کی ہے، تجھے انعام دیتے ہیں.... پتھر کے نیچے سو دینار پڑے ہیں، جا کر اٹھالے.... وہ نوجوان سمجھ دار تھا....

اس نے پوچھا : ان میں برکت ہوگی؟

جواب ملا : برکت تو نہیں ہوگی....

اس نے کہا : میں ایسے سو دینار نہیں لیتا جن میں برکت نہ ہو....

صبح اٹھا، بیوی کو بتایا کہ میں نے رات خواب دیکھا ہے....

بیوی نے کہا : اچھا تم نہ لینا مگر دیکھ تو لو کہ دینار پڑے ہوئے بھی ہیں یا نہیں..

اس نے کہا : جب دینار لینے نہیں تو میں جا کر دیکھتا بھی نہیں....

دوسری رات پھر خواب دیکھا کہ اچھا تو سو دینار نہیں لیتا، تو تجھے دس دینار دیں گے....اس نے پھر وہی پوچھا کہ ان میں برکت ہوگی یا نہیں....

اس نے کہا : برکت نہیں ہوگی....

اس نے کہا کہ : تب میں نہیں لوں گا....

بیوی کو بتایا تو وہ کہنے لگی: سو دینار تو چھوڑ دیے تھے، اب دس دینار تو ضائع نہ کر، یہ تو جا کر لے لے....

اس نے کہا : جب برکت نہیں تو میں دیکھتا بھی نہیں....

تیسری رات پھر خواب میں دیکھا....

بزرگ نے کہا : تو نے والدین کی خدمت کی، تجھے ایک دینار دیتے ہیں....

پوچھا : ''کیا اس میں برکت ہوگی''

فرمایا : ہاں برکت ہوگی....

وہ نوجوان صبح اٹھا تو اس نے اس پتھر کے نیچے سے ایک دینار لے لیا....واپس آنے لگا، دل میں خوشی تھی....سوچا کہ چلو آج میں مچھلی لے کر چلوں....میری بیوی مچھلی کے کباب بنائے گی....بازار سے مچھلی خرید کر گھر لایا....جب اس کی بیوی نے مچھلی کو کاٹا تو مچھلی کے پیٹ کے اندر سے ایسا قیمتی ہیرا نکلا کہ جب اسے بازار میں بیچا تو ساری زندگی کا خرچہ پورا ہو گیا....یہ ہوتا ہے برکت والا رزق....

(ماخوذ از خطبات فقیر)

رزق کی تلاش

19 ....ابو یعقوب اقطع بصری سے مروی ہے کہ ایک بار حرم میں میں دس دن تک بھوکا رہا....جس سے میں نے ضعف محسوس کیا....دل میں خیال آیا، تو میں جنگل کی طرف نکل گیا کہ شاید کچھ کھانے کو مل جائے، جس سے اپنی کمزوری کو سکون دے سکوں....

مجھے ایک گرا پڑا شلجم دکھائی دیا.... میں نے اسے اٹھالیا....مگر دل میں نفرت پیدا ہوئی....ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے یوں کہہ رہا ہے کہ تو دس دن بھوکا رہا اور اس کے بعد کیا تمہاری قسمت میں ایک خراب شلجم ہی لکھا ہے....

لہٰذا میں نے اسے پھینک دیا اور مسجد میں چلا گیا....وہاں جا کر بیٹھ گیا....اس وقت ایک عجمی آکر میرے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے آکر ایک صندوقچہ رکھ دیا اور کہنے لگا: یہ تمہارا ہے؟ میں نے پھر پوچھا: تم نے یہ کیسے میرے لئے مخصوص کردیا؟....

کہنے لگا: ہم دس دن سے سمندر میں سفر کر رہے تھے اور کشتی ڈوبنے کے قریب ہوگئی تھی....ہم میں سے ہر ایک نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں نجات دے، تو کوئی چیز صدقہ میں دیں گے.... چنانچہ میں نے بھی نذر مانی:-

اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے، تو حرم کے مجاور میں سے جس شخص پر پہلے نظر پڑے گی، اسے صدقہ کے طور پر دوں گا اور آپ ہی پہلے شخص ہیں، جس سے میری ملاقات ہوئی ہے....

میں نے کہا: اسے کھولو.... کھولا تو اس میں مصری میدے کا کیک، چھلے ہوئے بادام اور قند سفید کی ڈلیاں تھیں....میں نے کچھ اس میں سے لے لیا اور کچھ اس میں سے لیا اور کہا کہ باقی اپنے بچوں کے لئے جاؤ....

یہ ان کے لئے میری طرف سے تحفہ ہے....

اس نے اسے قبول کرلیا.... اس پر میں نے اپنے دل سے کہا کہ تمہارا رزق دس دن سے تمہاری طرف آرہا ہے اور تو اسے وادی میں ڈھونڈ رہا ہے.... (حوالہ الرسالہ القشیریہ)

گناہوں سے بچنے پر غیبی رزق کا انعام

20.... ایک شخص اپنا یہ واقعہ بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے کسی کام کے لئے باہر جنگل میں گیا.... میں نے دیکھا کہ ایک خاردار درخت کے ارد گرد ایک شخص گھوم رہا ہے اور اس سے کھجور کے دانے توڑ توڑ کر کھا رہا ہے....

میں نے اسے سلام کیا.... اس نے کہا: وعلیک السلام.... پھر کہا: آیئے آپ بھی کھجور کھایئے.... میں اپنی اونٹنی سے اترا اور اس درخت کے پاس گیا.... درخت پر کھجور کے دانے مجھے نظر آرہے تھے مگر میں توڑنے کے لئے جس دانے کو ہاتھ لگاتا وہ کانٹا بن جاتا....

فَتَبَسَّمَ الرَّجُلُ وَقَالَ هَيْهَاتَ لَوْاَطَعْتَهُ فِیْ الْخَلْوَاتِ اَطْعَمَکَ الرُّطَبَ فِی الْفَلَوَاتِ

یعنی وہ شخص مسکرانے لگا اور کہا:

(آپ کو کھجوریں نہیں مل سکتیں کیونکہ) اگر آپ خلوت (یعنی تنہائی) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کرتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بھی (میری طرح) جنگل میں کھجوریں کھلاتا....

درخت کی پکار آپ کو کیا کھانا ہے

21.... محمد بن مبارکہ صوری کہتے ہیں کہ: بیت المقدس کے سفر کے دوران میں حضرت ابراہیم کے ساتھ تھا۔ دوپہر کے وقت ہم انار کے ایک درخت کے نیچے قیلولہ کے لئے اترے.... ہم نے چند رکعت وہاں نماز پڑھی.... میں نے انار کی جڑ سے یہ آواز سنی.... اے ابا اسحاق! ہمارا تھوڑا سا پھل کھا کر ہمیں عزت بخشیے....

حضرت ابراہیم (کنیت ابواسحاق) نے اپنا سر جھکا لیا.... درخت کی جڑ سے تین دفعہ یہ آواز آئی پھر مجھے جڑ نے خطاب کیا اور کہا:

اے محمد! آپ ان کے سامنے ہماری سفارش فرمائیں تاکہ وہ کچھ ہمارا پھل تناول فرمائیں....

میں نے حضرت ابواسحاق ابراہیم کی خدمت میں عرض کیا:

اے ابا اسحاق! آپ سن چکے ہیں اب انہوں نے دو انار پکڑے ایک خود کھایا اور دوسرا مجھے دے دیا، جسے میں نے کھایا، وہ کھٹا نکلا یہ درخت چھوٹا سا تھا، جب ہم اپنے سفر سے واپس ہوئے تو دیکھا کہ یہ چھوٹا سا درخت بہت بڑھ چکا ہے۔ اس کے انار میٹھے ہوگئے ہیں اور سال میں دو دفعہ پھل دینے لگا ہے....

بقول امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ لوگوں نے اس کا نام ہی رمانۃ العابدین (عبادت گزاروں کا انار) رکھ دیا ہے اور اس کے سائے میں عبادت گزار آکر فروکش ہوتے ہیں...

درخت کے پتے سونے کے بن گئے

22.... حضرت سید علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں نے امام حزامیؒ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ابھی میں بچہ تھا.... مجھے ریشم کے کیڑے پالنے کے لیے توت کے پتوں کی ضرورت تھی.... میں اس مقصد کے لیے ایک محلّہ میں گیا اور توت کے ایک درخت پر چڑھ کر اس کے پتوں کو جھاڑ رہا تھا کہ شیخ ابوالفضل سرخسیؒ اس طرف سے گزرے انہوں نے مجھے دیکھا نہیں لیکن میں نے دیکھ لیا کہ وہی ہیں اس وقت وہ عالم بیخودی میں تھے.... انہوں نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور کہا:

خداوندا! ایک سال ہوگیا ہے کہ مجھے تو نے اتنے پیسے نہیں دیے کہ جس سے اپنے بال کترواؤں.... کیا دوستوں سے ایسا ہی کیا کرتے ہیں؟

وہ صاحب جو درخت پر تھے کہتے ہیں کہ اسی وقت درخت کا تنا اس کی شاخیں اور تمام پتے سونے کے ہوگئے.... یہ دیکھ کر شیخ ابوالفضل سرخسیؒ نے فرمایا:

واہ صاحب واہ! دل کی کشادگی کے لیے تم سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے (انہوں نے سونے کے درخت کی طرف کچھ بھی التفات نہیں کیا).... (نفحات الانس)

غیبی خزانے سے وظیفہ جاری ہوا

23.... حافظ ابن جوزیؒ نے اپنی تصنیف ''مناقب الامام احمد بن حنبل'' میں ایک عنوان باندھا ہے، جس میں ان علماء ربانین کا تذکرہ ہے، جنہوں نے مسئلہ ''خلق قرآن'' کی آزمائش میں حکومت وقت کے منشا کے مطابق جواب دینے سے صاف انکار کر دیا تھا، ان باصفا و باہمت حضرات میں ''عفان بن مسلم'' استاذ بخاری کا ذکر خیر بھی موجود ہے....

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ''عفان بن مسلم'' اس آزمائش میں مبتلا ہونے والے سب سے پہلے شخص ہیں.... موصوف نے اپنی سند کے ساتھ قاسم بن ابی صالح کی یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ انہوں نے ابراہیم بن حسین دیزلی کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''جب عفان بن مسلم کو آزمائش کیلئے بلایا گیا، تو میں ان کی سواری کا لگام تھامے ہوئے تھا.... جب وہ دربا میں پہنچے تو ان سے کہا گیا کہ آپ بھی کہیں کہ ''یہ قرآن مخلوق ہے''

انہوں نے یہ کہنے سے انکار کر دیا.... اس پر ان سے کہا گیا کہ ''تمہارا وظیفہ آج سے بند کیا جاتا ہے'' انہیں ہر ماہ دو ہزار درہم وظیفہ ملتا تھا.... انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وَفِی السَّمَاءِ رزقکم وماتوعدون'' (سورۃ زارعات)

''اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، سب آسمان میں ہے''

جب وہ اپنے مکان واپس تشریف لائے تو ان کے گھر عورتوں نے اور جو وہاں موجود تھے (جنکی تعداد تقریباً ۴۰ تھی) ان سب نے آپ کو یہ موقف اختیار کرنے پر سختی کی....

راوی کا کہنا ہے، ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا گیا دروازہ کھولا تو باہر ایک آدمی عفان بن مسلم سے ملنا چاہتا تھا.....میں اسے پہلی نظر میں کوئی روغن فروش سمجھا....القصہ وہ آپ کے پاس آیا، اور ایک تھیلی جس میں دو ہزار درہم تھے....آپ کی طرف بڑھائی اور یوں کہا:۔

''ابو عثمان جس طرح تم نے آج دین کی حفاظت کی ہے.... خدا تمہاری بھی حفاظت فرمائے اور تمہیں ثابت قدم رکھے....''

(پھر تھیلی کے سکوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہ آپ کی خدمت میں نذر ہیں، اور ہر ماہ اسی طرح پہنچتے رہیں گے....

لاٹھی کے نیچے سے پانی ابل رہا تھا

24.....ایک اور صاحب سے مروی ہے کہ حج کے راستے میں وہ پیاسے ہوئے کسی کے پاس پانی نہ تھا.....انہوں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ ایک جگہ وہ اپنی کھونٹی گاڑے بیٹھے ہیں اور اس کے نیچے سے پانی بہہ رہا ہے.....اس صاحب نے اپنا مشکیزہ بھی بھر لیا اور باقی حاجیوں کو بھی پانی کی اطلاع دی.....سب نے اپنے برتن اس پانی سے بھر لیے....

بکری کا انسان کی طرح کلام کرنا اور روٹی لانا

25.....حکایت نقل ہے کہ: ایک مرتبہ اویس قرنیؒ نے تین رات برابر کچھ کھایا نہ پیا۔ جب بھوک کا نہایت غلبہ ہوا، پہاڑ پر چلے گئے۔ وہاں جا کر پتے کھانا شروع کیا ناگاہ دیکھا تو زمین پر دینار سرخ پڑے ہیں.....کچھ خیال نہ کیا پھر دیکھا تو ایک بکری گرم

روٹی لے کر آئی التفات نہ کیا کہ واللہ اعلم کس کے لیے لائی ہے.... جب اس بکری نے بزبان فصیح کہا کہ:

اے اویسؒ یہ تیرا ہی رزق ہے رازق حقیقی نے بھیجا ہے تب ہاتھ سے روٹی لے لی اور بکری کی طرف نگاہ نہ کی۔

بلکہ زبان حال سے یہ شعرورد زبان تھا ماشاء اللہ

طمع من از خلق نیست
از قناعت در دل من عالمی است

عاشقوں کی دعا پر پنیر کا تحفہ

26.... محمد بن منکدرؒ غازیوں کے ایک لشکر کے ساتھ ایک مقام سے گزر رہے تھے کہ دوستوں سے پنیر مہیا کرے تمام غازیوں نے دعا کی، تھوڑی دور گئے ایک تھیلا پڑا دکھائی دیا اس کا سر بند تھا اندر پنیر پڑا تھا ایک نے کہا:-

کاش تھوڑا سا شہد بھی ہوتا اور پنیر سے ملا کر کھاتے...

محمد بن المنکدرؒ نے کہا: جس ذات نے پنیر دیا ہے وہ شہد بھی دے سکتا ہے.... سب نے مل کر پھر دعا کی.... تھوڑی دور جا کر ایک پیالہ شہد سے بھرا پایا.... شہد اور پنیر کو ملا کر کھالیا.... (حوالہ شواہد النبوت)

کنکریوں کے ڈھیر میں ہیرے

27.... ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سلطان بہاالدین جذب کی کیفیت میں جنگل کی طرف جارہے تھے کہ راستے میں اُن کو اس علاقے کے نواب کا بیٹا ملا جو اپنی موٹر میں سوار کہیں جارہا تھا.... اُس نے حضرت کو دیکھا اور آپ کے پیچھے ہولیا اور آپ کو گاڑی میں سوار ہونے کی پیشکش کی.... آپ نے اپنے رومال میں چند پتھر کے ٹکڑے ڈال کر اُس کو

دیئے اور فرمایا:-

"یہ ہیرے جواہرات لے لو اور میرا پیچھا چھوڑ دو"....

نوابزادہ نے جب رومال دیکھا تو اس کی نگاہیں خیرہ ہوگئیں.... اتنے عمدہ ہیرے اور جواہر و لعل اس نے نہ دیکھے تھے نہ سنے تھے مگر اُس نے حضرت سے عرض کی:-

میں ان پتھروں کو لے کر کیا کروں گا.... مجھے تو آپ کی رفاقت چاہئے...

یہ کہہ کر سلطان بہاؤالدین نے رومال اُس سے لے لیا اور جواہر و لعل زمین پر پھینک دیئے جب جواہر و لعل زمین پر گرے تو وہ دوبارہ کنکریوں کی شکل میں تبدیل ہو چکے تھے.... اس پر حضرت سلطان بہاؤالدین تو نواب زادہ سے بہت خوش ہوئے اور ان کی موٹر میں سوار ہوگئے اور ہاتھ موٹر سے باہر نکال لیا....

موٹر جہاں سے گزرتی جاتی لوگ حضرت کا ہاتھ چومتے جاتے.... جوں جوں لوگوں کی تعداد عقیدت مندی کی وجہ سے بڑھتی جاتی توں توں حضرت کا ہاتھ لمبا ہوتا جاتا یہ دیکھ کر نواب زادے نے عرض کی: "حضرت شریعت کا کچھ خیال فرمائیں" یہ بات سن کر سلطان بہاؤالدین نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا....

سونے کا ستون

28.... حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا مسجد سے گزر ہوا، جہاں چند فقراء بیٹھے کرامات کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے.... ان میں سے ایک نے کہا کہ:-

فلاں بزرگ ایسا ہے کہ اگر وہ مسجد کے چوبی ستون پر نظر ڈالے تو یہ ستون آدھا چاندی اور آدھا سونے کا ہو جائے....

معاً حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس ستون پر پڑی وہ فوراً سونے اور چاندی کا ہوگیا.. حضرت وہاں سے آگے بڑھ گئے....

حیرت انگیز بابرکت سیب

29....ایک شخص کو حضرت شیخ ابوالخیر علیہ الرحمۃ نے دو سیب دیئے....اس شخص نے سوچا میں انہیں نہیں کھاؤں گا، تبرک بنا کر رکھوں گا....چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا کئی کئی فاقے کرنے کے باوجود اس نے سیب کو جیب میں رہنے دیا....اور کھایا نہیں....مگر ایک مرتبہ بھوک نے بہت شدت اختیار کرلی....تو ایک سیب نکال کر کھالیا....

دوسرا سیب نکالنے کے لئے جب جیب میں ہاتھ ڈالا تو جیب میں ایک کے بجائے دو سیب موجود تھے....پھر اس شخص کا یہ معمول بن گیا کہ جیب سے نکالتا رہا کھاتا رہا....اور جیب میں دو کے دو سیب موجود ہوتے تھے....

وہ ایک بار شہر موصل گیا، وہاں اس کا گزر ایک ویران مقام پر ہوا، جہاں اس نے کسی مریض کے کراہنے کی آواز سنی....وہ کہہ رہا تھا مجھے سیب کھانے کی خواہش ہے حالانکہ وہ سیبوں کا موسم نہیں تھا....اس نے جیب سے سیب نکال کر مریض کو کھلائے، جس کے فوراً بعد ہی اس کا انتقال ہوگیا....اس وقت یہ عقدہ کھلا کہ شیخ ابوالخیر نے سیب اس مریض کے لئے عطا کئے تھے....

اللہ سے دوستی پر کھانوں کا نزول

30....ایک فقیر و درویش کی حکایت ہے....وہ کہتے ہیں کہ میں خلوت مع اللہ اور سیاحت کے ارادے سے جنگل کی طرف نکلا....تین دن مسلسل سفر کیا....چوتھے روز باطن میں یعنی دل میں ایک حرکت سی محسوس ہوئی اور ظاہری حرکت میں بھی زیادتی ہوئی....فرماتے ہیں:۔

میں اسی کیفیت میں تھا کہ دو خوبصورت اور حسین چہرے والے بوڑھے درویش میرے پاس آئے....انہوں نے مجھے السلام علیکم کہا۔ میں نے جواب دیا....پھر انہوں

نے میرا نام پوچھا.... میں نے کہا: میرا نام عبداللہ ہے.... انہوں نے کہا: ہم سب عبید اللہ (خدا کے بندے) ہیں.... اللہ تعالیٰ کے طالب ہیں....

پھر ہم اکٹھے سفر پر روانہ ہوئے.... جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو ایک درویش نے مجھے کہا کہ نماز پڑھائیے.... میں نے انکار کیا اور کہا یہ بوجھ آپ اٹھائیں.... انہوں نے نماز پڑھائی.... فرض نماز اور نفلوں سے فارغ ہوئے....

فَقَدَّمَ اِلَيْنَا طَبَقاً عَلَيْهِ قُطُفُ عِنَبٍ وَتِيْنٍ لم ارىٰ اَحسَنَ مِنهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَاَكَلْنَا حَاجَتَنَا وَمَشَيْنَا.

یعنی ''انہوں نے ہمارے سامنے ایک رکابی رکھی جس میں انگور کے خوشے اور انجیر تھے.... میں نے کھانے کی ان چیزوں سے زیادہ خوبصورت اور اچھی چیزیں نہیں کھائی تھیں اور نہ دیکھی تھیں.... انہوں نے فرمایا: بسم اللہ پڑھیے اور کھایئے.... ہم نے بقدر ضرورت کھایا اور پھر وہاں سے چلے''....

دوسرے دن پھر بوقت ظہر انہوں نے مجھے کہا کہ نماز پڑھایئے.... میں نے انکار کیا تو انہوں نے خود نماز پڑھائی.... نماز سے فراغت کے بعد پھر اسی طرح کھانے کی اشیاء سامنے آگئیں اور ہم نے حسب ضرورت کھائیں....

تیسرے دن میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی بات مان کر نماز پڑھانی چاہیے.... نماز پڑھانے سے کچھ قبل میں نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے درج ذیل دعا مانگی:

فَرَفَعْتُ طَرْفِىْ اِلَى السَّمَآءِ وَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ وَلِىُّ النِّعَمِ مِنْ غَيْرِ اِسْتِحْقَاقٍ: وَاَنَا عَبْدُکَ ضَعِيْفٌ غَيْرُ مُسْتَحِقٍّ لِلنِّعَمِ. وَقَدْ رَجَعْتُ اِلَيْکَ فِيْمَا اَقْصُدُهُ اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

یعنی ''میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا: اے اللہ! آپ نعمتوں کے مالک ہیں.... بغیر استحقاق کے بھی دیتے ہیں.... میں آپ کا ضعیف بندہ ہوں اور نعمتوں کا مستحق نہیں ہو.... میں اپنے اس مقصد

(حصول نعمت) میں آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں بے شک آپ
ہر چیز پر قادر ہیں...."

چنانچہ بوقت ظہر انہوں نے حسب سابق مجھے فرمایا:

تُصَلِّي بِنَا؟ قُلْتُ: اِنْ شَاءَ اللّٰه.

یعنی "کیا تم نماز پڑھاؤ گے؟ میں نے کہا: ان شاء اللہ پڑھاؤں گا"....

میں نے نماز پڑھائی.... بقیہ نماز سے فارغ ہو کر جب دائیں طرف دیکھا....

فَرَأَيْتُ الطَّبَقَ بِعَيْنِهٖ وَعَلَيْهِ قِطْفُ عِنَبٍ وَتِيْنٍ وَرُمَّانٍ.

یعنی "میں نے حسب سابق اسی طرح رکابی دیکھی جس میں انگور
کے خوشے، انجیر اور انار تھے"....

ہم نے وہ چیزیں کھائیں.... میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے نعمت سے سرفراز فرمایا.... ہم چالیس دن اکٹھے رہے.... ہر روز باری باری ایک آدمی نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوتا اور نماز کے بعد اسی طرح غیب سے کھانا آجاتا....

چالیس دن کے بعد ان درویشوں نے کہا:

اَلْخَلِيْفَةُ عَلَيْكَ اللّٰهُ. فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمَا. وَانْصَرَفَ كُلٌّ مِنَّا عَنْ صَاحِبِهٖ وَلَمْ يَسْأَلْ اَحَدٌ مِنَّا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ. ثُمَّ بَقِيْتُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَالِ تَتَجَدَّدُ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَكُلِّ وَقْتٍ أَشْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ تَزِيْدُ نِعْمَةٗ عَلَيَّ وَاِحْسَانَهٗ.

یعنی "انہوں نے مجھے کہا کہ بس تم اللہ تعالیٰ کے سپرد اور میں نے بھی
کہا کہ آپ دونوں بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد، پھر ہم جدا ہو گئے.... لیکن
کسی نے ایک دوسرے کے حال و مقصد کے متعلق سوال نہ کیا....
میں تنہا جنگل میں اسی حالت پر رہا.... ہر روز اللہ تعالیٰ کی ظاہری
و باطنی نعمتیں نمودار ہوتی رہیں (اور میں بقدر ضرورت استعمال کرتا

رہا) اور جس وقت میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا اس وقت اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات مزید نازل ہوتے“....

تمہیں تو رزاق پر شک ہے؟

31....حضرت شیخ ابویزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مسجد میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے، نماز پوری ہونے کے بعد امام مسجد نے پوچھا، اے ابویزید کھاتے کہاں سے ہو؟ آپ نے فرمایا:

ذرا رکو! پہلے اس نماز کو دہرالوں جو تمہارے پیچھے پڑھی ہے، تجھے جب مخلوق کو روزی دینے والے ہی کے بارے میں شک ہے، تو تیرے پیچھے نماز کہاں جائز ہے؟....

غریب کی دعا پر سیٹھ کو حضور ﷺ کی زیارت

32....ایک مرد صالح روایت کرتے ہیں.... میں ایک مسجد میں نماز ادا کرنے گیا وہاں ایک عابد اور ایک تاجر پہلے سے موجود تھے، عابد دعا کر رہا تھا:-

بار الہٰی! آج میں ایسا ایسا کھانا اور اس قسم کا حلوہ کھانا چاہتا ہوں....

تاجر نے سنا تو کہا:-

اگر یہ مجھ سے کہتا تو میں اسے ضرور کھلاتا.... مگر یہ تو بہانہ سازی کر رہا ہے، مجھے سنا کر اللہ سے دعا کر رہا ہے.... تاکہ میں سن کر اسے کھلاؤں، بخدا میں تو اسے نہیں کھلاؤں گا.... عابد دعا سے فارغ ہو کر مسجد کے ایک گوشہ میں سو رہے....

کچھ دیر بعد ایک شخص ہاتھ میں سرپوش سے ڈھکا ہوا ایک خوان لئے آیا.... چاروں طرف نگاہ دوڑا کر عابد کے پاس گیا اور اسے جگایا.... اور دسترخوان عابد کے روبرو رکھ کر

دور ہٹ گیا.... تاجر نے دیکھا تو اس میں وہ تمام کھانے موجود تھے عابد جن کے لئے دعا کر چکے تھے.... عابد صاحب نے خواہش کے مطابق تناول فرمایا اور بقیہ واپس کر دیا.... تاجر نے کھانا لانے والے شخص سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا کیا تم انہیں پہلے سے جانتے ہو....

اس نے کہا: بخدا ہرگز نہیں.... میں ایک مزدور ہوں میری بیوی اور بیٹی سال بھر سے ان کھانوں کی خواہش رکھتی تھیں، مگر مہیا نہیں ہو پاتے تھے.... آج میں نے ایک شخص کی مزدوری کی تو اس نے مجھے ایک مثقال سونا دیا.... میں نے اس سے گوشت وغیرہ خریدا اور میری بیوی کھانا پکانے لگی۔ اتنے میں میری آنکھ جو لگی تو میں نے حضور سرور عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا.... فرمایا:-

> آج تمہارے علاقہ میں اللہ کا ایک ولی آیا ہوا ہے.... اس کا قیام مسجد میں ہے.... جو کھانے تم نے اپنے بال بچوں کے لئے تیار کرائے ہیں.... ان کھانوں کا اسے بھی شوق ہے.... اس کے پاس لے جا.... وہ اپنی اشتہا کے مطابق کھا کر واپس کر دے گا.... بقیہ میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا اور میں تیرے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں.... خواب سے اٹھ کر میں نے حکم کی تعمیل کی....

تاجر: میں نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ سے انہی کھانوں کے لئے دعا کرتے سنا تھا.... تو نے ان کھانوں پر کتنا پیسہ لگایا؟

مزدور: مثقال بھر سونا....

تاجر: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تو مجھ سے دس مثقال سونا قبول کر کے اپنے اس عمل خیر میں سے مجھے ایک قیراط کا حصہ دار بنا لے!

مزدور: یہ ناممکن ہے....

تاجر: اچھا میں اتنے کے لئے تجھے بیس مثقال سونا دیتا ہوں....

مزدور نے پھر بھی انکار کیا، تاجر نے سونے کی مقدار بیس سے بڑھا کر پچاس اور سو مثقال تک پہونچائی تو مزدور نے اس سے کہا:

''واللہ جس شے کی ضمانت رسول اکرم ﷺ نے دی ہے، اگر تو اس کے بدلے ساری دنیا کی دولت دے دے پھر بھی میں اسے فروخت نہیں کروں گا....''

تاجر اپنی اس غفلت پر نہایت نادم ہو کر حیران و پریشان مسجد سے نکل گیا گویا اس نے اپنی کوئی متاع گراں بہا گم کر دی ہو.... (ص ۳۲۲،۳۲۳)

غیب کے ہدیہ اور گھی کی آمد

33.... عدن کے مشہور مجذوب شیخ ریحان کے بارے میں ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک شخص بحر عدن کے ساحل پر تھا، کہ شہر کا پھاٹک بند ہو گیا کچھ کھانا بھی ساتھ نہیں تھا.... شیخ ریحان نظر آئے.... ان سے جا کر عرض کیا:-

حضرت شہر کا دروازہ بند ہو چکا ہے.... میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ہریسہ کھلائیں....

انہوں نے سنا تو کہنے لگے:

''ذرا اسے تو دیکھو مجھ سے کھانا مانگ رہا ہے۔ اور وہ بھی ہریسہ کھانے کو کہتا ہے، لگتا ہے میں ہریسہ بناتا ہوں....''

اس شخص نے کہا کہ مجھے پتہ بھی نہیں چلا کہ کب ہریسہ آموجود ہوا.... میں نے پھر فرمائش کی حضرت گھی تو ہے نہیں؟....

حضرت نے فرمایا: اب بتاؤ صرف ہریسہ نہیں اسے گھی بھی چاہئے.... گویا میں گھی والا ہوں.... اس نے کہا: میں تو ہریسہ کو گھی کے ساتھ ہی کھاؤں گا.... فرمایا: لوٹا اٹھا اور سمندر سے وضو کے لئے پانی بھر لا.... وہ شخص بھر لایا.... حضرت نے اس کے ہاتھ سے لوٹا لے لیا

اوراس میں سے نکال کر ہریسہ میں ڈالا تو وہ خالص گھی تھا....

راوی کہتے ہیں میں نے کھایا تو ایسا لذیذ تھا کہ کبھی میسر نہیں ہوا تھا.... (رضی اللہ عنہ نفعنا بہ اجمعین) (حوالہ روضۃ الریاحین ،ص ۴۱۸)

دودھ اور شہد دینے والی بکری

34.... قرون اولیٰ میں روئے زمین پر کیسے کیسے باکمال لوگ چلتے پھرتے تھے.... اور اہل اللہ کو تلاش کرنے والے بھی جہاں کہیں ایسے اہل باطن کا سراغ پاتے تلاش کرنے نکل پڑتے....

حضرت شیخ ابوالربیع مالقی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: مجھے لوگوں نے بتایا کہ فلاں شہر میں ایک ولیہ خاتون رہتی ہیں، جن سے کرامتوں کا صدور ہوتا ہے.... دور دراز سے لوگ ان کی زیارت کو آتے ہیں، نام فضہ ہے....

حضرت شیخ کا طرز عمل یہ تھا کہ کبھی کسی عورت کی زیارت کو نہ جاتے.... مگر ان ولیہ کی شہرت اتنی سنی کہ آمادۂ سفر ہو گئے.... مشہور تھا کہ ان ولیہ کے پاس ایک بکری ہے جس کے تھن سے دودھ بھی نکلتا ہے اور شہد بھی۔ شیخ نے نیا پیالہ خریدا، ولیہ خاتون کے پاس تشریف لے گئے.... سلام وتحیہ کے بعد گزارش کی کہ میں آپ کی بکری کے دودھ اور شہد سے مستفید ہونا چاہتا ہوں....

خاتون ولیہ نے بکری حاضر کر دی.... آپ نے دوہا تو واقعی دودھ اور شہد نکلا.... آپ نے پوچھا یہ بکری آپ کو کہاں ملی اس کا واقعہ بتائیں.... ولیہ خاتون نے بیان کیا....

ہم نادار وغریب لوگ تھے.... ہمارے پاس ایک بکری تھی.... میرے شوہر ایک صالح انسان تھے.... عید الاضحیٰ کا موقع آیا تو میرے خاوند نے کہا:

چلو ہم لوگ اس بکری کی قربانی کریں.... میں نے کہا: دیکھئے ہم لوگ تو خود غریب ہیں.... قربانی ہم پر فرض نہیں.... اگر ہم لوگ قربانی نہ بھی کریں تو مواخذہ نہیں.... رب

تعالیٰ کو ہمارے حال کا علم ہے کہ ہم لوگ اس بکری کے زیادہ محتاج ہیں.... میرے خاوند نے میری بات مان لی.... اور قربانی نہیں کی اس کے بعد اسی روز ہمارے گھر ایک مہمان آیا.... میں نے خاوند کی خدمت میں عرض کی:

پروردگار عالم نے ہم لوگوں کو مہمان کی خاطر و مدارات کا حکم فرمایا ہے.... اس لئے اب بکری ذبح کرنی چاہیئے....

اپنے بچوں کو ذبح کے منظر سے بچانے کے لئے انہیں لے کر میں گھر میں رہی.... اور خاوند دیوار کے باہر بکری ذبح کرنے لگے.... کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ ایک بکری دیوار پر کودی اور ہمارے گھر کے اندر آ گئی.... میں نے خیال کیا کہ شاید بکری قابو سے نکل گئی اور بھاگ کر دیوار چڑھ گئی.... میں نے دیوار کے پیچھے شوہر کو دیکھا تو وہ بکری ذبح کر کے اس کی کھال اتار رہے تھے.... میں نے اپنے شوہر سے دوسری بکری کا حال بتایا.... انہوں نے کہا:-

کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے اچھی بکری عنایت فرمائی ہو.... اور واقعتاً ایسا ہی ہوا وہ بکری دودھ دیتی تھی، اور یہ بکری دودھ کے ساتھ شہد بھی دیتی ہے.... رب تعالیٰ نے ہمیں مہمان کی ضیافت کا یہ اجر عطا فرمایا....

حضرت شیخ ابوالربیع مالقی کا بیان ہے، اس ولیہ خاتون نے اپنے اہل عقیدت کو مخاطب کر کے کہا:

میرے فرزندو! یہ ہماری بکری تمہارے قلوب میں چرتی ہے.... اگر تمہارے دل پاکیزہ ہوں گے تو اس کا دودھ بھی عمدہ ہوگا.... اور اگر قلوب میں تغیر ہوگا تو دودھ بھی خراب ہو جائے گا.... اس لئے تمہیں اپنے قلوب کو پاکیزہ رکھنا چاہیئے....

پرندہ کا کھانے پہونچانے کی ڈیوٹی

35.... حضرت مالک بن دینارؒ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نے سفر حج کے دوران ایک پرندہ دیکھا جس کے منہ میں ایک روٹی تھی، میں اس کے پیچھے پیچھے ہولیا.... کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک بوڑھے کے پاس جا بیٹھا اور روٹی کا لقمہ لقمہ اس کے منہ میں ڈالنے لگا پھر اڑا اور منہ میں پانی بھر لایا اور اس بوڑھے شخص کے منہ میں انڈیل دیا....

میں نے اس بوڑھے کے پاس جا کر پوچھا تجھے کس نے جکڑ رکھا ہے وہ بولا میں حج کے لئے روانہ ہوا.... چوروں نے پکڑ کر یہاں ڈال دیا.... پانچ دن بھوکا پیاسا صبر کا سہارا لئے رکھا پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:

یا من یجیب المضطر اذا دعاہ،

اے وہ ذات اقدس جو مضطر کی دعا کو باریابی کا شرف عطا فرماتی ہے

میں مضطر ہوں! مجھ پر رحم فرما....

پس اسی وقت اللہ تعالیٰ نے میرے پاس اس پرندے کے ذریعہ روٹی، پانی مہیا فرمادیا.... حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ تفسیر سورہ فاتحہ میں حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس واقعہ کو منسوب کرتے ہیں.... (حوالہ تفسیر امام رازی)

پراسرار جانور کا خدمت کرنا

36.... ابن خلکان حضرت ابوالحسن علیہ الرحمۃ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے رفقاء کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک پراسرار جانور آیا، ہم نے اس کے سامنے ایک لقمہ ڈال دیا وہ لے کر چلا گیا.... پھر آیا لقمہ ڈالا اور اٹھا کر چل دیا....

اس نے یہ عمل پانچ مرتبہ دہرایا تو ایک شخص اس کے پیچھے گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک غار میں ایک اور اندھا سانپ یا اژدھا پڑا ہوا ہے یہ بلا تمام لقمے اس کے پاس ڈال دیتا ہے جسے

وہ کھا جاتا ہے! یہ سنتے ہی حضرت ابوالحسن علیہ الرحمۃ علائق دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے توکل کی راہ پر گامزن ہو گئے.... (حوالہ نزھۃ المجالس)

پتھر میں موجود کیڑے کے رزق کا غیبی نظام

37.... تفسیر کبیر میں امام رازیؒ نے

ومامن دابة فی الارض الا علی الله رزقها

کی تفسیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب میں یہ خیال گزرا کہ تمام روئے زمین کے جانداروں کو حق تعالیٰ شانہٗ کس طرح روزی پہنچاتے ہوں گے؟ یہ خیال گزرنا تھا کہ وحی نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اس پتھر کو توڑو، جب ایک پرت توڑ چکے تو حکم ہوا پھر توڑو۔ اسی طرح پتھر کے متعدد پرت توڑنے کے بعد دیکھتے ہیں کہ ایک کیڑا ہے جس کے منہ میں دوسرا کیڑا اس کی خوراک بنا ہوا ہے....

وہ رب العالمین ہیں سارے عالم کے پروردگار ہیں.... ماں باپ کی آغوش تربیت میں دینے سے پہلے نو مہینے تک اپنی خاص تربیت میں رکھا تھا، نو ماہ تک ماں کو بھی خبر نہیں تھی کہ میرے اندر کیا ہو رہا ہے؟

اس قطرۂ منی میں کیا کیا عجیب تصرفات الٰہیہ ہو رہے ہیں.... آنکھیں کب بن رہی ہیں اور اس میں بینائی کا خزانہ کب رکھا جا رہا ہے.... کان کس وقت بنے اور اس میں شنوائی کا خزانہ کس وقت رکھا گیا.... ہڈیاں کب بنیں اور کب ان پر گوشت چڑھایا گیا....

ماں کو جس کے اندر یہ سب کرشمے ہو رہے ہیں کچھ علم نہیں ہے، کہ اس بچے کی کس طرح تربیت حق تعالیٰ فرما رہے ہیں.... اور نہ ماں باپ کو یہ خبر ہے کہ شکم میں بچہ ہے یا بچی ہے یہ حجت قائم فرما دی کہ دیکھ لو.... (حوالہ تفسیر کبیر)

تو خود فقیر ہے مجھے کیا دیتا ہے

38....ایک بدّو (دیہاتی) طواف کر رہا تھا کہنے لگا یا اللہ مجھے پتہ ہے کہ میں خود بھی بھوکا میرے بچے بھی بھوکے، میری بیوی بھی بھوکی، میرا اونٹ بھی بھوکا ہے....میں آیا ہوں تیرے پاس۔

ایک مالدار آدمی طواف کرتا ہوا قریب سن رہا تھا.......اس نے ایک دم تھیلی نکالی....اس میں کوئی سو اشرفیاں تھیں....تین سال کا راشن تھا....تو اس کو دینے لگا کہا بھائی قبول فرماؤ....اس نے کہا کہ

تیرے جیسے سے مانگنا ہوتا تو یہاں آتا....چل چل، اپنا کام کر، میرا رب اللہ ہے....

ابھی اس کا طواف مکمل نہیں ہوا کہ حرم میں اعلان ہوا کہ فلاں بن فلاں کدھر ہے، تو طواف مکمل کر کے کہا کہ میں ہوں....اس آدمی نے کہا:

آپ کے چچا کا قاصد بن کر آیا ہوں....اس کا چچا بہت بڑا جاگیردار تھا....اس کی اولاد نہیں تھی....اس نے اپنی ساری جاگیر آپ کے نام لگا دی ہے یہ اس کا پروانہ ہے....(یہ اللہ سے مانگنے کا صلہ ہے)

آپ کو خوارک کون دیتا ہے؟

39....خواجہ نظام الدینؒ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں سیوستان میں بطور مسافر تھا میرے ہمراہ چند درویش بھی تھے اس شہر کے باہر غار میں یادالٰہی میں ازحد مشغول شخص رہتا تھا اس نے تلاوت کے بعد ہم سے فرمایا:

اے عزیز! میں عرصہ بیس سال سے اس جنگل میں سیر کرتا رہا ایک شخص کو ایک ایسے غار میں دیکھا جہاں کوئی پرندہ بھی پر نہ مارتا تھا میں نے حیرانی سے پوچھا آپ کو خوراک

کہاں سے ملتی ہے؟

اس نے کہا: شاید تو رب کو نہیں مانتا فرمان الٰہی ہے....

ان اللہ ہو لرزاق ذو القوۃ المتین.

اے میرے بندہ خواہ تم جنگل میں ہو یا آبادی میں جو تمہارے مقدر میں ہے وہ تمہیں ضرور ملے گا.... پھر کہا بیٹھ جا اور قدرت کا تماشہ دیکھ یہ پتھر جو تمہارے سامنے ہے اسے توڑ جب میں نے اسے توڑا اس میں ایک کیڑا تھا جس کے منہ میں سبز پتا تھا....

(حوالہ داجت الم جین)

دانے دانے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام

40.... تفسیر قرطبی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے زمین کی کھیتی باڑی، پھل دار درختوں اور تاریکیوں میں کوئی ایسا دانہ نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرقوم نہ ہو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ رزق فلاں بن فلاں کا ہے! یعنی ہر ایک دانے پر کھانے والے کا نام لکھا ہوتا ہے! (حوالہ تفسیر قرطبی)

بند پتھر میں روزی کا غیبی نظام

41.... حضرت مولانا ذوالفقار نقشبندی صاحب دامت برکاتہم نے ایک وعظ میں فرمایا کہ:

ہمارے ایک دوست M.B.B.S ڈاکٹر تھے.... وہ ایک مرتبہ بیوی بچوں کو ساتھ لے کر سوات کے علاقے میں سیر کرنے کے لئے گئے.... وہاں ایک جگہ پر گول سا خوبصورت پتھر پڑا دیکھا.... انہیں اچھا لگا.... بیوی نے بھی کہا کہ اس کا وہی رنگ ہے جو ہمارے ڈرائنگ روم کے پینٹ کا رنگ ہے اس لئے ہم اسے لے جاتے ہیں.... ڈرائنگ روم میں سجائیں گے....

ان بیچاروں کو کلر میچنگ سے فرصت نہیں ملتی.... خاوند نے کہا: بہت اچھا.... وہ اٹھا کے اس کو لے آئے اور ڈرائنگ روم میں سجا دیا.... دو سال وہ پتھر ان کے گھر میں پڑا رہا....

ایک دن وہ ڈاکٹر صاحب اس پتھر کو اٹھا کر دیکھنے لگے.... اچانک وہ پتھر اس کے ہاتھ سے نیچے گر کر ٹوٹ گیا.... اس کے دو ٹکڑے ہو گئے.... اس نے کیا دیکھا کہ پتھر کے بالکل درمیان میں ایک خلاء ہے اور خلاء کے اندر ایک کیڑا ہے.... جب پتھر ٹوٹا تو کیڑے نے چلنا شروع کر دیا.... اب بتائیں کہ بند پتھر میں اس کیڑے کو کس پروردگار نے رزق عطا کیا....

شہد اور گھی کی نہر

42.... حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''ہم ایک ویران جنگل سے گزر رہے تھے کہ ہمیں ایک نوجوان نظر آیا.... اس کے چہرے کی رنگت اڑی ہوئی تھی اور بدن گھل چکا تھا.... اس کی پیشانی پر عبادت کا نور چمک رہا تھا، رخساروں پر قبولیت کے آثار دمک رہے تھے.... چہرے پر عبادت ومجاہدے کے نشان عیاں تھے.... شکل وصورت سے محبوبیت اور مشاہدہ واضح تھا.... اس نے دو پرانے کپڑے زیب تن کر رکھے تھے.... بدن پر اون کا ایک جبہ بھی جس کی آستین اور دامن پھٹے ہوئے تھے.... اس کی ایک آستین پر یہ لکھا ہوا تھا:

ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا (پ۱۵، الاسراء: ۳۶)

بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے....

جبکہ دوسری پر یہ تحریر تھا:

یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون (پ۲۶، ق: ۱۶)

جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے....

دامن پر لکھا تھا کہ نہ بکے نہ خریدا جائے، سینے پر لکھا تھا:

ونحن اقرب الیہ من حبل الورید (پ۲۶،ق:۱۶)

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں....

پشت پر تحریر تھا:-

یومئذ تعرضون لاتخفیٰ منکم خافیۃ

اس دن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی....

اس کے سر پر لکھا تھا:

حب مولائی بلالی　　حیث مولائی دوالی

ترجمہ: میرے مولیٰ کی محبت جہاں ایک آزمائش ہے.... وہیں دوا اور علاج بھی ہے....

حضرت سیدنا ذوالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے اس کے لباس سے زیادہ صاف ستھرے کپڑے کہیں نہیں دیکھے.... میں اس کے قریب گیا اور سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا ''وعلیک السلام یا ذوالنون!''

میں نے پوچھا: ''میرے بھائی! تم نے مجھے کیسے پہچانا؟''

اس نے جواب دیا کہ

''میرے باطن سے حقائق تمہارے ضمیر کے خزانے پر ظاہر ہوئے تو اس حق نے تمہارے عزم کے غیوبات میں تمہاری معرفت کی صفائی کا مشاہدہ کیا اور دونوں ہم کلام ہوئے تو اسی نے مجھے بتایا کہ تم ذوالنون مصری ہو....''

میں نے پوچھا: ''اے میرے بھائی! محبت کی ابتداء کیسے ہوتی ہے؟''

اس نے اپنی آستین پر لکھی ہوئی آیت کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا:

''یہ جو تم دیکھ اور پڑھ رہے ہو اس کو پیش نظر رکھنے سے محبت کی ابتداء کیسے ہوتی ہے؟''

میں نے پوچھا: ''بھائی! محبت کی انتہاء کہاں ہوتی ہے؟''

اس نے کہا کہ:

''اے ذوالنون! اللہ عزوجل ایسا محبوب ہے جس کی محبت کی کوئی انتہاء نہیں اور اس کے سامنے عجز وانکساری کے بغیر محبت کرنا ممکن نہیں ہے....''

میں نے پوچھا: ''اے میرے بھائی! دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طلب میں ہوتی ہے یا مولیٰ کی رضا کے لئے؟''

جواب دیا کہ:

''ایک مخلوق سے دوسری مخلوق کی طلب میں کنارہ کشی کرنا تو خسارے کی بات ہے.... اس مخلوق دنیا سے بے رغبتی فقط اللہ عزوجل ہی کے لئے ہونی چاہیے، اے ذوالنون! قدیم محبوب یعنی اللہ عزوجل سے اس کی مخلوق یعنی جنت پر راضی ہونا کم ہمت بندے کا کام ہے، زُہد کا مطلب غیر اللہ سے اجتناب، اولیاء کی تلاش اور اللہ عزوجل کی نشانیوں کا مشاہدہ ہے، جو اللہ عزوجل کے علاوہ کسی غیر کو چاہے گا اس کا مطلوب اس کا محبوب بن جائے گا.... لہٰذا جب کوئی مخلوق اپنے ہی جیسی مخلوق پر راضی ہو تو مشابہت اس کا مقصود بن جاتی ہے (یعنی یہ اپنی طرح کی مخلوق کو اپنا مقصود بنالیتا ہے).... اے ذوالنون! وہ شخص خسارے میں ہے جس نے لذت وآرام چھوڑا.... دنیا سے منہ موڑا اور پھر قُربِ الٰہی عزوجل کے سوا

کسی شے پر راضی ہوگیا....اور اس نے اسی خوف سے نفس کو مشقت میں ڈال کر دنیا کو ترک کیا کہ اس کا ٹھکانا جہنم نہ بنے اور یہ امید رکھی تھی کہ جنت اس کا ٹھکانا بن جائے....''

حضرت سیدنا ذوالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ان سے پوچھا کہ

''اے بھائی! تم ان ویران جنگلات میں توشہ کے بغیر کیسے رہ لیتے ہو؟''

تو اس نے جواب دیا کہ

''اے بیکار شخص! جو تمہیں اپنے حال کی خبر نہ دے اور اپنے راز کے معاملے میں تم سے بے خوف نہ ہو، یہ سوال اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا....''

پھر اس نے اپنا دایاں قدم زمین پر مارا تو وہاں گھی اور شہد کا ایک چشمہ پھوٹ پڑا تو ہم دونوں نے اس میں سے کھایا....پھر انہوں نے بایاں قدم زمین پر مارا تو شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا چشمہ پھوٹا تو انہوں نے نے اس سے پانی پیا پھر انہوں نے دونوں چشموں پر ریت ڈالی تو وہ زمین پہلے کی طرح برابر ہوگئی جیسے وہاں کوئی چشمہ تھا ہی نہیں....پھر وہ مجھے تنہا چھوڑ کر چلا گیا میں ان کرامات کو دیکھ کر دیر تک روتا رہا....

فقر و تنگ دستی سے ڈرنے والے کو تنبیہ

43....حضرت سیدنا علی بن موفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

''ایک دن میں اذان دینے کے لئے نکلا تو میں نے ایک کاغذ دیکھا اور اسے اٹھا کر اپنی آستین میں رکھ لیا پھر میں نے نماز کی اقامت کہی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب کاغذ پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ..اے علی بن موفق! کیا تو فقر و تنگدستی سے ڈرتا ہے حالانکہ تیرا پروردگار میں ہوں..'' (حوال بحر الدموع)

عیسیٰ علیہ السلام کے لئے آسمانی دستر خوان

44.... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حواریوں نے دستر خوان طلب کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے رکھنے کا حکم دیا پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے مانگو.... پس حواریوں نے تیس (۳۰) روزے رکھے.... اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ

آپ اللہ تعالیٰ سے دستر خوان طلب فرمائیں....

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک اون کا لباس پہنا اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی:

جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:

قال عیسی بن مریم اللّٰھم ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا

"جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابورجا عطاردی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللّٰھم ستر ناموں پر مشتمل ہے.... نضر بن شمیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جو شخص اللّٰھم کہے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں سے بلایا"

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دستر خوان کے حصول کیلئے اللّٰھم کہہ کر پکارا اور کہا:

اے میرے پروردگار تو ہم پر آسمان سے بھرا ہوا ایک دستر خوان نازل فرما.... تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دو بادل کے ٹکرے بھیجے اور ان کے درمیان مختلف کھانوں کا دستر خوان تھا جو سرخ رنگ کا تھا.... وہ بادل کے ٹکڑے زمین پر آئے اور کھانوں کا دستر خوان حواریوں کے آگے آیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رونے لگے اور عرض کرنے لگے:

اللّٰھم اجعلنی من الشاکرین.

پھر کہا: اس دستر خوان کو دستر خوان رحمت بنا اور اس کو دستر خوان عذاب مت بنا.... پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور رو کر کہا: "بسم اللہ خیر الرزاقین" اور دستر خوان کے اوپر

سے رومال اٹھایا تو دیکھا ایک دستر خوان ہے اس پر مچھلی تلی ہوئی ہے، اس میں نہ پوست تھا اور نہ اس میں کوئی کانٹا تھا اور اس سے روغن ٹپک رہا تھا....اس کے سرہانے نمک اور اس کی دم کے نزدیک سرکہ تھا اور اس کے اردگرد مختلف قسم کی ترکاریاں اور ساگ سبزی وغیرہ تھیں....اس کے اوپر پانچ روٹیاں تھیں....ایک پر زیتون، دوسری پر شہد، تیسری پر گھی، چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر خشک گوشت موجود تھا....

شمعون کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے:

یاروح اللہ یہ کھانا دنیا سے آیا ہے یا یہ طعام آخرت ہے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ان دونوں میں سے کسی میں سے بھی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرمایا ہے....اور یہ خاص قسم کا کھانا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو....

پھر اس نے عرض کیا.... یاروح اللہ! اگر آپ ہمیں اس معجزے میں سے کوئی دوسرا معجزہ دکھا دیں تو ہمارا خدا کی قدرت کاملہ پر یقین کامل ہو جائے گا....تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو فوراً زندہ ہونے کا حکم دیا تو وہ فوراً زندہ ہوگئی....پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو پہلی حالت میں منتقل ہونے کا حکم دیا تو مچھلی اپنی پہلی حالت میں آگئی تو حواری لوگوں نے اس دستر خوان سے کچھ نہ کھایا....

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فقیر بیماروں کو بلایا اور انہیں کھانے کا حکم دیا اور کہا یہ تمہارے لیے شفا ہے اور دوسروں کیلئے تکلیف ہے....غرضیکہ ایک ہزار تین آدمیوں نے اس میں سے تناول کیا لیکن اس کھانے میں کمی واقع نہ ہوئی۔

جس فقیروں نے کھانا کھایا تھا وہ مالدار ہوگئے....اور جن بیماروں نے وہ کھایا وہ صحت یاب ہوگئے....پھر وہ دستر خوان اوپر کی طرف چلا گیا....دوسرے دن چاشت کے وقت پھر وہ دستر خوان آیا تو اس میں تمام مالداروں اور فقیر لوگوں نے کھانا کھایا پھر چالیس دن کے بعد وہ دستر خوان غائب ہوگیا....اس کے بعد وہ حضرت صالح علیہ السلام کی

اونٹنی کی طرح ایک دن کے بعد آتا تھا....

چہرے مسخ اور سور بن کر واصل جہنم

45.... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی:۔

ہمارے دستر خوان میں سے فقیروں کو کھلاؤ اور مالداروں کو نہ کھلاؤ...

پس مالدار لوگ ناراض ہو گئے اور انہیں دستر خوان میں شک گزرا کہ اس میں ضرور کوئی جادو ہے تو اس شک کی بناء پر تراسی آدمی اور صاحب معالم التنزیل کے بقول تین سو بیس آدمیوں کے چہرے مسخ ہو گئے....

ان کی صورتیں سور کی طرح ہو گئیں اور تین دنوں کے بعد وہ مر گئے....

(حوالہ تفسیر مظہری وقرطبی)

باب نمبر 7

قبولیت دعا کا انعام

میرے دوستو! اللہ کا سچا عاشق بے وفا نہیں بلکہ باوفا بندہ ہوتا ہے مالک کی کھا کر مالک کو ناراض نہیں کرتا بلکہ اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دیتا ہے....اور نفس سے کہتا ہے....

نہ دیکھیں گے نہ دیکھیں گے، انہیں ہرگز نہ دیکھیں گے
کہ جن کے دیکھنے سے رب میرا ناراض ہوتا ہے

اللہ کا سچا عاشق جان دینا منظور کر لیتا ہے پر خالق دل و جان کی نافرمانی نہیں کرتا بلکہ اپنے دل سے کہتا ہے....

نہیں ناخوش کریں گے نفس کو اے دل تیرے کہنے سے
اگر یہ جان جاتی ہے تو خوشی خوشی جان دے دیں گے

اس قربانی پر اللہ تعالیٰ اس سچے عاشق کو یہ انعام دیتے کہ وہ جو بھی دعا مانگتا ہے اللہ اس دعا کو قبول فرما لیتے ہیں....ان کی قسم کھانے پر سورج تک رک جاتا ہے وقت تک تھم جاتا ہے....جیسے بلالؓ کی قسم پر اللہ نے وقت کو روک دیا تھا....کیونکہ مولیٰ کا بن جاتا ہے اللہ ساری کائنات کا اس کا غلام بنا دیتے ہیں....

نوٹ: اللہ سے دوستی کے **50** انعامات پڑھنے کے لئے احقر کی کتاب گناہوں سے بچنے کے انعامات کا مطالعہ کریں....

انشاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر آپ حضرات کے لئے گناہوں کو چھوڑنا آسان نہیں بلکہ مزیدار ہو جائے گا....

آیئے.... اب ہم اللہ کے دوستوں کی قبولیت دعا کے واقعات پڑھتے ہیں تا کہ ہمیں بھی ان کی طرح قربانی اور تقویٰ کی ہمت پیدا ہو جائے....

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین (النحل:۲۲)

جن کی روح فرشتے قبض کرتے ہیں اور وہ خوش ہوتے ہیں....

فرمان الٰہی ہے:

ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ (الاعراف:۵۵)

اپنے رب کو عاجزی سے اور چھپ کر پکارو....

نیز فرمان الٰہی ہے:

ادعونی استجب لکم (غافر:۶۰)

تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا....

دعاء کیا چیز ہے؟

1 .... حضرت انس بن مالک، رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

الدعاء مخ العبادۃ (اخرجہ الترمذی:۳۳۷۱)

''عبادت کا مغز دعاء ہے....''

یہ بندے اور رب کے درمیان تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے.... دعا کے لفظی معنی پکارنے کے ہیں.... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ادعونی استجب لکم (المومن:۶۰)

''تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا....''

دعا نہ مانگنا تکبر کی علامت ہے۔ جو لوگ دعا نہ مانگ کر تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں داخل ہوں گے.... دعا صرف اللہ سے مانگنی چاہیے.... کیوں کہ حاجت روائی اور کارسازی کے سارے اختیارات اللہ ہی کے پاس ہیں.... سب اس کے محتاج ہیں، اس کے سوا

کوئی نہیں جو بندوں کی پکار سنے اور ان کی دعا قبول کرے اس لیے انسان کو اپنی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کے لیے بھی اللہ ہی کی طرف متوجہ ہونا چاہیے.... رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"آدمی کو اپنی ساری حاجتیں اللہ ہی سے مانگنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگے اور اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگے"

دعا انتہائی خضوع وخشوع کے ساتھ مانگنی چاہیے.... خضوع وخشوع سے مراد ہے کہ دعا مانگنے والے کا دل اللہ کی ہیبت وعظمت اور جلال سے لرز رہا ہو.... اور جسم پر خوف اور رقت طاری ہو.... دراصل دعا مانگتے وقت آدمی کو یہ تصور کرنا چاہیے کہ میں ایک درماند فقیر اور ایک بے سہارا مسکین ہوں.... اگر اس در سے ٹھکرا دیا گیا تو میرے لیے اور کوئی راستہ نہیں ہے.... میرے پاس اپنا کچھ نہیں ہے جو کچھ بھی مجھے ملا ہے وہ سب کچھ اللہ نے عطا کیا ہے....

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہوئے سچے دل سے دعا کی جائے.... اللہ ایسی دعا قبول نہیں کرتا جو بے پرواہ اور غافل دل سے مانگی جائے....

دعا سے رزق کے دروازے کھل گئے

2 .... حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرح بخاری میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"من فتح له باب الدعاء فتحت له ابواب الخيرات"

"جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھلا، گویا کہ اس کے لئے نیکیوں اور بھلائیوں کے دروازے کھل گئے...."

3 .... الترغیب الترہیب میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من فتح له منكم باب لدعاء فقد فتحت له ابواب الاجابة"

"تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا.... پس تحقیق اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھل گئے...."

4 .... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس شی اکرم علی اللہ من الدعاء

"اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی عبادت عزیز و مکرم نہیں...."

5 .... انہی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدعا سلاح المؤمن عماد دین ونور السموت والارض

"دعا ایمان دار کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون نیز زمین آسمانوں کا نور ہے...."

تم دعا کرو میں قبول کرونگا

6 .... حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا:

يَدْعُوا اللّٰه بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُوْقِفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ فَيَقُوْلَ لَهُ عَبْدِيْ اِنِّي اَمَرْتُکَ بِالدُّعَا وَوَعَدتک اَنْ اَسْتَجِيْب لَکَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُ نَعَم يَارَبِّ!

"روز قیامت اللہ تعالیٰ ایماندار کو اپنے سامنے بلائے گا اور فرمائے گا اے میرے بندے! میں نے تجھے دعا کا حکم فرمایا.... اور تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا.... کیا تو مجھ سے دعا کرتا رہا؟.... بندہ عرض گزار ہوگا.... ہاں یا الٰہی! اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا تو نے مجھ سے ایسی کوئی دعا نہیں کی ہوگی جو میں نے قبول نہ کی ہو.... دیکھ فلاں دن جب تو غم والم میں مبتلا ہوا تھا.... اور اس سے

بچاؤ کی تو نے مجھ سے دعا کی.... لیکن تیری پریشانی دور نہیں ہوئی تھی.... دیکھو! فلاں فلاں چیزیں جنت میں اسی کے بدلے میں تجھے عطا کی گئی ہیں.... یہ اسی وقت سے تیرے لئے ذخیرہ کرلی گئی تھیں....''

جب بھی دعا کی اللہ نے قبول کی

7 .... سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ سے جب بھی دعا مانگی جائے وہ قبول فرماتا ہے.... البتہ کبھی اس کا ثمرہ جلدی عطا فرما دیتا ہے.... وہ اس طرح کہ یا تو بعینہٖ جو طلب کیا اس نے عنایت فرما دیا یا پھر دنیا میں نہیں تو وہ آخرت میں اس کے بدلے میں ذخیرہ بنا دیتا ہے.... چنانچہ ایسے موقعہ پر ایماندار قیامت میں کہے گا.... کاش کہ دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ کی جاتی....

کسی کے لئے غائبانہ دعا کرنا 70 دعا کے برابر

8 .... حضرت ابو درداؓ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دَعْوَۃُ الرَّجُلِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ دَعْوَۃً مُسْتَجَابَۃً وَیُوَکِّلُ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا فَیَقُوْلُ اٰمِیْنُ وَلَکَ مِثْلَ مَادَعُوْتَکَ''

''ایماندار بھائی کے لئے غائبانہ طور پر دعا کرنا ستر مقبول دعاؤں کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر آمین کہنے کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو آمین کہتا ہے.... اور کہتا ہے جو کچھ تو نے اپنے بھائی کے لئے طلب کیا اس کی مثل اللہ تعالیٰ تجھے بھی عطا فرمائے....''

9 ....رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَسْرَعُ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبِ الْغَائِبِ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

''دعا کی جلد قبولیت غائب کی غائب کے لئے دعا کرنا ہے....''

دعا نہ مانگنے پر اللہ کا تحفہ

10 .... قال اللّٰہ تعالیٰ من لا یدعونی اغضب علیه

(اخرجه العسکری فی کتبا المواعظ عن ابی هریره رضی الله عنه) •

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ سے دعا نہیں کرتا۔ اس پر غصہ آتا ہے....

حرام کمائی سے بچنے پر قبولیت دعا کا انعام

11 ....ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ:

اے اللہ کے رسول! میرے لیے دعا فرمادیجیے کہ میں مستجاب الدعوات ہوجاؤں....آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

یَاسَعْدُ اَطِبْ مَطْعَمَکَ تَکُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ. (الترغیب ۲/۳۴۵)

''اے سعد! اپنا کھانا طیب کرلو تم مستجاب الدعوات ہوجاؤ گے....''

قبولیت دعا کے مسنون الفاظ

12 ....اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے....

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ

''تجھے تیرے ان ناموں کے واسطوں سے پکارتا ہوں.... جو تو نے خود اپنے آپ کو عطا کیئے....''

اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِ.

''یا تیرے وہ نام جو تو نے اپنی کتاب میں اُتارے....''

اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ

یا تیرے وہ نام جو تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو خاص طور پر سکھائے....

یا تیرے وہ نام جو تو نے کسی کو بھی نہیں بتائے....

اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ.

اپنے علم کے خزانے میں چھپائے تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے.... کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی جیسے کوئی حد نہیں.... اس کی صفات کی کوئی حد نہیں.... جب صفات کی کوئی حد نہیں تو صفاتی ناموں کی بھی کوئی حد نہیں.... لیکن جمال ہی جمال ہے.... جمال ہی جمال ہے.... جلال کا ننانوے میں سے ایک جلال باقی جمال.... ہم پر جو حال آیا ہے.... ہم اللہ سے گلہ نہیں کرتے....

فرمانبردار بندہ کی دعا فوراً قبول کی جاتی ہے

13 .... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن یحیٰ مروزی، ابو بلال اشعری، ابو ہشام صنعانی عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کی کہ:

میں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سناتے کہ:۔

میں نے کسی کتاب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جب میری فرمانبرداری میں ہوتا ہے تو میں مال کے معاملے میں کفایت کرتا ہوں اس سے پہلے کے وہ مجھ سے مانگے اور میں قبول کروں اور یہ کہ وہ دعا کرے کیونکہ میں اس کے دل میں موجود اس کی (ضرورت) خواہش کو جانتا ہوں.... (حوالہ حلیۃ الاولیاء)

اللہ سے اللہ کو مانگو

14 ....حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بیت اللہ پہنچے، وہاں غلاف کعبہ پکڑ کر رو رو کر کہنے لگے....

''اے اللہ! تیرے در پہ ساری دنیا آئی ہوئی ہے....کوئی بیٹا مانگ رہا ہے....کوئی کاروبار مانگ رہا ہے....کوئی گھر مانگ رہا ہے....

اے خدا! امداد اللہ آپ سے آپ کو مانگ رہا ہے....''

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے طلبا گار تیرا

تو خدا سے خدا کو مانگنا....دوست ایسا ہے....جیسے دنیا کے خزانے بھی مانگ لے، آخرت کے خزانے بھی مانگ لے....

مانگتا ہوں خدا سے خدا دیکھیے
مدعی دیکھیے مدعی دیکھیے

روزانہ 20 منٹ ضرور دعا مانگا کرو

15 ....حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم نے ایک وعظ میں ارشاد فرمایا: کہ مولانا احسان الحق صاحب جو کہ میرے استاد ہیں....ان سے سبق کے کچھ اشکالات کا تذکرہ کیا....

روزانہ 20 منٹ دعا کا معمول بنالو....اس میں خوب اللہ تعالیٰ سے مانگو....آج ہم دعا مانگتے نہیں پڑھتے ہیں....جیسے طوطا رٹے رٹائے جملے بولتا ہے....اسی طرح ہماری دعا کا حال ہے....اللہ کے بندو! دعا تو دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی آہ ہوتی ہے....جو کہ سیدھی آسمانوں کو چیر کر اللہ تعالیٰ تک جاتی ہے....

دعا قبول نہ ہونے کے اسباب

16 بعض لوگوں نے کہا ہے کہ دعا قبول نہ ہونے اسباب دس ہیں اور وہ یہ ہیں:

1 حقوق اللہ ادا نہ کرنا....

2 سنت رسول اللہ ﷺ کو چھوڑنا....

3 قرآن پر عمل نہ کرنا....

4 نعمتوں کا شکر نہ کرنا....

5 امر و نہی میں ابلیس کی موافقت کرنا....

6 جو چیز جنت واجب کرے اس پر عمل نہ کرنا....

7 جو چیز دوزخ واجب کرے اس پر عمل کرنا....

8 موت کیلئے تیار نہ ہونا....

9 لوگوں کے عیبوں میں مشغول ہونا....

10 اور موت سے عبرت حاصل نہ کرنا....

دعا قبول کیوں نہیں ہوتی: 5 وجوہات

17 ....ابراہیم بن ادھمؒ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں دعا قبول فرمانے کا وعدہ کیا ہے، فرمایا:

ادعونی استجب لکم مگر ہم بعض کاموں کے لئے زمانہ دراز سے دعا کر رہے ہیں، قبول نہیں ہوتی....اس کا کیا سبب ہے؟

آپ نے فرمایا کہ تمہارے قلوب مرچکے ہیں....اور مردہ دل کی دعا قبول نہیں ہوتی اور اموات قلوب کے دس سبب ہیں....

1 اول یہ کہ تم نے حق تعالیٰ کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہیں کیا....

2 دوسرے تم نے کتاب اللہ کو پڑھا اور اس پر عمل نہیں کیا....

3 تیسرے تم نے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تو کیا، مگر آپ ؐ کی سنت کو چھوڑ بیٹھے.....

4 چوتھے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا، مگر اعمال میں اس کی موافقت کی....

5 پانچویں تم کہتے ہو کہ ہم جنت کے طالب ہیں، مگر اس کے لئے عمل نہیں کرتے.....اسی طرح پانچ چیزیں اور شمار کرائیں....

دعا میں فقیر کی طرح بنو

18 ....میرے بھائیو! اگر اللہ سے اپنی دعا کو قبول کروانا چاہتے ہو تو فقیروں کی طرح عاجزی اور سراپا طلب گار بنو....

جس بندے نے آپ سے ایک روپے کا سوال کرنا ہو کبھی اس کی شکل دیکھا کریں اس نے ہاتھ پھیلایا ہوا ہوتا ہے، مسکین چہرہ بنایا ہوتا ہے، عجیب وغریب عاجزانہ انداز میں کھڑا ہوتا ہے، آواز سے بھی بڑی مسکنت ظاہر ہوتی ہے، عجز ظاہر ہوتا ہے....ایسے بول بولتا ہے کہ دل مائل ہو جائے....آنکھیں دیکھو تو سوالی، ہاتھ دیکھو تو سوالی، حتیٰ کہ پورا جسم سوالی بن کر کھڑا ہوتا ہے اور وہ آپ سے ایک روپے کا سوال کر رہا ہوتا ہے....

اے انسان! تو پروردگار سے خود پروردگار کے تعلق کا سوال کرتا ہے اور تیری کیفیت کے اندر کوئی فرق نہیں آتا، بھلا تیرا یہ سوال کیسے پورا کیا جائے گا؟

روپیہ مانگنے والا تو عاجز بن کر مانگے جبکہ ہم دعا مانگتے ہوئے کچھ اور سوچ رہے ہوتے ہیں....دوست یہ بھی بتاتے ہیں کہ دعا پڑھ رہے ہوتے ہیں....ایک ہوتا ہے دعا کرنا اور ایک ہوتا ہے دعا پڑھنا....دونوں میں فرق ہے....

آج کل ہم دعائیں پڑھتے ہیں....ربنا اتنا فی الدنیا، ربنا ظلمنا انفسنا یہ دعائیں پڑھ رہے ہوتے ہیں....جب تک دعائیں پڑھتے رہیں گے نتیجہ ظاہر نہیں ہوگا....

جب دعاء کرنا شروع کریں گے تب ان کے نتائج بھی سامنے آنا شروع ہو جائیں گے....

دعا کرنے کا طریقہ

19 ....دعا کرنا کیا ہوتا ہے؟ دعا کرتے وقت انسان سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک سراپا سوال بنا ہوتا ہے.... پھر اس کے جسم پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے جسے تضرع کہتے ہیں....

زاری کہتے ہیں.... اس کیفیت میں رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں.... پھر اللہ کی عظمت کو وہ سوچتا ہے کہ میں کسی حیثیت کا حامل نہیں اور پھر جب پروردگار کے سامنے وہ دامن دراز کرتا ہے تو پروردگار اس کے دامن مراد کو گوہر مراد سے بھر دیا کرتے ہیں....

حضور ﷺ کی دعاء سے 93 سال تک جوان رہے

1 ....سیدنا عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے پانی طلب فرمایا میں نے پانی حاضر کر دیا اس برتن میں ایک بال تھا میں نے وہ نکال دیا تو سرکار ﷺ نے زبان حق ترجمان سے دعاء کی:

اللّٰھم جمیلہ.... یا اللہ جل جلالہ اسے خوبصورت کر دے....

راوی بیان کرتے ہیں میں نے ان کو **93** سال کی عمر میں دیکھا تو ان کے سر اور داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا....(مدارج النبوت فارسی ص ۴۳۸، حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۳۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ زِینَۃِ الْمُرْسَلِیْنَ الْاَخْیَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ.

آپ کی دعا سے عتیبہ بن ابولہب کو شیر نے پھاڑ ڈالا

2 .... عروہ بن زبیر ہبار بن اسود سے روایت کرتے ہیں کہ ابولہب اور اس کا بیٹا عتیبہ ملک شام کے سفر پر چلنے میں بھی ان کے ساتھ تیار ہوا.... عتیبہ نے کہا:۔

بخدا میں اس کے پاس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) جاتا ہوں اور اس کے رب کے بارہ میں اس کی دل آزاری کرتا ہوں....

تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا:

اے محمد ﷺ میں وہ ہوں جو اس خدا کا منکر ہے جو دنا فتدلی فکان قاب قوسین اوادنیکی صفت والا ہے....

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِبۡعَثۡ عَلَيۡهِ كَلۡبًا مِنۡ كَلَابِكَ

''اے اللہ اس پر اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ مسلط کر دے!''

عتیبہ وہاں سے اٹھا، ابولہب کے پاس پہنچا.... اس نے کہا: اے بیٹے! تم نے اسے کیا کہا تھا؟.... اس نے کہا: میں نے اس خدا کا انکار کیا ہے جس کی وہ عبادت کرتا ہے... ابولہب نے پوچھا کہ پھر اس نے تجھے کیا کہا؟ عتیبہ نے بتلایا کہ اس نے کہا تھا. اے اللہ اس پر اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ مسلط کر دے....

ابولہب نے کہا:

اے بیٹا! خدا کی قسم اب میں تمہارے متعلق دعاء محمد ﷺ کی اثر پذیری سے بے خوف نہیں رہ سکتا....

راوی کہتا ہے پھر ہم سفر پر روانہ ہوئے اور مقام شراۃ پر جا کر پڑاؤ کیا.... وہ شیروں کی آماجگاہ تھی.... ہم ایک راہب کے عبادت خانہ کے قریب اترے تھے.... اس راہب نے کہا: اے عرب کے مسافرو! یہاں تم کیوں اتر پڑے یہ تو شیروں کی چراگاہ ہے....

ابولہب نے ہم سے کہا: تم میرا حق تو پہچانتے ہو.....
ہم نے کہا: ابولہب! کیوں نہیں؟.....اس نے کہا:-

بے شک محمد ﷺ نے میرے بیٹے پر دعا کی ہوئی ہے.....اب خدا کی قسم میں اس کے متعلق بہت پر خطر ہوں.....تم اس عبادت خانے میں اپنا سامان رکھو.....پھر میرے بیٹے عتیبہ کا بستر بچھاؤ پھر اس کے آس پاس اپنے بستر بچھادو.....

ہم نے ایسا ہی کیا.....ہم نے اپنا سامان جمع کیا تو وہ ایک اونچا سا چبوترہ سا بن گیا اس پر ہم نے اس کا بستر بچھایا اور آس پاس (زمین پر) اپنے بچھونے جمادیئے.....
چنانچہ ہم اور ابولہب اس کے گرد نیچے سوئے تھے اور وہ سامان کے اوپر سورہا تھا.....
رات کو ایک شیر آ گیا اور ہمارے چہرے سونگھنے لگا.....مگر اسے اپنا مطلوب نہ ملا.....وہ کچھ دیر کھڑا رہا پھر اس نے چھلانگ لگائی اور وہ سامان کے اوپر چڑھا ہوا تھا.....اب اس نے عتیبہ کا منہ سونگھا پھر اس کے سر پر اتنے زور سے اپنے پنجے مارے کہ کھوپڑی پھٹ گئی.....اس کے منہ سے صرف اتنے لفظ نکلے.....میری تلوار درندے! اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکا.....ہم کود کر اٹھے مگر شیر جا چکا تھا.....اور عتیبہ کا سر پھٹا پڑا تھا.....
ابولہب نے کہا: میں جانتا ہوں.....خدا کی قسم یہ دعاء محمد کے اثر سے کبھی بچ نہ سکتا تھا..... (حوالہ دلائل النبوۃ)

حضور ﷺ کی بادلوں پر حکومت

3 ...مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ بارش نہیں ہوئی تھی قحط کا سا عالم تھا اور لوگ بڑے پریشان تھے ایک جمعہ کے روز حضور ﷺ جب کہ وعظ فرما رہے تھے ایک اعرابی اٹھا اور عرض کرنے لگا.....

یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور اولاد فاقہ کرنے لگی.....دعا فرمایئے

بارش ہو....

حضور ﷺ نے اسی وقت اپنے پیارے پیارے نورانی ہاتھ اٹھائے راوی کا بیان ہے کہ آسمان بالکل صاف تھا، ابر کا نام ونشان تک نہ تھا۔ مگر مدنی سرکار کے ہاتھ مبارک اٹھے ہی تھے کہ پہاڑوں کی مانند ابر چھا گئے اور چھاتے ہی مینہ برسنے لگا....

حضور منبر پر ہی تشریف فرما تھے کہ مینہ شروع ہو گیا اور اتنا برسا کہ چھت ٹپکنے لگی اور حضور کی ریش انور سے پانی کے قطرے گرتے ہم نے دیکھے پھر یہ مینہ بند نہیں ہوا.... بلکہ ہفتہ کو بھی برستا رہا.... پھر اگلے دن بھی اور پھر اس سے اگلے دن بھی حتیٰ کہ لگا تار اگلے جمعہ تک برستا ہی رہا....اور حضور جب دوسرے جمعہ کا وعظ فرمانے اٹھے تو وہی اعرابی جس نے پہلے جمعہ میں بارش نہ ہونے کی تکلیف عرض کی تھی اٹھا اور عرض کرنے لگا:

یارسول اللہ! اب تو مال غرق ہونے لگا اور مکان گرنے لگے اب پھر ہاتھ اٹھائیے کہ بارش بند بھی ہو....

چنانچہ حضور نے پھر اسی وقت اپنے پیارے پیارے نورانی ہاتھ اٹھائے اور اپنی انگلی مبارک سے اشارہ فرما کر دعا فرمائی کہ

اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو ہم پر نہ ہو۔

حضور کا یہ اشارہ کرنا ہی تھا کہ جس جس طرف حضور کی انگلی گئی اس طرف سے بادل پھٹتا گیا اور مدینہ منورہ کے اوپر اوپر سب آسمان صاف ہو گیا.... (مشکوۃ شریف ص ۵۲۸)

نماز میں بال سنوارنے والے پر آپ کی دعا

4 ....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سجدے میں دیکھا جو اپنے بالوں کو ہاتھوں سے زمین سے اٹھائے ہوئے تھا....آپ نے فرمایا:۔

اے اللہ! اس کے بال بدنما کردے....تو اس کے سر سے بال گر گئے....(حوالہ خصائل کبریٰ)

باب نمبر 8

صحابہ رضی اللہ عنہم کے قبول دعا کے واقعات

دعا کی برکت سے چوتھے آسمان کے فرشتے

5 .... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی کنیت ابو معلق تھی اور وہ تاجر تھے اپنے اور دوسروں کے مال سے تجارت کیا کرتے تھے اور وہ بہت عبادت گذار اور پرہیز گار تھے.... ایک مرتبہ وہ سفر میں گئے.... انہیں راستہ میں ایک ہتھیاروں سے مسلح ڈاکو ملا اس نے کہا:

ضع ما معک فانی قاتلک

''جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو رکھ دو، کیونکہ میں تمہیں قتل کروں گا....''

ابو معلق نے کہا: ٹھیک ہے، تم ڈاکو ہو تمہیں میرے مال و متاع سے غرض ہے.... مجھے قتل کر کے تمہیں کیا ملے گا! تم میرا سامان لے لو اور مجھے جانے دو....

ڈاکو مسکرایا اور کہنے لگا کہ: دیکھو جہاں تک مال کا تعلق ہے، وہ تو میرا ہے ہی، مگر میں مال کے ساتھ صاحب مال کو قتل بھی کرتا ہوں....

ابو معلق نے اس کو بہت سمجھایا اور قائل کرنے کی کوشش کی، مگر وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا.... آخر کار ابو معلق اس سے کہنے لگے:

اذابیت فذرنی اصلی اربع رکعات

''ٹھیک ہے، اگر تم مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو تو مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو....''

ڈاکو کہنے لگا: جتنی مرضی نماز پڑھو مجھے کوئی اعتراض نہیں....

ابو معلق نے وضو کیا اور نفل پڑھنے لگے.... ادھر ڈاکو ان کے سر پر کھڑا ہے اور منتظر ہے، کب وہ نماز ختم کریں اور وہ ان کو قتل کر دے.... آخری سجدہ میں انہوں نے اللہ کے حضور خصوصی دعا فرمائی:

يَا وَدُوْدَ، يَا ذَاالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ، يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ، أَسْأَلُكَ بِعِزِّكَ الَّذِىْ لَايُرَامُ، وَمُلْكَ الَّذِىْ لَايُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِىْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ، اَنْ تَكْفِيْنِىْ شَرَّهٰذَا اللِّصِّ. يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِىْ، يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِىْ، يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِىْ.

''اے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے بزرگ ترین عرش کے مالک! اے جو چاہے وہ کرنے والے! میں تیری اس عزت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی اور تیری اس سلطنت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کے اردگرد کو بھر رکھا ہے، کہ تو اس ڈاکو کے شر سے میری حفاظت فرما، اے فریاد رس! میری فریاد رسی فرما.... اے پکار سننے والے! میری پکار سن۔ اے مظلوموں کا جواب دینے والے! مجھے اس ظالم سے بچا....''

تین مرتبہ انہوں نے اس دعا کو دہرایا اور ادھر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی....

تو اچانک ایک گھوڑے سوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جسے اُٹھا کر اس نے اپنے گھوڑے کے کانوں کے درمیان بلند کیا ہوا تھا اس نے اس ڈاکو کو نیزہ مار کر قتل کر دیا پھر وہ اس تاجر کی طرف متوجہ ہوا تاجر نے پوچھا:

تم کون ہو؟ اللہ نے تمہارے ذریعہ سے میری مدد فرمائی ہے....

اس نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں.... جب آپ نے پہلی مرتبہ دعا کی تو

میں نے آسمان کے دروازوں کی کھڑ کھڑاہٹ سنی.... جب آپ نے دوبارہ دعا کی تو میں نے آسمان والوں کی چیخ و پکار سنی.... پھر آپ نے تیسری مرتبہ دعا کی تو کسی نے کہا یہ ایک مصیبت زدہ کی دعا ہے.... میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اس ڈاکو کو قتل کرنے کا کام میرے ذمہ کر دیں.... پھر اس فرشتے نے کہا:۔

آپ کو خوشخبری ہو کہ جو آدمی بھی وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھے اور پھر یہ دعا مانگے اس کی دعا ضرور قبول ہوگی.... چاہے وہ مصیبت زدہ ہو یا نہ ہو....

(حوالہ دیکھئے: الاستیعاب (۴/۳۲۳)، اسد الغابۃ (۶/۲۸۹) وعیون الحکایات مصنف ابن جوزی و ابن ابی دنیا کتاب مجابی الدعوات)

اللہ سے دوستی پر دعا کی قبولیت اور رزق میں برکت کا انعام

.... حضرت انس بن مالک صحابی رسول ہیں آپ کو ہر آن ہر گھڑی اللہ کو خوش کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہر وقت یہ فکر ہوتی کہ مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے جو میرے پالنے والے کی ناراضگی کا سبب بن جائے....

آپ کے بیشتر اوقات اللہ کی محبت میں روتے ہوئے گزرتے آپ کا دل اس تغیر کا نمونہ تھا....

ارض سماں سے جو غم اٹھایا نہ جا سکا
وہ غم ہے تمہارا اے بادل ہے ہمارے لئے ہوئے

یہاں کس چیز کا غم مراد ہے کہ میرا پالنے والا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے....

آپ یہ کثرت اللہ کے احسانات کا مراقبہ کرتے کہ میرے مالک نے مجھ پر ہزاروں احسانات کیے ہیں ان کا مطالبہ ان کے احسانات کے بدلے میں کیا ہے....

نہ بری جان نہ تیرا دل چاہتے
ان و تجھ سے فقط خون ارماں چاہتے

آپؒ نے اللہ کی محبت میں اپنی جوانی کو متفکر کر دیا....

جان دینا منظور کرلیا مگر پالنے والے کو ناراض کرنا منظور نہ کیا....

اس قربانی اور اللہ کی محبت اتباع سنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو بے شمار کرامتوں کا تحفہ دیا آپؒ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی دو رکعت پڑھتے اپنے مالک حقیقی سے مانگتے اسی وقت وہ مشکل دور ہوتی....

مگر دوستو! آج ہم دعا مانگتے ہیں مگر ہم دعا قبول نہیں ہوئی اسی وجہ صرف اور صرف گناہ کرنا ہے....

کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے....

ومن يتق الله يجعل له مخرجا.

جو شخص گناہوں سے بچے گا اللہ اس کو تمام پریشانیوں سے نکال دیں گے....

دعا کی برکت سے بنجر زمین سونا بن گئی

7 ....آج جو شخص پریشانیوں اور مصیبتوں کے ہجوم میں گرفتار ہے بس سمجھ لو یہ اس شخص میں تقویٰ کی کمزوری ہے۔ دوستو! اللہ کے دوستی اور یاری اسی کو ملتی ہے جو گناہ سے بچنے کے لئے جان کی بازی لگا دیتا ہے....

صاف الفاظ میں قرآن میں ارشاد ہے....

ان اولیائه الا المتقون. (سورۃ الانفال)

''(اے لوگوں) ہم نے اپنی دوستی کا تاج دینے کے لئے گناہ سے بچنے کو لازم کر دیا ہے....''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی دوستی اسی کو ملتی ہے جو گناہ سے بچتا ہے....

حضرت انسؓ اللہ کے سچے عاشق تھے ایک سانس بھی اپنے مولیٰ کو ناراض کرنے میں ان کو موت نظر آتی تھی اسی وجہ سے اللہ نے ان کو قبولیت دعا اور رزق میں برکتوں سے

نوازا.... چنانچہ تاریخ ابن سعد میں لکھا ہے کہ:

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک دفعہ گرمی کے زمانے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے باغ کے مالی نے آ کر ان سے بارش نہ ہونے اور زمین کے پیاسی ہونے کی شکایات کی....

حضرت انسؓ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اس سے کہا:

کیا آسمان میں تمہیں کچھ بادل نظر آ رہا ہے؟

اس نے کہا: مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا....

حضرت انسؓ اندر گئے اور پھر نماز پڑھی پھر تیسری چوتھی دفعہ میں فرمایا:

باہر جا کر دیکھو....

اس نے کہا: پرندے کے پر کے برابر بادل نظر آ رہا ہے....

حضرت انسؓ پھر نماز پڑھتے رہے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ باغ کے منتظم نے اندر آ کر کہا:

سارے آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اور خوب بارش ہو چکی ہے....

حضرت انسؓ نے اس سے کہا:

جو گھوڑا بشر بن شغاف نے بھیجا ہے اس پر سوار ہو کر جاؤ اور دیکھو کہاں تک بارش ہوئی ہے؟ وہ اس پر سوار ہو کر گیا اور دیکھ کر آیا اور بتایا کہ بارش مسیرین کے محلات سے آگے اور غضبان کے محلات سے آگے نہیں ہوئی.... (اخرجہ ابن سعد ۷/۲۱)

سال میں دو مرتبہ پھل دینے والا باغ

8.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ دنیا بھر میں کھجوروں کا باغ سال میں ایک ہی مرتبہ پھلتا ہے، مگر آپ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا.... (مشکوۃ شریف ج ۲ ص ۵۴۵)

کھجوروں میں مشک کی خوشبو

9 ....اسی طرح یہ بھی آپ کی بہت ہی بے مثال کرامت ہے کہ آپ کے باغ کے کھجوروں میں مشک کی خوشبو آتی تھی.... جس کی مثال کہیں دنیا بھر میں نہیں مل سکتی ہے.... (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۴۵)

آپؓ کے پاس حضور اقدس ﷺ کے تبرکات میں سے ان کے پاس چھوٹی سی لاٹھی تھی.... آپ نے وصیت کی تھی کہ اس کو بوقت دفن میرے کفن میں رکھ دیں.... چنانچہ یہ لاٹھی آپ کے کفن میں رکھ دی گئی....

حضور اقدس ﷺ ان کے لیے خاص طور پر مال اور اولاد میں ترقی اور برکت کی دعائیں فرمائی تھیں.... چنانچہ ان کے مال اور اولاد میں بے حد برکت و ترقی ہوئی.... مختلف بیویوں اور باندیوں سے آپ کے اسی لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں....

مشہور یہ ہے کہ ۹۱ھ میں آپ کا وصال ہوا.... بوقت وصال آپ کی عمر شریف ایک سو تین برس کی تھی....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بحرین کے مرتدین سے جہاد کرنے کے لئے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، تو ہم لوگوں نے ان کی تین کرامتیں ایسی دیکھی ہیں کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان تین میں سے کون سی زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے....

دعا کی برکت سے بارش

10 .... حضرت سیدنا قدامہ بن حماطہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ ہم حضرت سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کے لئے ''دارین'' کی طرف روانہ ہوئے.... آپ رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے راستے میں تین دعائیں کیں اور

تینوں مقبول ہوئیں....راستے میں ایک جگہ پانی ختم ہوگیا....ہم نے ایک جگہ قافلہ روکا....
آپ ﷺ وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کرنے کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں....پھر دعا
کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور بارگاہ خداوندی عزوجل میں اس طرح عرض گزار ہوئے....

''اے ہمارے پروردگار عزوجل! ہم تیرے بندے ہیں، تیری راہ
کے مسافر ہیں....ہم تیرے دشمنوں سے قتال کریں گے....اے
ہمارے رحیم وکریم پروردگار عزوجل! ہمیں باران رحمت سے
سیراب فرمادے تاکہ ہم وضو کریں اور اپنی پیاس بجھائیں....''

اس کے بعد قافلے نے کوچ کیا....ابھی ہم نے تھوڑی سی مسافت ہی طے کی تھی کہ
گھنگور گھٹائیں چھا گئیں اور یکا یک باران رحمت ہونے لگی....سب نے اپنے برتن بھر
لئے اور پھر ہم وہاں سے آگے چل دیئے....

حضرت سیدنا سہم بن منجاب ﷺ فرماتے ہیں:

''تھوڑی دور چلنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ میں اپنا برتن تو اسی جگہ بھول
آیا ہوں جہاں بارش ہوئی تھی....چنانچہ میں اپنے رفقاء کو بتا کر اس
طرف چل دیا جہاں بارش ہوئی تھی....جب میں وہاں پہنچا تو یہ دیکھ
کر مجھے بڑی حیرانگی ہوئی کہ ابھی کچھ دیر پہلے جہاں شدید بارش کا
سماں تھا اب وہاں بارش کے آثار تک نہ تھے....ایسا لگتا تھا جیسے
یہاں کی زمین پر برسوں سے ایک قطرہ بھی نہیں برسا....بہر حال
میں اپنے برتن کو لے کر واپس قافلے میں شامل ہوگیا....''

جب ہم ''دارین'' پہنچے تو ہمارے اور دشمنوں کے درمیان ٹھاٹیں مارتا سمندر تھا....
ہمارے پاس ایسا ساز وسامان نہ تھا کہ ہم سمندر پار کرسکیں....ہم بہت پریشان ہوئے اور
معاملہ حضرت سیدنا علاء بن حضرمی ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا....آپ ﷺ نے دعا کے
لئے ہاتھ اٹھائے اور ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے لگے:

"یا علی، عاعلیم، یا حلیم، یاعظیم"

"اے ہمارے پروردگار عزوجل! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ کے مسافر ہیں، ہم تیرے دشمنوں سے قتال کریں گے، اے ہمارے پروردگار عزوجل! ہمارے لئے ان کی طرف کوئی راستہ بنادے...." (حوالہ عیون الحکایات ابن جوزی)

حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ میں لکھا یہ کہ علاء حضرمیؓ نے اس وقت یہ دعا پڑھی:

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَاحَيُّ يَا مُحِيُّ الْمَوْتىٰ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ لَاۤاِلٰهَ اِلَّاۤاَنْتَ.

کوئی اونٹ پر سوار تھا، کوئی گھوڑے پر، کوئی گدھے پر سوار تھا، کوئی خچر پر اور بہت سے پیدل چل رہے تھے.... مگر سمندر میں قدم رکھتے ہی سمندر کا پانی خشک ہو کر اس قدر رہ گیا کہ جانوروں کے صرف پاؤں تر ہوئے تھے.... پورا اسلامی لشکر اس طرح آرام وراحت کے ساتھ سمندر میں چل رہا تھا، گویا بھیگے ہوئے ریت پر چل رہا ہے جس پر چلنا نہایت ہی سہل اور آسان ہوتا ہے.... چنانچہ اس کرامت کو دیکھ کر ایک مسلمان مجاہد نے جن کا نام عفیف بن المنذر تھا، برجستہ اپنے ان دو شعروں میں اس کی ایسی منظر کشی کی ہے جو بلاشبہ وجد آفریں ہے....

الم تر ان اللّٰہ ذلل بحرہٗ

وانزل بالکفار احد الجلائل

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدوں کے لیے اپنے سمندر کو فرمانبردار بنادیا، اور کفار پر ایک بہت بڑی مصیبت نازل فرمادی

دعونا الیٰ شق البحار فجائنا

باعجب من فلق البحار الاوائل

''ہم لوگوں نے سمندر کے پھٹ جانے کی دعا مانگی، تو خدا نے اس سے کہیں زیادہ عجیب ہمارے لیے پیش فرما دیا، جو دریا پھاڑنے کے سلسلے میں پہلے لوگوں کے لیے ہوا تھا...''

(البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۲۹ و دلائل النبوۃ ج ۳، ص ۲۰۸)

چمکتی ریت سے پانی نمودار ہو گیا

11 .... دوسری کرامت یہ ہے کہ ہم لوگ چٹیل میدان میں جہاں پانی بالکل ہی نایاب تھا، پیاس کی شدت سے بے تاب ہو گئے اور بہت سے مجاہدین کو تو اپنی ہلاکت کا یقین بھی ہو گیا... اپنے لشکر کا یہ حال دیکھ کر حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ کر دعا مانگی: تو ایک دم ناگہاں لوگوں کو بالکل ہی قریب سوکھی ریت پر پانی چمکتا ہوا نظر آ گیا....

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اچانک ایک بدلی نمودار ہوئی اور اس قدر پانی برسا کہ جل تھل ہو گیا اور سارا لشکر جانوروں سمیت پانی سے سیراب ہو گیا اور لشکر والوں نے اپنے تمام برتنوں کو بھی پانی سے بھر لیا.... (طبری ج ۳ ص ۲۵۷ و دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۸)

سید قدامہ بن حماط رضی اللہ عنہ آگے کے واقعہ میں فرماتے ہیں کہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیٹ میں درد ہونے لگا اور اسی درد کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا.... ٹھہرے تھے کہ ان کے جنازے کی بات چیت شروع ہو گئی.... ہم نے اس کے لیے قبر کھودی اسے غسل دے کر دفنا دیا.... تدفین کے بعد ایک شخص آ کر پوچھنے لگا: یہ کون تھا؟

ہم نے اسے بتایا کہ یہ ایک بہترین انسان علاء بن حضرمی تھا....

اس نے کہا: یہ زمین مردوں کو باہر پھینک دیتی ہے اگر تم یہاں سے منتقل کر کے ایک یا دو میل دور لے جاؤ تو یہ ٹھیک رہے گا کیونکہ وہاں کی زمین مردوں کو قبول کر لیتی ہے....

چنانچہ ہم اس کی قبر اکھیڑنے پر متفق ہو گئے... ہم نے قبر سے مٹی نکالنا شروع کی.... جب

لحد تک پہنچے جہاں کہ اس کی نعش رکھی تھی تو ہم دنگ رہ گئے....

کیونکہ وہاں جگہ خالی پڑی تھی اور اس قبر کے اندر حدنگاہ تک وسعت بھی اور نورانی کرنیں جگمگا رہی تھیں.... ہم نے یہ پرسکون، حوصلہ کن، حسین اور دلکش منظر دیکھ کر فوراً مٹی کو برابر کر دیا اور واپس چلے آئے.... (حوالہ دلائل النبوۃ ج۳/ ۳۰۸)

اسم اعظم سے مزین کلمات

12 .... حضرت سیدنا عمر بن ثابت بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ بصرہ کے رہنے والے ایک شخص کے کان میں ایک کنکری چلی گئی، طبیبوں نے بہت علاج کیا مگر وہ نہ نکلی بلکہ مزید اندر چلی گئی اور دماغ تک جا پہنچی....

اس شخص کا تکلیف کے مارے برا حال تھا، راتوں کی نیند اور دن کا آرام وسکون سب برباد ہو گیا.... پھر بصرہ میں حضرت سیدنا علاء بن حضرمیؓ دعا کرتے تھے، انہوں نے صحراؤں اور سمندروں میں ان کلمات سے دعا کی تو ان کی دعا مقبول ہوئی۔ پس تو بھی انہیں کلمات کے ذریعے دعا کر....'' وہ شخص عرض گزار ہوا: ''وہ کلمات کون سے ہیں؟'' اس نے بتایا: ''وہ کلمات یہ ہیں:

یاعلي، یاعلیم، یاحلیم، یاعظیم''

جیسے ہی اس شخص نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی فوراً اس کے کان سے وہ کنکری نکلی اور دیوار سے جا لگی اور اس شخص کو سکون نصیب ہو گیا....

علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں: ''حضرت سیدنا علاء بن حضرمیؓ کا اصل نام ''عبداللہ بن عماد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن عوف حضرمی'' تھا....

(حوالہ عیون الحکایات ابن جوزیؒ)

دعا پر بجلی کی چمک اور بارش کا نزول

13 .... حضرت سیدنا یزید بن عامر رضی اللہ عنہ نے ابوثوب سے حضور اکرم ﷺ کے معجزات قاہرہ بیان فرمائے.... ابوثوب نے لاجواب ہو کر یہ کہا کہ حضور انور کے معجزات دیکھے مگر جادو بھی تو دنیا میں ہوتا ہے آپ نے فرمایا استغفر اللہ .... یہ کیا کہا حضور سید المرسلین ﷺ کے غلاموں میں آج بھی ایسے موجود ہیں کہ جو کہدیں وہ فوراً ہو جائے ابوثوب بولا اچھا تو مینہ برسے....

حضرت یزید بن عامر نے دعا کی یک بیک ابر ظاہر ہوا دیکھتے دیکھتے پھیلا چاروں طرف چھا گیا.... بجلی چمکنی لگی اور ایک دن اور ایک رات بارش ہوتی رہی اور اس سال کی خشک سال دور ہوگئی اور ابوثوب مسلمان ہو گیا....

رزق میں کبھی تنگی پیدا نہیں ہوئی

14 .... یہ عبداللہ بن بسر مازنی ہیں.... ان کی کنیت ابوبسر یا ابوصفوان ہے.... ان کے والد نے حضور اکرم ﷺ کی دعوت کی اور شہنشاہ دو عالم نے ماحضر تناول فرمایا.... پھر کھجوریں لائی گئیں.... آپ نے کھجوریں بھی کھائیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ کر دعا فرمائی.... یہ آخری عمر میں ملک شام میں چلے گئے....

علامہ ابن اثیر کا بیان ہے کہ: یہ آخری صحابی ہیں جن کا ملک شام میں وصال شریف ہوا.... یہی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ہیں.... ان کی عمر میں اختلاف ہے.... اصابہ میں ہے کہ ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی اور علامہ ابونعیم کا قول ہے کہ ایک سو برس کی عمر میں ان کا وصال ہوا.... بغیر کسی بیماری کے شہر حمص میں وضو کرتے ہوئے بالکل ہی اچانک وفات پا گئے....

(اکمال ص ۶۰۳ و اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۲۵ و کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۰۴)

دعا نبوی کی برکت سے عمر بھر کبھی ان کی روزی میں تنگی نہیں ہوئی.... حضور اکرم ﷺ

نے ان گھر میں طعام سے فارغ ہو کر گھر والوں کے لیے تین دعائیں مانگی تھیں:

ا۔ یا اللہ! ان لوگوں کی مغفرت فرما....

۲۔ یا اللہ! ان لوگوں پر رحمت نازل فرما....

۳۔ یا اللہ! ان لوگوں کی روزی میں برکت فرما....(کنزالعمال ج۱۶ص۱۰۴ مطبوعہ حیدرآباد)

جو دعا مانگے قبول کی جاتی

15 ....حضرت عبداللہ بن قوط رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسد الغابہ ۳/۲۴۳ میں لکھا ہے کہ زمانہ کہ ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ ان کی دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی تھیں... جاہلیت میں یہ کثرت گناہ کی وجہ سے شیطانی کے نام سے مشہور تھے....

مگر جب انہوں نے کفر سے توبہ کی تو ان کو یہ انعام ملا کہ ان کی دعاء بہت جلد قبول ہوا کرتی تھیں اور ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں بحالت سفر حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا....مگر ناگہاں میرا اونٹ اس قدر تھک گیا کہ چلنے کے قابل ہی نہ رہا.... چنانچہ میں نے ارادہ کرلیا کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا ساتھ چھوڑ دوں....لیکن پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو بالکل ناگہاں میرا اونٹ چاق و چوبند ہو کر تیزی کے ساتھ چلنے لگا....آپ رضی اللہ عنہ روم میں کفار سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے.... (طبرانی)

بد دعا نے گونگا اور اندھا کر دیا

16 ....حضرت عمرو بن مرتاہؓ بت پرستی کرتے تھے حضور کی دعوت پر اسلام لے آئے ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ مستجاب الدعات تھے، یعنی ان کی دعائیں بہت زیادہ اور بہت جلد مقبول ہوا کرتی تھیں چنانچہ منقول ہے کہ جب اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے تشریف لے گئے تو ایک شخص ان کا بہت زیادہ ہجو اور مذمت کی اور ان کی شان میں توہین آمیز الفاظ بکنے لگا اور آپ کو جھوٹا کہنے لگا....اس وقت آپ نے

مجروح قلب کے ساتھ اس طرح دعا مانگی:

یا اللہ! اس کی زندگی کو تلخ بنا دے اور اس کی زبان کو گونگی اور اس کی آنکھوں کو اندھی کر دے....

آپ کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ یہ شخص گونگا اور اندھا ہو گیا اور اس قدر بوڑھا ہو گیا کہ اس کے دانت ٹوٹ گئے اور زبان کے شل ہو جانے سے اس کو کسی چیز کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تھا

جیل میں دعا اور اس کا اثر

17 .... سیدنا حجر رضی اللہ عنہ وضو اور طہارت بہت خیال رکھا کرتے تھے.... جب انہیں جیل میں ڈال دیا گیا تو انہیں بدخوابی ہوئی.... جیل کے داروغہ سے نہانے کے لیے پانی طلب فرمایا....

وہ کہنے لگا: میرے پاس تو صرف ایک سیر کپ (چھوٹا برتن) پانی ہے....

فرمایا: وہ مجھے دے دو تاکہ میں طہارت کر سکوں....

داروغہ کہنے لگا: اگر میں وہ پانی نہانے کے لئے آپ کو دے دوں تو پینے کے لیے کچھ نہیں رہے گا.... اور آپ پیاس سے مر جائیں گے.... اور مجھے حاکم جس نے آپ کو جیل میں ڈال رکھا ہے قتل کر دے گا.... شاید آپ مجھے مروا دینا چاہتے ہیں...

اب حضرت نے بارش کے لیے اللہ کریم سے دعا مانگی.... بارش ہوئی اور آپ نے طہارت فرمائی.... قیدیوں نے درخواست پیش کی کہ ایک دعا ہماری اور اپنی رہائی کی بھی فرما دیں....

فرمایا: میں تو جیل رہنا ہی پسند کروں گا کیونکہ مجھے رب تعالیٰ کی قدرت اور ارادہ سے جیل ملی ہے اور بارش کی دعا تو صرف اس لیے کی ہے کہ پانی نہ ملتا تو عبادت نہیں ہو سکتی تھی....

شیخ حفنی مرحوم فرماتے ہیں کہ مقربین کا یہی حال ہوتا ہے (کہ رضائے الٰہی) اور

ارادۂ خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں... اور رضا پر راضی ہو کر دعا نہیں کرتے....

(حوالہ جامع کرامات اولیاء)

دعا نے موت کے منہ میں پہنچا دیا

18 .... حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

یارسول اللہ! حضور میرے لئے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو قبول فرمالیا کرے....

حضور نے فرمایا:-

اے سعد! اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی کی دعا قبول نہیں کرتا.... جس وقت تک اس کا طعام پاکیزہ نہ ہو.....

سعد نے عرض کی: حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے طعام کو پاکیزہ کرے کیونکہ حضور کی دعا کے بغیر میں اس کی قدرت نہیں رکھتا....

حضور نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَطِبْ طُعْمَةَ سَعْدٍ وَاسْتَجِبْ دَعْوَتَهٗ

"اے اللہ سعد کی غذا کو پاکیزہ کر دے اور اس کی دعا کو قبول فرما...."

چنانچہ کتب صحاح کے مصنفین نے حضرت سعد کی بہت سی ایسی دعائیں نقل کی ہیں جو کہ مستجاب ہوئیں.... یہ دعائیں زبان زد عام ہیں ان میں سے چند یہ ہیں....

آپ کی موجودگی میں کسی شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ کی جناب میں گستاخی کی.... آپ کو غصہ آیا آپ نے اس کے لئے ان الفاظ میں بددعا کی:

اِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاَرِنِیْ فِیْهِ اٰیَةً

"اگر اس نے سیدنا علی کے بارے میں جھوٹ بولا ہے تو مجھے اس

میں ایسی نشانی دکھا جس سے اس کا جھوٹ عیاں ہو جائے....''

اسی وقت ایک اونٹ آیا جس نے اس کو گردن سے پکڑ کر اپنے پاؤں کے نیچے رگڑا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا.... (حجۃ اللہ علی یا خصائل کبریٰ)

دعا کی برکت سوکھا باغ سرسبز ہو گیا

19 ....میرے بھائیو! اگر صرف نماز زندہ ہو جائے، پورے پاکستان میں کوئی بے نماز نہ ہو، تو یہ سندھ کی زمین جو ہم سارے راستے دیکھتے رہتے ہیں کہ بنجر ہوئی پڑی ہے یہی زمین سونا اگلنے لگ جائے گی....

حضرت انس کا نوکر آیا... کہا: جی باغ سوکھ رہا ہے اگر پانی نہ ملا تو سوکھ جائے گا....تو اس وقت نہریں تو تھیں نہیں.... ٹیوب ویل بھی نہیں تھے.... کہنے لگے: اچھا مصلیٰ لاؤ، بچھایا.... اللہ اکبر.... دو نفل پڑھے، سلام پھیرا، بول بھائی کچھ نظر آیا؟ کہنے لگا کہ:

کچھ بھی نہیں.... پھر اللہ اکبر.... پھر نفل شروع کر دیئے.... لمبی رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا.... دیکھو بھائی کچھ نظر آیا؟

کہا: جی کچھ بھی نہیں....

انہوں نے کہا: اچھا.... پھر اللہ اکبر.... پھر نفل شروع کر دیے.... دو نفل پڑھے.... بول بھائی کچھ نظر آیا؟

اس نے کہا: وہ دور سے ایک پردے سے پر کے برابر بادل نظر آیا ہے.... اچھا اللہ اکبر.... پھر نفل شروع کئے.... سلام پھیرنے سے پہلے بارش چھما چھم، بادل آیا اور باغ کے اوپر چھا گیا.... جب سلام پھیرا، بارش ہو گئی، پانی بھر گیا....

نوکر سے کہا کہ جاؤ دیکھوں کہ بارش کہاں کہاں ہوئی ہے؟

جب جا کر دیکھا تو باغ کی چار دیواری کے اندر تھی باہر ایک قطرہ بھی نہ تھا....

صرف نماز سندھ میں زندہ ہو جائے.... کوئی بے نمازی نہ ہو، اور اندر کے ذوق سے

بھاگیں، اس لئے نہیں کہ ہمیں دنیا ملے اس لئے کہ میرا اللہ مجھے مل جائے....

کنواں قبر بن گیا

20...امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی....

عروہ بن زبیر نے کہا کہ: حضرت سعید بن زید ﷛ سے اروی بنت اویس نے جھگڑا کیا اور مروان بن حکم کے پاس مقدمہ دائر کیا اور دعویٰ یہ کیا کہ حضرت سعید بن زید نے میری کچھ زمین دبالی ہے....تو حضرت سعید نے فرمایا کہ

میں زمین کا کچھ حصہ ناحق دبا سکتا ہوں جب کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں....

مروان بولا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟

حضرت سعید نے فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ ﷺ سے سنا ارشاد فرماتے تھے جس نے ایک بالشت زمین یعنی ظلماً حاصل کیا...

مَنْ ظَلَمَ شِبْراً مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ

''جس نے ایک بالشت کے برابر زمین کو ظلماً حاصل کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا....''

مروان نے کہا: اب میں آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگتا تو حضرت سعید نے دعا کی اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اسی زمین میں اس کو قتل فرما تو وہ اندھی ہوگئی اور ایک روز اپنی زمین میں جارہی تھی کہ ایک گڈھے میں گر کر مر گئی....

مسلم شریف کی ایک روایت میں محمد بن زید سے ہے، کہ انہوں نے اس اندھی عورت کو دیکھا ہے وہ دیواریں ٹٹولتی اور کہتی کہ مجھ کو حضرت سعید کی بددعاء لگ گئی....اسی حال

میں اپنے گھر میں جارہی تھی تو کنوئیں میں گر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا.... والعیاذ باللہ تعالیٰ.... (حوالہ حیلۃ اولیاء)

حضرت ام السائبؓ کے بیٹے کا زندہ ہونا

21.... ام السائب رضی اللہ عنہا کا بیٹا مرا، کفن دے کے جنازے کا انتظار ہے.... ماں کو پتہ چلا تو وہ آئیں، لاٹھی ٹیکتی، پاؤں کی طرف بیٹھ کر کہنے لگیں....

اٰمَنْتُ بِکَ طَوْعاً وَّھَاجَرْتُ اِلَیْکَ رَغْبَۃً فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآ

تیرے شوق میں کلمہ پڑھا.... تیری محبت میں گھر چھوڑا.... میرے دشمن مجھے طعنہ نہ دیں کہ دین چھوڑا تو بیٹا مر گیا.... بس اتنی بات کی، یہ نہیں کہا، میرے بیٹے کو زندہ کر دے.... بس یہ کہا: میرے دشمنوں کو مجھ پر بولنے کا موقع نہ دے.... یہ الفاظ ختم ہوئے اور بیٹا اُٹھ کے بیٹھ گیا.... کفن ایسے چہرے سے اتار دیا اور اسی وقت بیٹھ کے سب کے ساتھ کھانا کھایا.... عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شہید ہوا....

جو کام کرتے نفع ہی ہوتا

22.... ایک موقع پر عبداللہ بن ہشام کے لئے حضور نے دعا فرمائی.... اسی دعا نبوی کی بدولت ان کو یہ کرامت حاصل ہوئی کہ ان کو تجارت میں نفع کے سوا کسی سودے میں کبھی بھی نقصان ہوا ہی نہیں....

روایت ہے کہ یہ اپنے پوتے زہرہ بن معبد کو ساتھ لے کر بازار میں جاتے اور غلہ خریدتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملاقات کرتے اور کہتے کہ ہم کو بھی آپ اپنی اس تجارت میں شریک کر لیجئے، اس لیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی ہے....

پھر یہ سب لوگ اس تجارت میں شریک ہو جاتے، تو بسا اوقات اونٹ کے بوجھ برابر نفع کما لیتے اور اس کو اپنے گھر بھیج دیتے.... (بخاری ج ۱ ص ۳۴۰ باب الشرکۃ فی الطعام)

سجدہ گاہ سے چشمہ اُبل پڑا

23.... حضرت عبداللہ بن جعفرؓ 92 سال تک اللہ کے دین کی خدمت کرتے رہے 85ھ میں آپ کا انتقال ہوا....

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے کہا کہ

میرے باپ کے ذمہ تمہارا کچھ قرض باقی ہے....

آپ نے فرمایا کہ: میں نے اس کو معاف کر دیا....

میں نے ان سے کہا کہ میں اس قرض کو معاف کرانا ہرگز ہرگز پسند نہیں کروں گا.... ہاں یہ اور بات ہے کہ میرے پاس نقد رقم نہیں ہے، لیکن میرے پاس زمینیں ہیں.... آپ میری فلاں زمین اپنے اس قرض میں لے لیجیے، مگر اس زمین میں کنواں نہیں ہے اور آبپاشی کے لیے دوسرا کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے....

آپ نے فرمایا کہ: بہت اچھا.... بہر حال میں نے آپ کی وہ زمین لے لی.... پھر آپ اس زمین میں تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر اپنے غلام کو مصلیٰ بچھانے کا حکم دیا اور آپ نے اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی اور بڑی دیر تک سجدہ میں پڑے رہے...

پھر مصلیٰ اٹھا کر آپ نے غلام سے فرمایا کہ اس جگہ زمین کھودو.... غلام نے زمین کھودی تو ناگہاں وہاں سے پانی کا ایک ایسا ذخار چشمہ اُبلنے لگا.... جس سے نہ صرف اس زمین بلکہ آس پاس کی تمام زمینوں کی آبپاشی و سیرابی کا انتظام ہو گیا۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۳۵)

پراسرار سمندری جانور

24.... ایک عابد کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دوران طواف یہ پڑھتے سنا:

یَا لَطِیْفُ یَا کَرِیْمُ بِلُطْفِکَ الْقَدِیْمِ فَاِنَّ قَلْبِیْ عَلَی الْعَهْدِ مُقِیْمٌ.

اے وہ ذات اقدس جو اپنے لطف وکرم سے نوازنے والی ہے میرا دل وعدہ پر مضبوط ہے....

میں نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگی:

دیکھو وہ لڑکا جو سو رہا ہے یہاں کا یہی باعث ہے! میں گھر میں سفر حج کے لئے بحری جہاز کے ذریعے روانہ ہوئی.... لیکن طوفان کے باعث جہاز ٹوٹ پھوٹ گیا.... ایک تختہ پر بیٹھی جا رہی تھی کہ اسی اثنا میں یہ بچہ متولد ہوا.... لڑکے کو گود میں لئے سمندری لہروں میں پھنسی ہوئی تھی کہ اچانک ایک تختہ میرے قریب آلگا جس پر ایک آدمی موجود پایا۔

ایسی حالت میں شیطان نما انسان نے اپنی خواہش کا مجھے نشانہ بنانا چاہا! انکار پر اس نے میرے بچے کو سمندر میں پھنک دیا.... میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے فریاد رسی کی درخواست کی!

کیا دیکھتی ہوں کہ سمندری جانور نے اس کو تختے سے سمندر میں گرادیا! اور تھوڑی ہی دیر بعد ایک جہاز میرے قریب آیا.... انہوں نے مجھے تختے سے اٹھا کر جہاز میں بٹھالیا! میں نے دیکھا میرا لخت جگر ان کے پاس ہے.... جب ان سے لڑکے کی بات پوچھا تو کہنے لگے:

اسے ہم نے سمندری جانور کی پشت سے اٹھایا ہے جب کہ یہ اپنے انگوٹھے کو منہ میں دبائے ہوئے تھا جس سے ہم نے دودھ نکلتے دیکھا....

عابد کہتا ہے کہ: میں نے اس خاتون کو کچھ رقم دینا چاہی تو وہ کہنے لگی:

اے ناکارہ! میں تو تجھے اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور احسان سے آگاہ کر رہی ہوں اور پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اس کے غیر کی روزی حاصل کروں....

دعا پر بادل برس پڑا

25.... نبی ﷺ نے صحابہ کے دلوں میں یہ حقیقت کی تمام امیدیں اللہ رب العزت کی ذات پر لگی ہوتی تھیں.... ایک صحابیؓ نے زمین کاشت کرنی تھی.... زمین پر جا کر دو رکعت نفل پڑھے اور دعا مانگی:

یا اللہ! یہ میری زمین کا ٹکڑا ہے.... اس کیلئے پانی کی ضرورت ہے....
زمین سے پانی نہیں مل رہا تو آسمان سے پانی نازل فرمادے....

اللہ تعالیٰ نے اسی وقت بادل بھیجے اور ادھر بارش ہونا شروع ہوگئی.... فرماتے ہیں، جب میں نفل پڑھ کر اس زمین کے قطعوں سے باہر گیا تو میں نے دیکھا کہ میری زمین کے علاوہ کہیں دوسری جگہ بارش کا نام ونشان ہی نہیں تھا.... جی ہاں وہ اسی طرح لیتے تھے ان کیلئے رزق وغیرہ کے دروازے اوپر سے کھل جاتے تھے.... (حوالہ اسد الغابہ)

(حوالہ شواہد النبوت)

اسم اعظم سکھانے والا

26.... ایک شخص ایک شیخ وقت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت زیادہ خدمت گزاری کے بعد یہ درخواست پیش کی کہ آپ مجھے "اسم اعظم" سکھا دیجئے.... شیخ نے جواب دیا کیا تمہارے اندر اس کی اہلیت ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں!

شیخ نے فرمایا: اچھا تم شہر کے پھاٹک پر جاؤ اور جو منظر دیکھو آ کر مجھے اس کی خبر دو....
یہ شخص شہر کے دروازے پر جا کر بیٹھا تو یہ دیکھا کہ ایک لکڑہارا اپنے گدھے پر لکڑیاں لاد کر چلا آ رہا تھا تو ایک سپاہی نے بلا قصور اس کو مار کر اس کی لکڑیوں کو چھین لیا.... اور وہ لکڑہارا خاموش ہو کر چلا گیا....
شخص مذکورہ نے اپنا یہ چشم دید ماجرا آ کر شیخ وقت سے عرض کیا: تو شیخ نے اس سے پوچھا کہ اگر تم اسم اعظم جانتے ہوتے تو اس موقع پر تم کیا کرتے؟....
اس نے کہا: میں اس ظالم سپاہی کے حق میں ایسی بددعا کرتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا....
شیخ وقت نے کہا: اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم میں اسم اعظم سیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے....
تمہیں کیا معلوم؟ اسی لکڑہارے نے مجھے اسم اعظم سکھایا ہے.... یاد رکھو! اسم اعظم کی صلاحیت وہی شخص رکھتا ہے جو اتنا صابر اور مخلوق خدا پر اس قدر رحیم و شفیق ہو!

(روح البیان ج ۲ ص ۲۲۲)

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کی خاصیت بتائی کہ میرا ذکر کرو گے تو ایک دن تم مذکور کو پا جاؤ گے کیوں کہ جو میرا نام لیتا ہے گویا میرا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے....

الذا کر کالوا قف علی الباب

جس کو میں اپنا نام لینے کی توفیق دیتا ہوں اس نے ابھی مجھے پایا نہیں، لیکن میرے دروازہ پر کھڑا ہو کر دستک دے رہا ہے....
محدث عظیم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں:

الذا کر کالو اقف علی الباب

جس کو ذکر کی توفیق ہوگئی تو اگرچہ ابھی مذکور اس کو ملا نہیں، لیکن وہ دروازے تک آ گیا، دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے کہ میرے مولیٰ مجھے کب ملو گے؟
مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ وں کو بی درے
عاقبت بینی ازاں درہم سرے

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم اگر مسلسل کسی دروازے کو کھٹکھٹاتے رہو گے تو ایک دن دروازے سے کوئی سر ضرور نمودار ہوگا کہ بہت دیر سے کھٹکھٹا رہے ہو، بھئی! کیا بات ہے؟ تم کو کیا ضرورت پیش آگئی؟ مگر مسلسل کھٹکھٹاتے رہو.... مایوس نہ رہو کہ اتنے دن سے کھٹکھٹا رہے ہیں اب تک کوئی سر نمودار نہیں ہوا.... اس مایوسی کو دور کرنے کے لئے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کا نام لیتے رہو ایک دن ضرور ان کو رحم آئے گا۔

کھولیں وہ یا نہ کھولیں در، اس پہ ہو کیوں تری نظر
تو تو بس اپنا کام کر، یعنی صدا لگائے جا
بیٹھے گا چین سے اگر، کام کے کیا رہیں گے پر
گو نہ نکل سکے مگر، پنجرے میں پھڑ پھڑائے جا

اگر گناہوں سے آزادی نہیں ملتی تو پھڑ پھڑائے جاؤ.... اللہ میاں کو بے قراری تو دکھاؤ کہ ان کو رحم آجائے.... تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نام کی خاصیت بیان فرمائی کہ جس کو میرا نام لینے کی توفیق ہوگئی اس کی پہنچ میرے دروازے تک ہوگئی.... شرح مشکوٰۃ میں دیکھ لو.... ملا علی قاری اتنا بڑا محدث لکھ رہا ہے.... میں تصوف بلا دلیل پیش نہیں کروں گا.... میرا ہر تصوف بالقرآن یا بتفسیر القرآن یا بالحدیث یا بشرح الحدیث ہوگا ....

دعا کی برکت انگور اور چادر کی غیبی آمد

27.... حضرت لیث بن سعد راوی ہیں.... میں ۱۱۳ھ کے حج میں پیدل چل کر حاضر ہوا مکہ میں ایک روز عصر کے بعد بوقبیس کی پہاڑی پر چڑھا.... تو وہاں ایک مرد حق کو دعا وذکر میں مشغول پایا.... (اس کے بعد ذکر و دعا کی تفصیل اس طرح ہے) وہ کہنے لگا:

یارب یارب یہاں تک کہ سانس بھول گیا
یاربّاہ یاربّاہ پوری ایک سانس بھر کہتا رہا
یااللہ اللہ پوری ایک سانس بھر کہتا رہا
یاحی یاحی پوری ایک سانس بھر کہتا رہا
یارحمٰن یارحمٰن پوری ایک سانس بھر کہتا رہا
یارحیم یارحیم پوری ایک سانس بھر کہتا رہا

یاارحم الراحمین یاارحم الراحمین ۷ مرتبہ، یہاں تک سانس پوری ہوگئی پھر دعا کی مالک ومولا! میں انگور کھانا چاہتا ہوں مجھے کھلا.... اور مولا! میری چادریں پھٹ گئی ہیں....

حضرت لیث بیان کرتے ہیں: ابھی دعا ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ انگوروں سے بھری ہوئی ٹوکری رکھی دیکھی.... حالانکہ اس وقت روئے زمین پر کہیں انگور نہیں تھے.... اور ساتھ ہی دو نئی چادریں رکھی ہوئی دیکھیں.... جب وہ کھانے لگے تو میں نے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ کھاؤں گا.... فرمایا: کیوں؟

میں نے کہا: اس لیے کہ جب آپ دعا فرمار ہے تھے تو میں آمین آمین کہہ رہا تھا....

فرمایا: اچھا آؤ اور کھاؤ.... لیکن کچھ ساتھ نہ لے جانا.... میں نے آگے بڑھ کر ان کے ساتھ کھانے شروع کر دیئے.... وہ انگور ایسے عجیب ولذیذ تھے کہ میں نے ان جیسے انگور ہرگز کبھی نہیں کھائے تھے.... ان میں دانہ بھی نہ تھا.... میں نے خوب پیٹ بھر کر کھائے مگر لطف یہ کہ ٹوکری میں کچھ کمی نہ ہوئی....

پھر وہ فرمانے لگے کہ: ان دونوں چادروں میں ایک پسند کر لے.... میں ان کو پہن لوں.... میں ایک طرف ہٹ گیا تو انہوں نے ایک تہبند کے طور پر باندھ لی اور دوسری اوڑھ لی.... جو چادریں پہلے سے پہنے ہوئے تھے ان کو ہاتھ میں لے کر پہاڑ کے نیچے اُترے.... میں بھی پیچھے ہولیا.... جب صفا ومروہ پہنچے تو ایک سائل نے کہا....

اُکْسِنِیْ کَسَاکَ اللّٰہُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُلَّۃً مِنْ محلَلِ

الْجَنَّةِ فَدَ فَعَهُمَا اِلَيْهِ فَلَحِقْتُ الرَّجُلَ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَطَلَبْتُهُ لَاَ سْمَعَ مِنْهُ شَيْئًا لَانْتَفِعَ بِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ (روض الریاحین ص ۵۷)

"اے رسول اللہ کے بیٹے! یہ کپڑا مجھے پہنا دیجئے.... اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کا حلہ پہنائے.... تو انہوں نے وہ دونوں چادریں اس کو دیدیں۔ میں نے اس سائل کے پاس جا کر اس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟.... اس نے کہا امام جعفر الصادق بن محمد ہیں.... میں نے پھر ان کو ڈھونڈا تا کہ ان سے کچھ سنوں اور نفع حاصل کروں مگر میں ان کو نہ پا سکا.... رضی اللہ عنہ

استنجے کا ڈھیلا پتھر بن گیا

29.... حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ

شاہ عبدالرزاق جھنجانوی کے صاحبزادے کو کیمیا کا شوق تھا.... ایک دفعہ شاہ صاحب استنجا فرما رہے تھے.... اور یہ صاحبزادے کچھ دوائیں کیمیا کی لیے ہوئے کھڑے تھے.... بعد فراغ ڈھیلا پتھر پر مارا.... وہ پتھر سونے کا ہو گیا.... ایک سنار اس میں سے کچھ کاٹ کر لے گیا....

پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ: بھائی اگر اس کو کوئی اٹھا کر لے گیا.... تو نمازیوں کو تکلیف ہو جائے گی.... پھر دعا کی جس کی برکت سے وہ سونا پتھر ہو گیا....

(حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ کے ملفوظات حسن العزیز ص ۹۴)

مچھلی کا مظلوم کی مدد کے لئے راستہ دکھانا

30.... علی بن حرب کہتے ہیں: میں ضروریات زندگی خرید نے کے لیے اپنے

وطن موصل سے سر من رای جانے کے لیے نکلا.... دجلہ میں چند کشتیاں موصل سے سر من رای تک چلتی تھیں اور اجرت پر سواریوں اور ان کے ساز و سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی تھیں.... میں بھی ایک کشتی میں سوار ہو گیا.... کشتی ہمیں لے کر سر من رای کی طرف سطح آب پر چل پڑی اور نہر دجلہ کی مسافت طے کرنے لگی....

کشتی میں لدے سامان کے علاوہ ہم صرف پانچ آدمیوں پر مشتمل جماعت تھی.... دن بڑا پر لطف تھا اور بادل کا دور دور تک کوئی نام ونشان تک نہیں تھا.... فضا بالکل صاف ستھری اور انتہائی خوشگوار تھی.... نہر دجلہ بالکل پرسکون تھی....

کشتی بان بڑی مستی میں خوبصورت گانے جھوم جھوم کر گائے جا رہا تھا اور کشتی بڑے سکون سے سطح آب پر تیزی کے ساتھ منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھی.... کشتی میں سوار اکثر لوگوں کو ہلکی ہلکی نیند آنے لگی.... لیکن میں نہر دجلہ کے دونوں جانب کے حسین وجمیل ساحل کے دیدار سے لطف اندوز ہو رہا تھا.... اچانک میری نگاہ پانی میں ایک بڑی سی مچھلی پر پڑی جو اچھل کر کشتی کے اندر آ پڑی.... میں نے دوڑ کر مچھلی کو پکڑ لیا کہ مبادا وہ دوبارہ سمندر میں چھلانگ نہ لگا دے!

مچھلی کو پکڑنے کے لیے جو میں دوڑا تو کشتی ہچکولے کھانے لگی جس کی وجہ سے لوگوں کی نیند اُڑ گئی.... اور وہ نیند کی غنودگی سے باہر آ گئے.... جب انہوں نے مچھلی دیکھی تو ایک آدمی نے کہا: یہ مچھلی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بھیجی ہے اس لیے ہم کیوں نہ آگے ساحل پر اُتریں اور اسے بھون کر کھائیں؟ یہ اتنی بڑی ہے کہ ہم سب کو کفایت کر جائے گی....

ہمیں اس کی رائے بھلی لگی.... کشتی بان نے بھی اس سے موافقت کی اور کشتی کا رخ ساحل کی طرف موڑ دیا.... ہم لوگ ساحل پر اُترے اور گھنے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے تاکہ لکڑیاں اکٹھی کر کے مچھلی بھونیں....

جونہی ہم گھنے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے، ایک خوفناک منظر نے ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیے.... ایک مقتول زمین پر ڈھیر تھا، اس کے قریب ایک تیز دھار چاقو

پڑا ہوا تھا.... پاس ایک دوسرا جوان آدمی بھی تھا جس کی مشکیں کس دی گئی تھیں اور اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا جس کی وجہ سے کچھ بولنے اور چیخنے چلانے سے عاجز تھا.... یہ خوفناک منظر دیکھ کر ہمارے اوپر دہشت طاری ہوگئی.... ہم جلدی سے آگے بڑھے اور اس آدمی کی رسی کھول کر اس کے منہ سے کپڑا نکالا، وہ حد درجے خوف زدہ اور ناامیدی کی کفیت میں تھا....

اس پھندے سے آزادی کے بعد وہ گویا ہوا: مہربانی کرکے پہلے مجھے کچھ پانی پلاؤ!

ہم نے اسے پانی پلایا....

جب وہ پانی پی چکا تو خود ہی بیان کرنے لگا: میں اور یہ مقتول دونوں ایک قافلے میں تھے جو کہ موصل سے بغداد کی طرف بغرض تجارت جارہا تھا.... یہ مقتول بھانپ گیا کہ میرے پاس کافی مال ہے.... چنانچہ اس نے مجھ سے دوستی کرلی.... اور پیار ومحبت کا اظہار کرنے اور میرے قریب قریب رہنے لگا: بہت ہی کم میرا ساتھ چھوڑتا..

..میرا بھی اس پر کافی اعتماد قائم ہوگیا قافلہ منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھا لیکن تھوڑا آرام کرنے کی غرض سے اس ساحل پر قافلے نے پڑاؤ ڈالا.... رات کے آخری حصے میں قافلہ روانہ ہوگیا لیکن میں سویا ہوا رہ گیا.... اس لیے مجھے قافلے کی روانگی کی خبر نہ ہوسکی.... قافلے کی روانگی کے بعد اس مقتول نے میری نیند کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے رسی سے باندھ دیا....

جیسا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو اور اس نے میرے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ میں چیخ پکار نہ کرسکوں.... اس نے میرے پاس جو کچھ مال تھا وہ چھین لیا اور مجھے زمین پر پٹخ دیا.... پھر مجھے قتل کرنے کے لیے میرے سینے پر بیٹھ کر کہنے لگا:

إِنْ تَرَكْتُكَ حَيًّا فَإِنَّكَ سَتَلْحَقُنِيْ وَتَفْضَحُنِيْ، لِذٰلِكَ لَابُدَّ مِنْ ذَبْحِكَ

"اگر میں تجھے زندہ چھوڑ دوں تو بعد میں تو مجھ سے مل کر مجھے ذلیل

کر سکتا ہے، اس لیے میں ضرور تجھے قتل کروں گا!''

اس مقتول کے کمر بند سے بندھی ہوئی یہ تیز چھری تھی جو زمین پر پڑی ہوئی تم لوگ دیکھ رہے ہو.....اس نے مجھے قتل کرنے کے لیے کمر بند سے چھری کھینچی لیکن چھری اس میں پھنس گئی جس کی وجہ سے نکل نہیں رہی تھی...

اس نے چھری نکالنے کی بڑی کوشش کی.....جب ناکام ہو گیا تو اس نے پوری طاقت لگا کر چھری کمر بند سے کھینچی، اس کی دھار اوپر کی جانب تھی.....چھری زور سے نکلی اور جا کر اس کی گردن میں گھس گئی اور چمڑے کے ساتھ گوشت کو چیرتے ہوئے شہ رگ کا بھی کام تمام کر دیا.....شہ رگ کے کٹتے ہی خون کی نہر جاری ہو گئی اور جب طاقت نے جواب دے دیا تو یہ مردہ حالت میں زمین پر ڈھیر ہو گیا.....

یہ مجرم میری آنکھوں کے سامنے کیفر کردار تک پہنچ گیا.....لیکن اس کے باوجود مجھے اپنی موت کا یقین ہو چلا تھا، کیونکہ ہم جس جگہ ہیں بہت ہی کم لوگ یہاں سے گزرتے ہیں.....اس لیے میں سوچ رہا تھا کہ کون میرے ہاتھ پاؤں کھولے گا؟ کون مجھے اس آفت سے نجات دلائے گا؟

پھر میں نے اللہ تعالیٰ کو پکارنا شروع کیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! میرے پاس کسی کو بھیج دے جو تیرے اس آفت رسیدہ بندے کو اس پھندے سے نجات دلائے.....میں برابر یہی دعا کرتا رہا.....میں مظلوم تھا اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو میری طرف بھیجا اور تم نے میری جان بچائی.....ذرا تم لوگ مجھے بتلانا کہ آخر وہ کون سے محرکات تھے جن کی وجہ سے تم لوگ اس بے آباد جگہ آنے پر مجبور ہوئے؟

قافلے والوں نے اسے بتلایا: تمہارے پاس آنے میں جو چیز محرک بنی، وہ ایک مچھلی ہے جو ہماری کشتی میں سمندر سے اچھل کر آ پڑی تھی.....ہم لوگ اس مچھلی کو بھوننے کے لیے اس جگہ آ پہنچے ہیں!.....

مظلوم نے قافلے والوں کی گفتگو سن کر بڑا تعجب کیا اور کہنے لگا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کو تمہاری کشتی میں بھیجا ہے تا کہ تم اس سنسان جگہ آؤ اور مجھے اس آفت سے بچاؤ.... میں زیادہ تھکا ہوا ہوں، اس لیے میری آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ براہ کرم مجھے کسی قریبی شہر میں لے چلو....

مچھلی کو بھون کر کھانے کی بات قافلے والوں کے ذہن سے یکسر نکل ہی گئی تھی....اور پھر جب وہ لوگ مظلوم کو اس کے مال سمیت لے کر کشتی کے پاس واپس آئے تو دیکھا کہ مچھلی کشتی سے کود کر سمندر میں جا چکی ہے....

قافلے والوں کو یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کو کشتی کے اندر اس لیے بھیجا تھا تا کہ وہ اس مظلوم کی جان بچانے کا سبب بنے....

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کچھ چاہتا ہے تو اس کے لیے اسباب مہیا کر دیتا ہے.... یہ قصہ ابن الملق کی کتاب "طبقات الاولیاء" ص ۱۸۰ میں مذکور ہے جسے دار المعرفہ نے شائع کیا ہے....ابن الملقن کہتے ہیں کہ اس قصے کو ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں علی بن حرب سے نقل کیا ہے....بخاری و مسلم میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب

"مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے...." (حوالہ سنہری واقعات)

دعا کی برکت سے بینائی لوٹ آئی

31 ....لیث سے حکایت ہے کہ کہا: میں نے ابن نافع کو نابینا دیکھا....پھر اس کے بعد دیکھا، تو وہ بینا تھے....میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیونکر تمہاری بینائی تمہیں لوٹا دی؟

انہوں نے فرمایا: خواب میں کوئی میرے پاس آیا، تو اس نے مجھے کہا کہ یوں دعاء کر....

يَاقَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعُ الدُّعَاءِ يَالَطِيْفًا لِمَا يَشَآءُ

چنانچہ میں نے یہ دعا پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے میری بینائی لوٹا دی....(حوالہ رسالہ القشریہ)

اللہ سے دوستی پر قبولیت دعا کا تحفہ

32 آپ اندھیری رات میں سفر کرتے تو آپ کے تازیانے (عصا) سے روشنی نمودار ہوتی جس سے سارا راستہ منور ہو جاتا....ایک شخص نے آپ کے متعلق دروغ گوئی سے کام لیا....

آپ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ شخص مطرف کے بارے میں جھوٹ کہتا ہے اسے ہلاک کر دے....اسی وقت وہ شخص گر کر ہلاک ہو گیا....اس کے لواحقین نے آپ پر مقدمہ کر دیا....حاکم نے پوچھا: اس نے کس چیز سے ہلاک کیا؟....

لوگوں نے کہا: بددعا سے....اس نے فیصلہ دیا نیک مرد کی دعا تو تقدیر کا پیغام بن کر آتی ہے یہاں میں کیا کر سکتا ہوں.... (حوالہ شواہد النبوت)

دعا پر 1000 دنیا کی آمد

33 علامہ جلال الدین سیوطی نے ''حسن المحاضرۃ'' میں بیان کیا کہ تین پیکر خلوص علماء نے اپنی جانیں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دیں....فتنے اور باطل کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کی:

(۱) محمد بن نصر (۲) محمد بن جریر (۳) محمد بن منذر

یہ تینوں مصر کے ایک مکان میں بیٹھ کر حدیث شریف لکھا کرتے تھے....اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کا خرچہ ختم ہو گیا....اور کھانے کے لئے بھی کچھ نہ رہا....انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان میں سے کوئی ایک کوشش کر کے اس دن کے گزارے کے لئے کچھ حاصل کرے....لیکن سراپا اخلاص عالم باعمل کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مانگنا

بہت مشکل کام تھا.... انہوں نے فیصلہ کیا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام قرعہ نکلے، وہی جا کر کچھ مانگ لائے.... چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی اور ایک عالم کے نام قرعہ نکل آیا....

وہ عالم اٹھے اور پہلے نماز قضائے حاجت پڑھی.... اور یہ سنت طریقہ ہے.... نماز کے بعد کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے.... یہ دوپہر کا وقت تھا جب لوگ آرام کیا کرتے ہیں.... اچانک سنا کہ دروازہ کھٹکھٹایا جا رہا ہے.... اور کہنے والا کہہ رہا ہے کہ کیا یہاں تین محمد رہتے ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ ہاں رہتے ہیں تو اس نے کہا:

یہ ایک ہزار دینار لے لیجئے! یہ شاہ مصر کے نائب نے بھیجے ہیں.... اس نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ اسے فرما رہے ہیں کہ تم یہاں سوئے ہوئے ہو اور تین محمد لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلانے پر مجبور ہو چکے ہیں.... وہ پریشان ہو کر اٹھا اور تمہارے بارے میں تفتیش کی تو اسے تمہاری نشاندہی کی گئی.... اس نے ایک ہزار دینار بھیجے ہیں اور آپ سے دعا کی درخواست کی ہے....

رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے طالب علم کے لئے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے توقع بھی نہیں ہوگی....

(حوالہ حسن المحاضرہ مصنف جلال الدین سیوطیؒ)

یہ تھا پُر خلوص علماء کا اللہ تعالیٰ پر توکل وہ ماسوی اللہ کو چھوڑ کر اسی سے سب کچھ مانگتے تھے.... وہ فقر و فاقہ پر صبر کرتے تھے.... کھانے پینے اور حقیر مادی منفعت کے لئے سلاطین کے درباروں کے چکر نہیں لگاتے تھے.... اور اگر جاتے بھی تھے تو ذاتی فائدے کے لئے نہیں، بلکہ امت مسلمہ کی خدمت کے لئے جاتے تھے....

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوگا.... جو اللہ تعالیٰ پر

بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی بنادے گا....اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اس کا خوف کم ہو جائے گا.... (حوالہ: مشکوٰۃ)

تقدیر پر راضی برضاء رہنا

34 امام اصمعیؒ کہتے ہیں کہ میں قبیلہ ''قلب'' کے ایک محلہ میں آ کر اترا تو دیکھا کہ وہ لوگ قحط کا شکار ہیں....اور اس حال میں ان کو کوئی سال گذر گئے تھے، یہاں تک کہ ان کے مویشی اور جانور مر گئے....زمین تھی کہ کھیتی اگانے سے انکاری تھی.... آسمان نے اپنا پانی روک لیا تھا....

میں نے دیکھا کہ قبیلہ کی طرف سے ایک سیاہ بادل کا ٹکڑا اٹھا اور قریب آنے لگا جیسے کہ اب زمین کو چھو لے گا....قبیلہ کے لوگ بے قراری سے اس کے اور قریب آنے کا انتظار کرتے اور نعرہ تکبیر سے پورا علاقہ گونج اٹھتا....مگر بحکم خدا وہ بادل اپنا رخ بدل کر چلتا بنا....اور یہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ہوا....

جب اسی طرح بہت دیر ہو گئی تو ان میں سے ایک بوڑھی عورت نکلی اور ایک بلند جگہ پر چڑھ کر اپنی پوری طاقت سے پکارا....

اے عرش کے مالک! تو جو چاہے کر ہمارا رزق تو تیرے ہی ذمہ ہے...ابھی وہ جگہ سے نیچے بھی نہ اتر پائی تھی کہ آسمان بادلوں سے گھر گیا اور سیاہ گھنگھور قریب تھا کہ سب لوگ ڈوب جائیں گے..یہ سب کچھ میری نظروں کے سامنے ہوا..(حوالہ الفرج بعد الشدۃ ص ۲۸۶)

مظلوم کی بدعاء

35 ....کسی بستی میں ایک بوڑھا شخص رہتا تھا وہ بڑا نیک اور پاکباز تھا.... ایک دن وہ بازار میں سے گذر رہا تھا پیچھے شہر کے گورنر کی سواری آ گئی اس کے ساتھ اس کے نوکر چاکر اور محافظ بھی تھے....جب وہ قریب آئے تو اس گورنر کے ایک سپاہی نے اس

بوڑھے شخص سے چلا کر کہا کہ

اے بوڑھے ذرا جلدی چل اور راستہ خالی کر.... دیکھتا نہیں گورنر کی سواری آرہی ہے....

بوڑھے نے کہا: بھائی میں کمزور ضعیف آدمی ہوں تیز نہیں چل سکتا.... یہ سن کر سپاہی طیش میں آگیا اور اس نے اس غصے میں بوڑھے آدمی کو کوڑے مارنا شروع کر دیئے.... بوڑھے آدمی کو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس نے روتے ہوئے اسے بددعا دی کہ

اے ظالم! اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ کاٹ دے.... مجھے کیوں مارتا ہے میں بوڑھا آدمی ہوں تیز نہیں چل سکتا.... بہرحال گورنر کی سواری گزر گئی تو بوڑھا گھر واپس آگیا.... اگلے دن ہی بوڑھا شخص بازار گیا دیکھا تو کل جس سپاہی نے اسے مارا تھا وہ ایک جگہ بیٹھا رو رہا ہے اس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہیں اور اس کے گلے میں پروئے ہوئے ہیں....

دعا کی برکت سے غائبانہ رہائی

36 .... حجاج بن یوسف نے ایک بزرگ شخص کو طلب کیا اور اسے قید کا حکم سنایا جب اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنے لگے تو وہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا:

لاحول ولا قوة الا بك لك الخلق والامر!

رات کے وقت داروغہ جیل نے تمام دروازے بند کر دیئے جب دن چڑھا تو بیڑیاں وہی پڑی تھیں مگر وہ آدمی مفقود الخبر تھا.... حجاج کے خوف سے وہ گھر آیا اور اپنے وارثوں سے مل کر رخصت ہوگیا.... حجاج کو اطلاع دی گئی تو حجاج نے دریافت کیا.... کیا اس شخص نے کوئی بات کہی تھی.... ایک شخص بولا.... ہاں! جب میں اسے پاؤں میں بیڑیاں پہنا رہا تھا تو وہ یہ پڑھتا رہا لاحول ولا قوة الا بك لك الخلق والامر!

حجاج بولا جو کچھ اس نے تیرے سامنے پڑھا تھا! اسی نے تجھ سے غائبانہ طور پر رہائی

دلا دی.... احیاء العلوم میں ہے ''حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ' بیان کرتے ہیں کہ: میں نے حجاج کو خواب میں دیکھا کہ وہ جہنم کے کنارے پر بیٹھا ہوا ہے.... میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے؟....

اس نے کہا: میں اس کا منتظر ہوں جن کا توحید پرست انتظار کرتے ہیں....

علامہ نووی فرماتے ہیں حجاج بن یوسف کے لئے لعنت کرنا جائز نہیں.... تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ وہ بیس سال تک عراق کا گورنر رہا.... اور اہل عراق کو اس نے کرچی کرچی کر ڈالا' 95 ہجری کو واسط میں اس کا انتقال ہوا' بعدہ اس کی قبر کو مٹا دیا گیا اور اس پر پانی بہا دیا.... (یعنی مٹی تک اڑھالی گئی)

بعد دفن قبر پر دعا کی برکت

37 ....ابن ابی الدنیا اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

ایک شخص نے خواب میں اپنے بھائی کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ جب تمہیں قبر میں رکھ دیا گیا تو پھر کیا ہوا....

اس نے کہا کہ: ایک شخص آگ کا کوڑا لیے ہوئے میری طرف آیا اگر دعا کرنے والے حضرات میرے لیے دعا نہ کرتے تو وہ مجھے آگ کے کوڑے سے ہلاک کر ڈالتا....

(حوالہ شرح الصدور)

ایمانداری کا صلہ

38 ....بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ اسے ہزار اشرفیوں کی تھیلی ملی.... پھر اس نے آواز سنی کوئی اعلان کر رہا ہے جس کسی شخص نے ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی ہو وہ مجھے لوٹا دے تو اسے میں ایک سو اشرفیاں بطور انعام دوں گا....

طواف کرنے والے نے کہا: میرے پاس ہے....

دوسرا شخص بولا.... پچاس اشرفیاں لے لو....

وہ کہنے لگا: میں اسی پر راضی ہوں....

وہ پھر بولا: میں تو صرف ایک اشرفی دوں گا....

طواف والا بولا مجھے ایک ہی منظور ہے....

وہ پھر کہنے لگا: میں اشرفی کی بجائے تیرے لئے دعا کردوں گا....

میں نے کہا: مجھے یہ بات بھی کافی ہے....

پھر وہ چپکے سے دعا کرنے لگا....

بعدہ وہ شخص بغداد میں اقامت پذیر ہو گیا.... وہی مصروف عبادت رہا' زکوٰۃ وغیرہ لے کر گزر اوقات کرتا.... ایک دن ایک عورت اس کے پاس آکر کہنے لگی: میں اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ عقد کرنا چاہتی ہوں....

وہ کہنے لگا: میں فقیر آدمی ہوں....

وہ بولی فکر کی کوئی بات نہیں....

پھر وہ اسے اپنے گھر لے آئی جہاں متعدد مساکین رہتے تھے.... عورت نے گواہوں کو بلایا اور اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا.... جمعہ کے دن اس نے اپنی بچی کی رخصتی کی، اس کو ایک خچر پر سوار کرایا.... ایک تھیلی اشرفیوں کی اس کے سپرد کی اور کہنے لگی: اس سے خیرات وغیرہ کر دیا کریں....

جب اس شخص کی نظر تھیلی پر پڑی تو وہ رونے لگا: کیونکہ یہ وہی تھی جو طواف کعبہ کے دوران اسے ملی تھی.... جب اس کی دلہن نے اسے اس حالت میں دیکھا تو کہنے لگی: شاید تو ہی وہ شخص ہے جس نے مکہ مکرمہ میں اس تھیلی کو پایا تھا....

وہ بولا: ہاں!

اس پر وہ لڑکی کہنے لگی: میرے باپ نے مجھ سے تمام واقعہ بیان فرمایا تھا اور کہا تھا

میں نے اس شخص کے لئے اپنے مال واولاد کی دعا کی تھی چنانچہ (میرے سرتاج) یہ اسی کا مال ودولت ہے اور میں اس کی بیٹی ہوں....

چور کے لئے دعا

39 حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ مشہور محدث اور ولی اللہ ہیں عبادت وزہد میں اپنی نظیر آپ تھے....ایک مرتبہ ان کا ایک گھوڑا چوری ہوگیا....لوگوں نے کہا کہ چور کے لئے بددعا کردیجئے....

حضرت ربیع نے فرمایا: "نہیں! میں اس کیلئے یہ دعا کررہا ہوں کہ اگر وہ مالدار ہے تو اللہ اس کے دل کی اصلاح کردے اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے خوشحالی عطا فرمائے".... (حوالہ حلیۃ الاولیاء ص ۱۱۱ ج ۲)

دعاء کی برکت سے مردہ گدھا زندہ

40 ....ابوسبرہ النخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص یمن سے چلا، ابھی راستہ میں ہی تھا کہ اس کا گدھا مر گیا.... پھر اس نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی.... کہنے لگا: الٰہی! میں تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جہاد کرنے آیا تھا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مردوں کو زندہ کرے گا اور مردوں کو قبروں سے اٹھائے گا، آج مجھ پر کسی کا احسان نہ رہنے دے، میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے گدھے کو زندہ کردے....گدھا اسی وقت کان جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا.... (حوالہ رسالہ القشیریہ)

مقبول دعاء کیلئے نسخہ

41 حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو بکثرت مصروف دعا پایا....مگر اس کی دعا کو شرف قبول میسر نہیں ہورہا تھا....آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا....

الٰہی! تو اس کی دعا کو قبول فرمالے تو کتنا اچھا ہے.... ارشاد ہوا.... میرے کلیم! یہ بڑا بخیل ہے، صرف یہ اپنی ہی ذات کے لئے دعا مانگتا ہے....

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے مطلع فرمایا تو اس نے تمام بنی اسرائیل کے لئے دعا کی تو اس کی دعا مستجاب ہوئی....

اسی طرح آپ نے ایک شخص کو گریہ زاری کرتے پایا.... تو عرض کیا الٰہی! اگر اس شخص کی ضرورت میرے قبضہ میں ہوتی تو ضرور پورا کرتا.... ارشاد ہوا: میرے کلیم! میں اس پر تجھ سے زیادہ رحیم ہوں لیکن وہ مجھ سے دعا مانگے تو سہی.... وہ دعا تو مانگتا ہے مگر اس کا دل بھیڑ بکریوں میں پھنسا ہوتا ہے اور میں ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کرتا (جو حضور قلب سے طلب نہ کرے)....

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ایسی باتیں جو اپنی ذات کے بارے کوئی جانتا ہو، جن کا اظہار بھی غیر مناسب ہے.... ان کی وجہ سے دعا مانگنے سے نہ شرمائے! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو شیطان لعین کی دعا بھی سن لی تھی جب وہ پکارا تھا "انظرنی الیٰ یوم یبعثون" "الٰہی مجھے روز قیامت تک زندگی عطا کردے، جب تمام لوگ اٹھائے جائیں گے.... (حوالہ نزہۃ المجالس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"

آپ نے فرمایا:

اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی جب کوئی اس کے ذریعہ سے درخواست کرتا ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے....

(رواہ احمد وابوداؤد)

بدنصیب قیدی

42 .... ایک بزرگؒ بیان کرتے ہیں غیر اسلامی ملک میں ایک مسلمان قیدی دو راہبوں کی خدمت پر مجبور تھا اور دوران قید وہ تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتا.... چنانچہ ان دونوں نے اس سے دو آیتیں یاد کر لیں ایک یہ

"واسئلو الله من فضله" ا

للہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو! اور دوسری یہ آیت

"وقال ربکم ادعونی استجب لکم"

اور فرمایا: تم اپنے رب سے دعا کرو میں قبول کروں گا....

اس کے بعد ایک دن وہ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک راہب کے گلے میں لقمہ پھنس گیا.... مسلمان قیدی نے شراب پلائی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، وہ راہب دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے کہنے لگا....

الٰہی تو نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو.... نیز فرمایا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا.... الٰہی! اگر تیرا یہ کلام سچا اور حق ہے تو، تو مجھے اس مصیبت سے نجات عطا فرمایا، چنانچہ فوراً لقمہ حلق سے نیچے اتر گیا اور اس کی جان میں جان آئی.... چنانچہ یہی ایک واقعہ ان دونوں کے اسلام کے باعث ہوا، لیکن افسوس کہ وہ مسلمان قیدی مرتد ہو کر مرا....

ماں کی دعاء قید سے رہائی

43 ایک مرتبہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی:

"میرے بیٹے کو فرنگیوں نے قید کر رکھا ہے اس کی وجہ سے میری راتوں کی نیند حرام ہو چکی ہے.... میرا چھوٹا سا گھر ہے، میں چاہتی ہوں کہ اسے فروخت کر کے اپنے بیٹے

کا فدیہ ادا کر دوں اور اسے قید سے چھڑا لوں.... آپ کسی سے فرمادیجیے کہ وہ میرا گھر خرید لے، اس لیے کہ میرے دل کا سکون اور راتوں کا چین رخصت ہو چکا ہے....''

انھوں نے اس کی فریاد سنی تو فرمایا:

''تم جاؤ، میں تمہارے معاملے پر میں غور کروں گا....''

اس کے ساتھ ہی وہ سر جھکا کر بیٹھ گئے اور اس بیٹے کی رہائی کے لیے دعا کرنے لگے.... اس واقعے کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ وہی عورت پھر واپس آئی.... اس مرتبہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا.... وہ کہنے لگی:

''اس سے سنیے کہ اس کے ساتھ کیا عجیب واقعہ پیش....''

انھوں نے واقعہ پوچھا تو وہ کہنے لگا:

مجھے گرفتار کر کے فرنگی بادشاہ کے ان قیدیوں میں شامل کر دیا گیا تھا جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے بادشاہ کی خدمت کیا کرتے تھے.... ایک دن میں اپنی خدمت انجام دے رہا تھا، پاؤں میں زنجیر بدستور بندھی ہوئی تھی.... اچانک چلتے چلتے زنجیر کھل کر پاؤں سے گر پڑی.... مجھ پر متعین سپاہی مجھے گالیاں دینے لگا کہ پاؤں سے زنجیر کیوں نکالی؟....

میں نے کہا: خدا کی قسم! مجھے پتا بھی نہیں کہ یہ زنجیر میرے پاؤں سے کیسے نکلی ہے؟....

اس پر انہوں نے لوہار کو بلا کر زنجیر دوبارہ میرے پاؤں میں پہنادی اور اس مرتبہ اس کی میخیں خوب اچھی طرح مضبوط گاڑ دی گئیں.... لیکن اس کے فوراً بعد میں اٹھ کر چلنے لگا تو زنجیر پھر گر پڑی.... انہوں نے پھر اسے باندھا.... لیکن پھر چلا تو زنجیر پھر گر گئی.... وہ لوگ بہت حیران ہوئے اور اپنے راہبوں سے اس کی وجہ پوچھی....

راہبوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟....

میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیری ماں نے تیرے لیے دعا کی ہے اور اس کی دعا قبول ہوگئی ہے.... پھر راہبوں نے ان لوگوں کو مشورہ دیا کہ اسے چھوڑ دیا جائے.... چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں اپنے ملک پہنچ گیا....

یہ بزرگ جنہوں نے دعا کی حضرت بقی بن مخلد رحمہ اللہ تھے.... مشہور محدث تھے، نہایت عابد اور زاہد تھے، اس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں.... جب انہوں نے اس نوجوان سے زنجیر گرنے کا وقت پوچھا تو یہ ٹھیک وہی وقت تھا جب اس کی رہائی کے لیے دعا کر رہے تھے.... (بحوالہ: البدایہ والنہایہ ص ۸۷ ج ۱۱)

کنکری سونا ہوگئی

44.... خالد بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حافظ الحدیث حیوہ بن شریح بہت ہی مفلوک الحال اور تنگدست تھے اور خوف خداوندی سے دن رات رویا کرتے تھے.... ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عالم تنہائی میں انتہائی گریہ وزاری کے ساتھ دعا مانگ رہے ہیں....

مجھے ان کی غریبی پر بڑا ترس آیا تو میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں آپ خداوند عالم سے دعا مانگتے کہ وہ آپ کو اتنی دولت عطا فرمائے کہ آپ کی تنگ دستی وفاقہ مستی دور ہوجائے.... یہ سنتے ہی حضرت حیوہ بن شریح رحمۃ اللہ علیہ نے دائیں بائیں مڑ کر دیکھا اور زمین سے کچھ کنکریاں سونا بن گئیں اور انہوں نے ان کو میری طرف پھینک کر فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے....

پھر میں نے عرض کیا کہ میں ان سونے کے ٹکڑوں کو کیا کروں؟

تو فرمایا کہ تم ان کو اپنے اہل وعیال پر خرچ کر ڈالو....

خالد بن عبدالعزیز کا بیان ہے میں اس حال اور ان کے جلال سے اس قدر خائف ہوگیا کہ مارے ڈر کے ان کے فرمان کو ٹال نہیں سکا اور میں ان سونے کے ٹکڑوں کو ساتھ

لے کر اپنے گھر چلا آیا.... (حوالہ: مستطرف ج ۲ ص ۴۸)

اندھا حاسد

45.... زبردست عالم ومحدث حضرت سیدنا عبداللہ بن وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے، مصر کے حاکم عباد بن محمد نے انہیں قاضی بنانا چاہا تو عہدہ قضا سے بچنے کیلئے کہیں روپوش ہو گئے.... ایک حاسد ''صباحی'' نے جھوٹی چغلی کھاتے ہوئے حاکم سے کہا:

''عبداللہ بن وہب نے خود مجھ سے قاضی بننے کی حرص ظاہر کی تھی، اگر اب آپ کی قصداً نافرمانی کرتے ہوئے غائب ہو گئے ہیں....''

حاکم نے غصہ میں آکر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان عالی شان کو منہدم کروا دیا.... حضرت سیدنا عبداللہ بن وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلال میں آکر بارگاہ رب ذوالجلال عزوجل میں عرض کر دی:

یاالٰہی! عزوجل ''صباحی'' کو اندھا کر دے.... چنانچہ آٹھویں دن وہ ''صباحی'' اندھا ہو گیا....

حضرت سیدنا عبداللہ بن وہب رحمۃ الہ تعالیٰ علیہ پر خوف خدا عزوجل کا غلبہ رہتا تھا.... ایک بار ذکر قیامت سن کر دہشت طاری ہو گئی اور بے ہوش ہو گئے.... ہوش میں آنے کے بعد صرف چند روز زندہ رہے اور اس دوران کچھ بھی نہ بولے.... ۱۹۷ھ میں وفات پائی.... (تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۲۲۳)

دعا کی برکت سے گوشت واپس مل گیا

46.... امام قشیری نے اپنے رسالہ باب کرامات الاولیاء کے آخر میں شبل

مروزی کا واقعہ لکھا ہے.... ایک دن انہوں نے نصف درہم کا گوشت خریدا.... راستہ میں اس کو چیل نے اچک لیا.... آپ سیدھے مسجد میں پہنچے اور نماز کے بعد دعا مانگی.... پھر آپ گھر تشریف لائے تو بیوی نے آپ کی خدمت میں گوشت پیش کیا....

آپ نے تعجب سے دریافت کیا کہ گوشت کہاں سے آیا؟ بیوی نے عرض کیا کہ دو چیل آپس میں اس گوشت کی بنا پر تنازعہ کررہی تھیں ان سے گرگیا.... اس پر شبل نے کہا کہ تمام حمد وستائش اس پروردگار کے لیے ہے جو اپنے بندے شبل کو نہیں بھولا اگر چہ شبل نے ذکر اللہ میں تغافل کیا اور حق تعالیٰ کو بھول گیا....

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد ابن ابی وقاص گوشت لے رہے تھے، اچانک چیل آئی اور گوشت کو اچک کر لے گئی....

سعد بن ابی وقاص نے اس کے واسطے بددعا فرمائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہڈی چیل کے گلے میں اٹک گئی اور اس نے وہی دم توڑ دیا....

شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ ایک روز مریدین کو پند ونصائح فرما رہے تھے.... تیز ہوا چل رہی تھی.... آپ کی مجلس پر سے ایک چیل چلاتی ہوئی گزری.... حاضرین کو اس کے چیخنے پر تشویش وتعجب ہوا.... شیخ نے ہوا کو حکم دیا کہ اس چیل کی گردن اڑا دی جائے....

چنانچہ فوراً اس کا سر ایک طرف اور جسم دوسری جانب گر پڑا.... اس کے بعد آپ اپنی جگہ سے اٹھے اور چیل کے سر وجسم کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی... پھر وہ چیل زندہ ہو کر اڑ گئی... اور حاضرین نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا..

(حوالہ حیات الحیوان)

دعا سے حمام جانے کی ضرورت باقی نہ رہی

47 .... حضرت ابن آدمؒ کی بہت سی کرامات میں سے ایک یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ ایک دفعہ حمام گئے تا کہ پاکی حاصل کریں.... آپ نے بعض ستر کے مقام بے

پردہ دیکھے تو اپنے رب سے دعا کی....

اے اللہ! مجھے حمام میں آنے اور پاکی کے حصول سے چھٹکارا عطا فرما دے....اس دعا کے نتیجہ میں آپ کے موئے زیر ناف فوراً گر گئے اور پھر اگنے بند ہو گئے....

درخت سوکھ گیا

48....آپ کا ایک اخروٹ کا درخت تھا جو ہر سال بکثرت پھل لاتا....ایک مرتبہ اس سے ایک آدمی گر گیا (اور مر گیا یا زخمی ہو گیا) آپ نے یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کی: ''اللھم ایبسھا'' اے اللہ! اسے خشک کر دے....وہ فوراً خشک ہو گیا....بقول مناوی آپ نے ۲۷۶ھ میں انتقال فرمایا.. (حوالہ جامع کرامات اولیاء مصنف امام یوسف نبہانیؒ)

شرائط دعاء

49.... دعاء کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اس کا کھانا حلال کی کمائی سے ہو....چنانچہ آنحضور ﷺ نے سعد کو فرمایا:

اپنی کمائی پاک رکھو، تمہاری دعاء مقبول ہوگی.... (طبرانی:۶۴۹۵)

مروی ہے کہ دعاء جنت کی کنجی ہے، جس کے دندانے حلال لقمے ہیں....

یحیٰ بن معاذ سے منقول ہے:

اے اللہ! میں تجھے کیسے پکاروں، جبکہ میں نافرمان ہوں اور تمہیں کیونکر نہ پکاروں؟ جبکہ تو کریم ہے....

مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گذرے، جو دعاء کرتا تھا اور گڑگڑاتا تھا....یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

یا الٰہی! اگر میرے پاس اس کی حاجت ہوتی، تو میں پوری کر دیتا....

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ

اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں.... مگر وہ مجھے پکارتا ہے اور اس کا دل اپنی بکریوں کے پاس ہے اور میں کسی ایسے بندے کی دعاء قبول نہیں کرتا، جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو....

موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے کہہ دی.... پھر اس نے خالص اللہ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعاء کی اور اس کی دعاء مقبول ہوئی....

دعا کی برکت سے بینائی مل گئی

50 ....امام بخاریؒ بچپن ہی میں نابینا ہو گئے تو ان کی والدہ کثرت کے صلاۃ الحاجات پڑھ کر ان کی آنکھوں کی بینائی کے لئے دعا مانگا کرتی تھیں تو ایک دن خواب میں ابراہیمؑ کو دیکھا آپؑ نے فرمایا تو رومت:

قدر د اللہ بصر ولدک بکثرہ دعائک

''تیرے کثرت دعا سے اللہ نے تیرے بچہ کی آنکھوں کی روشنی دے دی....''

خالق دنیا سے بھی دنیا نہ مانگی

51 ....سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں بہت بڑے عالم تھے، تو ہشام بن عبدالملک بہت بڑا بادشاہ تھا، تو وہ بھی بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا تو وہ کہنے لگا سالم سے کہ کوئی حاجت کوئی ضرورت؟ تو وہ کہنے لگے:-

اللہ کے گھر میں اللہ کو چھوڑ کے کسی اور سے مانگوں، بڑی چھوٹی بات ہے....

تو وہ ہشام چپ ہو گیا.... جب طواف کر کے باہر نکلے، کہنے لگا: اب تو بتاؤ! کہنے لگے: کیا بتاؤں؟ کہا: کوئی ضرورت بتاؤ.... کہنے لگے: دنیا کی بتاؤں آخرت کی بتاؤں؟

کہنے لگا: دنیا کی بتاؤ.... آخرت کی میں کیا کرسکتا ہوں.... تو کہنے لگے:

"ماسالتها من يملكها فكيف من لايملكها"

"دنیا تو کبھی دنیا کے بنانے والے سے نہیں مانگی، تجھ سے کیا مانگوں گا...."

حضرتؒ کی دعاء سے مقدمہ جیت گیا

52.... حضرت حاجی امداد اللہ مکیؒ کی خانقاہ کی زمین پتھریلی تھی چھت بھی نہ تھی دیواریں بھی کچی تھیں تو آنے والوں کو اور خاص طور پر خانقاہ میں رہنے والوں کو بارش اور دھوپ کے وقت بڑی تکلیف ہوتی تھی آپؒ نے اپنے پیرو مرشد حضرت حاجی نور محمدؒ سے کہا: حضرت دعا کریں کہ میری خانقاہ بن جائے اس میں جو تعمیرات کرانی ہو اللہ اس میں آسانی کرادے....

میاں جی نور محمدؒ نے کہا: ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کی خانقاہ کی تعمیرات کا غیب سے بندوبست کردے.... اتنے میں میاں جی کے پاس الہ باد سے ایک شخص آیا جس کی زمین کا مقدمہ ہائی کورٹ میں چل رہا تھا....

اس نے کہا: حضرت میری زمین کورٹ میں پھنسی ہوئی ہے آپ دعا کریں کہ میں جیت جاؤں....

میاں جی نے کہا: میں دعا کرونگا اور انشاء اللہ تم مقدمہ بھی جیب جاؤ گے مگر ایک وعدہ کرو کہ اگر تم مقدمہ جیت جاؤ تو تم میری حاجی کی خانقاہ بنا دینا....

اس نے کہا: میں وعدہ کرتا ہوں حاجی صاحب کی خانقاہ ضرور بنا دونگا....

پھر اللہ کی شان مقدمہ میں اس نے اپیل کری۔ جج نے زمیندار کے حق میں فیصلہ دے دیا.... اس وقت تک زمیندار نے آدمی خانقاہ بنائی تھی، جیسے ہی اس نے کامیابی کی خبر سنی تو خانقاہ کی تعمیر رکوا دی کیونکہ شیطان نے دل میں ڈالا اب تو کام ہوگیا اب تجھے

خانقاہ بنانے کی کیا ضرورت؟....

اب اللہ کی شان زمیندار کے ادارہ بد پر اللہ کا غیبی نظام حرکت میں آ گیا اتنے میں ہائی کورٹ سے فیصلہ آیا کہ اب آدھی زمین ملے گی آدھی نہیں ملے گی....اب یہ پھر روتے ہوئے میاں جی نور محمد کے پاس روتے ہوئے گئے اور کہا کہ حضرت کورٹ نے پہلے پوری زمین کا فیصلہ سنایا اور اب آدھی زمین کا فیصلہ دے دیا....

میاں صاحب نے اسی وقت کہا: لگتا ہے کہ تم نے آدھی خانقاہ بنائی ہے....جاؤ خانقاہ کی مکمل تعمیر کرواؤ پھر انشاء اللہ تمہیں پوری زمین کی خوشخبری ملے گی....تو اس پر اس شخص نے پوری خانقاہ کی تعمیر کرائی اور کورٹ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا....

میرے دوستو! شیطان جب آپ کو اللہ سے دور کرنے کے لئے اغوا کر کے اپنا ساتھ لیجانا چاہے یعنی اپنے جیسا بنانا چاہے تو اللہ سے مانگو جیسے چھوٹا بچہ ماں کی گود سے چمٹا ہوا ہو....اور کوئی بدمعاش بچہ کو کوئی اغوا کرنا چاہتا ہے تو بچہ ماں کو پکارتا ہے اسی طرح جب اللہ کے عاشق سے کوئی حسین چہرہ یا کوئی گناہ شیطان کرنا چاہتا ہے تو وہ فوراً اللہ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں تو اللہ کی مدد فوراً آ جاتی ہے....

اور جس کو اللہ اپنی حفاظت میں لے لے اس کو کوئی طاقت اللہ سے دور نہیں کر سکتی....

آج ہمارا یہ حال ہوتا ہے جب گناہ کا موقع آتا ہے فوراً گناہ کر بیٹھتے ہیں اللہ سے رو رو کر مدد نہیں مانگتے....اس وقت کہو....اے اللہ! میں آپ کو اپنا وکیل بناتا ہے آپ مجھے اپنی حفاظت اور رحمت کے سایہ میں لے لیجئے....پھر دیکھو کیسے اللہ کی مدد آتی ہے مگر اس میں بھی ہمت کرنا ضروری ہے بغیر ہمت اور عزم کے گناہ سے بچنا ناممکن ہے....

دعا کی برکت سے گناہ گاروں کی توبہ

فائدہ.... حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ کچھ لوگوں کے ہمراہ جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک مجمع رقص و سرور اور مے نوشی میں مصروف تھا....جب آپ کے

ہمراہیوں نے ان کے حق میں بددعا کرنے کی درخواست کی تو فرمایا:

''اے اللہ عزوجل! جس طرح تو نے آج انہیں بہتر عیش دے رکھا ہے آئندہ اس سے بھی بہتر عیش ان کو عطا فرماتے رہنا....''

اس کے ساتھ ہی وہ مجمع شراب ورباب کو پھینک کر آپ کے سامنے آیا اور بیعت حاصل کر کے برے افعال سے تائب ہو گیا اس کے بعد آپ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا'' کہ جو شیرنی سے مرسکتا ہو اس کو زہر دینے سے کیا حاصل؟'' (تذکرۃ الاولیاء)

عورت اور دیوار برابر ہو گئی

54 .... ایک اور روایت میں مروی ہے کہ ابو یزید ؒ کہتے ہیں:
میں نے ارادہ کیا کہ خدائے عزوجل سے درخواست گذار ہوں کہ مجھے کھانے اور عورتوں کی مصیبت سے نجات دے، پھر خیال کیا کہ میرے لئے یہ درخواست کرنا درست نہیں.... جب کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسی درخواست نہیں کی.... لہٰذا میں نے یہ درخواست نہیں کی.... پھر مجھے اللہ نے عورتوں سے اس قدر بچا لیا کہ میرے وہم و خیال میں بھی نہیں آتا تھا کہ یہ عورت میرے سامنے ہے یا دیوار.... (حوالہ رسالہ القیشریہ)

دعا کی برکت سے سبزہ اُگ آیا

55 .... حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ الرحمۃ الاعظم فرماتے ہیں.... ایک مرتبہ میری ایک راہب سے ملاقات ہوئی....

میں نے اس سے کہا: ''تجھے اس ذات کی قسم جس کی تو عبادت کرتا ہے.... اپنے معبود سے سوال کر کہ وہ ہمیں کوئی عجیب وغریب نشانی دکھائے....''

میری یہ بات سن کر راہب نے کہا: ''تم کیا نشانی دیکھنا چاہتے ہو؟''

میں نے کہا: ''تم جس کی عبادت کرتے ہو اس سے دعا کرو کہ وہ سامنے خالی زمین

میں تازہ کھجوروں سے لدا ہوا ایک درخت اُگا دے...."

وہ راہب اپنے گرجا میں داخل ہوا اور کچھ دیر بعد باہر آکر کہنے لگا: "وہ دیکھو! تمہارے سامنے کیا ہے؟" جب میں نے سامنے کی طرف دیکھا تو وہاں ایک کھجور کا درخت نظر آیا جس میں تازہ کھجوریں لگی ہوئی تھیں...."

پھر اس راہب نے مجھ سے کہا: "اے دین محمدی کو ماننے والے....اب تو اپنے معبود سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے کوئی عجیب وغریب نشانی ظاہر کرے...."

میں نے کہا: "اے راہب! بتا تو کس طرح کی نشانی دیکھنا چاہتا ہے؟"

اس نے کہا: "تم اپنے معبود سے دعا کرو کہ وہ اس کھجور کے گرد سبزہ اُگا دے اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی کر دے...." راہب کی یہ بات سن کر میں ایک طرف گیا اور اپنے مالک حقیقی عزوجل کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر اس طرح دعا کی:

"اے میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل! تو خوب جانتا ہے کہ میں تجھ سے جو دعا مانگ رہا ہوں تیرے دین کی سربلندی کے لئے مانگ رہا ہوں....اے میرے مولیٰ عزوجل! میری دعا قبول فرما.."

جب میں نے سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ وہ زمین جو ابھی کچھ دیر پہلے ویران تھی اور اس پر سبزہ کا نام کو نہ تھا....الحمد للہ عزوجل! اب وہ سرسبز وشاداب ہو چکی تھی، ہر طرف ہریالی تھی اور کھجور کے چاروں طرف بہترین قسم کے پودے اگے ہوئے تھے....

پھر میں اس راہب سے پوچھا: "اے راہب! تجھے تیرے معبود کی قسم! سچ سچ بتا کہ تو نے کن الفاظ کے ذریعے دعا کی اور کس سے دعا کی؟"

اس راہب نے جواب دیا:-

"تمہارے یہاں آنے سے پہلے ہی اسلام کی محبت میرے دل میں پیدا ہوگئی تھی....پھر جب تم نے نشانی دکھانے کے لئے کہا تو میں گرجا میں گیا اور تمہارے قبلہ (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف سجدہ کیا پھر اس طرح دعا کی:-

''اے میرے پروردگار عزوجل! جس دین محمدی کی محبت تو نے
میرے دل میں ڈالی ہے اگر وہ تیرے نزدیک حق وسچ اور مقبول ہے
تو مجھے یہ نشانی دکھادے کہ تازہ پھلوں سے لدا ہوا کھجور کا درخت
اُگ آئے....'' ہمیں یہ دونوں نشانیاں ایک ہی ذات نے دکھائیں
ہیں جو واقعی معبود حقیقی ہے....''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ باتیں سن کر اس راہب نے کہا: ''حضور! میں نصرانیت سے توبہ کرتا ہوں اور سچے دل سے مسلمان ہوتا ہوں، پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا:

اشهدان لا اله الاالله واشهد ان محمدا عبدهٗ ورسوله

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

(حوالہ عیون الحکایات مصنف ابن جوزیؒ)

گمنام مستجاب الدعوات ولی اللہ

56.... حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جب میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ لوگ خشک سالی میں مبتلاء ہیں اور مسجد حرام میں بارش کے لئے دعا مانگ رہے ہیں.... میں باب بنی شیبہ کی طرف موجود تھا کہ ایک حبشی غلام آیا.... اس نے کھدر کے دو کپڑے پہن رکھے تھے.... ایک کپڑے کا تہبند باندھ رکھا تھا جبکہ دوسرا کپڑا کندھوں پر اوڑھ رکھا تھا.... وہ وہاں ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا.... میں نے اسے اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا:

''یا الٰہی! گناہوں کی کثرت اور برے عیبوں نے چہروں کو سیاہ
کردیا.... تو نے مخلوق کی عبرت کے لئے ہم سے باران رحمت کو
روک لیا، تو اے حلیم عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے وہ

پاک ذات جس سے اس کے بندے بھلائی ہی پاتے ہیں....انہیں ابھی فوراً ہی سیراب کردے...."

حضرت سیدنا ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ابھی اس حبشی غلام نے اتنا ہی کہا تھا کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے برسات رحمت برسنے لگی.... پھر وہ حبشی غلام اپنی جگہ پر بیٹھ کر تسبیح پڑھنے لگا....میں یہ دیکھ کر رونے لگا....جب وہ وہاں سے جانے لگا تو میں اس کا گھر دیکھنے کے لئے اس کے پیچھے چل دیا....پھر جب میں حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: "آپ کیوں افسردہ ہیں؟"

میں نے کہا: "کوئی دوسرا ہم سے سبقت لے گیا اور اللہ عزوجل نے ہمارے بجائے اسے اپنا دوست بنالیا...." انہوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو میں نے پورا قصہ بیان کردیا.... آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چیخ ماری اور زمین پر تشریف لے آئے....

پھر فرمایا: "اے ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! افسوس ہے تم پر، مجھے ان کے پاس لے چلو...." میں نے کہا: "ابھی وقت بہت کم ہے، میں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں...."

پھر جب اگلا دن آیا تو میں نے فجر کی نماز پڑھی اور اس حبشی غلام کے گھر کی طرف چل دیا....میں نے گھر کے دروازے پر ایک بوڑھے کو دیکھا جو چادر بچھا کر بیٹھا ہوا تھا....جب اس نے مجھے دیکھا تو پہچان کر کہنے لگا: "مرحبا! اے ابوعبدالرحمٰن! خوش آمدید، فرمایئے کیسے تشریف لائے؟"

میں نے کہا: مجھے ایک غلام کی حاجت ہے....

اس نے کہا: ہاں! میرے پاس بہت سے غلام ہیں، آپ ان میں سے جسے چاہیں پسند فرمالیں.... پھر اس نے آواز دی: "اے غلام!" جواباً ایک چاک وچوبند غلام باہر نکلا تو اس بوڑھے نے مجھے بتایا کہ "یہ غلام بہت نیک سیرت ہے، آپ کے لئے بہت اچھا

رہے گا...."

تو میں نے کہا: "نہیں، مجھے یہ نہیں چاہئے...." وہ بوڑھا شخص ایک کے بعد دوسرا غلام بلاتا رہا اور میں انکار کرتا رہا.... یہاں تک کہ اس نے میرے مطلوبہ غلام کو بلایا تو اسے دیکھ کر میری آنکھوں میں نمی تیرنے لگی.... بوڑھے نے پوچھا: "کیا یہ غلام آپ کو پسند ہے؟"

میں نے کہا: ہاں! مگر وہ کہنے لگا: "میں اس غلام کو نہیں بیچ سکتا...."

میں نے پوچھا: وہ کیوں؟ جواب دیا:

"اس کا میرے گھر میں رہنا باعث برکت ہے کیونکہ جب سے یہ اس گھر میں آیا ہے مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی"

میں نے پوچھا: اس کا کھانا کہاں سے آتا ہے؟

اس نے کہا کہ "یہ کھجوری رسیاں بن کر کچھ رقم کما لیتا ہے.... اگر رسیاں بک جائیں تو فبہا ورنہ وہ دن یونہی گزار لیتا ہے اور بڑے غلاموں نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے کہ یہ طویل ترین راتوں میں بھی بالکل نہیں سوتا، ان سے زیادہ میل جول نہیں رکھتا اور اپنے نفس پر کڑی نظر رکھتا ہے، میرے دل میں اس کے بڑی محبت ہے...."

یہ سن کر میں نے اس بوڑھے سے کہا:

"میں اپنی مراد پوری ہوئے بغیر حضرت سیدنا فضیل بن عیاض اور حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے پاس چلتا ہوں...." (واپسی پر) میں دوبارہ اس کے پاس گیا اور اس غلام کے لئے منت سماجت کی تو اس نے کہا کہ "آپ کا میرے پاس چل کر آنا ہی بڑی بات ہے آپ اسے جتنی قیمت میں چاہیں لے جائیں۔"

بہرحال میں نے وہ غلام خرید لیا اور اسے لے کر حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر کی طرف چل پڑا.... تھوڑی دور چلنے کے بعد اس نے مجھ سے کہا:

''اے آقا!
میں نے کہا: ''لبیک! یعنی میں حاضر ہوں....''
تو اس نے کہا: ''لبیک نہ کہئے کیونکہ غلام ''لبیک'' کہنے کا آقا سے زیادہ مستحق ہے...''
میں نے کہا: ''میرے دوست! تمہیں کس چیز کی حاجت ہے؟''
اس نے کہا: ''میں کمزور بدن والا ہوں، آپ کی کوئی خدمت نہیں کر پاؤں گا....آپ میری جگہ دوسرا غلام خرید لیتے....میرے مالک نے آپ کو مجھ سے طاقتور غلام بھی دکھایا تھا....'' تو میں نے جواب دیا: ''میں تجھ سے خدمت تھوڑی لوں گا؟ میں نے تو تجھے اس لئے خریدا ہے کہ تجھے اپنے بیٹوں کی طرح رکھوں، تیری شادی کراؤں اور خود تیری خدمت کروں....''
یہ سن کر وہ رونے لگا تو میں نے اس سے پوچھا: ''تجھے کس چیز نے رلایا؟
تو اس نے جواب دیا: ''شاید آپ یہ سب اس لئے کر رہے ہیں کہ آپ نے مجھے اللہ عزوجل کے ساتھ مناجات کرتے ہوئے دیکھ لیا ہوگا....ورنہ آپ ان غلاموں میں سے میرا ہی انتخاب کیوں کرتے؟''
میں نے کہا: ''بس، مجھے تم سے ایک یہی حاجت ہے....''
اس نے کہا: ''میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر اس حاجت کے بارے میں پوچھتا ہوں....'' تو میں نے بتایا کہ ''میں نے تمہیں تمہاری دعا کی مقبولیت کی وجہ سے خریدا ہے....''
اس نے کہا: ''میرا آپ کے بارے میں حسن ظن ہے کہا آپ ایک نیک آدمی ہیں، اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں کچھ بندوں کو چن لیتا ہے جن کے حوال اپنے محبوب بندوں ہی پر ظاہر فرماتا ہے اورانہی بندوں پر ظاہر فرماتا ہے جن سے وہ راضی ہوتا ہے....''
پھر وہ کہنے لگا: ''کیا آپ کچھ دیر میرا انتظار کریں گے، میری رات کی کچھ رکعتیں باقی ہیں، میں وہ ادا کرنا چاہتا ہوں....''

میں نے اس سے کہا: ''حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر قریب ہی ہے وہاں ادا کر لینا....

اس نے کہا کہ: ''میں یہیں نماز پڑھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ اللہ عزوجل کے احکام بجالانے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔'' چنانچہ وہ مسجد میں داخل ہوا اور دیر تک نماز میں مشغول رہا پھر میرے پاس آ کر بولا:

''اے ابو عبدالرحمن! کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟''

میں نے پوچھا: وہ کیوں؟

اس نے کہا: اس لئے کہ میں واپس جانا چاہتا ہوں....

میں نے پوچھا: کہاں جانا چاہتے ہو؟

کہا: آخرت کی طرف....

میں نے کہا: ایسا نہ کرو میں تم سے نفع تو اٹھالوں....

تو اس نے مجھ سے کہا: جب تک معاملہ میرے اور اللہ عزوجل کے درمیان تھا، اس وقت تک مجھے زندگی پسند تھی مگر اب جبکہ آپ بھی اس پر مطلع ہو گئے ہیں تو عنقریب اور بھی بہت سے لوگ جان لیں گے لہٰذا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں....

پھر وہ منہ کے بل گر کر دعا مانگنے لگا: الٰہی مجھے اپنے پاس بلا لے یہ کہتے کہتے اس نے یہ اشعار کہے.... ؎

یا صاحب السیران السر قد ظھر
ولا ارید حیاتی بعد ما اشتھر

خدایا تیری ذات ہے راز دار
میرا راز جب ہو چکا آشکار
مجھے زندگی سے نہیں اور کام
تو جلدی سے میرا کر اب اختتام

پھر وہ چھپ ہوگیا.... میں نے اسے ہلایا تو دیکھا کہ وہ وصال پا چکا ہے، پس میں نے اس کی تجہیز و تکفین کی، اور دفن کر دیا رات کو خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا، آپ نے فرمایا "جزاک اللہ" تم نے میرے چاہنے والے کے حق میں احسان کیا....

(رونق المجالس و بحر الدموع مصنف ابن جوزی)

وضو کیلئے تندرستی کی دعاء کرنا

57.... حضرت عبدالواحد بن زید ؒ کو فالج کا مرض ہوگیا تھا جس کی وجہ سے آپ جہاں اور بہت سی ضروریات سے معذور ہو گئے تھے، وہیں آپ وضو بھی مجبور ہو گئے تھے لیکن تمام مجبوریاں تو آپ گوارا فرما سکتے تھے لیکن طہارت کے ساتھ نماز ادا نہ ہو، یہ نا قابل برداشت تھا.....

چنانچہ آپ نے بارگاہ رب العالمین میں عرض کیا: یہ مرض مجھے قبول ہے.... میں تیری اس مرضی میں راضی ہوں.... لیکن اتنی عنایت فرما کہ نمازوں کے اوقات میں میرے اعضا تندرست ہوجایا کریں تاکہ وضو کر سکوں اور طہارت تامہ کے ساتھ تیرے عالی مقام دربار میں حاضری دے سکوں....

گزارش منظور ہوئی.... شب و روز کے ایک ایک لمحے میں ان پر فالج کا اثر رہتا تھا.... لیکن جب نمازوں کے اوقات آتے تو ان کے اعضا بالکل تندرست ہوجاتے تھے اور جب وہ خوب اچھی طرح وضو کر لیتے اور شکر ادا کر چکتے تو پھر تمام اعضا فالج زدہ ہوجاتے....

دعاء کی برکت سے قید سے رہائی ملنا

58... ہمدان کی ایک عورت روتی پیٹتی حضرت خواجہ شیخ ابو علی نارمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میرا لڑکا فرنگی قید کر کے لے گئے

ہیں....

آپ نے فرمایا: صبر سے کام لے....

عرض کیا: باباجی صبر نہیں ہوتا....آپ نے دعائیہ کلمات فرمائے:

"اللّٰھم فک اسرہ وعجل فرجہ"

الٰہی! اس کی بیڑی توڑ دے اور اس کا غم جلدی دور فرما دے....

پھر اس عورت سے آپ نے فرمایا: اپنے گھر چلی جاؤ لڑکا تجھے گھر میں مل جائے گا....عورت نے لڑکے کو گھر میں موجود پایا....حیران و پریشان ہوئی اور لڑکے سے کیفیت دریافت کی....

لڑکے نے کہا: میں ابھی قسطنطنیہ میں ہی تھا میرے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور نگران ہر وقت موجود تھے....اتنے میں ایک شخص آیا جس کو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا اس نے مجھے اُٹھا لیا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے مجھے یہاں لے آیا....وہ عورت پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کیا تو امر الٰہی پر متعجب تھی....

دعاء کی برکت سے لونڈی واپس مل گئی

58.... بعض بزرگوں کی حکایت ہے کہ انہوں نے اپنی لونڈی فروخت کی اس کے بعد وہ اس پر نادم ہوئے اور انہیں اپنے اس حال کو لوگوں پر ظاہر کرتے شرم آئی.... چنانچہ انہوں نے ہتھیلیوں پر اپنی حاجت لکھی اور کہا کہ یا مجیب الدعاء جو میں چاہتا ہوں اس کو تو خوب جانتا ہے اور اپنی زبان سے کچھ نہ کہا: اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے پس جب صبح ہوئی تو انہوں نے کسی کو اپنا دروازہ کھٹکھٹاتے دیکھا اور اس سے کہا کہ تو کون ہے....

اس نے کہا کہ میں وہی ہوں جو کل تم سے لونڈی خرید لے گیا تھا اور آج اس لونڈی کو

تمہارے پاس واپس لایا ہوں یہ سن کر وہ بیحد خوش ہوئے اور لونڈی کو لے کر خریدار سے کہا کہ تم صبر کرو یہاں تک کہ ہم اس کی قیمت تمہارے حوالے کریں....

خریدار نے کہا کہ میں تم سے قیمت نہیں چاہتا ہوں اور میں اس کا بدلہ اس سے بہتر لے چکا ہوں....اس لئے کہ میں نے خواب میں ایک کہنے والے کو دیکھا کہ وہ کہتا ہے کہ اے شخص اس لونڈی کا بیچنے والا اولیاء اللہ میں سے ایک ولی ہے اور اس کا دل اس لونڈی سے وابستہ ہوگیا ہے پس اگر تو اس لونڈی کو بلا قیمت اسے واپس دیدے گا تو میں تجھے جنت میں داخل کروں گا اور اس کے عوض میں تجھے حور بہشتی عطا کروں گا....اس لئے میں نے اس ثواب کو قیمت پر ترجیح دی....پس میں ثمن نہ لوں گا....پھر وہ چلتا ہوا....

(حوالہ کتاب القلیوبی)

رزق کی دعاء پر آسمان سے موتی گرنا

59 .... ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت بڑی عابدہ تھی اور وہ ان کے بادشاہ کی لڑکی تھی....ایک شہزادے نے ان سے منگنی کی درخواست کی، اس نے نکاح کرنے سے انکار کیا....پھر اپنی ایک لونڈی سے کہا کہ

میرے واسطے ایک عابد، زاہد نیک آدمی تلاش کر جو فقیر ہو....لونڈی عابد اور زاہد آدمی کی تلاش میں نکلی اور عابد زاہد کو شہزادی کی خدمت میں لے آئی....شہزادی نے اس سے پوچھا کہ اگر تم مجھ سے نکاح کرنا چاہو تو میں تمہارے ساتھ قاضی کے پاس چلی چلوں....فقیر نے اس بات میں رضا مندی کا اظہار کیا اور یہ دونوں قاضی کے پاس پہنچے اور نکاح ہوگیا....شہزادی نے فقیر سے کہا کہ مجھے اپنے گھر لے چلو....

فقیر نے کہا: واللہ! اس کمبل کے سوا کوئی چیز میری ملک نہیں ہے....اس کو رات کے وقت اوڑھتا ہوں اور یہی دن میں پہنتا ہوں....

اس نے کہا: میں تیری اس حالت پر راضی ہوں....چنانچہ فقیر شہزادی کو اپنے گھر لے

گیا.... وہ دن بھر محنت کرتا تھا اور رات کو اتنا پیدا کر لاتا تھا جس سے افطار ہو جائے.... شہزادی دن کو روزہ رکھتی تھی اور شام کو افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھی اور کہتی تھی اب میں عبادت کے واسطے فارغ ہوئی.... ایک دن فقیر کو کوئی چیز نہ ملی جو شہزادی کے واسطے لے جاتے اس سے انہیں شاق گزرا اور وہ بہت گھبرائے اور جی میں کہنے لگے کہ میری بی بی روزہ دار گھر میں بیٹھی انتظار کر رہی ہے کہ میں ان کے لیے کچھ لے آؤں گا.... یہ سوچ کر وضو اور نماز پڑھ کر دعا مانگی:-

اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں دنیا کے واسطے کچھ نہیں طلب کرتا.... صرف اپنی نیک بی بی کی رضامندی کے لیے مانگتا ہوں.... اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے رزق عطا فرما.... تو ہی سب سے اچھا رازق ہے....

اسی وقت آسمان سے ایک موتی گر پڑا فقیر موتی لے کر اپنی بی بی کے پاس گئے.... جب انہوں نے اسے دیکھا تو وہ ڈر گئیں اور کہا یہ موتی تم کہاں سے لائے ہو.... ایسا قیمتی موتی تو میں نے اپنے باپ کے پاس بھی نہیں دیکھا....

درویش نے کہا: آج میں نے رزق کے واسطے محنت کی لیکن کہیں کچھ نہ ملا تو میں نے سوچا میری نیک بی بی افطار کے لیے گھر میں میرا انتظار کر رہی ہونگی.... میں خالی ہاتھ کیسے جاؤں.... میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو حق تعالیٰ نے یہ موتی عنایت فرمایا اور آسمان سے نازل فرمایا.... شہزادی نے کہا: اسی جگہ جاؤں جہاں تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اور اس سے گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرو اور کہو:-

اے اللہ! اے میرے مالک! اے میرے مولا! اگر یہ موتی تو نے ہمیں دنیا میں روزی کے طور پر عطا فرمایا ہے تو اس میں ہمیں برکت دے اور اگر ہمارے آخرت کے ذخیرے میں سے عطا فرمایا ہے تو اسے واپس لے لے....

درویش نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے موتی واپس لے لیا.... فقیر نے واپس آ کر اس کے واپس لینے کی حقیقت سے شہزادی کو آگاہ کر دیا تو شہزادی نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور کہا: اے اللہ! تو بڑا رحیم اور کریم ہے....

وضو نے خشک درخت کو ہرا بھرا کر دیا

60 .... حضرت ابوالمظفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی بن ابی حریر رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی بیمار ہوتے تو اکثر میرے باغ میں تشریف لے آتے ہیں.... جہاں آپ کی تیمارداری کے لیے بہت سے لوگ آتے رہتے تھے....

ایک مرتبہ جب آپ بیمار ہوئے تو حسب سابق میرے باغ میں تشریف لے آئے.... ایک روز حضرت سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے.... میرے باغ میں کھجوروں کے درخت تھے جو پھل دینے کے عمر سے گزر چکے تھے.... اور گزشتہ چار سال سے وہ پھل نہیں دے رہے تھے.... بالکل خشک ہو جانے کی وجہ سے میں نے سوچ رکھا کہ کچھ دن ٹھہر کر ان کو کاٹ دوں گا....

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر ان درختوں کے پاس گئے اور ایک درخت کے نیچے لوٹے سے وضو فرمایا: اور دوسرے درخت کے نیچے جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کی.... خدا کی قدرت کہ دونوں درخت چند دنوں بعد ہرے بھرے ہو گئے اور پھل دار ہو گئے.... حالانکہ ان دنوں وہ موسم کھجوروں کے پھل دینے کا بھی نہیں تھا....

دعا کی کثرت! پادری کی ہدایت کا ذریعہ کیسے بنی؟

61 .... ہمارا ایک دوست سلمان ہے امریکہ میں نوکری کرتا ہے دبئی میں رہتا ہے.... دبئی سے جا رہا تھا امریکہ پیرس میں جہاز اترا وہاں سے ایک پادری چڑھا دونوں ایک سیٹ پر ہو گئے.... راستے میں تعارف ہوا آپ کہاں سے آپ کہاں سے....

کہا: میں پادری ہوں امریکہ سے افریقہ گیا فلاں ملک فلاں بستی میں کس لئے گئے تھے؟ اپنے مذہب کا پرچار کرنے کیا نتیجہ نکلا؟ کہا چار سال رہا سب عیسائی ہو گئے....

چار سال گھر نہیں گئے؟ کہا: نہیں.... چار سال گھر نہیں گیا.... باطل پھیلانے والے ایسی قربانی کر رہے ہوں اور حق پھیلانے والے پوچھتے پھر رہے ہیں کہاں لکھا ہے؟ بچے چھوڑ کر چلے جانا ماں باپ چھوڑ کے چلے جانا جہاں لکھا ہے پڑھو تو سہی صحابہ کی زندگی پڑھیں سلمان نے اسے دعوت دی.... آخر میں اس نے کہا: اچھا آخری فیصلہ یہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ میں حق پر ہوں....

آپ آج سے یہ دعا مانگنا شروع کریں کہ اے اللہ مجھ پر حق کو واضح کر دے یہ دعا مانگنا شروع کرو.... اور یہ میرا پتہ ہے جب کوئی بات سمجھ میں آئے تو اس پتے پر خط لکھ دینا سال کے بعد اس پادری کا خط آیا تیری بتائی ہوئی دعا روزانہ مانگتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حق کھول دیا میں مسلمان ہو چکا ہوں اور اب میں دوبارہ اس بستی میں جاؤں گا دوبارہ مسلمان بناؤں گا جن کو میں عیسائی بنا چکا ہوں....

روٹھے ہوئے آقا کو منالو

62 میرے پاس تو کوئی مضمون نہیں میں تو ہر بات یہیں پر آ کر ختم کرتا ہوں.... ارے توبہ کرلو بھائیو! توبہ کرلو! اپنے اللہ کو منالو وہ اتنا کریم ہے ایک سال نہیں ہزار سال نہیں کروڑوں سال دس کروڑ سال اگر گناہ کر بھی لو گے آسمان تک گناہوں کو پہنچا دو گے پھر ایک دفعہ کہہ دو.... یا اللہ! آ گیا ہوں معافی مانگنے معاف کر دے.... تو اللہ کہتا ہے جاؤ میں نے معاف کر دیا....

ماں ناراض ہو تو اس کو منانے جاؤ وہ منہ ادھر ادھر کر کے بیٹھ جاتی ہے کہ میری اچھی طرح منتیں کریں.... اور بھائی کو منانے جاؤ تو وہ اٹھ کر چل دیتا ہے کہ میرے پیچھے آ کے مجھے مناؤ.... پڑوسی کو منانے جاؤ کنڈا نہیں کھولتا دروازہ نہیں کھولتا اور اللہ کو منانے جاؤ تو

اللہ کیا کرتا ہے اللہ کی عظمت.....

جس کو نہ نبیوں کی ضرورت ہے.....

نہ فرشتوں کی ضرورت ہے.....

نہ عرش کی ضرورت ہے.....

نہ زمین آسمان کی ضرورت ہے.....

نہ جنت کی ضرورت ہے.....

نہ جہنم کی ضرورت ہے.....

نہ کائنات کی ضرورت ہے.....

وہ موجود تھا موجود ہے اور موجود رہے گا ابتداء سے پاک غنی اور صمد، احد، الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

جس رب کی یہ صفت ہو صمد، غنی، احد، لیس کمثلہ شیء اس کو ایک بندہ منانے جا رہا ہے ساری زندگی گناہ کر کے دھرتی کو کالا کر دیا ہے.....آج وہ اللہ کو منانے جا رہا ہے، تو اللہ زیادہ دروازے بند کرتا، عرشوں کے اوپر چلا جاتا منہ پھیر کے بیٹھ جاتا..... مناؤ لمبے لمبے سجدے کر کے تم نے پچاس سال نافرمانی کی دس سال ناک رگڑو تب تجھے معاف کروں گا..... یہ اللہ کیا کرتا یہ منانے جا رہی ہے اللہ کی بندی ساری زندگی گناہوں میں گزار کے آج اللہ کو منانے جا رہی ہے..... یہ اللہ کا بندہ گناہوں میں لتھڑا ہوا گناہوں کی غلاظت میں لتھڑا ہوا آج اللہ کو منانے جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں؟

"من تقرب الی تلقیته من بعید"

جو میری طرف بڑھ کے آتا ہے توبہ کرتا ہے میں عرشوں سے نیچے اتر کر آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں.....آج توبہ کر لو اللہ آگے بڑھ کر تمہارا استقبال کرے گا اور جو منانے نہ آئے اس کے پاس بھی کبھی کوئی گیا کہ مجھے مناؤ.....کبھی باپ اولاد سے کہتا ہے کہ مجھے مناؤ.....کبھی ماں کہتی ہے کہ مجھے مناؤ اور اللہ کیا کہتا ہے.....

"من اعرض عنی ناذیته عن قریب"

میرے بندے کیا میرے سوا تیرا کوئی دوسرا رب ہے؟ کیا میرے سوا تیرا کوئی دوسرا مالک ہے؟ میرے بندے تو کہاں جارہا ہے؟ دیکھ! تو میں آگیا میں نے اسے اپنی بانہوں میں لے لیا اپنی رحمت کی چادر میں لے لیا تو کہاں جارہا ہے؟ کیا میرے سوا کوئی اور رب ہے تجھے پناہ دینے والا؟ میرے جیسا کوئی نہیں کہ ایک نیکی کو دس گنا کر کے دوں اور جتنا چاہوں بڑھادوں جب کہ تیرے گناہ کو ایک ہی لکھ کر جب چاہوں معاف کردوں....مٹادوں کیا ایسا رب تمہیں کوئی ملے گا؟....

باب نمبر 9

قبول اسلام پر انعامات کی بارش

حضرت سیدنا ابوذر غفاری ﷺ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک بت کی پوجا کیا کرتے تھے، سفر وحضر میں ساتھ رکھتے، ایک دن وہ سفر پر روانہ ہوئے اثنائے سفر قضائے حاجت کی ضرورت پڑی تو بت سے کہنے لگے: اے بت! تو میرے سامان کی حفاظت کر.... جب آپ جنگل میں گئے تو ایک لومڑی آئی و بال علی الصنم اور اس نے بت پر پیشاب کر دیا.... جب حضرت ابوذر غفاری واپس پلٹے تو بت کو بھیگا ہوا پایا.... دل ہی دل میں کہنے لگے: بارش تو ہوئی نہیں یہ کیسے بھیگ گیا.... معا لومڑی پر نظر پڑی تو آسمان کی طرف منہ کر کے یہ شعر پڑھنے لگے۔

ارب یبول الثعلبان براسه
لقد ذل من بالت علیه الثعالب
فلو کان ربا کان یمنع نفسه
فلا خیر فی رب ناته المطالب
برات من الاصنام فی الارض کلها
وامنت باللہ الذی هو غالب

ترجمہ: کیا وہ بھی خدا ہو سکتا ہے جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کریں، بیشک وہ تو ذلیل ترین ہے جس پر لومڑی ایسا جانور پیشاب کرے....

اگر یہ خدا ہوتا تو اپنے آپ کو اس سے بچا لیتا.... ایسے خدا سے خیر و بھلائی کی توقع فضول ہے جو اپنے ہی مطالب کو نہ پا سکے....

اور میں اعلانیہ کہتا ہوں تمام زمین میں جتنے بھی بت ہیں میں ان سے بیزار ہوں اور

اس اللہ تعالیٰ جل وعلا پر ایمان لاتا ہوں جو ہر ایک پر غالب ہے....

1...... عرب کے نامور قبیلوں میں سے ایک مشہور قبیلہ ازرشنوءۃ ہے....اس قبیلہ کا ایک رئیس ضماد ازدی مکہ مکرمہ میں آیا.... یہ ان مریضوں کو دم کیا کرتا تھا.... جنہیں آسیب یا جنات کی تکلیف ہوتی تھی....

اسے یہاں کے چند احمقوں نے حضور کے بارے میں بتایا کہ انہیں آسیب کی تکلیف ہے وہ بہکی بہکی باتیں کرتے رہتے ہیں انہیں غشی کے دورے پڑتے ہیں علاوہ ازیں ایک نئے مذہب کا پراپیگنڈا بھی بڑے زور شور سے کرتے ہیں....جس کی وجہ سے سارے شہر میں فتنہ وفساد کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں....ایسے بیماروں کے لئے تیرا دم بڑا اکسیر ہے اگر تم ان کو دم کرو.... تیرے دم سے وہ صحت یاب ہو جائیں تو ساری قوم تیری شکر گزار ہوگی....

اس نے دل میں طے کیا کہ اگر میری اس شخص سے ملاقات ہوئی تو میں ضرور اسے دم کروں گا شائد اللہ تعالیٰ اسے میرے ذریعہ شفایاب کر دے.... چنانچہ اس نے ایک روز حضور کو حرم کے صحن میں بیٹھے دیکھا وہ حضور کے پاس جا کر بیٹھ گیا....اور کہنے لگا کہ میرے پاس آسیب کا بڑا مجرب دم ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے میرے دم سے اس کو صحت بخش دیتا ہے کیا آپ کی مرضی ہے کہ میں آپ کو دم کروں....اس کی یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ یوں گویا ہوئے....

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِیْ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَاھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

ضماد یہ کلمات طیبات سن کر بے خود ہو گیا اور عرض کی

ایک بار پھر یہ ارشاد دہرائیے.... ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بار ان کلمات کو دہرایا....انہیں سننے کے بعد ضماد کہنے لگا:

لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکُھْنَۃِ وَقَوْلَ السَّحَرَۃِ وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ کَلِمَاتِکَ ھٰؤُلَآءِ ھَاتِ یَدَکَ اُبَایِعُکَ عَلَی الْاِسْلَامِ.

''میں نے کاہنوں، جادوگروں، کے اقوال سنے، شعراء کے اشعار سنے.... لیکن میں نے آپ کے ان کلمات کے مثل کوئی کلام نہیں سنا.... ہاتھ آگے بڑھایئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں....''

سرکار دو عالم ﷺ نے دست مبارک بڑھایا اس نے بیعت کرلی.... پھر حضور نے فرمایا: یہ بیعت صرف تمہاری طرف سے نہیں بلکہ تیری قوم کی طرف سے بھی ہے.... اس نے کہا: بے شک.... یہ بیعت میری قوم کی طرف سے بھی قبول فرمائیں....

(حوالہ دلائل النبوت)

صحابی رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھ کر نصرانی مسلمان ہوگیا

2 .... ایک مرتبہ عامر بن قیس رضی اللہ عنہ پہاڑوں پر چلے گئے اور وہاں بیٹھ کر کلام اللہ پڑھنے لگے:

شام ہوگئی تو ایک نصرانی عابد آیا اور کہا: تو کون ہے؟

کہا: مسافر ہوں.... بولا:-

رات کو میرے پاس رہ، ورنہ تم زندہ نہیں بچو گے.... کیونکہ یہ جنگل شیر اور سانپوں کا ہے، تمہیں پھاڑ کھائیں گے....

فرمایا: میں اپنے مذہب پر عمل پیرا ہوں، تم جاؤ....

نصرانی مجبور ہوکر چلا گیا.... آدھی رات کے وقت چھت پر سے نصرانی عابد نے دیکھا کہ حضرت عامر بن قیس رضی اللہ عنہ عبادت الٰہی میں مصروف ہیں اور ایک شیر ان کے

گرد پہرے دار کی طرح ٹہل رہا ہے.... جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیر سے کہا: تجھے کچھ کہنا ہے تو کہہ، ورنہ رخصت ہو جا اور ناحق خلل انداز نہ ہو....

شیر عاجزی سے دم ہلاتا چلا گیا....

نصرانی عابد یہ حال دیکھ کر حیران ہوگیا اور جلد آ کر حضرت عامر کے قدم چومنے لگا.... پھر کمال ادب سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں اور آپ کا مذہب کیا ہے؟

انہوں نے کہا:

"میں ایک غریب گناہ گار مسلمان ہوں.... شہر میں رہنے کے قابل نہیں تھا، اس لیے نکل آیا...."

نصرانی نے کہا: "اللہ اکبر! جب غریب گناہ گار اس مذہب کے ایسے صاحب کرامت ہیں تو واللہ نیک کس درجے کے ہوں گے...." پس اسی وقت مسلمان ہو گیا....

ظاہری قعلہ کے ساتھ باطنی قلعہ بھی فتح

3... بیان کرتے ہیں کہ چند لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے.... جب قلعہ کا محاصرہ کرلیا تو ایک نہایت حسینہ و جمیلہ عورت قلعہ سے باہر آئی اس نے ہمارے لشکر پر نگاہ ڈالی اور اسے ایک نہایت خوبصورت مرد مجاہد نظر آیا تو اسے اپنے پاس آنے کا پیغام دیا تو مرد مجاہد نے جواباً کہلا بھیجا.... تم ظاہری "قلعہ" ہمارے اور باطنی قلعہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو پھر دیکھا جائے گا....

اس نے کہا: ظاہری قلعہ تو میں جانتی ہوں مگر باطنی قلعہ کیا ہے؟

اس نے کہا: اپنے دل کو اللہ کے سپرد کرنا....

وہ کہنے لگی: لو میں نے اپنا دل اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا....

تو کہنے لگی: اب میں تیرے، ہاتھ پر اسلام قبول کرتی ہوں....

مرد مجاہد نے کہا: میرے ہاتھ پر کیا ہمارے سپہ سالار کے ہاتھ پر اسلام کی سعادت

حاصل کرو....

جب وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئی تو کہنے لگی: میں ان سے بڑے کے ہاتھوں اسلام قبول کروں گی.... بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا دیا تو آپ سے عرض گزار ہوئی....آپ سے بڑے کے ہاتھ پر اسلام لانے کا شرف پانا چاہتی ہوں....

فَقَالَتْ اُرِيْدُ عَلىٰ يَدِاَ كْبَرَ مِنْكَ فَخَلُّوْهَا اِلىٰ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَتْ اَسْلَمَتْ وَمَاتَتْ فِي الْحَالِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا.

پھر اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ پر پہنچایا گیا....وہ روضہ پاک دیکھتے ہی اسلام لے آئی اور اسی وقت اپنی پیاری جان جان آفرین کے سپرد کردی....رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرا خیال ہے وہ قلعہ کی مالکہ تھی....

کفر سے توبہ پر بادل کا سایہ

4.... حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے تقریباً 30 سال کا عرصہ حالت کفر میں گزارا مگر جب کفر سے توبہ کر کے اللہ سے دوستی کی تو ان کو یہ انعام ملا کہ:

ایک روز سفر میں حضرت عمرو بن عبسہ ایک جگہ میدان میں سو رہے ہیں اور ایک بادل کا ٹکڑا ان پر سایہ کیے ہوئے ہے کہ ان کے بدن سے ملی ہوئی ہے....میں نے انہیں بیدار کیا، تو انہوں نے فرمایا:-

کہ خبردار خبردار! جو کچھ تم نے دیکھا ہے، ہرگز ہرگز کسی سے مت کہنا، ورنہ تمہاری خیریت نہیں رہے گی....

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کہتے تھے کہ خدا کی قسم جب تک ان کی وفات نہ ہوگئی....میں نے کسی سے ان کی اس کرامت کا تذکرہ نہیں کیا....(اصابہ ج ۳ ص ۶)

کفار قریش کی بدظنی کا الٹا اثر

5 ... ابن اسحاق کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی قوم سے ایسی تکلیفیں اٹھانے کے باوجود ان کی نصیحت کے خواہاں رہتے تھے اور ان کی نجات کے خواستگار تھے.... اور قریش کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ ہر ایک آنے والے کو جو مکہ میں آتا حضور ﷺ کی طرف سے اس قدر بہکاتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ آتا اور نہ آپ ؐ کا کلام سنتا....

طفیل ابی عمرو دوسی اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب میں مکہ میں آیا اور رسول خدا مکہ ہی میں تشریف رکھتے تھے تو قریش کے بہت سے لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

اے طفیل تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہاں یہ ایک ایسا شخص پیدا ہوا ہے جس نے ہم کو پریشان کر دیا ہے.... ہماری جماعت متفرق کر دی ہے اور اس کی باتیں جادو کی سی ہیں.... جن سے یہ آدمی اور اس کے ماں باپ اور اس کے بھائی اور بیوی میں تفرقہ ڈال دے.... اس وجہ سے تم کو فہمائش کرتے ہیں کہ تم اس کی باتیں نہ سننا کہ کہیں اس کے جال میں پھنس جاؤ....

طفیل کہتے ہیں ان لوگوں نے مجھ کو اس قدر رسول اللہ ﷺ سے ڈرایا کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی رکھ لی.... اس خوف سے کہ شاید کہیں حضور ؐ مل جائیں تو میں آپ کی کوئی بات نہ سنوں....

قرآن کریم کی تاثیر

پھر صبح کو میں مسجد الحرام میں آیا تو نبی کریم ﷺ کو میں نے کعبہ کے قریب نماز میں مشغول دیکھا میں بھی آپ ؐ کے قریب کھڑا ہو کر سننے لگا تو میں نے اچھا کلام سنا.... جس سے روح کو تروتازگی ہوتی تھی اور خود بخود قلب کو اپنی طرف کشش کرتا تھا.... اس کے

سنتے ہیں میں نے اپنے دل سے کہا: میں بھی ایک صاحب عقل وتمیز اور شاعر ہوں.... اچھی بری مجھ پر چھپی نہیں رہتی پھر کیا وجہ ہے کہ میں بخوبی اس شخص کا کلام نہ سنوں....اگر واقعی اس شخص کا کلام بہتر اور عمدہ ہوگا میں اس کو قبول کروں گا ورنہ اپنا راستہ لوں گا....یہ سمجھ کر میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوکر اپنے دولت خانہ میں تشریف لائے تو میں بھی آپؐ کے ساتھ آیا اور میں نے کہا:

اے محمدؐ! آپ کی قوم نے مجھ سے ایسا ایسا کہا تھا اور یہاں تک مجھ کو خوف زدہ کیا تھا....میں نے آپ کا کلام سننے کے ڈر سے اپنے کانوں میں روئی رکھ لی تھی....پھر خدا نے مجھ کو آپ کا کلام سنوا دیا.... چنانچہ جب میں نے اس کو سنا تو مجھ کو بہت خوب معلوم ہوا اور میری روح کو قوت اور فرحت نصیب ہوئی....اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے کچھ احکام مجھ کو سنائیں....

طفیل کا قبول اسلام

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے احکام اسلام میرے سامنے پیش کئے اور قرآن شریف بھی مجھ کو پڑھ کر سنایا جس سے بہتر کلام میں نے کبھی نہ سنا تھا اور نہ اس سے زیادہ عدل وانصاف کی بات معلوم ہوئی تھی.... چنانچہ میں نے اسلام قبول کیا اور حق کی گواہی دی.... پھر عرض کیا کہ یا نبی اللہ میں اپنی قوم میں سردار ہوں اور لوگ میری اطاعت کرتے ہیں....میں ان کے پاس جاتا ہوں اور ان کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں....آپ خدا سے دعا فرمایئے کہ خدا میرے واسطے ایک ایسی نشانی کردے جو میری دعوت کی مددگار ہو.... آپ نے خدا سے دعا فرمائی کہ اے اللہ اسے نشانی عنایت فرما....

خدا کی طرف سے نشانی

طفیل کہتے ہیں: پھر میں حضور اکرم ﷺ سے رخصت ہوکر اپنی ہمارا شہر تھا اور اس

پہاڑی پر سے دکھائی دیتا تھا تو میں نے دیکھا کہ میری پیشانی پر ایسا قدرتی نور پیدا ہوا کہ پیشانی چراغ کی طرح روشن ہوگئی.... مگر اس نور کے ہونے سے مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میری قوم کے جاہل یہ سمجھیں کہ ان کا دین چھوڑنے کے سبب سے میں اس بیماری میں مبتلا ہوا ہوں میرے یہ خیال کرتے ہی وہ روشنی میری کوڑے کے سرے پر منتقل ہوگئی.... اور یہ معلوم ہوا کہ گویا تازیانہ میں قندیل معلق ہے کہتے ہیں جب میں اسی صورت سے اپنی قوم میں پہنا تو وہ رات کا وقت تھا....

اہل خانہ کا قبول اسلام

صبح ہونے کے بعد میرا باپ جو ایک بوڑھا آدمی تھا میرے پاس آیا.... میں نے کہا: ابا جان آپ کا میرے پاس کچھ کام نہیں ہے.... نہ آپ میرے ہیں نہ میں آپ کا ہوں....

والد نے کہا: کیوں اے فرزند کیا ہوا؟

میں نے کہا: میں محمدؐ کے دین میں داخل ہوگیا ہوں....

والد نے کہا: اے بیٹے! میں تمہارا دین اختیار کرتا ہوں....

میں نے کہا: غسل کرلو اور کپڑے پاک کرو.... چنانچہ میرے والد نے غسل کیا اور کپڑے پاک کیئے پھر میں نے انکو اسلام تلقین کیا.... پھر میری بیوی میرے پاس آئی....

میں نے کہا: تمہارا میرے پاس کچھ کام نہیں ہے نہ تم کو مجھ سے کچھ واسطہ نہ مجھ کو تم سے کچھ واسطہ....

اس نے کہا: کیوں ہوا؟ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں....

میں نے کہا: اسلام نے میرے تمہارے درمیان میں جدائی کردی ہے اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہوگیا ہوں....

اس نے کہا: بس تو میں بھی تمہارا دین اختیار کرتی ہوں....

میں نے کہا: پہلے تو جا کر غسل کر اور ذی الشریٰ کی ناپاکی دور کر (یہ قبیلہ دوس کے بُت کا نام ہے)

میری بیوی نے کہا کہ: ایسا نہ ہو ذی الشریٰ بچوں کو کچھ تکلیف پہنچائے....

میں نے کہا: اس میں کیا قدرت ہے کہ کچھ کر سکے ... میں اس کا ضامن ہوں....
غرضیکہ میں نے بیوی کو بھی مسلمان کیا....

تمام اہل قبیلہ اسلام میں داخل

پھر اپنے قبیلہ دوس کو اسلام کی دعوت دی.... انہوں نے قبول اسلام میں تامل کیا....
میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ دعا فرمایئے تاکہ دوس جلد اسلام قبول کرلے.... آپؐ نے دعا فرمائی اور مجھ سے ارشاد کیا کہ اپنی قوم میں آ کر ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ....

طفیل کہتے ہیں میں اپنی قوم میں آ کر ان کی ہدایت میں مشغول ہوا.... یہاں تک کہ حضورؐ نے مدینہ میں ہجرت فرمائی اور بدر اور خندق اور اُحد کی لڑائیاں بھی ہو چکیں.... میں ان میں شریک نہ ہوا.... پھر جب میں رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ اس وقت جنگ خیبر پر تشریف لے گئے تھے اور میرے ساتھ ستر یا اسی گھر میری قوم کے نو مسلموں کے تھے جو میرے ہی ہاتھ پر اسلام لائے تھے.... آپؐ نے ہم سب کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا.... پھر میں رسول اللہ ﷺ ہی کی خدمت میں رہا.... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو فتح فرمایا....

بت شکن صحابی رضی اللہ عنہ

طفیل کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ مجھ کو اجازت دیں تو میں ذی الکفین جو بنی عمرو بن حممہ کا بُت ہے اس کو جلا آؤ.... حضورؐ نے اجازت دی اور میں نے اس کو جلا کر راکھ بنا دیا....

ابن اسحاق کہتے ہیں طفیل اس بت کو آگ میں جلاتے جاتے تھے اور یہ شعر پڑھتے

انی خشوت النار فی فواد کا

یعنی اے ذالکفین میں تیرے بندوں میں سے نہیں ہوں.... ہماری پیدائش تمہاری پیدائش سے پہلے ہے.... میں نے تیرے دل میں آگ بھڑکا دی ہے....

مازن رضی اللہ عنہ بن غضوبہ کا اسلام اور اس کا حیرت انگیز قصہ

.... حضرت مازن رضی اللہ عنہ بن غضوبہ ایک بلند پایہ صحابی ہیں.... وہ اپنے مسلمان ہونے کا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ عمان کے قریب ایک بستی سمائل کے نام سے مشہور تھی وہاں ایک مشہور بُت تھا جس کو "بادر" کہا جاتا تھا.... میں بھی اس کی پوجا کے لئے جایا کرتا تھا اور اس کی نظر کے لئے بکرے وغیرہ ذبح کیا کرتا تھا.... ایک روز میں وہاں پہنچا اور اس کے پاس جا کر ایک بکرا بطور نذر کے ذبح کیا میں ابھی اس سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک بُت کے اندر سے آواز آئی.... سنا گیا تو یہ کلمات کہہ رہا ہے....

اسمع تسر ظهر خير وبطن بمث بنى من مضر بدين
الله اكبر فدغ زحيتا من حجر تسلم من حر سقر.

"سنو! خوش ہو گے ایک خیر عظیم ظاہر ہوگئی اور شہر چھپ گیا.... قبیلہ مضر میں سے ایک نبی اللہ تعالیٰ کے سچے دین کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں سو اب پتھر کے تراشے ہوئے بُت کو چھوڑ دو تا کہ جہنم کے عذاب سے محفوظ رہو...."

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حیرت انگیز آواز سے میں تعجب میں ضرور پڑ گیا.... مگر میں نے اپنے ابائی دین کو ترک نہ کیا اور برابر اس بُت کی پرستش کرتا رہا یہاں تک کہ پھر ایک روز میں نے اس کے نذرانہ کے لئے ایک بکرا ذبح کیا تو پھر اس کے اندر آواز پیدا ہوئی.... سنا تو یہ رجز کے اشعار پڑھ رہا تھا۔

اقبل الی اقبل: تسمع مالا تجہل
ھذا بنی مرسل جاء بحق منزل

میری طرف اچھی طرح متوجہ ہو جاؤ تا کہ وہ بات سنو! جس کو تم جہل کی بات نہ کہہ سکو گے.... یہ نبی مرسل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ دین حق لے کر آئے ہیں....

امن بہ کے تعدل عن حر نار تشعل
وقودھا بالجندل !!!

تم ان پر ایمان لے آؤ تا کہ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے نجات پاؤ جس کے انگارے پتھر کے ہیں....

حضرت مازن فرماتے ہیں کہ اب تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور میں نے سمجھ لیا کہ حق تعالیٰ مجھے کسی صحیح راستہ کی طرف ہدایت کرنا چاہتے ہیں.... اتفاقاً انہی ایام میں ایک شخص اہل حجاز میں سے ہماری بستی میں پہنچ گیا.... میں نے اس سے پوچھا کہ اپنے اطراف کی خبریں سناؤ.... اس نے نقل کیا کہ ہمارے بلاد میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا نام احمدؐ ہے جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے اس سے کہتا ہے (اجیبوا داعی اللہ) یعنی خدا کے داعی کی بات مانو.... (حوالہ دلائل النبوت)

حضرت مازن کہتے ہیں میں نے دل ہی دل میں کہا: بخدا یہ وہی کچھ ہے جو میں نے بُت سے سنا تھا.... میں نے اُٹھ کر بُت کو پاش پاش کر دیا اور اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ میں اپنی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑ کر اسلام لے آؤں....

نبی علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے عابد و پارسا بن گئے

پھر حضرت مازن نے کہا کہ میں ایک ایسا شخص تھا جسے گانا سننے کا بے حد شوق تھا....

شراب مبالغہ کی حد تک پیتا تھا.... فاحشہ عورتوں سے میل ملاپ رکھتا تھا.... میں کئی سالوں تک قحط کا نشانہ بنا رہا.... حتیٰ کہ میرے مال واسباب تباہ ہو گئے اور میرا بچہ بھی کوئی نہ رہا.... میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی:

حضور دعا فرمایئے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ میری حرص وآز کو ختم کر دے، اور عورتوں سے میل ملاپ کی خواہش میرے دل سے دور کر دے اور میری زمین میں بارش برسائے.... حضور نے درخواست قبول کی اور یہ دعا فرمائی:

اللّٰھم ابدلہ بالطرب قراۃ القرآن وبالحرام الحلال وبالخمر وباثم فیہ ربالعھد عقد الفرج والھم بالحیاء وھب لہٗ ولدا.

حضرت ماذن کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے مسجد بنوائی جس میں عبادت کیا کرتے تھے جو ستم رسیدہ بھی وہاں آ کر تین دن تک عبادت کر کے دعا کرتا تو ظالم دعا کے بعد فوراً ہلاک ہو جاتا یا وہ کوڑھی ہو جاتا.... اسی لیے اس مسجد کو مُبرص کہتے ہیں....

(حوالہ شواہد النبوت)

دین کی حفاظت پر غیبی نصرت

7... حضرت فاروق اعظم ؓ جب تخت خلافت پر صدر نشین ہوئے تو آپ کی خلافت کا چرچا اور آپ کی شان وشوکت کی دھوم مشرق سے مغرب تک پہنچی.... جس وقت بادشاہ ہرقل نے آپ کا ذکر سنا تو بڑا بے چین ہوا اور ایک نصرانی پہلوان کو انعام کا لالچ دے کر حضرت عمر کو شہید کر دینے کے لیے آمادہ کیا اور اس سے کہا کہ

تو مدینے جا کر اگر عمر کو قتل کر آئے گا تو تجھے بہت سا مال ودولت دیا جائے گا.... یہ حکم سن کر وہ نصرانی پہلوان مدینہ کی طرف روانہ ہوا.... جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اسے پتہ چلا کہ مسلمانوں کا امیر عمر فاروق بیوہ اور یتیم بچوں کی زمین اور باغات وغیرہ کے

ملاحظہ کے لیے باغ میں تشریف لے گیا ہے.... یہ نصرانی پہلوان اس باغ میں پہنچا اور حضرت عمر کو دیکھ کر ایک گنجان سے درخت پر چڑھ گیا....

کچھ دیر کے بعد اتفاق سے حضرت عمر بھی اس درخت کے نیچے تشریف لائے اور زمین پر بیٹھ کر ہاتھ کا تکیہ بنا کر لیٹے اور بغیر بچھونے، بغیر تکیہ سو گئے.... آپ کو سوتا پا کر وہ نصرانی پہلوان درخت سے نیچے اترا اور بہت جلدی آپ کے قتل کا ارادہ کیا....

جس وقت تلوار اٹھائی، فوراً ایک شیر آپ کے پیروں کی طرف سے آیا.... جس کی صورت دیکھ کر وہ نصرانی پہلوان بے ہوش ہو کر زمین پر گرا اور وہ شیر چاروں طرف آپ کا پہرہ دینے اور آپ کے تلوے چاٹنے لگا.... اس نصرانی کے گرنے سے حضرت عمر بیدار ہوئے جب آپ کی آنکھ کھل گئی.... شیر غائب ہو گیا.... آپ نے اس نصرانی پہلوان سے پوچھا کہ تو کون ہے؟....

نصرانی بولا: جناب آپ کا رتبہ اللہ نے بڑا بلند کیا ہے.... میں بیوقوف آپ کے شہید کرنے کے ارادہ سے یہاں تک آیا تھا.... لیکن جب آپ سوئے تو جنگل سے شیر آپ کی حفاظت کے لیے آ گیا.... یہ سن کر حضرت عمر نے چاروں طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہاں تو کوئی شیر نظر نہیں آتا.... وہ شیر کدھر چلا گیا.... اتنے میں ہاتف سے ایک آواز آئی....

"اے عمر تو ہمارے دین کی حفاظت کرتا ہے ہم تیرے دشمنوں سے تیری حفاظت کریں گے"

یہ غیبی آواز سن کر نصرانی پہلوان اور بھی حیران ہوا، اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیکر عرض کیا: حضرت! جنگل کے شیر آپ کا پہرہ دیتے ہیں اور آسمان کے فرشتے آپ کی تعریف کرتے ہیں.... پھر آپ کے ہاتھ پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ کر میں مسلمان کیوں نہ ہوں.... یہ کہہ کر وہ نصرانی مسلمان ہو گیا....

(حوالہ اعلام وازری ودر منثور ص ۴۴)

۱۰۰ سال تک آگ کو پوجنے والے کے لئے

توبہ پر ملک الموت کا سلام

.... حضرت سلمان فارسیؓ نے 250 سال سے زائد عمر پائی.... (اسد الغابہ ۲/)
آپؓ نے تقریباً 150 سال تک کا عرصہ آگ کو پوجنے اور نصرانیت میں گزارا حتیٰ کہ ۵ھ ک خندق خندق کے موقع پر اسلام قبول کیا، اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے دل میں اللہ کی محبت دن بہ دن بڑھتی رہی حتیٰ کہ اللہ کی محبت ان کے چہرہ کے نور سے ٹپکتی تھی حتیٰ کہ آپ اس شعر کا نمونہ بن گئے ؎

تیری یاد ہے میری زندگی
تجھے بھولنا رہا میری موت ہے

اللہ سے دوستی کا آپ کو یہ انعام ملا کہ:

ملک الموت نے سلام کیا

جب سلمان فارسی کے وصال کا وقت قریب آیا، تو آپ نے اپنی بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ تم نے جو تھوڑا سا مشک رکھا ہے.... اس کو پانی میں گھول کر میرے سر میں لگا دو، کیونکہ اس وقت میرے پاس کچھ ایسی ہستیاں تشریف لانے والی ہیں جو نہ انسان ہیں اور نہ جن.... ان کی بیوی صاحبہ کا بیان ہے کہ میں نے مشک کو پانی میں گھول کر ان کے سر میں لگا دیا اور میں جیسے ہی مکان سے باہر نکلی گھر کے اندر سے آواز آئی:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ"

میں یہ آواز سن کر مکان کے اندر گئی، تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روح مطہرہ پرواز کر چکی تھی اور وہ اس طرح لیٹے ہوئے تھے کہ گویا گہری نیند سو رہے ہیں....
(شواہد النبوۃ ص ۲۲۱)

چرند و پرند تابع فرمان

ان کی مشہور کرامت یہ ہے کہ جنگل میں دوڑتے ہوئے ہرن کو بلایا، تو وہ آپ کے پاس فوراً ہی حاضر ہو گیا....اسی طرح ایک مرتبہ اُڑتی ہوئی چڑیا کو آپ نے آواز دی، تو وہ آپ کی آواز سن کر زمین پر اُتر پڑی....

فرشتہ سے گفتگو

سلمہ بن عطیہ سدی کا بیان ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک مسلمان کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور وہ جاں کنی کے عالم میں تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اے فرشتہ! تو اس کے ساتھ نرمی کر!! راوی کہتے ہیں کہ اس مسلمان نے کہا کہ اے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرشتہ آپ کے جواب میں کہتا ہے کہ میں تو ہر مومن کے ساتھ نرمی ہی اختیار کرتا ہوں....

ہانڈی اور پیالے کی تسبیح

ایک مرتبہ ابو درداء رضی اللہ عنہ اپنی ہانڈی کے نیچے آگ سُلگا رہے تھے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے....ناگہاں ہانڈی میں سے تسبیح پڑھنے کی آواز بلند ہوئی....پھر خود بخود وہ ہانڈی چولہے پر سے گر کر اوندھی ہو گئی، پھر خود بخود ہی چولہے پر چلی گئی، لیکن اس ہانڈی میں سے پکوان کا کوئی حصہ بھی زمین پر نہیں گرا....

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
اے سلمان! یہ تعجب خیز اور حیرت انگیز معاملہ دیکھو....
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

اے ابوالدرداء! اگر تم چپ رہتے، تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے
بہت سی دوسری بڑی بڑی نشانیاں بھی تم دیکھ لیتے....

پھر یہ دونوں ایک ہی پیالہ میں کھانا کھانے لگے، تو پیالہ بھی تسبیح پڑھنے لگا اور اس پیالہ میں جو کھانا تھا، اس کھانے کے دانے دانے سے بھی تسبیح پڑھنے کی آواز سنائی دینے لگی.... (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۲۴)

سلمان فارسی کے قبول اسلام کا واقعہ

9...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.... مجھ سے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

میں ''اصبہان'' کے ایک گاؤں میں رہتا تھا.... اسی محبت کی وجہ سے وہ مجھے گھر سے باہر نہ نکلنے دیتا، ہر وقت مجھے گھر ہی میں رکھتا، میری خوب دیکھ بھال کرتا، میرے باپ کی یہ خواہش تھی کہ میں پکا مجوسی (یعنی آتش پرست) بنوں۔

کیونکہ ہمارا آبائی مذہب ''مجوسیت'' ہی تھا اور میرا باپ پکا مجوسی تھا.... وہ مجھے بھی اپنی ہی طرح بنانا چاہتا تھا.... لہٰذا اس نے میری ذمہ داری لگادی کہ میں آتش کدہ میں آگ بھڑکاتا رہوں اور ایک لمحہ کے لئے بھی آگ کو نہ بجھنے دوں.... میں اپنی ذمہ داری سرانجام دیتا رہا.... ایک دن میرا باپ کسی تعمیری کام میں مشغول تھا جس کی وجہ سے وہ زمینوں کی دیکھ بھال کے لئے نہیں جاسکتا تھا....

چنانچہ میرے باپ نے مجھے بلایا اور کہا:

''اے میرے بیٹے! آج میں یہاں بہت مصروف ہوں اور کھیتوں کی دیکھ بھال کے لئے نہیں جاسکتا.... آج وہاں تو چلا جا اور خادموں کو فلاں فلاں کام کی ذمہ داری سونپ دینا اور ان کی نگرانی کرنا، اِدھر اُدھر کہیں متوجہ نہ ہونا، سیدھا اپنے کھیتوں پر جانا ہے اور کام پورا

ہونے کے فوراً بعد واپس آجانا....''

اپنے باپ کا حکم پاتے ہی میں اپنی زمینوں کی طرف چل دیا....راستے میں عیسائیوں کا عبادت خانہ تھا.... جب میں اس کے قریب سے گزرا تو مجھے اندر سے کچھ آوازیں سنائی دیں....وہاں کچھ راہب نماز میں مشغول تھے....

میں جب اندر داخل ہوا اور ان کا انداز عبادت مجھے بڑا انوکھا اور اچھا لگا میں نے پہلی مرتبہ اس انداز میں کسی کو عبادت کرتے ہوئے دیکھا تھا....میں چونکہ زیادہ تر گھر ہی میں رہتا تھا اس لئے لوگوں کے معاملات سے آگاہ نہ تھا....اب جب یہاں ان لوگوں کو دیکھا کہ یہ ایسے انداز میں عبادت کر رہے ہیں جو ہم سے بالکل مختلف ہے تو میرا دل ان کی طرف راغب ہونے لگا اور مجھے ان کا انداز عبادت بہت پسند آیا....

میں نے دل میں کہا:

''خدا عزوجل کی قسم! ان راہبوں کا مذہب ہمارے مذہب سے اچھا ہے....'' پھر میں سارا دن انہیں دیکھتا رہا اور اپنے کھیتوں پر نہیں گیا....جب تاریکی نے اپنے پر پھیلانا شروع کئے تو میں ان لوگوں کے قریب گیا اور ان سے پوچھا: ''تم جس دین کو مانتے ہو اس کی اصل کہاں ہے؟ یعنی تمہارا مرکز کہاں ہے؟''

انہوں نے بتایا: ''ہمارا مرکز شام میں ہے....'' پھر میں گھر چلا آیا....میرا باپ بہت پریشان تھا کہ نہ جانے میرا بچہ کہاں گم ہو گیا؟ اس نے میری تلاش میں کچھ لوگوں کو آس پاس کی بستیوں میں بھیج دیا تھا....جب میں گھر پہنچا تو میرے باپ نے بے تاب ہو کر پوچھا: ''میرے لال! تو کہاں چلا گیا تھا؟ ہم تو تیری وجہ سے بہت پریشان تھے....''

میں نے کہا: ''میں اپنی زمینوں کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا، مجھے ان کا انداز عبادت بہت پسند آیا چنانچہ میں شام تک انہی کے پاس بیٹھا رہا....''

یہ سن کر میرا باپ پریشان ہوا اور کہنے لگا: ''میرے بیٹے! ان لوگوں کے مذہب میں کوئی بھلائی نہیں.... جس مذہب پر ہم ہیں اور جس پر ہمارا آباؤ اجداد تھے وہی سب سے اچھا ہے لہٰذا تم کسی اور طرف توجہ نہ دو....'' میں نے کہا:

''ہرگز نہیں.... خدا عزوجل کی قسم! ان راہبوں کا مذہب ہمارے مذہب سے بہت بہتر ہے....''

میری یہ گفتگو سن کر میرے باپ کو یہ خوف ہونے لگا کہ کہیں میرا بیٹا مجوسیت کو چھوڑ کر نصرانی مذہب قبول نہ کرلے اسی خوف کے پیش نظر اس نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈالوادیں اور مجھے گھر میں قید کردیا تاکہ میں گھر سے باہر ہی نہ نکل سکوں.... مجھے ان راہبوں سے بہت زیادہ عقیدت ہوگئی تھی.... میں نے کسی طریقے سے ان تک پیغام بھجوایا کہ جب کبھی تمہارے پاس ملک شام سے کوئی قافلہ آئے تو مجھے ضرور اطلاع دینا....

چند روز بعد مجھے اطلاع ملی کہ شام سے راہبوں کا ایک قافلہ ہمارے شہر میں آیا ہوا ہے.... میں نے پھر راہبوں کو پیغام بھجوایا کہ جب یہ قافلہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد واپس شام جانے لگے تو مجھے ضرور اطلاع دینا....

کچھ دن بعد مجھے اطلاع ملی کہ قافلہ واپس شام جارہا ہے.... میں نے بہت جدوجہد کے بعد اپنے قدموں سے بڑیاں اتاریں اور فوراً شام جانے والے قافلے کے ساتھ جا ملا.... ملک ''شام'' پہنچ کر میں نے لوگوں سے پوچھا: ''تم میں سب سے زیادہ معزز اور صاحب علم وعمل کون ہے؟''

لوگوں نے بتایا: ''فلاں کنیسہ (یعنی عبادت خانہ) میں رہنے والا راہب ہم میں سب سے زیادہ قابل احترام اور سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے....'' چنانچہ میں اس راہب کے پاس پہنچا اور کہا: ''مجھے آپ کا دین بہت پسند آیا ہے.... اب میں اس دین کے بارے میں کچھ معلومات چاہتا ہوں.... اگر آپ قبول فرمائیں تو میں آپ کی خدمت کیا کروں گا اور آپ سے اس دین کے متعلق معلومات بھی حاصل کرتا رہوں گا.... برائے

کرم! مجھے اپنی خدمت کے لئے رکھ لیجئے....''

یہ سن کر اس راہب نے کہا: ''ٹھیک ہے، تم بخوشی میرے ساتھ رہو اور مجھ سے ہمارے دین کے بارے میں معلومات حاصل کرو....''

چنانچہ میں اس کے ساتھ رہنے لگا لیکن وہ راہب مجھے پسند نہ آیا....وہ بہت برا شخص تھا، لوگوں کو صدقات وخیرات کی ترغیب دلاتا....جب لوگ صدقات وخیرات کی رقم لے کر آتے تو یہ اس رقم کو غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم نہ کرتا بلکہ اپنے پاس ہی جمع کر لیتا.... اس طرح اس بد باطن راہب نے بہت سارا خزانہ جمع کر کے سونے کے بڑے بڑے سات مٹکے بھر لئے تھے....مجھے اس کی ان حرکتوں پر بہت غصہ آتا بالآخر جب وہ مرا تو لوگوں کا بہت بڑا ہجوم اس کی تجہیز وتکفین کے لئے آیا....

میں نے لوگوں کو بتایا: ''جس کے بارے میں تمہارا گمان تھا کہ وہ سب سے بڑا راہب ہے وہ تو بہت لالچی اور گندی عادتوں والا تھا....''

لوگ کہنے لگے: ''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ وہ راہب برا شخص تھا؟''

میں نے کہا: ''اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں آتا تو میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اس کا مال ودولت اور خزانہ دکھاتا ہوں جو وہ جمع کرتا رہا اور فقراء ومساکین اور یتیموں پر خرچ نہ کیا....'' لوگ میرے ساتھ چل دیئے....میں نے انہیں وہ مٹکے دکھائے جن میں سونا بھرا ہوا تھا....

انہوں نے وہ مٹکے لئے اور کہا: ''خدا عزوجل کی قسم! ہم اس راہب کو دفن نہیں کریں گے....'' پھر انہوں نے اس کے مردہ جسم کو سولی پر لٹکایا اور پتھر مار مار کر چھلنی کر دیا پھر اس کی لاش کو بے گور وکفن پھینک دیا....

اس کے بعد لوگوں نے ایک اور راہب کو اس کی جگہ منتخب کرلیا....وہ بہت اچھی عادات وصفات کا مالک اور انتہائی متقی وپرہیزگار شخص تھا، طمع ولالچ اس میں بالکل نہ تھی،

دن رات عبادت میں مشغول رہتا.... دنیوی معاملات کی طرف بالکل بھی توجہ نہ دیتا، میرے دل میں اس کی عقیدت ومحبت گھر کرگئی....

میں نے اس کی خوب خدمت کی اور اس سے نصرانیت کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا....

جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا: ''آپ مجھے کس کے پاس جانے کی وصیت کرتے ہیں؟ آپ کے بعد میری رہنمائی کون کرے گا؟''

وہ راہب کہنے لگا:۔

> ''اے میرے بیٹے! اللہ عزوجل کی قسم! جس دین پہ میں ہوں اس میں سب سے بڑا عالم وفقیہہ ایک شخص ہے جو ''موصل'' میں رہتا ہے.... میرے نزدیک اس سے بہتر کوئی نہیں جو تمہاری رہنمائی کر سکے، اگر تم سے ہو سکے تو اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ....''

راہب کی یہ بات سن کر میں موصل چلا گیا اور وہاں کے راہب کے پاس پہنچ گیا.... میں نے واقعی اسے ایسا پایا جیسا اس کے بارے میں بتایا گیا تھا.... وہ بہت نیک وزاہد شخص تھا.... چنانچہ میں اس کے پاس رہنے لگا پھر جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا: ''اب آپ مجھے کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں جو آپ کے بعد میری صحیح رہنمائی کرے؟''

اس نے جواب دیا: ''اللہ عزوجل کی قسم! اس وقت ہمارے دین کا سب سے بڑا باعمل عالم ''نصیبین'' میں رہتا ہے.... میری نظروں میں اس سے بہتر کوئی اور نہیں، اگر ہو سکے تو اس کے پاس چلے جاؤ....''

چنانچہ میں سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہوا ''نصیبین'' پہنچا اور اس راہب کے پاس رہنے لگا.... وہ بھی نہایت متقی وپرہیزگار شخص تھا، جب اس کی وفات کا وقت آیا تو میں نے پوچھا: ''آپ مجھے کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟''

اس نے کہا: ''اس وقت ہمارے دین پر قائم رہنے والوں میں سب سے بڑا باعمل راہب ''عموریہ'' میں رہتا ہے، میری نظروں میں اس سے بہتر کوئی نہیں، تم اس کے پاس چلے جاؤ وہ تمہاری صحیح رہنمائی کرے گا....''

چنانچہ میں عموریہ پہنچا اور اس راہب کی خدمت میں رہنے لگا....وہ واقعی بہت نیک وصالح شخص تھا....میں اس سے دین نصاری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا اور دن کو بطور راجی (یعنی مزدور) ایک شخص کے جانوروں کی دیکھ بھال کرتا....اس طرح میرے پاس اتنی رقم جمع ہوگئی کہ میں نے کچھ گائیں اور بکریاں وغیرہ خرید لیں....پھر جب اس راہب کی موت کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا: ''آپ مجھے کس کے پاس بھیجیں گے جو آپ کے بعد میری صحیح رہنمائی کرے؟''

اس راہب نے کہا:-

''اے میرے بیٹے! اب ہمارے دین پر قائم رہنے والا کوئی ایسا شخص نہیں جس کے پاس میں تجھے بھیجوں.... ہاں! اگر تم نجات چاہتے ہو تو میری بات توجہ سے سنو: اب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری کا وقت بہت قریب آگیا ہے جو دین ابراہیمی لے آئے گا....وہ سرزمین عرب میں مبعوث ہوگا اور کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا....

اس نبی ﷺ کی کچھ واضح نشانیاں یہ ہیں:

(۱) وہ ہدیہ قبول فرمائیں گے....

(۲) لیکن صدقے کا کھانا نہیں کھائیں گے اور

(۳) ان کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی....''

اگر تم اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کے پاس چلے جانا ان شاء اللہ عزوجل تم دنیا وآخرت میں کامیاب ہو جاؤ گے....

اے میرے بیٹے! تم اس رحمت والے نبی ﷺ سے ضرور ملنا.... اتنا کہنے کے بعد اس راہب کا بھی انتقال ہوگیا.... پھر جب تک میرے رب عزوجل نے چاہا میں ''عموریہ'' میں ہی رہا.... پھر مجھے اطلاع ملی کہ قبیلہ ''بنی کلب'' کے کچھ تاجر عرب شریف جارہے ہیں تو میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا:-

''میں بھی تمہارے ساتھ عرب شریف جانا چاہتا ہوں، میرے پاس کچھ گائیں اور بکریاں ہیں، یہ سب کی سب تم لے لو اور مجھے عرب شریف لے چلو....''

ان تاجروں نے میری یہ بات منظور کرلی اور میں نے انہیں تمام گائیں اور بکریاں دے دیں.... چنانچہ ہمارا قافلہ سوئے عرب روانہ ہوا.... جب ہم وادی ''قریٰ'' میں پہنچے تو ان تاجروں نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے جبراً اپنا غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھوں فروخت کردیا....

یہودی مجھے اپنے علاقے میں لے گیا.... وہاں میں نے بہت سے کھجوروں کے درخت دیکھے تو میں سمجھا کہ شاید یہی وہ شہر ہے جس کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ نبی آخر الزماں، سلطان دوجہاں، محبوب رب الانس والجاں عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں تشریف لائیں گے....

چنانچہ میں اس یہودی کے پاس رہنے لگا اور اس کی خدمت کرنے لگا.... کچھ دنوں کے بعد اس یہودی کا چچازاد بھائی مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً سے اس کے پاس آیا.... اس کا تعلق قبیلہ ''بنی قریظہ'' سے تھا.... یہودی نے مجھے اس کے ہاتھوں فروخت کردیا.... وہ مجھے لے کر مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کی طرف روانہ ہوگیا....

خدا عزوجل کی قسم! جب میں مدینہ منورہ کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچا تو میں نے پہلی ہی نظر میں پہچان لیا کہ یہی جگہ میری عقیدوں کا محور و مرکز ہے.... یہی وہ پاکیزہ شہر ہے جس میں نبی آخر الزماں، سلطان دوجہاں، سرور کون ومکاں ﷺ کی تشریف آوری

ہوگی.... جو نشانیاں راہب نے مجھے بتائی تھیں کہ وہاں بکثرت کھجوریں ہوں گی، وہ میں نے وہاں پالی تھیں....

اب میں منتظر تھا کہ کب میرے کانوں میں یہ صدا گونجے کہ اس پاکیزہ ہستی نے اپنے جلوؤں سے مدینہ منورہ کو نور بار کر دیا ہے جس کی آمد کی خبر سابقہ آسمانی کتب میں دی گی ہے....

بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں.... ایک دن میں کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا اور میرا مالک نیچے بیٹھا تھا.... اس کا چچازاد بھائی آیا اور کہنے لگا: ''اللہ عزوجل فلاں قبیلے (یعنی اوس وخزرج) کو برباد کرے، وہ لوگ مقام ''قباء'' میں جمع ہیں اور ایک ایسے شخص کا دین قبول کر چکے ہیں جو مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً سے آیا ہے اور وہ اپنے آپ کو اللہ عزوجل کا نبی کہتا ہے.... اس قبیلے (یعنی اوس وخزرج) کے اکثر لوگ اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ کر اس پر ایمان لا چکے ہیں....''

جب میں نے اپنے مالک کے چچازاد بھائی کی یہ بات سنی تو میں خوشی کے عالم میں جھوم اٹھا.... قریب تھا کہ میں اپنے مالک کے اوپر گر پڑتا لیکن میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور جلدی جلدی نیچے اترا.... پھر پوچھا: ''ابھی تم نے کیا بات کہی ہے؟ اور کون شخص مکہ سے آیا ہے؟'' میری یہ بات سن کر میرے مالک کو بہت غصہ آیا اور اس نے مجھے ایک زور دار طمانچہ مارا اور کہا: ''تمہیں ہماری باتوں سے کیا مطلب؟ جاؤ! جا کر اپنا کام کرو....''

میں نے کہا: ''میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا....'' یہ کہہ کر میں دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہوگیا.... میرے پاس کچھ رقم بچی ہوئی تھی.... ایک دن موقع پا کر میں بازار گیا، کچھ کھانے پینے کی اشیاء خریدیں اور بے تاب ہو کر اس رخ زیبا کی زیارت کے لئے قباء کی طرف چل دیا جس کے دیدار کی تمنا نے مجھے فارس سے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیماً تک پہنچا دیا تھا.... جب میں وہاں پہنچا تو میں نے بارگاہ بیکسوں کی پناہ گاہ میں

حاضر ہو کر عرض کی:

"اے اللہ عزوجل کے بندے! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں اور آپ کے اصحاب میں اکثر غریب اور حاجت مند ہیں.... میں کچھ اشیائے خورد و نوش لے کر حاضر ہوا ہوں، میں یہ اشیاء بطور صدقہ آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، آپ قبول فرمالیں...."

یہ سن کر اس پاکیزہ و، طہر ہستی نے اپنے اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "آؤ! اور یہ چیزیں کھالو...." لوگ کھانے لگے اور آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا.... یہ دیکھ کر میں نے دل میں کہا: "ایک اور نشانی تو میں نے پالی ہے...." پھر کچھ دنوں کے بعد میں کھانے کا کچھ سامان لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی:

"حضور! یہ کچھ کھانے کی چیزیں ہیں، انہیں بطور ہدیہ قبول فرمالیں...." آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا اور اپنے اصحاب کو بھی اپنے ساتھ کھانے کا حکم فرمایا.... میں نے دل میں کہا: "یہ دوسری نشانی بھی پوری ہوگئی ہے...."

پھر ایک دن میں جنت البقیع کی طرف گیا تو دیکھا آپ ﷺ وہاں موجود ہیں آپ ﷺ کے جسم اطہر پر دو چادریں ہیں.... صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ ﷺ کے گرد اس طرح جمع ہیں جیسے شمع کے گرد پروانے جمع ہوتے ہیں....

میں نے جا کر سلام عرض کیا اور پھر ایسی جگہ بیٹھ گیا جہاں سے میری نظر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر پڑے تاکہ میں آپ ﷺ کے مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھ سکوں کیونکہ مجھے راہب نے جو نشانیاں بتائی تھیں وہ سب کی سب میں نے آپ ﷺ کی ذات میں دیکھ لی تھیں.... بس آخری نشانی (یعنی مہر نبوت) دیکھنا باقی تھی....

میں بڑی بے تابی سے آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا جب نبی ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو میرے دل کی بات، جان لی اور میری طرف پیٹھ پھیر کر مبارک شانوں سے چادر اُتار لی جیسے ہی آپ ﷺ نے چادر ہٹائی تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے

درمیان مہر نبوت جگمگا رہی تھی....

میں دیوانہ وار آپ ﷺ کی طرف بڑھا اور مہر نبوت کو چومنا شروع کر دیا.... مجھ پر رقت طاری ہوگئی، بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے.... آج میری خوشی کی انتہاء نہ تھی جس کے روئے زیبا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے میں نے اتنی مصیبتیں اور مشقتیں جھیلیں آج وہ نور مجسم ﷺ میرے سامنے موجود تھے اور میں ان کے جلوؤں میں اپنے جسم کو منور ہوتا دیکھ رہا تھا....

میں نے فوراً حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی:

''اے میرے محبوب آقا ﷺ! مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیجئے اور اپنے غلاموں میں شامل فرمالیجئے....''

پھر الحمدللہ عزوجل میں مسلمان ہوگیا.... میں ابھی تک حضور ﷺ کی مہر نبوت کو بوسے دے رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اب بس کرو....'' چنانچہ میں ایک طرف ہٹ گیا، پھر میں نے حضور ﷺ کو اپنی ساری روداد سنائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان بہت حیران ہوئے کہ میں کس طرح یہاں تک پہنچا اور میں نے کتنی مشقتیں برداشت کیں....

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''اے سلمان ؓ! تم اپنے مالک سے مکاتبت کر لو (یعنی اسے رقم دے کر آزادی حاصل کرلو) جب حضرت سیدنا سلمان فارسی ؓ نے اپنے مالک سے بات کی تو اس نے کہا:

''مجھے تین سو کھجوروں کے درخت لگا دو اور چالیس اوقیہ چاندی بھی دو پھر جب یہ کھجوریں پھل دینے لگ جائیں گی تو تم میری طرف سے آزاد ہو جاؤ گے....''

میں حضور ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا اور اپنے مالک کی شرطیں آپ ﷺ کو بتائیں....آپ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا:

''اپنے بھائی کی مدد کرو....''

چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مدد سے میرے پاس **300** کھجوروں کے پودے جمع ہو گئے....

پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے سلمان فارسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تم جاؤ اور زمین کو ہموار کرو....''

چنانچہ میں گیا اور زمین کو ہموار کرنے لگا تا کہ وہاں کھجور کے پودے لگائے جاسکیں....اس کام سے فارغ ہو کر میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی:

''اے میرے آقا ﷺ! میں نے زمین ہموار کر دی ہے....''

آپ ﷺ میرے ساتھ چل دیئے....صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے....ہم حضور ﷺ کو کھجوروں کے پودے اُٹھا کر دیتے اور آپ ﷺ اپنے دست اقدس سے اسے زمین میں لگاتے جاتے....

حضرت سیدنا سلمان فارسی ؓ فرماتے ہیں:-

''اس پاک پروردگار عزوجل کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں سلمان فارسی ؓ کی جان ہے! جان ہے! حضور ﷺ نے جتنے پودے لگائے وہ سب کے سب اُگ آئے اور ان میں بہت جلد پھل لگنے لگے....''

چنانچہ میں نے **300** کھجوریں اپنے مالک کے حوالے کیں....ابھی میرے ذمہ **40** اوقیہ چاندی باقی رہ گئی تھی؟ پھر حضور ﷺ کے پاس کسی نے مرغی کے انڈے جتنا سونے کا ایک ٹکڑا بھجوایا....حضور ﷺ نے پوچھا:

''سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا؟''

میں نے بتایا: ''ابھی 40 اوقیہ چاندی اور دینی ہے.... پھر مجھے غلامی سے آزادی ملے گی....'' حضور ﷺ نے مجھے وہ سونے کا ٹکڑا دیا اور فرمایا:

''جاؤ! اور اس کے ذریعے 40 اوقیہ چاندی جو تمہارے ذمہ باقی ہے، اسے ادا کرو....''

میں نے عرض کی:

''اے میرے آقا ﷺ! یہ اتنا سونا 40 اوقیہ چاندی کے برابر کس طرح ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم یہ سونا لو اور اس کے ذریعے 40 اوقیہ چاندی جو تمہارے ذمہ ہے، اسے ادا کرو.... اللہ عزوجل تمہارے لئے اسی سونے کو کافی کردے گا اور تمہارے ذمہ جتنی چاندی ہے یہ اس کے برابر ہو جائے گا....''

میں نے وہ سونے کا ٹکڑا لیا اور اس کا وزن کیا.... اس پاک پروردگار عزوجل کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ تھوڑا سا سونا 40 اوقیہ چاندی کے برابر ہو گیا اور اس طرح میں نے اپنے مالک کو چاندی دے دی اور غلامی کی قید سے آزاد ہو کر سرکار ﷺ کے غلاموں میں شامل ہو گیا....

پھر میں غزوۂ خندق میں حضور ﷺ کے ساتھ شامل ہوا.... اس کے بعد میں ہر غزوہ میں حضور ﷺ کے ساتھ رہا....

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث سلمان الفارسی، الحدیث ۲۳۷۹۸، ج۹، ص ۱۸۵ تا ۱۸۹)

قصہ ایک بت پرست کا

10...... حضرت عبدالواحد بن زید (جو مشائخ چشتیہ کے سلسلہ میں مشہور بزرگ ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ کشتی میں سوار جا رہے تھے.... ہوا کی گردش نے ہماری کشتی کو

ایک جزیرہ میں پہنچا دیا.... ہم نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ پوج رہا ہے اس سے پوچھا کہ تو کس کی پرستش کرتا ہے.... اس نے اس بت کی طرف اشارہ کیا.... ہم نے کہا: تیرا معبود خود تیرا بنایا ہوا ہے اور ہمارا معبود ایسی چیزیں بنا دیتا ہے جو اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا ہو وہ پوجنے کے لائق نہیں ہے....

اس نے کہا: تم کس کی پرستش کرتے ہو؟....

ہم نے کہا: اس پاک ذات کی جس کا عرش آسمان کے اوپر ہے.... اس کی گرفت زمین پر ہے.... اس کی عظمت اور بڑائی سب سے بالاتر ہے....

کہنے لگا: تمہیں اس پاک ذات کا علم کس طرح ہوا؟....

ہم نے کہا: اس نے ایک رسول (قاصد) ہمارے پاس بھیجا جو بہت کریم اور شریف تھا.... اس رسولؐ نے ہمیں یہ سب باتیں بتائیں....

اس نے کہا: وہ رسولؐ کہاں ہیں؟....

میں نے کہا کہ: اس نے جب پیام پہنچا دیا اور اپنا حق پورا کر دیا تو اس مالک نے اس کو اپنے پاس بلا لیا تا کہ اس کے پیام پہنچانے اور اس کو اچھی طرح پورا کر دینے کا صلہ وانعام وعطا فرمائے....

اس نے کہا کہ: اس رسولؐ نے تمہارے پاس کوئی علامت چھوڑی ہے؟....

ہم نے کہا: اس مالک کی پاک کلام ہمارے پاس چھوڑی ہے....

اس نے کہا: مجھے وہ کتاب دکھاؤ.... ہم نے قرآن پاک لا کر اس کے سامنے رکھا....

اس نے کہا: میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں تم اس میں سے مجھے کچھ سناؤ.... ہم نے ایک سورت سنائی.... وہ سنتے ہوئے روتا رہا.... یہاں تک کہ وہ سورت پوری ہو گئی....

اس نے کہا: اس پاک کلام والے کا حق یہی ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے....

اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا.... ہم نے اس کو اسلام کے ارکان اور احکام بتائے اور چند سورتیں قرآن پاک کی سکھائیں.... جب رات ہوئی عشا کی نماز پڑھ کر ہم سونے لگے تو

اس نے پوچھا کہ تمہارا معبود بھی رات کو سوتا ہے....

ہم نے کہا:-

وہ پاک ذات حیّ القیوم ہے.... وہ نہ سوتا ہے.... نہ اس کو اونگھ آتی ہے.... (آیہ الکرسی)

وہ کہنے لگا: تم کس قدر نالائق بندے ہو کہ آقا تو جاگتا رہے اور تم سو جاؤ۔ ہمیں اس کی بات سے بڑی حیرت ہوئی.... جب ہم اس جزیرہ سے واپس ہونے لگے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے چلو تا کہ میں دین کی باتیں سیکھوں.... ہم نے اپنے ساتھ لے لیا.... جب ہم شہر عبادان میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: یہ شخص نو مسلم ہے اس کے لیے کچھ معاش کا فکر بھی چاہیے.... ہم نے کچھ درہم چندہ کیا اور اس کو دینے لگے....

اس نے پوچھا: یہ کیا ہے؟....

ہم نے کہا: کچھ درم ہیں.... ان کو تم اپنے خرچ میں لے آنا....

کہنے لگا:-

لا الہ الا اللہ تم لوگوں نے مجھے ایسا راستہ دکھایا جس پر خود بھی نہیں چلتے.... میں ایک جزیرہ میں تھا.... ایک بت کی پرستش کرتا تھا.... خدا پاک کی پرستش بھی نہ کرتا تھا.... اس نے اس حالت میں بھی مجھے ضائع اور ہلاک نہیں کیا.... حالانکہ میں اس کو جانتا بھی نہ تھا.... پس وہ اس وقت مجھے کیوں کر ضائع کرے گا جب کہ میں اس کو پہچانتا بھی ہوں (اس کی عبادت بھی کرتا ہوں)

تین دن کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ اُس کا آخری وقت ہے، موت کے قریب ہے.... ہم اُس کے پاس گئے اُس سے پوچھا کہ تیری کوئی حاجت ہو تو بتا....

کہنے لگا: میری تمام حاجتیں اُس پاک ذات نے پوری کر دیں جس نے تم لوگوں کو

جزیرہ میں میری ہدایت کے لیے بھیجا تھا....

شیخ عبدالواحد فرماتے ہیں کہ: مجھ پر دفعتہً نیند کا غلبہ ہُوا.... میں وہیں سو گیا.... تو میں نے خواب میں دیکھا ایک نہایت سرسبز شاداب باغ ہے.... اُس میں ایک نہایت نفیس قُبہّ بنا ہوا ہے.... اُس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے.... تخت پر ایک نہایت حسین لڑکی کہ اس جیسی خوبصورت عورت کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی....

یہ کہہ رہی ہے خدا کے واسطے اس کو جلدی بھیج دو اسکے اشتیاق میں میری بیقراری حد سے بڑھ گئی.... میری جو آنکھ کھلی تو اس نومسلم کی روح پرواز کر چکی تھی.... ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور دفن کر دیا.... جب رات ہوئی تو میں نے وہی باغ اور قبہ اور تخت پر وہ لڑکی اس کے پاس دیکھی اور وہ یہ آیت شریفہ پڑھ رہا تھا....

"والملئکة یدخلون علیهم من کل باب" الآیہ (رعد ع ۳)

جس کا ترجمہ یہ ہے: اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آتے ہوں گے اور ان کو سلام کرتے ہوں گے.... (جو ہر قسم کی آفت سے سلامتی کا مژدہ ہے) اور یہ اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا تھا (اور دین پر مضبوط جمے رہے) پس اس جہان میں تمہارا انجام بہت بہتر ہے....

حق تعالیٰ شانہ کی عطا اور بخشش کے کرشمے ہیں کہ ساری عمر بُت پرستی کی اور اسؒ نے اپنے لطف و کرم سے موت کے قریب ان لوگوں کو زبردستی کشتی کے بے قابو ہو جانے سے وہاں بھیجا اور اس کو آخرت کی دولت سے مالا مال کر دیا.... "اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت" مالک الملک جس کو تُو دینا چاہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو تو نہ چاہے اس کو کوئی دینے والا نہیں.... (حوالہ نزھۃ البساتین)

طلب سے پہلے ہی محبوب بنالیا

11 .... بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرئیل میں سے ایک آدمی گائے کی پوجا

کرتا تھا.... ایک دن اسے باغ میں لے گیا.... وہاں بادل نمودار ہوا جس میں رعد و برق کی چمک اور کھڑک تھی.... بادل کی گرج سے گائے بھاگ کھڑی ہوئی.... تو یہ دل ہی دل میں کہنے لگا: جو بجلی کی چمک اور گڑگڑاہٹ سے بھاگے اور گھبرائے وہ معبود نہیں ہو سکتا.... یہ کہا اور بادل کی طرف نگاہ کر کے کہنے لگا:

اے بادل کے چلانے والے اگر تیرے پاس بھیڑیں ہوں تو میرے پاس بھیج دے میں انہیں چرایا کروں اور اگر نہیں تو میں اپنی بھیڑوں میں سے تیرے لئے حصہ دیا کروں گا.... اس پر اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شخص کے پاس جایئے اور اسے ارکان دین حق کی تعلیم دیجئے.... کیونکہ میں نے اس کے دل میں اپنی معرفت ودیعت فرما دی ہے.... اور اس کی دعا کو قبول فرما لیا ہے...." واردتہ قبل ان یریدنی "اور میں نے اسے اس کی طلب سے پہلے ہی محبوب بنالیا ہے....

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اچھے اخلاق نے مسلمان بنادیا

12 .... حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس ایک کافر رہتا تھا.... اس کا شیر خوار بچہ تھا کافر کسی کام سے شہر سے باہر گیا.... آپ کو رات کے وقت بچہ کے رونے کی آواز آئی.... آپ فوراً اس کافر کے گھر تشریف لے گئے اور بچہ کے رونے کی وجہ پوچھی.... کافر کی بیوی نے بتایا کہ گھر میں تیل نہیں.... اور بچہ اندھیرے میں گھبراتا ہے اور روتا ہے.... آپ اسی وقت تشریف لائے اور اپنا چراغ اٹھا کر اس عورت کو دے آئے.... اب آپ کا یہ دستور بن گیا کہ آپ رات کو اپنا چراغ لے جا کر اس عورت کو دے آتے.... صبح کو وہ عورت چراغ واپس کر جاتی.... کچھ عرصہ کے بعد وہ کافر سفر سے واپس آیا اور اس کی بیوی نے سارا واقعہ اسے سنایا.... وہ یہ بات سن کر بولا:

جب شیخ بایزید کی روشنی ہمارے گھر میں آگئی....اوراس نے ہمارے
گھر کی تاریکی کواُجالے میں بدل دیا تو یہ ہمارے بدقسمتی
ہوگی....اگر ہم نے اس روشنی سے اپنے دل کومنور نہ کیا....

چنانچہ وہ کافر آپ کی خدمت میں مع اپنی بیوی کے حاضر ہوا....اور حلقہ بگوش اسلام ہوگیا....

انگریز پر قرآن سننے کا اثر

13 ....عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہندوستان میں رام پور کی جیل میں تھے....جیل میں دانے دیے گئے کہ ان کا آٹا پیسو....کہا گیا کہ عطاء اللہ تو باغی ہے....اس لئے تیری یہی سزا ہے کہ تو آج چکی پیس....بخاریؒ کہتے ہیں:-

مجھے مزا آیا....میں نے رومال اتار کر رکھ دیا....وضو کرکے، بسم اللہ
پڑھ کے میں نے چکی بھی پیسنی شروع کردی اور سورہ یٰسین کی
تلاوت بھی شروع کردی....

کہ جب میں نے قرآن کوسوز سے آواز سے پڑھا تو سپرنٹنڈنٹ جیل قریب تھا....
وہ اپنے گھر سے نکل آیا اور قریب آکر روتا ہوا کھڑا ہوگیا....اور جیل کے دروازے کھلوا دیا....کہنے لگا: عطا اللہ! تمہیں تیری نبی کی قسم ہے بس کر تو نے دو آیتیں اور پڑھیں تو میرا جگر پھٹ جائے گا....

عطا اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے سوز سے قرآن پڑھا....ایک ہندو نے قرآن سنا....اس نے زور سے ''اللہ'' کہا: زمین پر گرا اور ختم ہوگیا....
اس نے کہا: اس آواز نے، اس قرآن نے میری زبان پر بے اختیار اللہ کا نام بھی جاری کردیا....اور میری جان بھی پرواز کرگئی....قرآن عجیب کتاب ہے بھائی:
عظمت قرآن سنئے....دعا کرو اللہ ہمیں اسی قرآن سے تعلق عطا فرمائے....(آمین)

14 ......علوان بن داؤد اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں....اس آدمی کو اس کے قبیلہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک ہدیہ دے کر ذوالکلاع کی طرف بھیجا....وہ آدمی کہتا ہے میں ایک سال تک اس کی دروازے پر کھڑا رہا اور اس تک نہ پہنچ سکا....پھر اس نے اپنی محل سے باہر جھانکا تو محل کے اردگرد رہنے والے سارے لوگ اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے....پھر تحفے پیش کرنے کا کہا گیا اور وہ تحفے قبول کر لئے گئے....

(مدت بعد) زمانہ اسلام میں میں نے اسے دیکھا کہ اس نے ایک درہم کا گوشت خریدہ اور گھوڑے پر سوار تھا اور گوشت اس نے گھوڑے کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور وہ یہ شعر پڑھ رہا تھا....

ترجمہ اشعار:

"ایسی دنیا پر افسوس ہے جس میں ہر روز میں ایک نئی اذیت سے دو چار ہوں....کبھی وہ وقت تھا جب کہا جاتا کہ سب سے زیادہ صاحب دولت ونعمت کون ہے؟ تو لوگ میری طرف اشارہ کر کے کہتے کہ یہ صاحب دولت ہے...."

پھر میری زندگی محرومی سے بدل گئی لیکن یہ محرومی (فقر واستغناء قلب) کیا ہی خوب ہے...." ابن درید نے ریاشی سے انہوں نے اصمعی سے روایت کیا ہے....

حضور ﷺ نے جریر بن عبداللہ (بجلی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نامہ مبارک دے کر ذو الکلاع کی طرف بھیجا....سرکار ﷺ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی....لیکن اس نے حد سے تجاوز کر کے خدائی کا دعویٰ کر دیا....کچھ لوگوں نے اس کو اپنا رب تسلیم بھی کر لیا....

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی واپسی سے پہلے ہی رحمت عالم ﷺ کا وصال ہو گیا....زمانہ فاروقی تک ذوالکلاع اپنے حال پر رہا پھر اس نے اسلام میں دلچسپی لی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس کے ساتھ آٹھ ہزار غلام تھے.... آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اور اپنے غلاموں میں سے چار ہزار غلام آزاد کردیئے....

حضرت عمرؓ نے اسے فرمایا اے ذوالکلاع اپنے بقیہ (چار ہزار) غلام مجھے بیچ دو.... ان کا ایک تہائی میں اب ادا کردیتا ہوں.... ایک تہائی یمن میں اور ایک تہائی شام میں ادا کردوں گا....

بادشاہ نے کہا: مجھے ایک رات سوچنے کی مہلت دیجئے.... اور اپنی قیام گاہ میں آکر سارے غلاموں کو آزاد کردیا.... جب آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا غلاموں کے (سودے) کے بارے میں تیری کیا رائے ہے....

اس نے کہا: میں نے ان کے معاملہ اللہ کو پسند کرلیا ہے.... اور ان کو اللہ کی رضا کے لئے آزاد کردیا ہے....

حضرت عمرؓ نے فرمایا: بخدا تو حق کی راہ تک پہنچ گیا ہے....

ذوالکلاع نے عرض کیا: امیر المومنین میں نے ایک گناہ کیا ہے جس کی معافی کی مجھے امید نہیں.... آپ نے فرمایا: وہ گنا کیا ہے....

اس نے کہا: میں اپنی پوجا کرنے والوں سے ایک عرصہ تک چھپا رہا.... پھر ایک بلند مکان سے جھانک کر انہیں دیکھا تو تقریباً ایک لاکھ انسان میرے سامنے سجدے میں گر گئے.... اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا:

اخلاص کے ساتھ توبہ کرنے اور دل سے بارگاہ رب العزت میں رجوع کرنے سے بخشش والے رب کی رحمت کی امید کی جاسکتی ہے....

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ" (الزمر: 53)

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجائے.... (حوالہ کتاب التوابین ابن قدامہ)

ایک انگلی کے اشارہ پر کلمہ پڑھ لیا

15 ... خواجہ غلام حسن سواک رحمۃ اللہ علیہ خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے.... وہ بڑے صاحب تصرف بزرگ تھے.... وہ جس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھتے تھے وہ مسلمان ہو جاتا تھا.... ہندوؤں نے انگریز کی عدالت میں مقدمہ درج کروا دیا کہ یہ ہمیں زبردستی مسلمان کرتے ہیں.... انگریز جج نے ان کو عدالت میں طلب کر لیا....

جج نے پوچھا: جی آپ ہندوؤں کو زبردستی مسلمان کیوں کرتے ہیں....

حضرتؒ نے فرمایا کہ: نہیں! میں نے تو ان کو مسلمان نہیں کیا یہ تو خود مسلمان ہوئے ہیں.... جج نے اصرار کیا کہ نہیں تو نے مسلمان کیا ہے.... آخر حضرت نے ہندو تھانیدار کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا:-

کیا اس کو بھی میں نے مسلمان کیا ہے....

وہ تھانیدار فوراً کلمہ پڑھنے لگا.... اب دوسرے کی طرف اشارہ کیا تو وہ بھی کلمہ پڑھنے لگا.... اس طرح وہاں کھڑے ہوئے پانچ ہندوؤں نے کلمہ پڑھ لیا.... اب انگریز جج کو فکر لاحق ہوئی کہ کہیں میری طرف اشارہ نہ ہو جائے.... چنانچہ اس نے مقدمہ خارج کر دیا....

وہ صاحب تصرف بزرگ تو ضرور تھے مگر ان کو وہ قبولیت نہ مل سکی جو خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو ملی.... ان کی وجہ سے سات لاکھ افراد مسلمان ہوئے اور نوے لاکھ افراد ان کے مرید بنے.... آج انہیں "سلطان الہند" کہا جاتا ہے.... ایک مرتبہ ایک انگریز ہندوستان آیا.... جب وہ واپس گیا تو اس سے کسی نے پوچھا کہ تو نے ہندوستان میں کیا عجیب چیز دیکھی....

اس نے کہا کہ آدمی قبر میں۔ لیٹے ہوئے بھی لوگوں پر حکومت کر رہا ہے....

مجھے اللہ ہی کافی ہے

16.... حضرت بلالؓ کو جب مار پڑتی تھی تو وہ کہتے تھے:-

احد احد: اللہ ایک ہے کافی ہو جائے۔

کیا اس کے خزانے کم ہو گئے طاقت کم پڑ گئی کمزور ہو گیا.... دوسری بات: اللہ الصمد: اللہ بے نیاز تمام خوبصورت صفات میں بھی اکیلا جیسی خوبصورت توحید سورۃ اخلاص میں بیان ہوئی ہے.... پورے قرآن پاک میں ایسی خوبصورت توحید بیان نہیں ہوئی سب سے خوبصورت پیغام سب سے مختصر....

1982ء میں میں انگلستان گیا وہاں کا ایک بہت بڑا مشہور گویا تھا تازہ تازہ مسلمان ہوا تھا کیٹ سٹیمن اُس کا نام تھا وہ 72 کی دہائی کا پاپ سنگر تھا تو انگلستان کے مرکز بیوزوری میں اُس سے ملاقات ہوئی اُس کے اسلام لانے کا سبب کیا بنا؟

(قل ھو اللہ احد) وہ گاتا تھا، نشے کرتا تھا، نشوں کی کثرت سے ٹی بی ہو گئی۔ ہسپتال داخل ہو گیا، فارغ تھا تو کسی دوست نے کہا قرآن پڑھو۔

تو کہنے لگا: پڑھتے پڑھتے جب میں سورۃ اخلاص پر آیا جب میں نے سورۃ اخلاص کو پڑھا تو میرا دل بھول اُٹھا کہ یہ اللہ ہے ایسا ہی اللہ ہونا چاہیے اس کے سامنے خوبصورت تعریف اللہ کی نہیں ہو سکتی اور وہ مسلمان ہو گیا... میں نے جب دیکھا تو بڑی داڑھی بڑا عمامہ جیسے کسی بڑے مدرسے کا عالم ہو۔ عالم مسلمان کو بھی یہ توفیق نہیں، جیسے میں نے اُس کو سنت کا غلام دیکھا....

آتش پرستوں کا قبول اسلام

17.... ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت خواجہ عثمان ہرونی سفر کرتے ہوئے ایک ایسے مقام پر جا پہنچے جہاں آتش پرست رہتے تھے... ان لوگوں نے آتشکدہ تیار کر رکھا تھا

جس پر ایک بڑا گنبد تھا... یہ آتشکدہ روزانہ جلایا جاتا اور وہ لوگ آگ کی پوجا کرتے....
خواجہ صاحب اس مقام سے قدرے فاصلے پر ایک ندی کے کنارے فروکش ہوئے اور فخر الدین نامی خادم کو بھیجا کہ قریبی بستی سے جا کر آٹا اور آگ لے آئے تا کہ روٹیاں بنالی جائیں....خادم بستی میں گیا....

وہاں سے آٹا خریدا پھر آتشکدہ کے پاس آیا اور آتش پرستوں سے آگ مانگی.... پجاریوں نے آگ دینے سے انکار کر دیا اور خادم آگ کے بغیر واپس آگیا اور خواجہ صاحب سے واقعہ بیان کر دیا....

خواجہ صاحب خود آتش کدہ کے پاس گئے اور پجاریوں کو وعظ نصیحت کی کہ اس آگ کو پوجنے سے کچھ فائدہ نہیں...فرمایا:-

یہ تو تھوڑے سے پانی سے فنا ہو جاتی ہے یعنی اسے بقا حاصل نہیں...
اس لیے ایسی چیز کی پرستش بے معنی ہے جو اپنا وجود قائم نہ رکھ سکے...

پجاریوں نے جواب دیا:-

آگ کا وجود بہت عظیم ہے لہذا ہم اس کی پرستش کیوں نہ کریں....

خواجہ صاحب نے فرمایا:-

تم اتنی مدت سے اس آگ کو پوج رہے ہو... ذرا اپنا پاؤں اس میں رکھو میں دیکھوں تو یہ تمھیں جلاتی ہے یا نہیں؟

وہ بولے کہ آگ کی خاصیت ہی جلانا ہے.... پھر یہ ہمیں کیسے نہ جلائے گی....غرض وہ لوگ بحث میں پڑ گئے اور خواجہ صاحب کے ارشاد پر کوئی توجہ نہ دی تب حضرت عثمان ہرونی نے اپنا ہاتھ آگ میں ڈال دیا۔ آپ کے ہاتھ کو آگ نے نہ جلایا۔ جسے دیکھ کر وہ لوگ متحیر ہو گئے اور آپ سے متاثر نظر آنے لگے.... بعد ازاں آپ نے پھر انھیں وعظ و نصیحت فرمائی اور وہ سب کے سب تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے....

حضرت بابا فریدؒ کے ہاتھوں جوگی کا قبول اسلام

18 ....حضرت بابا فرید الدین گنج شکر بہ تعمیل اشارہ ربانی اجودھن تشریف لے گئے آپ کی بزرگی اور کرامات کا شہرہ ہر جگہ ہو چکا تھا اور ہر چہار طرف سے بڑے بڑے غیر مسلم جوگی آپ کی آزمائش کے لیے آتے تھے....

ایک جوگی اجودھن میں بھی مقیم اور وہاں کے لوگ بکثرت اس کے معتقد تھے....یہ جوگی اپنے طریقے کے مطابق جوگی کی بہت سی مشقیں کر چکا تھا اور حبس دم میں بھی ماہر تھا....جوگ میں اگر چہ بہت کچھ حاصل کر چکا تھا مگر وہ اس سے مطمئن نہ تھا اور کسی ایسے استاد کا متلاشی تھا جو اسے اور کچھ کمالات سکھلائے....

حضرت بابا صاحب کی تشریف آوری کا اسے علم ہوا تو ایک دن اپنے تمام شاگردوں اور چیلوں کی جماعت ہمراہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادے سے روانہ ہوا...

راہ میں اس نے اپنے دل میں حضرت بابا صاحب کی بزرگی اور کرامت کا ایک امتحان یہ مقرر کیا کیا کہ اگر حضرت کامل ہیں تو میرے کانوں سے سونے کی مندریاں خود بخود نکل کر گر پڑیں گی....

جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو حضرت بابا صاحب پر فقر الٰہی سے اس کے دل کا حال منکشف ہوگیا....اور آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو فوراً اس کے دونوں کانوں کی مندریاں نکل کر زمین پر گر گئیں....پہلے امتحان میں یہ حال دیکھ کر اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ حضرت بابا صاحب کی کرامت اب اس میں ہے کہ یہ مندریاں یہیں پیوند زمین ہوں....اور تخم کی طرح پھوٹ آئیں....اور ان میں شاخیں بھی نکل آئیں....

خدا کے فضل سے حضرت کو یہ خیال بھی معلوم ہوگیا اور مندریاں زمین میں دھنس گئیں اور آن واحد میں وہاں پودے اُگ آئے اور ان میں شاخیں نکل آئیں....ان

دونوں امتحانات کے بعد وہ جوگی آپ کا معتقد ہوگیا اور جس منزل میں خود تھا اس سے آگے کی دریافت کے ارادے سے اس نے حضرت باباصاحب سے عرض کیا کہ میں ایک امتحان اور لینا چاہتا ہوں.... میں خود غائب ہوتا ہوں آپ مجھے تلاش کر کے لے آیئے.....میں مرید ہو جاؤں گا....

یہی کہہ کر وہ زمین پر چت لیٹ گیا....اور حبس دم کی مشق کے ذریعے اس نے اپنی روح جسم سے نکال دی....رُوح پرواز کرنے لگی....آپ نے فوراً مراقبہ کیا تو دیکھا کہ جوگی کی روح عالم الملکوت کی سیر کر چکی تھی....آپ نے فوراً اس کی روح کو روک لیا اور اس رُوح سے فرمایا:۔

اب اور آگے بڑھنے کی جرأت نہ کر یہاں تک تیری رسائی محض اس وجہ سے ہوسکی کہ تجھے حق کی تلاش ہے.... اس مقام سے آگے بڑھنے کی اجازت صرف اہل ایمان کو ہے....اور وہ چیز جو تجھے حاصل نہیں، مناسب یہی ہے کہ واپس لوٹ آ۔

یہ سن کر اس کی روح واپس آگئی.....جوگی اٹھ بیٹھا....اور ہوش میں آتے ہی آپ کے قدموں پر سر رکھ دیا اور دولت ایمان سے مالا مال ہوگیا.... (حوالہ:انوارالفرید)

ہندو جوگی قبول اسلام

19 ....ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی بھدونڈ چلے گئے....یہ جگہ چھوٹے بڑے مندروں سے بھری پڑی تھی.... یہاں زیادہ ہندو لوگ ہی رہا کرتے تھے....ہندو جوگی اپنے تعصب کی وجہ سے مسلمانوں کو اس علاقہ میں آنے ہی نہ دیتے.... یہاں کے بڑے مندر کا جوگی اپنے آپ کو اژدہا کی شکل میں تبدیل کر کے لوگوں کو حراساں کیا کرتا تھا....کئی دفعہ مسلمانوں کی مسجد میں داخل ہو جاتا اور مسجد کے صحن میں کنڈلی والا سانپ بن جاتا اور لوگ خوفزدہ ہو جاتے....

سید اشرف جب بھدونڈ پہنچے تو ان کو ہندو جوگیوں کی کارستانیوں سے مطلع کیا گیا...
آپ کو بھی مندروں کے علاقہ میں جانے سے لوگوں نے منع کیا مگر آپ نے فرمایا:

اب تو میں اپنا قیام بھی بڑے مندر میں ہی رکھوں گا.... یہ کہہ کر سید اشرف بڑے مندر کی طرف گئے.... مندر کے اندر پہنچے تو آپ نے بہت سے جوگیوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا:

وہ جوگی کہاں ہے جو اپنے آپ کو اژدہائی شکل میں تبدیل کر لیتا ہے....

یہ بات سنکر ایک نوجوان پجاری چراغ پا ہو گیا اور سید اشرف کی طرف حملہ کرنے کی نیت سے بڑھا.... سید اشرف نے نظر بھر کر دیکھا اور آن کی آن میں سارے کے سارے پُجاری پتھر کے بن گئے.... پھر سید اشرف مندر کے اندر چلے گئے.... وہاں ایک بے لباس جوگی ایک بُت کے آگے بیٹھا جاپ کرر ہا تھا.... آپ کی آہٹ پا کر غصے سے آپ کی طرف مُڑا اور نہایت بدتمیزی سے بولا....

"تم نے میرے چیلوں کو پتھر کا بنا دیا ہے اب میری تپسیا میں مُخل ہونے آ گیا ہے.... آج تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جاؤ گے"....

سید اشرف مسکرائے اور فرمایا:

"تم ایک باکمال پنڈت ہو مگر ابھی نامکمل ہو...."

یہ بات سید اشرف کے منہ سے نکلی ہی تھی کہ پنڈت نے چمگادڑ کی طرح مندر کے ستونوں کے درمیان اڑنا شروع کر دیا.... سید اشرف نے مسکرا کر فرمایا:

تم اژدہا کے ساتھ ساتھ چمگادڑ کا روپ بھی بدل لیتے ہو.... یہ کہنا تھا کی پنڈت ایک کپڑے کی شکل میں تبدیل ہو کر زمین پر گر پڑا.... اور تڑپنے لگا.... اب اشرف کو اس پر ترس آنے لگ گیا.... آپ نے اس کو سیدھا کیا اور وہ اس طرح اپنی اصلی شکل میں واپس آ گیا مگر اس کی تڑپ دیدنی تھی....

وہ فوراً سید اشرف کے قدموں میں گر گیا اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا.... آپ نے اس کا نام کمال پنڈت ہی رکھ دیا.... بعد میں اس کے ۵۰۰ چیلے بھی مسلمان ہو کر سید

اشرف کی مریدی میں داخل ہو گئے اور وہ مندر ایک بہت بڑی خانقاہ میں تبدیل ہو گیا اور اس قصبہ کا نام بھی مسلمانوں نے اشرف آباد رکھ دیا گیا....

ولی اللہ کی کرامت سے ہندو جوگی مشرف باسلام ہوا

20.... سیر الاقطاب میں لکھا ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت شیخ کا دریا کے کنارے پر گزر ہوا.... وہاں ایک ہندو جوگی آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر میں اس نے آنکھیں کھولیں..اور حضرت شیخ کی طرف متوجہ ہو کر بولا:۔

بڑے اچھے وقت پر دریا پر آئے ہو.... اس لئے کہ میرے پاس ایک پارس کی پتھری ہے اور میں نے اپنے دل میں یہ عہد کیا تھا کہ آنکھیں کھولنے کے بعد جو شخص سب سے پہلے نظر پڑے گا اس کو دوں گا.... اب اتفاقاً تو مل گیا.... یہ کہہ کر بڑے احسان کے ساتھ وہ پتھری حضرت شیخ کی نظر کر دی....

حضرت نے اسے لے کر اس کو دریا میں ڈال دیا.... وہ جوگی نہایت غصہ سے بے چین و مضطرب ہوا....اور نہایت حسرت و قلق سے رو کر کہنے لگا کہ

آپ نے یہ کیا کیا؟.... ایسی چیز کی یہ قدر تھی.... پس میرا پتھر واپس کرو....

حضرت نے فرمایا کہ تم مجھ کو دے چکے تھے آگے مجھے اختیار تھا کہ جو چاہے کروں.... اس کو بے چینی اور بے تابی کی وجہ سے صبر نہ آیا اور اس کی واپسی پر اصرار کیا....

حضرت شیخ نے فرمایا کہ دریا میں گھس جا اور اپنا پتھر اُٹھا لے.... مگر شرط یہ ہے کہ اپنی ہی پتھری اُٹھانا.... وہاں گھس کر دیکھا کہ اس سے بہتر سینکڑوں پتھریاں وہاں پڑی ہیں....اپنی پتھری کے ساتھ ایک اور چپکے سے اُٹھا لی....

حضرت نے آواز سے فرمایا کہ یہ بدعہدی ہے.... بالآخر وہ دونوں پتھریاں لایا اور

لاکر حضرت کی جھولی میں سر رکھ دیا اور مسلمان ہو گیا....

رائے راجو جوگی کے قبولِ اسلام کا واقعہ

21 .... حضرت علی ہجویری کے حالات میں مذکور ہے کہ رائے راجو نے جس طرح اسلام قبول کیا اس کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک روز ایک بوڑھی عورت اس طرف سے گزری جس کے سر پر دودھ کا مٹکا رکھا ہوا تھا....

آپ نے اس عورت کو بلا کر کہا کہ تم اس دودھ کی قیمت لے لو اور یہ دودھ ہمیں دے دو.... اس عورت نے جواب دیا کہ یہ دودھ میں نہیں دے سکتی.... چونکہ یہ دودھ کے خون نکلنے لگتا ہے.... آپ اس عورت کی بات سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ

اگر تم یہ دودھ ہمیں دے دوگی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمھاری گائیں
بہت سا دودھ دیں گی.... اور جانوروں پر کوئی اثر نہیں ہوگا....

چنانچہ اس عورت نے آپ کو دودھ دے دیا۔ آپ نے اس دودھ میں سے تھوڑا سا تو پی لیا اور باقی دودھ دریا میں پھینک دیا.... جب بوڑھی عورت گھر واپس آئی اور شام کو جانوروں کو دوہا تو جانوروں نے اس قدر زیادہ دودھ دیا کہ سارے برتن بھر گئے.... اور دودھ ختم نہیں ہوا....

یہ خبر آناً فاناً قرب و جوار کے دیہات میں پھیل گئی.... اور لوگ دور دراز دیہات سے اپنے اپنے جانوروں کے دودھ آپ کے پاس لانے لگے.... آپ کا یہ دستور تھا کہ آپ تھوڑا سا دودھ ان کے مٹکے میں سے پی کر باقی دودھ دریا میں پھینک دیا کرتے تھے اور جب ان لوگوں نے گھر جا کر اپنے اپنے جانوروں کو دوہا تو انھوں نے بھی بے حساب دودھ دیا.... اس کرامت کا یہ نتیجہ ہوا کہ اب کوئی دودھ والا بھی رائے راجو جوگی کی طرف رُخ نہیں کرتا تھا اور آپ کے پاس لوگ جوق در جوق آنے لگے....

رائے راجو جوگی کو جب اس بات کا علم ہوا تو بہت پریشان ہوا اور آپ کی خدمت

میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

دودھ تو آپ نے ہمارا بند کرادیا ہے....اب میں آپ کا کوئی اور کمال دیکھنے آیا ہوں....

آپ نے فرمایا:-

میں کوئی جادوگر تو ہوں نہیں....جو کمالات دکھا سکوں....میں تو ایک عاجز و مجبور انسان ہوں....باقی اگر تم میں کوئی کمال ہے تو دکھاؤ....

چونکہ اس جوگی نے بڑی بڑی ریاضتیں کی تھیں....اور مجاہدہ میں زندگی گزاری تھی....اس نے آپ کے سامنے کئی کرشمے دکھائے....حتیٰ کہ ہوا میں اُڑ رہا تھا تو آپ نے اپنی جوتی مبارک اس کی طرف پھینک دی....چنانچہ وہ جوتیاں اس کے سر پر پڑنے لگیں....جب حق کے سامنے باطل کی کوئی حجت پیش نہ گئی تو اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا....اور آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گیا....اس بیعت کے بعد آپ اس کی باطنی اور روحانی اصلاح فرماتے رہے....

قبولِ اسلام اور حضرت علی ہجویری سے تربیت پانے کے بعد رائے راجو تاریخ صوفیاء میں حضرت شیخ ہندیؒ کے نام سے مشہور ہوئے.... (تذکرہ اولیائے پاکستان)

تبلیغ کی برکت سے غیبی نظام حرکت میں آ گیا

22....حضرت سید میراں حسین زنجانی کا ابتدائی دور میں یہ معمول رہا کہ گھوم پھر کر تبلیغ کیا کرتے تھے....

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ کئی روز تک دو ہندوؤں کو روزانہ اللہ کے دین کی دعوت دیتے رہے....ایک دن ان دونوں نے آپس میں کہا کہ یہ بوڑھا ہمیں روزانہ تنگ کرنے آ جاتا ہے....اور اس نے نئے دین کا کیا ڈھونگ رچا رکھا ہے....وہ آپ کے سخت مخالف ہو گئے....

آخرکار انھوں نے منصوبہ بنایا کہ کیوں نہ اس بوڑھے درویش کا کام تمام کردیں.... یہ سوچ کر ایک دن آپ کے پیچھے پیچھے تعاقب کرتے ہوئے آپ کی جائے رہائش تک آگئے.... لیکن ابھی شام ہوا چاہتی تھی.... انھوں نے سوچا کہ ذرا رات ہوجائے تو پھر آپ کو قتل کردیں گے....

اس نیت سے آپ کی جھونپڑی سے دور ہی بیٹھے رہے... جب اندھیرا چھا گیا اور آپ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد یادِ الٰہی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک دونوں ہندو آپ کے کمرے میں آگئے.... آپ کا دروازہ کھلا ہی تھا اور وہ آپ پر حملہ آور ہونے لگے آپ یادِ الٰہی میں مستغرق تھے.... جونہی انھوں نے تیز چھروں سے آپ پر وار کرنا چاہا تو وہ دونوں اندھے ہوگئے....

چنانچہ اندھے ہوکر واپس لوٹنے لگے تو پھر درست ہوگئے.... جب ٹھیک ہوگئے تو دوبارہ آپ پر حملہ آور ہوئے.... لیکن پھر اندھے ہوگئے.... اسی طرح جب تیسری بار اندھے ہوکر درست ہوئے تو ان کا دل بیدار ہوگیا کہ یہ تو کوئی اللہ کا برگزیدہ انسان ہے.... اس کی دعوت سچی ہے ہم ہی جھوٹے ہیں....

آخر آپ کے قدموں پر گر گئے اور آپ کے دستِ حق پرست پر مشرف بہ ایمان ہوگئے.... اور آخری دم تک پھر آپ کی خدمت میں گاہے بگاہے حاضری دیا کرتے تھے.... (آفتابِ زنجان)

سونے کی پتھر

●●●●●●●●●●●

23.... سید محمد ذوقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے حجاز مقدس کی طرف ہجرت کی.... آپ کے پاس روپیہ پیسہ نہیں تھا.... آپ مع متعلقین جا کر جہاز میں بیٹھ گئے.... لوگوں نے ٹکٹ مانگا تو فرمایا:

”ہمارے پاس ٹکٹ نہیں ہے....“

انہوں نے جہاز کے کپتان کو رپورٹ کی....اُس نے آ کر حضرت سے ٹکٹ طلب کیا....آپ نے جیب سے استنجے کے ڈھیلے نکال کراس کی جیب میں ڈال دیئے....اس سے وہ اور بھی غصہ ہوااور کہنے لگا:

”آپ نے میری بے عزتی کی ہے!“

آپ نے فرمایا:

”نکال کر دیکھوتو سہی!“

دیکھا تو سونے کے ٹکڑے تھے....اُس انگریز نے پہلے بھی مسلمانوں کی کرامات کے متعلق پڑھا تھا....اب اپنی آنکھوں سے دیکھ کرا سے بالکل یقین ہوگیا....حضرت کو اپنے کیبن میں لے گیااور وہیں ٹھیرایا.... متعلقین کو بھی اچھی جگہ دی اور پوری جماعت کو نہایت آرام کوساتھ لے گیا....جدّہ پہنچتے پہنچتے وہ مسلمان ہوگیا....

جب حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ گئے تو وہ بھی کپتانی کو خیر باد کہہ کر ساتھ چلا گیا....اورآپ کی خدمت میں رہنے لگا....کچھ عرصہ کے بعداس نے ایک مشک خرید لی اور پانی بھر کر گزراوقات کرتا تھا....جب دوآنے جمع ہو جاتے تو مشک چھوڑ کر ذکر اللہ میں مصروف ہوجاتا....

حضرت مولانا شاہ وارث حسن رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اُسے مشک اُٹھاتے ہوئے مکہ معظمہ میں دیکھا....

کلمہ طیبہ کامیابی کی علامت ہے

ابراہیم بن منذر حرانی سے روایت ہے کہ:

میں نے خوب میں ضحاک بن عثمان کو دیکھا اوران سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟....

تو انہوں نے کہا:۔

آسمان میں کچھ کنڈے ہیں اور جس نے کلمہ طیبہ پڑھا ان میں لٹک گیا اور جس نے نہ پڑھا وہ گر گیا.... (ابن ابی الدنیا)

جہاد اکبر پر انعامات

24.... میں نے کتاب الفرج بعد الشدۃ میں دیکھا ہے.... مصر میں ایک راہب کے مکاشفہ کی بڑی شہرت تھی۔ ایک مسلمان نے سوچا اسے قتل کر دینا چاہیے.... ایسا نہ ہو کہ لوگ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں.... چنانچہ وہ ایک زہریلا ہتھیار لے کر اس کے دروازے پر جا پہنچا.... جب اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ صاحب کشف راہب بولا:

اے مسلم! اسے پھینک دو اور اندر آجاؤ! اس نے چھری پھینکی اور اندر چلا گیا! اور دریافت کیا.... تجھے یہ مکاشفہ کا نور کہاں سے ملا؟....

اس نے جواباً کہا: نفس کی مخالفت سے!

پھر پوچھا: کیا تجھے اسلام سے رغبت ہے....

وہ راہب کہنے لگا: ہاں "پھر کلمہ پڑھا

"اشھدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا....

اس سے پھر پوچھا: تجھے کس چیز نے اسلام پر آمادہ کیا؟....

وہ راہب بولا:۔

میں نے اپنے نفس میں اسلام کو پیش کیا تو اس نے انکار کیا.... پس میں نے خواہش نفسانی کی مخالفت میں اسلام قبول کر لیا.... سبحان اللہ وبحمدہ

سید عالم نور مجسم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

ایک قوم جہاد کی تیاری میں تھی کہ آپ نے فرمایا:

''قدمتم من الجہا د الا صغر الی جہا د الا کبر''

تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آ گئے....

آپ ﷺ کی خدمت عرض کیا گیا.... جہاد اکبر کیا ہے؟....

آپ نے فرمایا:-

''جہاد النفس'' خواہشات نفسانیہ کی مخالفت۔

بعض علمائے کرام فرماتے ہیں....

حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام کا نام یحییٰ اسی بنا پر رکھا گیا کہ آپ نے خو اہشات نفسانیہ کی اتنی شدت سے مضالفت کی کہ وہ بالکل مردہ ہو گئیں.... پھر انہیں روحانی زندگی عطا کر کے اپنا مطیع وفرمنبردار بنالیا..

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''لم نجعل لہ من قبل سمیاً'' ''ہم نے اس سے پہلے اس نام والا پیدا ہی نہیں فرمایا... اس لئے کہ انہوں نے نفس کو ہلاک کر دیا تھا.... آپ کے دل میں عورت کے قربت کا کبھی تصور پیدا نہ ہوا.... اسی لئے آپ کا نام اللہ تعالیٰ نے ''حضور'' بھی رکھا.... یعنی عورتوں سے دوری اختیار کرنے والے.... حالانکہ انہیں قدرت حاصل تھی....

بعض نے کہا کہ معاصی سے کنارہ کشی کرنے والے کو حضور کہتے ہیں.... پس ایسا شخص اس قابل ہے کہ موت کی چھترے کی صورت میں ذبح کر ڈالے....

چنانچہ آپ نے جب ترک شہوت کے باعث اپنے نفس کو روحانی اور پاکیزہ زندگی سے نوازا تو اسی بنا پر آپ دونوں جہاں میں زندگی کا سبب بنے.... موت کو چھترے کی صورت میں لا کر ذبح کرنے کا معاملہ یہ ہے کہ

جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حضرت عزرائیل علیہ السلام بوقت وصال آئے تھے تو چھترے کی صورت میں نازل ہوئے تھے.... لہٰذا جب یوم قیامت موت کو ذبح کیا جائے

گا تو اس کی صورت چھترے جیسی ہوگی.... جیسے کہ ہم نے اس کی تفصیل باب الارواح میں درج کی ہے....

حضرت ابن عینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.... تین دن ایسے ہیں جب انسان کو بہت زیادہ وحشت ہوتی ہے.... پیدائش، موت، اور دوبارہ زندہ ہونے کا دن....

چنانچہ حضرت یحیٰی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:۔

ان پر سلام جس دن پیدا ہوئے اور ان کے یوم وصال پر سلام.... نیز جس دن دوبارہ اٹھائے جائیں گے اس دن بھی ان پر سلام....

(حوالہ کتاب الفرج بعد الشدہ)

مٹی آٹا میں تبدیل ہوگئی

25.... حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو آتش پرست تھے.... ایک دن چھوٹے بھائی نے اپنے بڑے بھائی سے کہا کہ

اے بھائی! تم نے آگ کو تہتر برس پوجا ہے.... اور میں نے اس کو پینتیس برس پوجا ہے.... آؤ ہم دیکھیں کہ آیا یہ ہم کو بھی اسی طرح جلاتی ہے جس طرح ہمارے علاوہ دوسروں کو جلاتی ہے.... اگر اس نے ہم کو نہ جلایا تو ہم اس کی پاجا کریں گے ورنہ نہیں....

چنانچہ انہوں نے آگ جلائی.... اس کے بعد چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا کہ اب تم اپنا ہاتھ مجھ سے پہلے آگ پر رکھو گے یا تم سے پہلے میں رکھوں....

بڑے بھائی نے کہا کہ تم ہی رکھو.... چنانچہ چھوٹے بھائی نے پہلے اپنا ہاتھ رکھا تو اس کی انگلی جل گئی.... اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ آہ میں نے تجھے اتنے برس پوجا اور تو نے میرا ہاتھ جلا دیا....

پھر اس نے کہا کہ اے بھائی! آؤ ہم ایسی ذات کی عبادت کریں.... اگر ہم اس کی نافرمانی کریں، اور پانچ سو برس تک اس کو چھوڑ دیں تو وہ ایک گھڑی کی عبادت کے عوض

اور ایک مرتبہ استغفار پڑھنے پر ہماری مغفرت فرمادے....

چنانچہ اس کے بھائی نے اس کی استدعا کو منظور کیا اور سوچنے لگے کہ کسی ایسے شخص کے پاس جائیں جو ہمیں صراط مستقیم کے احکام بتائے....

چنانچہ دونوں نے مشورہ کیا کہ ہم حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جائیں تو انہوں نے اس کا قصد کیا اس کے بعد ان دونوں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو بصرہ کے دیہات میں دیکھا کہ آپ عام لوگوں کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں....اور ان کو وعظ و نصیحت کر رہے ہیں.... جب دونوں کی نظر آپ پر پڑی تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا کہ

میں خیال کرتا ہوں کہ میں مسلمان نہ ہوں کیونکہ میری زیادہ عمر آگ کی پرستش میں گزر گئی ہے....جب میں مسلمان ہوں گا تو میرے گھر والے مجھے ملامت کریں گے....اور مجھے ان کے ملامت کرنے سے آگ زیادہ محبوب ہے....

یہ سن کر چھوٹے بھائی نے اس سے کہا:-

کہ تم ایسا نہ کرو....اس لئے کہ ان لوگوں کا ملامت کرنا ایک وقت ختم ہو جائے گا....اور آتش دوزخ کبھی ختم نہ ہوگی...

لیکن بڑے بھائی نے اس دانائی کی بات کو نہ سنا...تو چھوٹے بھائی نے اس سے کہا

اے بدنصیب بھائی! تو اپنے مال اور ارادہ کا مختار ہے جو چاہے کر....

اس کے بعد بڑا بھائی لوٹ گیا اور چھوٹا اپنے لڑکوں اور بیوی کے ساتھ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور سب آپ کے پاس بیٹھے....حتیٰ کہ وہ مجلس وعظ سے فارغ ہو گئے تو یہ شخص آپ کے پاس کھڑا ہوا اور آپ سے سارا قصہ بیان کر کے درخواست کی کہ اس پر اور اس کی اولاد اور اس کی بیوی پر اسلام پیش کریں...

چنانچہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اسلام پیش کیا....اور وہ مسلمان

ہو گئے....

اس کے بعد اس جوان نومسلم نے چاہا کہ اپنے اہل وعیال کو لے کر واپس جائے....

حضرت مالکؒ نے اس سے فرمایا کہ اس وقت تک ٹھہر کہ میں تیرے لیے اپنے شاگردوں سے کچھ جمع کرلوں.... اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں کچھ نہیں چاہتا پھر واپس آیا اور ایک ویران مقام پر پہنچا جہاں اس نے ایک آباد گھر دیکھا اور وہاں ٹھہرا.... جس وقت صبح ہوئی تو اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ بازار جاؤ.... اور کوئی کام تلاش کرو.... تاکہ گزر اوقات ہو....

چنانچہ وہ بازار گیا لیکن کسی نے اس کو مزدوری پر نہ رکھا تو اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا کام کیوں نہ کیا جائے.... چنانچہ وہ دوسرے روز ویران مقام میں داخل ہوا.... اور اس میں مغرب تک نماز پڑھتا رہا پھر وہ خالی ہاتھ اپنے گھر آ گیا...

اس کی بیوی نے پوچھا: کیا تم ہمارے لئے کچھ لائے ہو....

اس نے کہا:-

میں نے آج بادشاہ کا کام کیا ہے لیکن اس نے آج مجھے کچھ نہیں دیا اور کہا ہے کہ کل دوں گا....

چنانچہ وہ سب بھوکے سو گئے.... جب صبح ہوئی تو وہ پھر بازار گیا اس دن بھی کوئی کام نہ ملا.... اس نے وہ دن بھی عبادت میں گزار کر شام کو واپس آ کر بیوی سے کہا کہ بادشاہ نے مجھ سے جمعہ کے دن تک کا وعدہ کیا ہے پھر جب جمعہ کا دن ہوا تو وہ بازار گیا لیکن کوئی کام نہ ملا مجبوراً وہ عبادت میں مصروف ہوا.... جب دن ڈھلا تو اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور عرض کیا:

"یارب لقد اکرمتنی بالاسلام وتوجتنی بتاج الھدی فبحرمۃ ھذا الدین وبحرمۃ ھذا الیوم المبارک ارفع نفقۃ العیال عن قلبی وانا استحی من عیالی واخاف من

تغير حالهم لحداثة عهدهم بالاسلام"

اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے اسلام سے بزرگی بخشی اور مجھے ہدایت کا تاج پہنایا تو اس دین کی عزت اور اس مبارک دن کی حرمت سے بال بچوں کے نفقہ کا غم میرے دل سے دور فرما..... کیونکہ مجھے اپنے اہل وعیال سے شرم آتی ہے اور ان کی حالت بدلنے سے خوف کھاتا ہوں اس لیے کہ ان کے اسلام کا زمانہ جدید ہے....

جب نماز جمعہ کا وقت آیا تو وہ جامع مسجد گیا....ادھر اس وقت اس کے بچوں پر بھوک کا غلبہ تھا۔ایک شخص اس کے گھر پر آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا.... یہ سن کر اس کی بیوی نکلی تو وہ کیا دیکھتی ہے کہ ایک خوبصورت نوجوان ہے جس کے ہاتھ پر سونے کا طباق ہے...اور وہ سونے کے رومال سے ڈھکا ہوا ہے...

اس نوجوان نے عورت سے کہا کہ اس کو لو اور اپنے شوہر سے کہہ دینا کہ یہ تمہاری دو دن کے کام کی مزدوری ہے....اگر تم زیادہ کام کرو گے تو زیادہ مزدوری دیں گے....

چنانچہ اس نے وہ طباق لے لیا اور دیکھا کہ اس میں ایک ہزار اشرفیاں ہیں....اس کے بعد وہ ایک اشرفی لے کر صراف کے پاس گئی یہ صراف نصرانی تھا....جب اس نے اس اشرفی کو تولا تو ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) یا دو مثقال سے زیادہ ہوئی....اس کے بعد جب اس نے اس کے نقش کی طرف نظر کی تو معلوم ہوا کہ یہ آخرت کے ہدیوں میں سے ہے....

یہ دیکھ کر صراف نے عورت سے کہا کہ یہ اشرفی تجھے کہاں سے ملی...اور تم نے اس کو کس جگہ سے لیا ہے؟....عورت نے اس سے سارا قصہ بیان کیا....تو صراف نے اس سے کہا کہ مجھ پر اسلام پیش کرو....

چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا....اس کے بعد صراف نے اس کو ایک ہزار درہم دیئے اور کہا کہ اس کو خرچ کرو....اور جب یہ ختم ہو جائیں تو مجھے اطلاع دو....

اس عورت نے اس سے درہم لیے اور کھانا تیار کیا جب اس کا شوہر مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور خالی ہاتھ اپنے گھر کی واپس کا ارادہ کیا تو اس نے رومال بچھایا اور دو رکعت نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی اور رومال کو مٹی سے بھرلیا اور اپنے دل میں کہا کہ جب مجھ سے بیوی پوچھے گی تو اس سے کہوں گا کہ یہ آٹا ہے اور یہی میرے کام کی مزدوری ہے....

پھر جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اسے فرش سے آراستہ پایا اور کھانے کی خوشبو سونگھی....
اس وقت اس نے رومال دروازہ کے پاس رکھ دیا تا کہ اس کی بیوی کو اس کی خبر نہ ہو....
اس کے بعد اس نے بیوی سے اس بارے میں پوچھا اور جو کچھ گھر میں دیکھا تھا اس کی بھی کیفیت دریافت کی تو بیوی نے پورا قصہ بیان کیا....

اس کے بعد اس نے سجدہ شکر ادا کیا پھر بیوی نے اس سے اس رومال کے بارے میں پوچھا کہ رومال میں کیا لائے ہو؟...

اس نے کہا کہ اس بارے میں مجھ سے نہ پوچھو....اس کے بعد وہ رومال کی طرف گیا اور چاہا کہ جو مٹی اس میں ہے اس کو پھینک دے جب اس کو کھولا تو دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آٹا بن گئی ہے....

چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر سجدہ شکر ادا کیا اور برابر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح قبض کی اور وہ فوت ہو گیا... (حوالہ نوادر قلیوبیؒ)

ہمیں بیت اللہ نے مسلمان بنایا

26....مجھے امریکہ میں ایک جگہ پر بتایا گیا کہ یہاں ایک خاتون ہے جو پہلے یہودی مذہب سے تعلق رکھتی تھی اور اب مسلمان ہو چکی ہے....وہ بڑی پکی مسلمان ہے....اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ وہ بہت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتی ہے....
جب وہ نماز پڑھتی ہے تو اس میں ڈوب ہی جاتی ہے....وہ اہتمام سے وضو کرتی ہے....

پھر وہ تعدیل ارکان کے ساتھ نماز پڑھتی ہے.... حتیٰ کہ مسلمان عورتیں اس کو دیکھ کر شرما جاتی ہیں اور صحیح معنوں میں دیندار بننے کی کوشش کرتی ہیں....

مجھے بتایا گیا کہ وہ کچھ مسائل پوچھنا چاہتی ہے....

میں نے کہا: بہت اچھا.... چنانچہ وہ پردے کے پیچھے بیٹھ کر انگلش میں گفتگو کرنے لگی...وہ مسائل پوچھتی رہی....اس نے تقریباً دو گھنٹے اسلام سے متعلق بڑے اچھے اچھے سوال کیے....واقعی اس کے دل میں علم حاصل کرنے کی طلب تھی.... گفتگو کے دوران میں نے اس سے پوچھا:-

وہ کونسا لمحہ تھا جب آپ کے دل کی دنیا بدلی اور آپ مسلمان بن گئیں؟....

وہ کہنے لگی:-

میرے خاوند کی جدہ میں ملازمت تھی اور میں بھی اس کے ساتھ وہاں رہتی تھی۔اس سے پہلے ہم دونوں امریکہ میں ایک دفتر میں کام کرتے تھے۔دفتر والوں نے کہا کہ ہم نے جدہ میں ایک نیا دفتر کھولا ہے، اگر کوئی وہاں جانا چاہے تو ہم تنخواہ اور سہلیات بھی زیادہ دیں گے اور انہیں ایک اور ملک دیکھنے کا موقع بھی مل جائے گا۔

ہم دونوں میاں بیوی تیار ہو گئے۔ چنانچہ اس طرح ہم جدہ میں پہنچ گئے۔میں یہودی مذہب سے تعلق رکھتی تھی اور وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔وہاں میں کچھ لوگوں کو دیکھتی کہ وہ سفید لباس پہن کر کہیں جا رہے ہوتے تھے،کبھی کاروں میں اور کبھی بسوں میں۔میں حیران ہوتی کہ یہ لوگ کہاں جاتے ہیں۔

چنانچہ میں ان کے بارے میں اپنے خاوند سے پوچھتی۔وہ کہتا کہ یہاں مسلمانوں کا کعبہ ہے یہ وہاں جاتے ہیں۔ایک مرتبہ میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ ہم مسلمانوں کے کعبہ کو جا کر کیوں نہیں دیکھتے۔وہ کہنے لگا کہ وہاں غیر مسلم نہیں جا سکتے تو کم از کم کوشش تو کر سکتے ہیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں موقع دے دے۔

وہ کہنے لگی کہ اگلے دن میں نے مسلمان عورتوں جیسا ایک رومال لیا اور سر پر باندھ لیا

اور میرے خاند نے بھی سر پر ٹوپی کرلی اور ہم بھی اسی راستے پر چل پڑے۔قدرتی بات ہے کہ وہ ایسا وقت تھا کہ جب ٹریفک پولیس والے کھانے کھا رہے تھے۔انہوں نے ایک بندہ چیک کرنے کے لئے کھڑا کیا ہوا تھا۔

ٹریفک زیادہ تھی اور وہ چیک کرنے والا ایک بندہ تھا۔وقت بھی رات کا تھا۔لہٰذا وہ دور سے ہی سب کو جانے کا اشارہ کررہا تھا۔اس طرح ہم بھی اسی ٹریفک میں آگے نکل گئے اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ہم نے لوگوں سے پوچھا کہ مسلمانوں کا کعبہ کہاں ہے؟انہوں نے حرم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ہے۔

چنانچہ ہم حرم میں داخل ہوگئے۔ہم چلتے چلتے جب مطاف میں پہنچے تو ہم نے بیت اللہ شریف پر نظر ڈالی۔ہمیں وہاں اتنی برکتیں،اور اتنی رحمتیں اور اتنے انوارات نظر آئے ہم دونوں کی نگاہیں وہاں ٹکی رہ گئیں۔میں بھی رونے لگی اور میرے خاوند بھی رونے لگا کچھ دیر تک ہم وہاں کھڑے روتے رہے۔

دل کی دنیا بدل چکی تھی۔بالآخر ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں اس جگہ حقیقت ملی ہے اور میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں حقیقت ملی ہے تو وہ دونوں نے کہا کہ ہاں حقیقت ملی ہے۔چنانچہ اسی لمحے ہم دونوں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئے۔ہمیں کسی مسلمان نے نہیں کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ بلکہ ہمیں اللہ کے گھر نے مسلمان بنایا ہے.....سبحان اللہ.....دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کو فقط بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔

باب نمبر 10

اللہ سے دوستی پر غیبی رزق کا تحفہ

میرے عزیزو! جو شخص خالق دنیا سے دوستی لگا لیتا ہے تو اس کے تمام کام اللہ اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ چنانچہ اسلاف کا مشہور مقولہ ہے:

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہ

جو اللہ کا بن جاتا ہے اللہ بھی اس کا بن جاتا ہے۔

جس کو دنیا کا بادشاہ مل گیا پھر اس کو کیا غم؟ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اللہ کی ذات کی خود ہم سے دوستی میں پہل کر رہی ہے اور ہم ہیں کہ نافرمانی سے ہی باز نہیں آتے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

یَاابْنِ ادَم اِنِّی لَکَ محب

اے آدم کے بیٹے میں تجھ سے پیار کرتا ہوں۔

میرے تجھ پر جو احسانات ہیں ان ہی کا خیال کر کے تو مجھ سے محبت کر۔ میرے بھائیو! کبھی آپ نے سنا کہ بادشاہ بھنگی سے دوستی کا کہے، ہم تو فقیر ہیں مگر اتنا بڑا بادشاہ ہمیں دوستی کی دعوت دے رہا ہے مگر ہم گناہوں کی وجہ سے اللہ سے دور ہو گئے ہیں۔

مولیٰ والا دل

میرے دوستو!

وہ گل نہیں جس میں بو نہیں
وہ دل دل نہیں، جس میں تو نہیں

دوستو! جس پھول میں خوشبو نہیں وہ گل کہلانے کے قابل نہیں۔ جس دل میں مولیٰ نہیں وہ دل کہلانے کے قابل نہیں۔ دل تو کفار کے پاس بھی ہے، جانور کے پاس بھی ہے۔ میرے دوستو! جس شخص نے بھی کلمہ پڑھا ہے اس کے دل میں کہیں نہ کہیں اللہ کی محبت موجود ہے، چاہے ظاہری طور پر وہ شخص کتنا ہی بڑا گناہ گار کیوں نہ ہو۔ اسی لئے میرے استاد محترم کا ارشاد ہے:۔

گو موجود ہے ہر دل میں عشق کا دفینہ
ملتا نہیں کبھی یہ بے خون وپسینہ

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں فرمایا کہ ایک تازہ شعر میرے دل میں آیا ہے وہ میں آپ کو سنا دیتا ہوں:

درد دل دے کر اس نے (اللہ نے) مجھ سے ارشاد کیا
ہم اس دل میں رہتے ہیں جس کو برباد کیا

معلوم ہوا کہ اللہ اس دل میں آتے ہیں جو اپنے دل کو توڑتا ہے۔

کوئی مزہ مزہ نہیں کوئی خوشی خوشی نہیں
اے پالنے والے تیری زندگی موت سے کم نہیں

اللہ سے دوستی پر غیبی مددوں کا نزول

1 .... حضرت ابوامامہ باہلیؓ وہ صحابی ہیں جنھیں فرشتوں نے دودھ پلا لیا، جن کو بیعت رضوان کا شرف ملا، جن کو غیبی اشرفیاں تحفہ دی گئی۔ مگر یہ انعام ان کو ملے اللہ سے دوستی پر! قبول اسلام سے پہلے آپ نے بھی بتوں کی عبادت کی جو بت مکھی نہیں اڑا سکتی سالہا سال تک ان کی عبادت کی مگر جب تعلق کی دولت ملی تو اپنا سب کچھ اللہ پر قربان کر دیا۔

آپؓ ہر وقت اللہ کی محبت میں مدہوش رہتے اور کہتے ہم ڈھونڈتے ہیں مولیٰ کو پا کر

رہیں گئے مولیٰ کے تھے اور مولیٰ کے ہیں مولیٰ کے رہیں گئے اور بقول شاعر اللہ کا عاشق تو ہر وقت اللہ کی تلاش میں رہتا ہے،

اپنے ملنے کا کوئی پتہ کوئی نشان
تو بتا دے مجھ کو اے رب جہاں

حضرت ابوامامہ ؓ کو اللہ سے دوستی کا یہ انعام ملا کہ اللہ نے کائنات کو آپ ؓ کی خدمت کا حکم دے دیا کہ میرے اس بندہ کو مصائب سے بچانا اور اس کی غیبی مدد کرنا۔

60 ہزار کے لئے لشکر کے لئے دریا ریت بن گیا

2.....حضرت سعدؓ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت ملی۔ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ اسلم نے خاص طور پر ان کے لئے یہ دعا فرمائی

اَللّٰهُمَّ سَدِّدْ سَهْمَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ

(ان کے تیر کے نشانہ کو درست فرما دے اور ان کی دعا کو قبول فرما)

روشن لکڑی، معجزہ نبی ﷺ

3.....ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں:۔

ایک رات آسمان ابر آلود تھا۔فضا بہت بادوباراں والی تھی۔جب نبی کریم ﷺ نماز عشاء کے لئے نمودار ہوئے تو بادل چمکنے لگا۔آپ کو اس کی چمک میں قتادہ بن نعمانؓ نظر آئے آپ ﷺ نے فرمایا:۔

(ماالسوی یا قتادة؟)......اس موسم میں کیسے چلے آرہے ہو۔"

انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کی رسول ﷺ! میں نے خیال کیا کہ اس متغیر موسم میں اکثر لوگ نماز میں شامل نہیں ہوسکتے اور اس طرح کی مشکلات ۔ برداشت کر کے نماز کی ادائیگی میری محبوب چیز ہے۔آپ نے فرمایا:۔

(فا ذا صلیت فا ثبت حتیٰ أمر بک)

جب نماز سے فراغت مل جائے تو اپنی جگہ پر قائم رہنا حتیٰ کہ میں تیرے پاس سے گزروں۔" چنانچہ نماز کے اختتام پر آپ نے اسے ایک لکڑی عطا کی اور فرمایا:

((خذهذا فسيضي لكاما مك عشر او خلفك عشر افا ذا دخلت البيت وتو اء يت سوادا في زاوية البيت فا ضر به قبل ان تتكلم فا نه الشيطان))

"اس کو پکڑ لو۔ یہ لکڑی تمہارے لئے دس ہاتھ سامنے اور دس ہاتھ پیچھے روشنی کرے گی جب تم گھر پہنچ جاؤ اور گھر کے ایک کونے میں تمہیں ایک سایہ دکھائی دے تو گفتگو کرنے سے پہلے پہلے اس کو یہ لکڑی مار دینا کیونکہ وہ شیطان ہے۔" (حوالہ مجمع الزوائد ۲۔۶۷)

غیبی طور پر اشرفیوں کا تحفہ

4....آپ کی ایک کنیز سے روایت ہے کہ ابو امامہ باہلیؓ صدقے کو اچھا سمجھتے تھے آپ صدقہ کے لئے دینار و درہم اور خورد و نوش کی اشیاء جمع کر لیتے اور جو سائل بھی آتا اُسے دے دیتے۔ ایک دن گھر میں کچھ نہ تھا تو سائل نے آ کر صدا کی۔

آپ نے اسے ایک دینار دیا۔ دوسرے سائل کو بھی ایک دینار دیا۔ تیسرے کو بھی ایک ہی دینار دیا۔ مجھے غصہ آ گیا کیونکہ ہمارے لئے گھر میں کچھ بھی باقی نہ رہا۔ آپ گھر میں ٹاٹ پر سو گئے۔ نماز ظہر کے لئے اذان ہوئی تو میں نے آپ کو بیدار کیا۔ آپ مسجد میں چلے گئے۔ اس وقت روزہ رکھا ہوا تھا۔

میں نے کچھ قرض لیا اور اس سے آپ کے لئے شام کا کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور اسے دسترخوان پر رکھا۔ پھر میں بستر پر لیٹنے کے لئے آگے بڑھی تو وہاں چند دینار رکھے ہوئے دیکھے۔ میں نے دل میں کہا: شاید آپ نے وہ دینار اِن دیناروں کے اعتماد پر صدقہ کر دیئے تھے۔ میں نے انھیں گِنا تو سو دینار تھے جنھیں میں وہیں چھوڑ کر چلی گئی۔

جب نماز عشاء کے لئے حضرت امامہ تشریف لائے تو میں نے جو اہتمام کیا تھا اس کا ملاحظہ کر کے خدا کی حمد وثنا کرنے لگے پھر متبسّم ہو گئے۔ آپ نے کھانا کھالیا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔ آپ کیا لائے ہیں؟

پھر دینار آپ کے سامنے رکھ دیئے۔ آپ نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہی جو آپ یہاں رکھ گئے تھے۔ آپ دینار دیکھ کر خوف کھانے لگے اور فرمایا: ہائے یہ کیا بلا ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے کچھ پتہ نہیں میں نے جو پایا لے آئی اور آپ اسے دیکھ رہے ہیں اس کے بعد بھی آپ خائف وترساں ہی رہے۔ (حوالہ شواہد النبوۃ وحلیۃ الاولیاء)

فرشتوں نے دودھ پلایا

5.... حضرت سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مجھ کو میری قوم میں دعوت اسلام کے لئے بھیجا تو میں اپنی قوم میں ایسے وقت پہنچا کہ وہ لوگ خون کھا رہے تھے۔

ان لوگوں نے کہا آؤ کھاؤ۔ میں نے فرمایا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ اس کے کھانے سے تم کو منع کروں۔ تو ان لوگوں نے میری مسخری ہنسی کی اور مجھ کو جھٹلایا اور اپنے پاس سے مجھے ہٹا دیا۔ اس وقت مجھے بھوک اور پیاس تھی اور سفر کی تھکان بھی تھی میں لیٹ گیا تو نیند آ گئی۔

خواب میں ایک آنے والا میرے پاس آیا اور ایک برتن دودھ سے لبریز مجھے دیا میں وہ برتن لیکر دودھ پیا اور خوب شکم سیر ہو گیا اور اتنی تازگی مجھ میں آئی کہ میرا پیٹ خوب تن گیا۔ اِدھر قوم میں بعض نے بعض سے کہا تمھارے پاس تمہاری قوم کا عزت والا شخص آیا اور تم نے اسے ٹھہرایا بھی نہیں، حالانکہ وہ مسافر ہے، جلد اس کے پاس جاؤ اور اسے کھانا پانی کھلاؤ پلاؤ اور جو اس کی خواہش ہو مہیا کرو۔

پس وہ لوگ میرے پاس کھانا لیکر آئے اور مجھے جگا کر کھانے کو کہا میں نے مجھے اس

کی کچھ خواہش نہیں تو وہ بولے ہم نے تم کو دیکھا ہے، بھوکے پیاسے سفر کر کے آئے ہو۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے کھلا پلا دیا خوب سیر ہو چکا۔ پھر میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھایا تو وہ مسلمان ہو گئے۔ (حوالہ: جامع کرامات اولیاء و کنز العمال ج ۱۶ص ۲۲۲ و مستدرک حاکم ج ۳ص ۶۴۲)

دریا میں گھوڑے دوڑا دیئے

6 .... جنگِ فارس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ دوران سفر راستہ میں دریائے دجلہ کو پار کرنے کی ضرورت پیش آ گئی اور کشتیاں موجود نہیں تھیں۔ ایرنیوں نے محاصرہ میں اپنی جان بچانے کے لئے بہرہ شہر کو چھوڑ کر مدائن میں بھاگے۔ درمیان میں دجلہ حائل تھا۔ بھاگتے ہوئے ایرانیوں نے تمام پُل توڑ دیئے اور کشتیاں بھی ساتھ لے گئے اور مدائن میں قیام پذیر ہو گئے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب دجلہ کے کنارے پہنچے تو نہ تو کوئی پُل باقی تھا کہ اس کے ذریعہ دجلہ کو پار کرتے اور نہ کوئی کشتی ہی موجود تھی۔ آپ نے فوج کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"برادرانِ اسلام! دشمن نے ہر طرف سے مجبور ہو کر دریا کے دامن میں پناہ لی ہے۔ یہ مہم بھی سر کر لو میدان صاف ہے۔"

ان کو دیکھ کر سب کی ہمّت بڑھی۔ اس وقت دریا اپنی طغیانی پر تھا۔ سیلابی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ پانی جوش مار رہا تھا اور سیاہ ہو گیا تھا۔ مسلمان دریا کے کنارے پہنچ کر دشمن کی چالاکی پر متحیّر تھے۔ دوسرے طرف دشمن صف بہ صف مسلمان کے بے بسی پر اندر ہی اندر خوش ہو رہے تھے۔ کسی کی ہمّت نہیں ہوتی تھی کہ پیش قدمی کرے۔

ایک بہادر نے لوگوں کو ڈانٹا کہ ایک بُوند پانی تو ہے اس سے کیا ڈرتے ہو۔

حضرت سعد نے حضرت عاصم ابن عمر ابن الخطاب کو ایک حصّہ کی قیادت سونپ دی تھی اور قعقاع ابن عمرو کو دوسرے حصّہ کی قیادت بخش دی تھی۔ ان تمام بہادر [illegible] اسلام

نے دریا پار کرنے کی ٹھان لی۔ سب نے اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔

ایرانی یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھ رہے تھے اور جب فرط حیرت سے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو یہ کہہ کر چلانے لگے کہ یہ جنوں کا کارنامہ ہے۔

دیواں آمدند، دیواں آمدند، یعنی جنات آگئے، جنات آگئے کے نعرے بلند ہوگئے تھا بھی یہ عجیب و غریب قصہ بقول علامہ ابن کثیر، گھوڑوں کا جسم تک نہ بھیگا۔ جب چلتے چلتے گھوڑے تھک جاتے تھے تو قدرت خداوندی سے پانی میں ٹیلا پیدا ہو جاتا تاکہ وہ اوپر آکر ذرا آرام کرلیں۔

"وكان يوما عظيما وامراً هائلا وخطبا جليلا وخارقا باهراً ومعجزة لرسول الله صلى الله عليه وسلم خلقها الله لاصحابه لم ير مثلها فى تلك البلاد ولا فى بقعة من البقاع"

حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے شانہ بشانہ دریا پار کر رہے تھے اور کہتے جاتے تھے:۔

"حَسْبُنَا اللّٰه وَنِعْمَ الْوَكِيْل وَاللّٰه لَيَنْصُرَنَّ اللّٰه وَلِيَّهٗ وَلَيُظْهِرَنَّ اللّٰه دِيْنَهٗ وَلَيَهْزِ مِنَ اللّٰه عدوهٗ ان لم يكن فى الجيش بغير اوذنوب تغلب الحسنات"

یعنی اللہ تبارک تعالیٰ ضرور اپنے دوستوں کی مدد کرے گا اور اپنے دین کو غالب اور دشمنوں کو شکست دے گا۔ جب تک فوج میں بغاوت و گناہ عام نہ ہوجائے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بھی تائید کلمات کے ساتھ فرماتے جاتے تھے۔ خدا کی قسم! جس طرح خشکی مسلمانوں کے لئے تابع بنادی گئی ہے اسی طرح دریا بھی۔ یہ جس طرح دریا میں چل رہے ہیں اسی شان سے باہر بھی نکلیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(البدایہ والنہایہ ج ص ۶۵) (الفاروق ص ۷۰) (طبری ج ۳ ص ۱۷۳) (فتوح البلدان ص ۲۶۳)

7.....ابوبکر بن حفص بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت سعدؓ بن وقاصؓ کو پانی میں حضرت سلمان فارسی ساتھ لیجا رہے تھے گھوڑے لوگوں کو لے کر پانی پر تیرنے لگے حتیٰ کہ پانی ان کیلئے فرش کی مانند بن گیا تھا اس وقت حضرت سعدؓ ایسے میں کہہ رہے تھے۔

(حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل .والله لينصر ن الله وليه وليظهر ن دينه وليهز من عدوه.ان لم يكن في الجيش بغي اوذنوب تغلب على الحسنات .)

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی سب سے بہتر کارساز ہے۔ بخدا اللہ تعالیٰ اپنے دوست کی مدد کرتا ہے۔اپنے دین کو غالب رکھتا ہے اور اپنے دشمن کو شکست دیتا ہے۔ اگر لشکر میں بغی اور گناہ نہ ہوں تو یہ نیکیوں پر حکمران بن جائیں۔

صحابہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ سلمان فارسیؓ نے حضرت سعدؓ سے کہا: اسلام واقعتاً اسی عظمت کے لائق ہے۔ بخدا اہل اسلام کے لئے سمندر بھی ایسے ہی تابع کر دیئے گئے ہیں جیسے خشکی اور اس خدا کی قسم جس کے قبضے مین سلمان کی جان ہے۔ یہ لشکر جس طرح دریا میں اترا تھا اسی طرح گروہ در گروہ باہر نکل جائے گا

چنانچہ دریا کا چہرہ چھپ گیا اور کنارے سے دریا کا پانی نظر نہ آرہا تھا اہل لشکر خشکی کی نسبت دریا میں زیادہ باتیں کر رہے تھے تا آنکہ وہ باہر نکل گئے۔

حضرت سلمان کہتے ہیں۔ کسی کا کچھ نقصان نہ ہوا اور نہ ہی کوئی پانی میں غرق ہوا۔

سیف نے ابوعمرو وثاب سے اور انہوں نے ابوعثمان نہدی سے روایت کی ہے کہ سب اہل لشکر سلامتی سے نکل گئے۔ البتہ بنی بارق کا ایک آدمی جسے عرقدہ کہتے تھے اپنے سرخ و زرد گھوڑے کی پشت سے پھسل گیا۔

آج بھی وہ منظر میرے سامنے ہے جب اس کا گھوڑا اپنے بال جھٹک رہا تھا اور آدمی پانی پر تیرنے لگا۔ قعقاع بن عمرو نے اپنے گھوڑے کی نگام اس کی طرف پھیری۔

اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کر کنارے پر پہنچا دیا۔

کہتے ہیں پانی میں لشکر کی کوئی چیز نہ گری البتہ ایک آدمی کا پیالہ جس کی رسی پرانی ہوچکی تھی جو ٹوٹ گئی اور اسے پانی بہا لے گیا۔ جو شخص پیالے والے آدمی کے ساتھ دریا پر تیر رہا تھا اس نے اسے عار دلاتے ہوئے کہا قدرت کا فیصلہ پیالے کو آ پہنچا اور وہ ضائع ہوگیا۔ (اب افسوس کس کا؟) اس نے کہا:۔

بخدا مجھے تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام لشکر میں سے میرا پیالہ مجھ سے نہ چھینے گا۔

چنانچہ جب لوگ کنارے پر اترے تو ایک آدمی جو سب سے پہلے دریا میں اترنے والوں میں سے تھا وہی پیالہ ہاتھ میں لئے کھڑا تھا کیونکہ ہواؤں اور پانی کی لہروں نے اسے دھکیلتے ہوئے کنارے پر لا پھینکا تھا۔ جسے اس آدمی نے اپنے نیزے سے پکڑ لیا اور لشکر میں لے آیا۔ چنانچہ پیالے والے نے اسے پہچان کر لے لیا۔

ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی کرامت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی نظم میں یہ شعر لکھا ہے۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

نعرۂ تکبیر سے زلزلہ

جنگ قادسیہ میں فتح حاصل ہوجانے کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الہ تعالیٰ عنہ نے "حمص" پر چڑھائی کی۔ یہ رومیوں کا بہت ہی مضبوط قلعہ تھا۔ بادشاہ روم نے اس شہر کی حفاظت کے لئے ایک بہت ہی زبردست فوج بھیجی تھی، مگر جب پوری فوج نے ایک ساتھ نعرہ مارا، تو اس شہر میں اس زور کا زلزلہ آ گیا کہ تمام عمارتیں ہلنے لگیں۔

پھر دوسری مرتبہ نعرہ مارا تو قلعہ اور شہر کی دیواریں گرنے لگیں اور رومی فوج پر ایسی دہشت سوار ہوگئی کہ وہ ہتھیار بھی نہ اٹھا سکی، بلکہ ایک گراں قدر رقم بطور جزیہ کے دے کر

رومیوں نے مسلمانوں سے صلح کر لی۔ (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۵۹)

چہرہ پیٹھ کی طرف ہو گیا

ایک عورت کی یہ عادت بد تھی کہ وہ ہمیشہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں جھانک جھانک کر آپ کے گھریلو حالات کی جستجو و تلاش کیا کرتی تھی۔ آپ نے بار بار اس کو سمجھایا اور منع کیا، مگر وہ کسی طرح باز نہیں آئی۔

ایک دن نہایت جلال میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل پڑے کہ تیرا چہرہ بگڑ جائے۔ ان لفظوں کا یہ اثر ہوا کہ اس عورت کی گردن گھوم گئی اور اس کا چہرہ پیٹھ کی طرف ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۶ بحوالہ ابن عساکر)

گستاخِ علی رضی اللہ عنہ کا عبرتناک انجام

ایک گستاخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رنج و غم میں ڈوب گئے اور جوش میں آکر یہ دعا کر دی:۔

"یا اللہ! اگر یہ تیرے اولیاء میں سے ایک ولی کو گالیاں دے رہا ہے، تو اس مجلس کے برخاست ہونے سے قبل ہی اس شخص کو اپنا قہر و غضب دکھا دے۔"

آپ کی زبان اقدس سے اس دعا کا نکلنا تھا کہ اس مردود کا گھوڑا بدک گیا اور وہ پتھروں کے ڈھیر میں منہ کے بل گر پڑا اور اس کا سر پاش پاش ہو گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۶ بحوالہ حاکم)

وحشی درندوں پر بھی حکومت

.... حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریشی تھے اللہ کے دین کو پھیلانے

کے لئے مدینہ سے نکلے تو تیونس الجزائر لیبیا سے ہوتے ہوئے ۱۸ اصحابہ کے ساتھ تیونس کے موجود شہر قیروان تک پہنچے....

یہ شہر ۱۴۰۰ سو سال پہلے جنگل تھا جہاں ہزار ہا جانور تھے....

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اس جنگل تک پہنچے تو دعا کی....

”أَيَّتُهَا السِّبَاعُ وَالْحَشَرَاتُ نَحْنُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلُوا عَنَّا فَإِنَّا نَازِلُونَ، فَمَنْ وَجَدْنَاهُ بَعْدُ قَتَلْنَاهُ“

”اے درندو اور کیڑو! ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں.... ہم یہاں بسنا چاہتے ہیں.... لہٰذا تم یہاں سے کوچ کر جاؤ.... اس کے بعد تم میں سے جو کوئی یہاں نظر آئے گا.... ہم اسے قتل کر دیں گے“

”فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْئٌ إِلَّا خَرَجَ هَارِبًا، حَتّٰى إِنَّ السِّبَاعَ تَحْمِلُ أَوْلَادَهَا“

”ان جانوروں میں سے کوئی نہیں بچا جو بھاگ نہ گیا ہو.... یہاں تک کہ درندے اپنے بچوں کو اٹھائے لے جا رہے تھے“

اور مشہور مؤرخ اور جغرافیہ دان علامہ زکریا بن قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۸۲ھ) لکھتے ہیں:-

”فَرَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ عَجَبًا لَمْ يَرَوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَكَانَ السَّبُعُ يَحْمِلُ أَشْبَالَهُ، وَالذِّئْبُ أَجْرَاءَهُ، وَالْحَيَّةُ أَوْلَادَهَا، وَهِيَ خَارِجَةٌ سِرْبًا سِرْبًا، فَحَمَلَ ذٰلِكَ كَثِيرًا مِنَ الْبَرْبَرِ عَلَى الْإِسْلَامِ“

”اس روز لوگوں نے ایسا عجیب نظارہ دیکھا جو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا.... کہ درندہ اپنے بچوں کو اٹھائے لے جا رہا ہے، بھیڑیا اپنے

بچوں کو.... اور سانپ اپنے بچوں کو، یہ سب ٹولیوں کی شکل میں نکلے جارہے تھے.... یہ منظر دیکھ کر بہت سے بربری مسلمان ہو گئے....''

اس کے بعد عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جنگل کاٹ کر یہاں شہر قیروان آباد کیا.... وہاں جامع مسجد بنائی.... اور اسے شمالی افریقہ میں اپنا مستقر قرار دیا.... تاریخ کامل میں لکھا ہے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیروان کی طرف روانگی سے پہلے اپنے بیٹوں سے کہا:

''اِنِّیْ قَدْ بِعْتُ نَفْسِیْ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ، فَلَاأَزَالُ أُجَاھِدُ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ''

''میں اپنی جان اللہ تعالیٰ کو فروخت کر چکا ہوں.... لہٰذا اب (مرتے دم تک) اللہ کا انکار کرنے والوں سے جہاد کرتا رہوں گا....''

اس کے بعد انہیں وصیتیں فرمائیں.... اور روانہ ہو گئے.... اسی زمانے میں انہوں نے الجزائر کے متعدد علاقے تلمسان وغیرہ فتح کیے.... یہاں تک کہ مراکش میں داخل ہو کر اس کے بہت سے علاقوں میں اسلام کا پرچم لہرایا.... اور بالآخر اسفی کے مقام پر جو افریقہ کا انتہائی مغربی ساحل ہے، بحر ظلمات (اٹلانٹک) نظر آنے لگا.... اس عظیم سمندر پر پہنچ کر ہی حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ تاریخی جملہ کہا کہ:

''یَارَبِّ لَوْلَا ھٰذَاالْبَحْرُ لَمَضَیْتُ فِی الْبِلَادِ مُجَاھِدًا فِیْ سَبِیْلِکَ''

''پروردگار! اگر یہ سمندر حائل نہ ہوتا تو میں آپ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا اپنا سفر جاری رکھتا۔''

''اَللّٰھُمَّ اَشْھِدْ اَنِّیْ قَدْ بَلَّغْتُ الْمَجْھُوْدَ، وَلَوْلَا ھٰذَاالْبَحْرَ لَمَضَیْتُ فِی الْبِلَادِ أُقَاتِلُ مَنْ کَفَرَ بِکَ، حَتّٰی لَایُعْبَدُ أَحَدٌ دُوْنَکَ''

"یا اللہ! گواہ رہیئے کہ میں نے اپنی کوشش کی انتہا کردی ہے....اور اگر یہ سمندر بیچ میں نہ آگیا ہوتا تو جو لوگ آپ کی توحید کا انکار کرتے ہیں میں ان سے لڑتا ہوا اور آگے جاتا.... یہاں تک کہ آپ کے سوا روئے زمین پر کسی کی عبادت نہ کی جاتی...."

اس کے بعد آپ نے اپنے گھوڑے کے اگلے پاؤں اٹلانٹک کی موجوں میں ڈالے اپنے ساتھیوں کو بلایا....اور ان سے کہا کہ ہاتھ اٹھاؤ، ساتھیوں نے ہاتھ اٹھا دیئے.... تو عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اثر انگیز دعا فرمائی....

"اللهم إني لم اخرج بطراء ولا أشرا، وإنک تعلم انما نطلب السبب الذی طلبه عبدک ذو القرنين، وهو أن تعبد، ولا يشرک بک شيئی، اللهم إنا مدافعون عن دين الإسلام، فكن لنا، ولا تكن علينا ياذاالجلال والاكرام"

یا اللہ! میں غرور و تکبر کے جذبے سے نہیں نکلا....اور تو جانتا ہے کہ ہم اسی "سبب" کی تلاش میں ہیں جس کی آپ کے بندے ذوالقرنین نے جستجو کی تھی....اور وہ یہ کہ بس دنیا میں تیری عبادت ہو....اور تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے....

اے اللہ! ہم دین اسلام کا دفاع کرنے والے ہیں.... تو ہمارا ہو جا....اور ہمارے خلاف نہ ہو.... یا ذاالجلال والاکرام....

اٹلانٹک کے کنارے سے حضرت عقبہ قیروان جانے کے لئے واپس ہوئے.... راستہ میں ایک جگہ ایسی آئی جہاں پانی کا دور دور نشان نہ تھا....سارا لشکر پیاس سے بیتاب تھا....حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو رکعتیں پڑھ کر دعا کی....دعا سے فارغ ہوئے تھے کہ ان کے گھوڑے نے اپنے کھروں سے زمین کھودنی شروع کی....دیکھا تو

ایک پتھر نظر آیا.... اس پتھر سے پانی پھوٹ نکلا....

ہزار چشمہ ترے سنگ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضرب کلیم پیدا کر

یہاں سے آگے بڑھ کر حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سوچ کر کہ راستہ بے خطر ہے.... اپنے لشکر کے بیشتر حصے کو جلد قیروان پہنچنے کے لئے آگے بھیج دیا.... اور خود چند سو سواروں کے ساتھ راستے کے ایک قلعے تہوذا پر یلغار کے لئے روانہ ہوگئے.... خیال تھا کہ یہ مختصر نفری اس قلعے کو فتح کرنے کے لئے کافی ہوگی....

لیکن قلعہ والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور اس پر ستم یہ ہوا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں کسیلہ نامی ایک بربری شخص جو بظاہر مسلمان ہوگیا تھا.... حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دشمن تھا.... وہ دشمن سے مل گیا.... اور لشکر کے راز دشمن پر ظاہر کردیئے.... جس کے نتیجے میں مسلمان چاروں طرف سے گھر گئے....

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر اپنے ایک ساتھی ابوالمہاجر کو، جو قید میں تھے.... رہا کر کے ان سے کہا:-

"تم دوسرے مسلمانوں سے جا ملو.... اور ان کی قیادت کرو، کیونکہ میں شہادت کے لئے اس سے بہتر موقع کوئی اور نہیں سمجھتا...."

لیکن ابوالمہاجر نے کہا کہ "مجھے بھی شہادت کی تمنا ہے" اور یہ دونوں اپنے ساتھیوں سمیت دشمنوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے.... رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ....

(کامل ابن اثیر: ص ۴۳، ج ۴)

چنانچہ عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار الجزائر میں جنوب کی طرف کافی اندر واقع ہے....

حضرت عقبہ بن نافع فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت بھی بہت ہی حیرت انگیز اور عبرت خیز ہے کہ افریقہ کے جہادوں میں ایک مرتبہ ان کا لشکر ایک ایسے مقام پر پہنچ

گیا.... جہاں دور دور تک پانی نایاب تھا....

جب اسلامی لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا اور تمام لوگ تشنگی سے مضطرب ہو کر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے، تو حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی.... ابھی آپ کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ آپ کے گھوڑے نے اپنے کھر سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا....

آپ نے اٹھ کر دیکھا، تو مٹی ہٹ چکی تھی اور ایک پتھر نظر آ رہا تھا.... آپ نے جیسے ہی اس پتھر کو ہٹایا تو ایک دم اس کے نیچے سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا اور اس قدر پانی بہنے لگا کہ سارا لشکر سیراب ہو گیا اور تمام جانوروں نے بھی پیٹ بھر کر پانی پیا اور لشکر کے تمام سپاہیوں نے اپنی اپنی مشکوں کو بھی بھر لیا اور اس چشمہ کو بہتا ہوا چھوڑ کر لشکر آگے روانہ ہو گیا.... (معجم البلدان تذکرہ قیروان)

تصویر نے خزانہ بتایا

9.... حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مجاہد صحابی تھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو مدائن کا گورنر مقرر کیا تھا....

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو مدائن کا گورنر مقرر فرما دیا.... یہ ایک دن کسریٰ کے محل میں بیٹھے ہوئے تھے تو دیکھا کہ محل میں ایک ایسی تصویر ہے جو انگلی سے ایک مقام کی طرف اشارہ کر رہی ہے.... چنانچہ آپ نے اس مقام کو کھودنے کا حکم دیا تو وہاں سے ایک بہت بڑا خزانہ نکلا جو وہاں مدفون تھا....

آپ نے مدینہ منورہ بارگاہ خلافت میں اس کی اطلاع دے کر یہ دریافت فرمایا کہ اس خزانہ کو مسلمانوں نے جنگ کر کے حاصل نہیں کیا ہے، بلکہ میں نے اس کو تنہا برآمد کیا ہے، تو میں اس رقم کو کیا کروں؟....

حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ چونکہ تم مسلمانوں

کے امیر ہو.... اس لئے اس رقم کو مسلمانوں پر تقسیم کر دو....

(رواہ الخطیب کذا فی الکنز ج ۳ ص ۳۰۵)

فرشتوں کا حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دینے کا واقعہ

10 .... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا....

جب کہ لوگ شکست خوردہ حالت کا شکار ہو کر نبی علیہ السلام سے پیچھے ہٹتے جا رہے تھے حتیٰ کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پہاڑ تک پہنچ گئے جو مدینے کی طرف تھا.... لیکن پھر تمام کے تمام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹ آئے....

ادھر حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابوسفیان بن حرب سے ٹکراؤ ہو گیا.... جب ابوسفیان پر حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاوی ہونے لگے تو شداد بن روس کی نظر پڑ گئی اس نے حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رخ کیا اور پیچھے سے حملہ آور ہو کر اپنی تلوار سے انہیں شہید کر دیا اگر چند لمحے کی مہلت مل جاتی تو حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوسفیان کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہوتے.... جنگ کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((إِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ))

''تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں''

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ان کی بیوی سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگی:-

حنظلہ نے جب جہاد کے منادی کو سنا تو اس وقت جنبی تھا۔ اور نداء جہاد پر انہوں نے اسی حالت جنابت میں لبیک کہہ دیا اور اسلحہ اٹھا کر نکل کھڑے ہوئے....

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فذالک قد غسلته الملائكة))

''اس وجہ سے فرشتے انہیں غسل دے رہے تھے....'' (حوالہ: بخاری شریف)

دیگر: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ ہلکی کوئی میت ہم نے نہیں اٹھائی....

ارشاد فرمایا: حضرت سعد کی نعش تم پر کیوں نہ ہلکی ہوتی کہ ان کے جنازہ میں اتنے فرشتے شریک تھے جو اس سے پہلے زمین پر نہ آئے تھے اور وہی سعد کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے....

عجیب انتقام اپنے قاتل سے

11.... کتاب النصائح میں یہ واقعہ بھی ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک باندی تھی اس نے ایک دن آپ سے پوچھا کہ آپ کس جنس سے ہیں.... آپ نے جواب دیا کہ تیری طرح ایک انسان ہوں.... اس نے کہا:۔

مجھ کو تو آپ انسان معلوم نہیں ہوتے.... کیونکہ میں نے آپ کو چالیس دن تک برابر زہر کھلایا.... مگر آپ کا بال تک بیکار نہ ہوا....

آپ نے فرمایا:۔

کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں ان کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور میں تو اسم اعظم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں....

باندی نے پوچھا کہ وہ اسم اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

''اس کے بعد آپ نے باندی سے پوچھا کہ تو نے کس وجہ سے زہر کھلایا۔''

اس نے جواب دیا کہ مجھے آپ سے بغض تھا....

یہ جواب سن کر آپ نے فرمایا کہ تو لوجہ اللہ آزاد ہے اور جو کچھ تو نے میرے ساتھ بدسلوکی کی وہ بھی تجھے معاف ہے....

سعد کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا

12 .... حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ کی محنت سے اسلام لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبیلہ بنو اشہل میں تبلیغ کے لئے بھیجا اور ان کو ایک کرامت کی دعا دی، اس دعا کی برکت سے مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاٹھی کا اوپری حصہ ہزار والٹ کے بلب سے زیادہ روشن ہو گیا....

پھر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی دعوت پر سعد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ اور جہاد کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دے دیا....

جنازہ میں ستر ہزار فرشتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت سے عرش الٰہی ہل گیا اور ستر ہزار فرشتے ان کے جنازہ میں شریک ہوئے.... (زرقانی ج ۲ ص ۱۴۳ و حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۸)

مٹی مشک بن گئی

محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی مٹی ہاتھ میں لی تو اس میں سے مشک کی خوشبو آنے لگی اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان کی قبر کھودی گئی تو اس میں سے خوشبو آنے لگی.... جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے سبحان اللہ،

سبحان اللہ فرمایا....اور مسرت کے آثار آپ کے رخسار انور پر نمودار ہو گئے....

(زرقانی ج ۲ص ۱۴۳ و حجۃ اللہ ج ۲ص ۸۶۸ بحوالہ ابن سعد)

فرشتوں سے خیمہ بھر گیا

حضرت سلمہ بن اسلم بن حریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے، تو وہاں کوئی بھی آدمی موجود نہ تھا، مگر پھر بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبے لمبے قدم رکھ کر پھلانگتے ہوئے خیمہ میں تشریف لے گئے اور ان کی لاش کے پاس تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر تشریف لائے....

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ خیمہ میں لمبے لمبے قدم کے ساتھ پھلانگتے ہوئے داخل ہوئے....حالانکہ خیمہ میں کوئی شخص بھی موجود نہ تھا....

آپ نے ارشاد فرمایا کہ خیمہ میں اس قدر فرشتوں کا ہجوم تھا کہ وہاں قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی....اس لئے میں نے فرشتوں کے بازوؤں کو بچا بچا کر قدم رکھا....

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ص ۸۶۸ بحوالہ ابن سعد)

فرشتوں کا جنازہ اٹھانا

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافق کہنے لگے کہ کتنا ہلکا جنازہ ہے اور وہ یہ بات اس لئے کہہ رہے تھے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو قریظہ کے خلاف سخت فیصلہ کیا تھا....

جب نبی اکرم ﷺ کو منافقوں کے اس طعن کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إن الملائكة كانت تحمله))

''یقیناً فرشتوں نے سعد رضی اللہ عنہ کی میت اور چارپائی کو اٹھا رکھا تھا....''

عرش باری تعالیٰ کی حرکت

سعد بن معاذ ﷛ وہ جلیل القدر ہستی تھے کہ جن کے بارے میں ابوزبیر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ ﷛ کو نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث شریف سنی:

(وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)

''سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے تھا اور سعد کی موت کی وجہ سے رحمان کا عرش ہلنے لگا....''

اللہ کے دوست کا حکم ہر چیز مانتی ہے! واقعہ

13 .... حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً ۴۰ سال مذہب نصرانیت پر رہے ۴۰ سال اللہ کو چھوڑ کر اللہ کے غیر کی عبادت کرتے رہے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبول اسلام کی توفیق بھی آخیر میں یعنی ۹ھ میں غزوہ تبوک کے موقع پر ہوئی....

مگر قربان جائیں تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ اسلام قبول کرنے پر آپ نے گزشتہ خطاؤں کا ایسا ازالہ کثرت عبات سے کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی عبادت گزار تھے.... ایک ہی رات میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک ہی آیت کو رات بھر صبح تک نماز میں بار بار پڑھتے رہتے....

حضرت محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک رات سوتے رہ گئے اور نماز تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکے، تو انہوں نے اپنی اس کوتاہی کا کفارہ اس طرح ادا کیا کہ مکمل ایک سال تک رات بھی نہیں سوئے پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے.... پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ملک شام میں چلے گئے اور آخیر عمر تک ملک شام ہی میں رہے....

مسجد نبوی میں سب سے پہلے انہوں نے قندیل جلائی.... (حوالہ اسد الغابہ۔ ۱/۲۱۵)

آگ آپ کے حکم پر بجھ گئی

14 ....آپ ؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ مدینہ منورہ میں گرمی کے موسم میں آگ لگ گئی....آپ ؓ کے پاس حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق ؓ آئے اور کہا: اٹھیئے! اس آگ کے پاس چلئے....

حضرت تمیم ؓ نے کہا: اے امیر المؤمنین ؓ! میری کیا حیثیت ہے؟....

حضرت عمر ؓ نے زیادہ اصرار کیا تو آپ ؓ اٹھ کر آگ کی طرف چل دیئے....

راوی کہتا ہے:-

میں بھی آپ ؓ کے پیچھے پیچھے ہولیا....میں نے حضرت تمیم ؓ کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے جاتے تھے اور آگ آگے آگے دوڑتی جاتی تھی یہاں تک کہ آگ ایک غار میں جا پہنچی....اور یہ خود بھی آگ کو چادر سے دفع کرتے ہوئے غار میں گھستے چلے گئے....

جب یہ آگ کو بجھا کر حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے....تو آپ نے فرمایا کہ اے تمیم داری ؓ! اسی دن کے لئے ہم نے تم کو چھپا رکھا تھا....

(حوالہ شواہد النبوۃ، وحجۃ اللہ ج ۲، دلائل النبوۃ)

تمیم داری ؓ کے اسلام لانے کا پراسرار واقعہ

حضرت تمیم داری ؓ فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے اس وقت میں شام میں تھا میں اپنی کسی ضرورت سے سفر میں نکلا تو مجھے راستہ میں رات آگئی....

میں نے کہا میں آج رات اس وادی کے بڑے سردار (جن) کی پناہ میں ہوں (زمانہ جاہلیت میں عربوں کا خیال تھا کہ ہر جنگل اور ہر وادی پر کسی جن کی حکومت ہوتی

ہے) جب میں بستر پر لیٹا تو ایک منادی نے آواز لگائی....وہ مجھے نظر نہیں آ رہا تھا....

اس نے کہا:-

تم اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ جنات اللہ کے مقابلہ میں کسی کو پناہ نہیں دے سکتے....

میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم کیا کہہ رہے ہو؟....

اس نے کہا:-

ان پڑھوں میں اللہ کی طرف سے آنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو چکے ہیں....ہم نے (مکہ میں) ''حجون'' مقام پر ان کے پیچھے نماز پڑھی ہے....اور ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور ہم نے ان کا اتباع اختیار کر لیا ہے.... اور اب جنات کے تمام مکر وفریب ختم ہو گئے ہیں....اب (وہ آسمان پر جانا چاہتے ہیں تو) ان کو ستارے مارے جاتے ہیں... ''تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جو رب العالمین کے رسول ہیں اور مسلمان ہو جاؤ....''

حضرت تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں صبح کو دیرایوب بستی میں گیا اور وہاں ایک پادری کو سارا قصہ سنا کر اس سے اس کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا جنات نے تم سے سچ کہا ہے....وہ نبی حرم (مکہ) میں ظاہر ہوں گے اور ہجرت کر کے حرم (مدینہ) جائیں گے....وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے بہتر ہیں کوئی اور تم سے پہلے ان تک نہ پہنچ جائے....اس لئے جلدی جاؤ....

حضرت تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ہمت کر کے چل پڑا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا.... (اخرجہ ابونعیم کذا فی البدایہ ۲/۳۵۰)

غیبی مدد کا عینی مشاہدہ

15.... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوہ حنین کے دن ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور لوگ لڑ رہے تھے۔

میری آسمان پر اچانک نظر پڑی تو مجھے ایک کالی چادر آسمان سے اترتی ہوئی نظر آئی.... جو ہمارے اور کافروں کے درمیان آ کر گر پڑی.... وہ چیونٹیاں تھیں جو بکھر گئیں اور ساری وادی میں پھیل گئیں اس کے بعد کافروں کو ایک دم شکست ہوگئی.... ہمیں ان چیونٹیوں کے فرشتے ہونے میں کوئی شک نہیں تھا۔ (اخرجہ ابن اسحٰق رواہ البیہقی من طریقہ کذا فی البدایہ ۴/۳۳۴)

کپڑے کی فروخت میں برکت

16.... مروی ہے کہ ابو عبداللہ دیلمی نے اپنی بیٹی کی شادی کی انہیں جہیز کے لئے پیسوں کی ضرورت ہوئی.... آپ کے پاس کپڑا تھا.... جسے لے کر آپ نکلتے تو وہ ایک دینار کا بک جایا کرتا.... چنانچہ اب بھی کپڑا لے کر نکلے، تو دلال نے کہا کہ یہ تو ایک دینار سے زیادہ قیمت کا ہے.... گاہک اس کی قیمت بڑھاتے گئے کہ اس کی قیمت ایک سو دینار تک پہنچ گئی جسے بیچ کر آپ نے بیٹی کا جہیز تیار کیا.... (حوالہ رسالہ القشیریہ)

حیات طیبہ کا دنیا میں مشاہدہ

17.... احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے استاد ابو یعقوب سوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتلایا کہ میں نے ایک مرید کو غسل دیا.... تو اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا.... حالانکہ وہ تختہ پر پڑا تھا....

میں نے کہا: بیٹا! میرا ہاتھ چھوڑ دے.... میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں ہے، یہ موت تو ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہونے کا نام ہے.... اس پر اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا....

حضرت کی کرامت! زمین سمٹ گئی

18 .... محمد بن منصور الطوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ میں ابو محفوظ کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس تھا.... تو انہوں نے میرے حق میں دعا کی اور جب دوسرے دن پھر ان کے پاس آیا، تو ان کے چہرے پر نشان تھا....

ایک شخص نے دریافت کیا کہ اے ابو محفوظ! ہم کل آپ کے پاس تھے.... اس وقت یہ نشان آپ کے چہرے پر نہ تھا.... اس کی کیا وجہ ہے؟

انہوں نے فرمایا: اپنے مطلب کی بات کرو، یعنی اس سوال کو چھوڑ دو، تمہارا اس سے کوئی مطلب نہیں....

اس شخص نے کہا: آپ کو آپ کے معبود کی قسم! ضرور بتلائیں!....

اس پر انہوں نے فرمایا:-

کل میں نے یہاں نماز پڑھی اور مجھے خواہش ہوئی کہ خانہ کعبہ کا طواف کروں، لہٰذا مکہ چلا گیا اور وہاں کعبہ کا طواف کیا.... پھر میں زمزم کی طرف گیا کہ اس کا پانی پیوں، دروازہ پر پاؤں پھسل گیا اور چہرے پر زخم آ گیا ہے.... (حوالہ ایضاً)

دس ہزار فرشتوں سے حفاظت

19 .... ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ایک بار میں مکہ جا رہا تھا کہ راستہ میں رات کے وقت ایک ویرانے میں چلا گیا.... دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑا شیر تھا، میں ڈر گیا.... تو غیب سے آواز آئی.... ثابت قدم رہو، تمہارے گرد ستر ہزار فرشتے تمہاری حفاظت کے لئے موجود ہیں.... (حوالہ ایضاً)

غیب سے رزق کا انتظام

20.... حضرت ابوالعباس حرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے بھائی کو مکہ معظمہ میں چھوڑ کر مصر آیا.... پھر اس کے بعد انہوں نے میرے پاس آ کر سلام کیا.... میں انہیں دیکھ کر مسرور ہوا.... انہوں نے کہا: بھائی! مجھے بھوک لگ رہی ہے....

میں نے کہا:-

میرے پاس تو کچھ ہے نہیں.... اور حال یہ ہے کہ نہ میں کوئی محنت مزدوری کرتا ہوں اور نہ ہی کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہوں....

ابھی میں یہ بات پوری نہ کر پایا تھا کہ مکان کے دریچے سے ایک پرندہ اندر داخل ہوا اور ایک سونے کا سکہ میری گود میں گرا کر چلا گیا.... میں نے اس سے ان کے لئے کھانا خرید کر کھلایا.... (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) (حوالہ روض الریاحین: ص ۳۱۴)

مجاہد کی امانت اللہ کی حفاظت

21.... حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان جلوہ فرماتے تھے کہ اچانک ہمارے قریب سے ایک شخص گزرا جس نے اپنے بچے کو کندھوں پر بٹھا رکھا تھا.... حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب ان باپ بیٹے کو دیکھا تو فرمایا:-

"جتنی مشابہت ان دونوں میں پائی جا رہی ہے میں نے آج تک ایسی مشابہت اور کسی میں نہیں دیکھی...."

یہ سن کر اس شخص نے عرض کی: "اے امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے اس بچے کا واقعہ بہت عجیب وغریب ہے، اس کی ماں کے فوت ہونے کے بعد اس کی ولادت ہوئی ہے...."

یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''پورا واقعہ بیان کرو....''
وہ شخص عرض کرنے لگا:-

''اے امیر المؤمنین ﷺ! میں جہاد کے لئے جانے لگا تو اس کی والدہ حاملہ تھی.... میں نے جاتے وقت دعا کی: ''اے اللہ عزوجل! میری زوجہ کے پیٹ میں جو حمل ہے میں اسے تیرے حوالے کرتا ہوں....تو ہی اس کی حفاظت فرمانا....''

یہ دعا کر کے میں جہاد کے لئے روانہ ہوگیا جب میں واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ میری زوجہ کا انتقال ہوگیا ہے، مجھے بہت افسوس ہوا....ایک رات میں نے اپنے چچازاد بھائی سے کہا: ''مجھے میری بیوی کی قبر پر لے چلو....'' چنانچہ ہم جنت البقیع میں پہنچے اور اس نے میری بیوی کی قبر کی نشاندہی کی.... جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ قبر سے روشنی کی کرنیں باہر آرہی ہیں....

میں نے اپنے چچازاد بھائی سے کہا: ''یہ روشنی کیسی ہے؟''

اس نے جواب دیا: ''اس قبر سے ہر رات اسی طرح روشنی ظاہر ہوتی ہے....نہ جانے اس میں کیا راز ہے؟'' جب میں نے یہ سنا تو ارادہ کیا کہ میں ضرور اس قبر کو کھود کر دیکھوں گا....'' چنانچہ میں نے پھاوڑا منگوایا ابھی قبر کھودنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ قبر خود بخود کھل گئی....جب میں قبر اترا تو کسی ندا دینے والے نے ندا دی:-

''تو نے جو امانت اللہ عزوجل کے پاس رکھی تھی وہ تجھے واپس کی جاتی ہے....جا اپنے بچے کو لے جا....اگر تو اس کی ماں کو بھی اللہ عزوجل کے سپرد کر جاتا تو اسے بھی صحیح وسلامت پاتا....''

پس میں نے اپنے بچے کو اٹھایا اور قبر سے باہر نکالا جیسے ہی میں قبر سے باہر نکلا قبر پہلے کی طرح دوبارہ بند ہوگئی....

(حوالہ عیون الحکایات: مصنف ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ذکر کی برکت سے قرض کی ادائیگی

22....روض الافکار میں ہے کہ حضرت فضیل ابن فضالہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قرض کے زیر بار ہوا تو بڑی دل سوزی کے ساتھ ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا....

"یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِحُرْمَۃِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اِقْرِضْ عَنِّیْ دَیْنِیْ"

کیا دیکھتا خواب میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کب تک تو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کا ذکر کر کے روتا رہے گا....فلاں مقام پر جاؤ اور قرض کے مطابق وہاں سے مال لے لو....

چنانچہ حسب ندا وہاں پہنچا اور وہاں سے قرض کے مطابق مال اٹھالیا....

نیز بیان کرتے ہیں کہ میرے رفقاء میں سے ایک ساتھی نے مجھے یہ کلمات یاد کرائے اور روزانہ وظیفہ کرتا رہا....

"یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَعْطِنِیْ صِحَّۃً فِیْ تَقْوٰی وَطُوْلَ عُمُرٍ فِیْ حُسْنِ عَمَلٍ وَسِعَۃَ رِزْقٍ وَلَاتُعَذِّبْنِیْ عَلَیْمِ"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ تینوں نعمتیں عطا فرمادیں.... (حوالہ روض الافکار)

متقی کے لئے غیبی تیمارداری

23.... ایک صالح فرماتے ہیں....میں شب میں تنہا نکلا.... بیمار تھا، زوردار بخار چڑھا ہوا تھا....شدت کی پیاس اور بھوک لگی تھی.... تکلیف زیادہ ہوگئی تو راستہ سے ہٹ کر مقل (گوگل) کے ایک پیڑ تلے جالیٹا....میں زندگی سے مایوس ہوگیا تھا....

تھوڑی دیر بعد ایک شخص آئے ان کے ہاتھ میں چار روٹیاں تھیں....دو کے اوپر ایک

بھنا ہوا مرغ تھا اور دو پر حلوہ رکھا ہوا تھا اور میرے بالیں پر ایک برتن تھا جسے لے کر دریا سے پانی بھر لائے.... پانی شہد سے میٹھا اور برف سے زیادہ سرد تھا.... میں کھا پی کر آسودہ ہوا تو میرا ابخار ختم تھا.... وہ تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لو تمہارے ساتھی آپہونچے.... مجھے اور بھی کام ہیں....

میں نے منہ پھیر کر راستے کی طرف دیکھا تو بیسیوں اونٹ چلے آرہے تھے.... میں ان کے ساتھ شامل ہو گیا.... اور وہ غائب ہو گئے.... (رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا بہ آمین)

(حوالہ روض الریاحین ص ۳۹۸۔۳۹۹)

ہیضہ کے مریض کی ڈوبنے سے حفاظت

24.... ایک بزرگ فرماتے ہیں میں بحری سفر میں تھا.... میرے ساتھ ایک مسافر کو جہاز ہی پر ہیضہ کی شکایت ہو گئی.... وہ شخص رات میں میرے ہاتھ کے سہارے اٹھا اور میں نے جہاز کے اس حصہ میں اسے بٹھایا جہاں لوگ رفع حاجت کے لئے جاتے تھے.... وہ حصہ بالکل لب کشتی تھا.... اسی دوران ایک زوردار موج آئی اور جہاز کا وہ حصہ اس زور سے اچھلا کہ بیچارہ سمندر میں چلا گیا.... یہ صرف میں دیکھ رہا تھا، سب لوگ سو رہے تھے، ناچار میں لوٹ آیا....

صبح فجر کی نماز کے وقت میں نے اس شخص کو اپنے پہلو پایا.... میں نے اس سے قصہ پوچھا.... اس نے بتایا کہ میں سمندر میں گرا تو ابھی اندر تک نہیں پہونچا تھا کہ ایک بڑا پرندہ آیا اور اس نے میری ٹانگوں کے درمیان اپنی گردن ڈال کر مجھے باہر نکالا.... پھر جہاز کو دیکھا تو یہ دور نکل چکا تھا.... وہ مجھے لے کر اڑا اور لا کر عرشے پر اتار دیا.... اور میرے کان کے پاس چونچ لگا کر عربی میں کہا:

"کان ذلک فی الکتب مسطورا"

یہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا تھا....

محبت الٰہی کا نتیجہ

25 ....ایک پارسابی بی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرید تھی.... اس عورت عورت کا چھوٹا سا بچہ قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کسی استاد کی خدمت میں جاتا تھا....ایک دن استاد نے کسی بچہ کو کسی کام کے لئے دریائے دجلہ پر بھیجا....وہ بچہ جو پانی میں اترا ڈوب گیا....بچے کے استاد ڈر کے مارے حضرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری سرگذشت آپ کو کہہ سنائی....

وہاں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف رکھتے تھے....فرمایا کہ اچھا چلو چلیں بچے کی ماں کو صبر دلائیں....سب کے سب بچے کی ماں کے پاس آئے اور معتوں میں صبر کی ہدایت کرنے لگے....

وہ بی بی پارسا حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ آج خیر تو ہے....خلاف عادت یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے....پھر تو سری علیہ الرحمۃ کو کہنا ہی پڑا....فرمایا کہ آج قضا عند اللہ تمہارا بچہ دریا میں ڈوب گیا....اس لئے تمہیں صبر کرنا پڑے گا....

اس بی بی نے کہا: یا حضرت ایسا واقعہ نہیں ہوا....اچھا مجھے لے چلو....ذرا وہ جگہ میں دیکھ لوں کہ جہاں میرا بچہ ڈوبا ہے۔

سب لوگ اس عورت کو ساتھ لے گئے اور جس جگہ وہ ڈوب گیا تھا وہاں لے جا کر کھڑا کیا اور اشارے سے بتایا کہ وہاں تمہارا بچہ غرق ہوا ہے....اس بی بی نے محبت کے جوش میں آ کر اپنے بچہ کا نام لے کر پکارا بچے نے پانی کے تہ میں سے ماں کو جواب دیا.... وہ عورت جھٹ پٹ پانی کے اندر کود پڑی اور خدا کے فضل سے بچہ کو زندہ سلامت باہر نکال لائی....

حضرت سری علیہ الرحمۃ نے حیرت سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا ظاہر میں دیکھا اور باطن میں پوچھا کہ یہ کیا بات ہے فرمایا: ''ھذا من

صدقھا مع اللہ'' یہ اس بی بی کی محبت الٰہی کا نتیجہ ہے....

''فاذکرونی اذکرکم''

تم میری الفت محبت کو اپنے دل میں زندہ سلامت رکھو میں تمہارے

پیار ومحبت کی شئے کو دریا کی تہہ میں زندہ سلامت رکھونگا....

وحشی جانور کے ذریعہ سے وحشت سے نجات

26 ....روض الریاحین شیخ ابی حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے سفر حج کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن راستہ چلتے چلتے بے خیالی میں کنویں میں گر گیا....لق دق میدان کا موقعہ آدم آدم زاد، کوئی آس نہ پاس....الٰہی کیا کیجئے؟ جی نے کہا غل مچاؤ کوئی نہ کوئی اللہ کا بندہ مدد کو آن پہنچے گا....

''فقلت لا واللہ لا استغیث''

میں نے کہا: یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا....بندے اس کے کہلائیں....اڑی مشکل میں غیر کو بلائیں سچ ہے جب پڑے مشکل خدا ہی کو پکار....

استنے میں دو شخصوں نے کنویں کے سر پر آ کر یہ مشورہ کیا کہ دیکھو کنواں کیسی بری جگہ راستہ میں ہے....ایسا نہ ہو کہ کوئی بے چارہ مسافر انجان اس میں گر پڑے....لاؤ اسے بند کردیں....یہ کہہ کر وہ کچھ دیر غائب رہے اور تھوڑی دیر میں بڑے لکڑ کہیں سے لے آئے اور کنویں کا منہ خام کردیا گیا....

اب تو جی بہت گھبرایا....قریب تھا کہ منہ سے چیخ نکلے کہ لوگو! کیا غضب کرتے ہو، مجھ غریب مسافر کو زندہ درگور کرتے ہو....پھر طبیعت کو روکا اور یہ کہا کہ یہ لوگ کنویں کے منہ پر ہیں....بہت دور ہیں جوان سے بھی زیادہ پاس ہے اس کو کیوں نہ پکاریں....

''نحن اقرب الیہ من حبل الورید''

سچ ہے کہ وہ جان ودل کے اندر ہے رگ جان تو بہت دور ہے....میں یہ سوچتا رہا....

وہ دونوں کنویں کا منہ خام کر کے چلے بھی گئے.....خیر چلے بھی جاؤ.....

ذرا سی دیر پیچھے ایسی آہٹ ہوئی جیسے کوئی جانور پنجوں سے زمین کھودتا ہے.....دیکھتا کیا ہوں کہ اندھیرے میں ایک پیر سا لٹکتا معلوم ہوتا ہے اور ایسا اشارہ کرتا ہے جیسے کوئی مجھ سے کہتا ہے کہ میرے پیر کو پکڑ لے.....

میں اس رمز کو سمجھ گیا اور دونوں ہاتھوں سے اس غیبی پیر کو مضبوط پکڑ لیا ایک اشارہ میں میں کنویں سے باہر کھڑا تھا اور وہ جس کا پیر تھا ایک شیر ببر تھا مجھے نکالتے ہی جنگل کی طرف ہولیا اب میں حیرت سے دیکھ رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ الٰہی کیا تیری قدرت ہے.....

"فَهَتَفَ بِيْ هَاتِفٌ يَا اَبَا حَمْزَه اَلَيْسَ هٰذَا اَحْسَنُ نُنْجِيْنَاکَ مِنَ التَّلَفِ بِالتَّلَفِ"

اتنے میں ہاتف غیبی نے مجھے پکارا:-

اے حمزہ! یہ کیا اچھا ہوا ہے.....دیکھ ہم وہ قدرت والے ہیں کہ تجھے موت سے بچایا موت بھیج کر سچ ہے کنواں بھی موت تھا اور شیر بھی موت ایک موت کے منہ سے دوسرے موت کے پنجے سے سب سے نکال دیا.....

"فاذکرنی اذکرکم"

تم ہمیں چاہو ہم تمہیں چاہیں.....تم ہمیں مناؤ ہم تمہیں منائیں.....

سورۃ فاتحہ سے علاج

27.....شیخ محمد بن علی عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری آنکھ کی پلک پر گوشت بڑھ گیا..... مجھے لوگوں نے بغداد شریف کے ایک یہودی طبیب کی بابت بتایا کہ وہ جراح ہے اسے کاٹ کر درست کر دے گا! میں نے لوگوں سے کہا اس کے پاس تو میں ہرگز نہیں جاؤں گا!.....

پھر مجھے خواب میں کسی شخص نے کہا:-

وضو کرنے کے بعد تم اس کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو!....

چنانچہ میں نے اس مقصد کے لئے سورہ فاتحہ کا ورد شروع کر دیا اچانک ایک دن میں وضو کر رہا تھا کہ سورہ فاتحہ کی برکت سے وہ زائد گوشت از خود جسم سے الگ ہو کر گر پڑا....

(سبحان اللہ وبحمدہ)

بدنظری سے توبہ پر انعام

28.... حضرت امام ابو جعفر نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بکثرت یہ کلمات پڑھتا تھا....

"یَاقَدِیْمُ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَیَّ بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ"

اے قدیم احسان کے مالک اپنے احسان قدیم سے مجھ پر احسان فرما!

لوگوں نے پوچھا: تو یہی کلمہ بکثرت کس وجہ سے پڑھتا رہتا ہے وہ کہنے لگا: مجھے عورتوں کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا.... چنانچہ میں عورتوں کا لباس پہن کر شادی وغیرہ کی تقریبات میں شامل ہو جاتا....ایک مرتبہ ایک امیر کی شادی تھی میں حسب معمول اس میں جا شامل ہوا....

جب لوگ نکاح وغیرہ سے فارغ ہو چکے تو امیر کے خادم نے اعلان کیا کہ دروازے کی حفاظت کریں کوئی باہر نہ جانے پائے! کیونکہ جواہرات میں سے ایک نہایت قیمتی جواہر گم گیا ہے اس کے بعد تلاشی کا دور شروع ہوا....

عورتوں کی بھی تلاشی شروع ہوئی....تو میں متفکر ہوا اور اللہ تعالیٰ سے دل ہی دل میں عہد کر لیا کہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا....

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر یہ کلمات جاری کر دیئے....

"یَاقَدِیْمُ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَیَّ بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ"

جیسے تلاشی لینے والے میرے قریب پہنچے تو ایک شخص پکار اٹھا اس شریف عورت کو چھوڑ دو.... قیمتی جواہر مل گیا ہے.... وہ وقت مارے خوشی کے میرا دم نکلنے لگا.... پھر وہاں سے یہی کلمہ پڑھتا ہو باہر نکل آیا....

امام کی ستر پوشی کا انتظام مکڑی کے ذریعہ

29.... عراق کا گورنر یوسف بن عمر ثقفی بڑا ظالم حکمران تھا.... اس نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بغاوت کے جرم بالکل ننگے بدن پھانسی دے دی....

خدا کی قدرت کہ ایک مکڑی نے فوراً آپ کی شرمگاہ پر جالا بن دیا.... اس کی وجہ سے آپ کسی کو ننگے نظر نہ آئے....

مکڑی ایک حقیر سا جانور ہے مگر اس کے شاندار کارناموں میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اس وقت جالا تن کر چھپا لیا جب جالوت بادشاہ آپ کو قتل کرنے کے لئے تلاش کر رہا تھا....

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت غار ثور میں تشریف لے گئے تو غار ثور کے منہ پر جالا بن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ کی نظروں سے بچا لیا....

(حوالہ تاریخ ابن خلدون)

غیر اللہ سے سوال کرنے سے توبہ پر غیب سے روزی

30.... حافظ نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''فضائل الاعمال'' میں یہ واقعہ تحریر کیا ہے کہ عاصم ابن ابی النجود فرماتے ہیں کہ مجھ کو ایک دن فقر و فاقہ و تنگدستی سے دوچار ہونا پڑا.... میں نے اپنی مصیبت کو اپنے بعض دوستوں سے بیان کیا اور ان سے امداد کا طالب ہوا.... ان دوستوں نے بھی بے توجہی کا ثبوت دیا جس کا مجھے بہت،

ملال ہوا اور مصمم ارادہ کیا کہ کسی بندے کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا.... لہٰذا میں صحرا میں نکل گیا اور وہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی.... پھر سجدہ میں جا کر نہایت تضرع وانکساری کے ساتھ یہ دعا پڑھی:....

"یَامُسَبِّبُ الْاَسْبَاب یَامُفَتِّحُ الْاَبْوَابِ یَاسَامِعُ الْاَصْوَاتِ یَامُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ اِکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ"

ابھی میں نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا کہ کسی شئے کے گرنے کی آواز محسوس ہوئی.... سر اٹھایا تو دیکھا کہ چیل نے سرخ تھیلی ڈال دی ہے.... میں اس تھیلی کو اٹھا کر دیکھا تو اس میں اسی (۸۰) دینار اور روئی میں لپٹا ہوا قیمتی پتھر ہے....

راوی کہتے ہیں کہ میں نے قیمتی پتھر ایک کثیر رقم کے عوض بیچ دیا اور دنانیز بحفاظت رکھ لئے جس سے میں دیگر متاع خریدیں اور اس پر رب کریم کا بہت شکریہ ادا کیا....

(حوالہ کتاب النصائح: مصنف ابن ظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مدعی کے خلاف اونٹ کی شہادت

31.... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے.... جب ہم مدینہ کے شارع عام کے چوراہے پر پہنچے تو ایک عرب دیہاتی کو دیکھا کہ وہ ایک اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ٹھہر گیا....

ہم سب اس کے اردگرد جمع ہو گئے.... اس نے آپ کو سلام کیا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا.... پھر فرمایا: تم کیسے ہو؟ صبح کیسی گزری.... اتنے میں ایک آدمی آیا دیکھنے میں چوکیدار معلوم ہوتا تھا....

اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس اعرابی نے میرا اونٹ چرا لیا ہے.... یہ سن کر فوراً

اونٹ بلبلانے لگا.... تھوڑی دیر کے بعد دھیما ہونے لگا....

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بلبلاہٹ اور آواز کو غور سے سنا.... جب اونٹ خاموش ہوگیا تو آپ نے چوکیدار کی طرف رخ کر کے فرمایا تم اپنے دعویٰ سے باز آجاؤ.... اس لئے کہ اونٹ تمہارے خلاف گواہی دے رہا ہے کہ تم جھوٹے ہو....

چنانچہ چوکیدار اپنے دعویٰ سے پھر گیا.... پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے.... فرمایا کہ تم نے میرے پاس آتے ہی کیا کہا تھا.... اعرابی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں.... میں نے یہ پڑھا تھا....

"اللّٰھم صل علی محمد حتیٰ لاتبقیٰ صلوٰۃ. اللّٰھم وبارک علی محمد حتیٰ لاتبقیٰ برکۃ. اللّٰھم وسلم علی محمد حتیٰ لایبقیٰ سلام. اللّٰھم وارحم محمدا حتیٰ لاتبقیٰ رحمۃ"

"اے اللہ! جب تک رحمت باقی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما.... خدایا جب تک برکت رہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما.... اے اللہ جب تک درود وسلام باقی رہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نازل فرما.... خدایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مہربانی فرما جب تک کہ رحمت ومہربانی باقی رہے...."

یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کو میرے لئے منکشف کردیا ہے.... اور اونٹ اللہ کی قدرت سے بول رہا تھا اور فرشتوں نے آسمان کو گھیر لیا تھا.... (رواہ الطبرانی فی کتاب الدعوات) (حوالہ حیات الحیوان)

ہمدردی وصلہ رحمی کا بدلہ

32.... شہر موصل میں "عبود" نامی ایک مشہور چور تھا.... جس کے ماتحت

تجربہ کار چوروں کی ایک ٹیم تھی.... وہ اس ٹیم کی مدد سے چوری اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیے ہوئے تھا.... ایک روز اس نے اپنے پڑوسی کے گھر ہی میں ڈاکا ڈالنے کا پلان بنایا.... چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑوسی کی دیوار پھلانگ کر چھت پت چڑھ گیا اور چھت کے اوپر سے گھر والوں کی حرکات وسکنات کا معاینہ کرنے لگا تاکہ جب گھر والے سو جائیں تو اپنا کام شروع کرے....

''عبود'' چور چھت ہی پر رات بھر انتظار کرتا رہا لیکن موقع ہاتھ نہیں آیا تو صبح اپنی ٹیم کے ساتھ واپس ہوگیا.... اگلی رات بھی وہ اپنی ٹیم کے ساتھ پڑوسی کے گھر چوری کرنے کے لئے چھت پر چڑھا لیکن نتیجہ وہی نکلا جو گزشتہ رات نکلا تھا....

وہ ایک ہفتہ مسلسل اپنی بری نیت کی تکمیل کے لئے پڑوسی کے گھر کی چھت پر آتا رہا.... لیکن ہر رات اسے پڑوسی کے آنگن میں لوگوں کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر اذکار میں مصروف نظر آتی.... چنانچہ وہ الٹے پاؤں نامراد واپس ہوجاتا....

آٹھویں دن ''عبود'' چور نے اپنے پڑوسی کی زیارت کی جو متقی وپرہیزگار پابند شرع ودیندار اور فقراء ومساکین اور ضرورت مندوں کا غمگسار وہمدرد تھا.... چور نے پڑوسی سے پوچھا:

''أَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ تُقِيْمُ حَلْقَةً لِلتَّدْرِيْسِ فِيْ دَارِكَ؟''

''کیا آپ روزانہ تعلیم وتعلم کی مجلس اپنے گھر میں قائم کرتے ہیں؟''

پڑوسی نے بڑا تعجب کیا اور کہنے لگا: میں نے تو کئی سال سے اپنے گھر میں ایسی کوئی مجلس قائم نہیں کی!! چور نے کہا: اب سچی بات کا انکشاف ہوا...... پھر چور نے پڑوسی کو سارا قصہ کہہ سنایا....

پڑوسی چور کی بات سننے کے بعد گویا ہوا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

''إن الله يدفع عن الذين أمنوا إن الله لايحب كل خوان كفور''

''یقیناً اللہ ایمان والوں کا دفاع کرتا ہے، بے شک اللہ ہر خائن

(اور) ناشکرے کو پسند نہیں کرتا...." (الحج: ۲۲/۳۸)

"عبود" چور واپس ہوا تو لگتا تھا کہ اسے کوئی جنونی کیفیت لاحق ہے.... وہ یہ جملہ بار بار دہرائے جا رہا تھا:

میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایسی متعدد مجالس دیکھی ہیں.... اور یہ پڑوسی انکار کر رہا ہے!! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟....

اولیاء کو تنبیہ کا انوکھا واقعہ

33.... حضرت ابراہیم الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کی ایک دفعہ میں ایک جنگل میں سے گزر رہا تھا کہ مجھے رات ہوگئی۔ رات بہت تاریک تھی.... اور راستہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا.... لہٰذا میں حیران پریشان راستے میں ہی رک گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کروں۔

ابھی میں اس شش و پنج میں تھا کہ اچانک میں نے کسی کتے کے بھونکنے کی آواز سنی میں نے دل میں کہا کہ کتے تو آبادی میں ہوتے ہیں.... لہٰذا ضرور یہاں قریب ہی آبادی بھی ہوگی.... یہ سوچ کر میں اس آواز کی سمت چل پڑا ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ اچانک کسی جن نے میرے منہ پر ایک زوردار طمانچہ رسید کر دیا....

میں درد کی شدت سے وہیں بیٹھ کر رونے لگا.... پھر اس تکلیف کی حالت میں میں نے رب کی بارگاہ میں شکایت کی اور کہا یا اللہ تعالیٰ! کیا تیری حفظ و امان میں چلنے والوں کا یہی حشر ہوتا ہے جو میرے ساتھ ہوا ہے؟....

تھوڑی دیر کے بعد میں نے ایک آدمی کو اپنی طرف آتے ہوئے محسوس کیا جب وہ میرے قریب آیا تو بڑے غور سے دیکھنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ اس نے ہاتھ میں کسی جن کا سر پکڑا ہوا ہے.... اس نے وہ سر میرے سامنے لا کر پھینک دیا اور چلا گیا میں حیران و پریشان اس سر کو دیکھ ہی رہا تھا....

جب آسمان سے کسی ھاتف غیبی کی آواز آئی کہ اے ابراہیم! جب تک تو رب کی امان میں تھا تو معزز و مکرم تھا اور جب تو نے اس کتے کی آواز پر بھروسہ کیا اور اس کے پیچھے چل پڑا تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس پر عتاب فرمایا اور پھر جب تو نے اس عتاب کی شکایت اپنے رب سے کی تو اللہ تعالیٰ نے اس جن کا سر تیرے سامنے پھنکوا دیا جس نے تجھے طمانچہ مارا تھا....

مافق کا عبرت ناک انجام

34.... میں نے ''تفسیر رازی'' میں دیکھا ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی ﷺ کے صحابی ایک منافق شخص کے ہمراہ کسی ویران مقام پر گئے.... حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سو رہے تو منافق نے ان کے بازو باندھ دیئے....

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ میں تمہیں ذبح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہو.... تب انہوں نے کہا: یارحمن اور دوسری روایت میں ہے...... یَااَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اغثنی ....

منافق کو یہ آواز سنائی دی کہ اسے قتل نہ کر۔ اس نے نکل کر دیکھا تو کسی کو نہ پایا پھر اس نے قتل کا ارادہ کیا.... انہوں نے کہا: یارحمن اغثنی......

اب کی بار اس کو کھنڈر کے دروازہ پر آواز سنائی دی کہ اسے قتل نہ کر.... اس نے جو نکل کر دیکھا تو ایک شخص حربہ (چھوٹی برچھی) لئے نظر آیا....

جس نے اس منافق کو قتل کر ڈالا.... پھر اس نے اندر آ کر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بند کھول دئے....

انہوں نے اس شخص سے دریافت کیا تو جواب ملا کہ میں جبرئیل علیہ السلام ہوں پہلی دفعہ پکارنے کے وقت میں سدرة المنتهیٰ پر تھا.... دوسری دفعہ آسمان دنیا پر اور تیسری دفعہ میں کھنڈر کے دروازہ پر اور میں نے اس منافق کو قتل کر ڈالا.... (حوالہ تفسیر رازی)

جی بھر کے دیکھ لے

35.... حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جس وقت کوڑے لگ رہے تھے۔آپ کے پاجامہ کا ازار بند کپڑے کا تھا۔جو ٹوٹ گیا.... فنزل السروال الی عانته .... پس پاجامہ آپ کے پیروں تک اتر گیا اور آپ ڈر گئے کہ نیچے گر جائے گا۔پس آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہونٹوں کو بلایا پس پاجامہ بہت تیزی سے اٹھ کر ناف تک پہنچ کر خود بخود بندھ گیا اور گرنے نہیں پایا....

میمون بن اصبغ کہتے ہیں کہ میں سات دن کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا....اور عرض کیا کہ آپ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کیا کہہ رہے تھے....فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:-

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کے اس نام کے صدقہ سے جس سے عرش اعظم کو آپ نے بھر دیا ہے....

"اللھم انی اسئلک تھتک لی سترا"

اگر آپ جانتے ہیں کہ میں حق پر ہوں تو آپ میرا ستر نہ کھلنے دیجئے....پس فوراً دعا قبول ہوگئی....

جی بھر کے دیکھ لے....میں نے اپنا دیدار تیرے لئے مباح کر دیا....

آیۃ الکرسی سے بکریوں کی حفاظت

36.... کتب میں لکھا ہے"ایک چرواہا اپنی بکریوں کی حفاظت کے لئے ہر شب آیت الکرسی کا ورد کیا کرتا تھا! ایک رات پڑھتے پڑھتے اسے نیند آ گئی، جب بیدار ہوا تو اسے مکمل پڑھ لیا صبح ہوئی تو کیا دیکھتا ہے ایک آدمی بکریوں کے احاطے (واڑہ) میں کھڑا ہے!

جب اس سے پوچھا گیا کہ تو وہ کہنے لگا میں روزانہ بکریاں اٹھانے آیا کرتا تھا مگر میرے اور بکریوں کے درمیان ایک بلند دیوار حائل ہوجاتی تھی آج آیا تو ایک جگہ سے دیوار کھلی پائی، اندر آیا بکری اٹھائی ہی تھی کہ دیوار کا کھلا حصہ بند پایا جس سے میں اندر داخل ہوا تھا....

چوری سے تائب

37....ایک تابعی کا بیان ہے کہ مجھے چوروں کا خطرہ رہا کرتا تھا تو مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم یہ پڑھا کرو....

﴿قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن﴾

چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا....ایک رات مجھے پڑھنا یاد نہ رہا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزرا تو یاد آیا میں نے فوراً اسے پڑھا....جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ چور میرے گھر میں بند پڑے ہیں.... پھر اسی آیت کے وظیفہ کی برکت سے انہوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کرلی....

قابل رحم جنتی میت

38....حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک عورت اٹھائے لئے جارہے تھے....جس طرف سے اس عورت نے اٹھایا ہوا تھا میں نے اٹھالیا یہاں تک کہ ہم قبرستان میں پہنچ گئے اور نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اس کو دفن کردیا.... پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے ہمسایہ نہ تھے جو تمہاری مدد کرتے انہوں نے کہا کہ یہ میت مخنث کی تھی اور وہ اس کو حقیر جانتے تھے....

آپ فرماتے ہیں مجھے ان کی حالت دیکھ کر رحم آ گیا میں نے کچھ گندم اور چند درہم

ان کو دیئے اسی شب میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کا چہرہ منور اور نہایت قیمتی لباس پہنا ہوا تھا اس نے تبسم فرمایا اور کہا کہ میں وہی ہوں....

دعائے حزب البحر کی برکت کا واقعہ

39 .... حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصر کے شہر قاہرہ میں قیام پذیر تھے کہ حج کے دن قریب آ گئے اپنے دوستوں سے شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس سال حج کرنے کا حکم دیا ہے....

اس لئے جہاز کا کوئی انتظام کیا جائے تاکہ ہم سب باجماعت حج کے لئے روانہ ہوسکیں....کافی کوشش کے باوجود جہاز کا انتظام نہ ہوسکا مگر شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حج پر جانے کا پروگرام بدستور رہا....

ایک روز ان کے دوستوں نے آ کر کہا کہ ایک بوڑھے عیسائی کے جہاز کے سوا اور کوئی جہاز ملنا ممکن نہیں....حضرت نے اسی جہاز میں روانہ ہونے کا فیصلہ کرلیا....ابھی جہاز قاہرہ کی آبادی سے باہر نکلا ہی تھا کہ مخالف ہوائیں چلنا شروع ہوگئیں جن کی بدولت کئی روز تک جہاز قاہرہ کے قرب وجوار میں ہی ٹھہرا رہا....

جہاز میں سوار عیسائی لوگوں نے حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذاق اڑانا شروع کردیا کہ حضرت کو تو اللہ نے حج کا حکم دیا تھا تو پھر اس نے یہ رکاوٹیں کیوں کھڑی کردیں جبکہ حج کے ایام قریب آنے والے ہیں اور جہاز جہاں سے چلا ہے وہیں پر کھڑا ہے....

حضرت ابوالحسن ایسی طنزیہ گفتگو سن کر بہت رنجیدہ خاطر ہوئے مگر ضبط سے کام لیا....اسی کشمکش اور بے چینی میں ایک روز حضرت ابوالحسن کی آنکھ دوپہر کے وقت لگ گئی....حالت خواب میں آپ کو دعائے حزب البحر پڑھائی گئی اور اس کا بکثرت ورد کرنے کا حکم دیا گیا....

جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے جہاز کے افسر کو بلایا اور فرمایا کہ خدا کا نام لے کر بادبان اٹھادے.... اس نے جواب دیا کہ بادبان اٹھانے کو تو میں تیار ہوں مگر مخالف ہوا ہمارا منہ پھیر دے گی اور ہم دوبارہ قاہرہ پہنچ جائیں گے....

شیخ نے فرمایا کہ تو دل میں پکڑ دھکڑ مت کر اور جو کچھ ہم کہتے ہیں اس پر عمل کر اور خدا کی عجیب مہربانی دیکھ....

چنانچہ جونہی بادبان اٹھایا گیا وہیں موافق ہوا زور شور سے چلنے لگی.... یہاں تک کہ جس رسی کے ساتھ جہاز کو میخ سے باندھ رکھا تھا وہ بھی کھول نہ سکے.... ناچار اس کو کاٹنا پڑا.... اور بڑی جلدی امن وسلامتی کے ساتھ جہاز اپنی مبارک منزل تک پہنچ گیا....

عیسائی جہاز والے کے دونوں بیٹے حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ فوراً ایمان لے آئے.... اس بات کا جہاز ران کو بڑا دکھ ہوا....

اسی رات خواب میں اس نے دیکھا کہ حضرت ابوالحسن ایک بڑی جماعت کے ساتھ بہشت میں تشریف فرما ہیں.... اور اس کے بیٹے بھی حضرت ابوالحسنؒ کے ساتھ بیٹھے ہیں.... عیسائی بوڑھے نے اپنے بیٹوں سے ملنا چاہا تو فرشتوں نے اسے جھڑکا:۔

تو ان لوگوں کے دین والوں میں سے نہیں ہے.... لہٰذا تو ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا....

اگلی صبح وہ جاگا تو خدا کی ہدایت اس کی مددگار ہوئی اور اس نے کلمہ توحید پڑھ لیا اور رفتہ رفتہ اس کا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ وہ بڑے بڑے باطنی مقامات والا ہوگیا.... اس طرف کے لوگ اس کی نزدیکی اور صحبت کے طالب ہونے لگے....

اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی ہے

...... حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میری آنکھوں میں ایسا شدید درد اٹھا کہ میں اس کی اذیت سے مضطرب و بے چین ہوگیا اور اسی

حالت میں مجھے نیند آ گئی اور خواب میں میں نے کسی کہنے والے کی یہ آواز سنی....

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ (یعنی کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے؟)

اور جب میری آنکھ کھلی تو درد ختم ہو چکا تھا جس کے بعد سے پھر کبھی میری آنکھ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی.... (تذکرۃ الاولیاء)

چکی خود بخود چلتی رہی

41....ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آیا....

اور دیکھا کہ وہ بھوکی ہے....تو وہ جنگل کی طرف نکلا....اور اس نے دعا کی:

اے اللہ! ہمیں ایسا رزق عطا فرما جسے ہم چکی میں پیس کر روٹی بنائیں۔تو اس نے دیکھا کہ ایک پیالہ روٹی سے بھرا ہوا نمودار ہوا....اور چکی آٹا پیس رہی ہے اور تنور لکڑیوں سے گرم ہے....

پھر اس کا شوہر آیا اور اس نے بیوی سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟

اس نے کہا: ہاں ہے اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور چکی اٹھا کر اس کے گرد سے آٹا نکالا....

اس شخص نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا....

آپ نے فرمایا: اگر تم چکی کو گھومتا چھوڑ دیتے تو قیامت تک چلتی رہتی....

مچھلی نے انگوٹھی واپس کر دی

42....ایک مرتبہ دریا کے کنارے وضو کرتے ہوئے شیخ کی انگوٹھی دریا میں گر گئی تو آپ نے کہا کہ "اے اللہ میں اپنی انگوٹھی چاہتا ہوں"....اسی وقت ایک مچھلی منہ میں انگوٹھی دبائے نمودار ہوئی اور آپ نے وہ انگوٹھی اس سے لے لی....

تقویٰ پر غیبی رزق کا وعدہ

43.... حضرت عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے اپنے والد ماجد سے سنا چند لوگ کشتی پر سوار جا رہے تھے کہ انہیں پانی کی تہہ پر ایک آدمی یہ کہتے ہوئے دکھائی دیا....

''میرے پاس ایک ایسی دعا ہے جسے میں ہزار دینار میں فروخت کرنا چاہتا ہوں ہمارے درمیان ایک شخص نے ہزار دینار اس کی طرف بڑھائے اور کہا وہ دعائیہ کلمات دیجئے! اس نے کہا ان دیناروں کو دریا میں پھینک دو چنانچہ اس نے ایک ہزار دینار دریا میں پھینک دیئے تو وہ شخص بولا! اچھا پڑھئے:

''ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لایحتسب''

جو شخص خوف الٰہی اپنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی کے راستے نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا....

اس شخص نے کہا: اسے اچھی طرح یاد کرلیں! اس کا یاد کرنا تھا کہ طوفانی لہروں نے کشتی کو نرغے میں لیا اور وہ ٹوٹ گئی...

وہ شخص جس نے ایک ہزار دینار ایک آیت پر نثار کیے تھے وہ کشتی کے ایک تختے پر رہ گیا اور مذکورہ آیت کو مسلسل پڑھتا رہا....

سمندر سے ایک لہر اٹھی اور اس تختے کو کسی جزیرہ کے ساحل پر جا پھینکا! جہاں اس کی ایک حسین وجمیل عورت سے ملاقات ہوگئی.... احوال دریافت کرنے پر عورت نے اپنی سرگزشت کہہ سنائی کہ میں فلاں شہر میں رہتی ہوں.... سمندر سے ایک جن نمودار ہوتا ہے اور وہ مجھ پر غلبہ حاصل کرنے کی انتھک کوشش کرتا ہے مگر میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محفوظ رہتی ہوں....

اس آدمی نے کہا: ”تم مجھے ایسی جگہ کی نشاندہی کردو جہاں سے میں اسے دیکھ سکوں ....لیکن وہ مجھے نہ دیکھ پائے.... چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا.... جب جن سمندر سے باہر نکلا تو وہ شخص آیت پڑھنے لگا....

جن آگ کے شعلے کی مانند بھڑکا اور ٹھنڈا ہو گیا.... جن کی ہلاکت کے بعد اس حسینہ نے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور ایک غار میں لے گئی.... جہاں بکثرت لعل وجواہرات بکھرے پڑے تھے.... انہوں نے نہ جانے کتنے اٹھائے کہ اسی اثنا میں ایک اور جہاز سمندر کے ساحل پر آ لگا اور وہ دونوں اس پر سوار ہو کر منزل مقصود پر روانہ ہو گئے.... (حوالہ نزہۃ المجالس)

کیچڑ سے قدموں کی حفاظت

44.... ایک مرتبہ حضرت شیخ ابوالفضل ختلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وادی بیت الجن سے دمشق کا قصد فرمایا.... بارش ہو رہی تھی.... ہم تمام خادم اور شیخ کیچڑ میں بڑی مشکل سے چل رہے تھے ہم منزل مقصود پر پہنچے....

دیکھا کہ شیخ کے جوتے خشک ہیں.... مجھے بڑی حیرانی ہوئی میں نے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے آپ نے فرمایا جب سے میں نے اپنا قدم اللہ کے راستے میں رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے قدم کو کیچڑ سے محفوظ کر دیا ہے.... (کشف المحجوب)

شہادت کے بعد بھی قبلہ رو

45.... ہشام بن عبدالملک اموی بادشاہ عرزقی گورنر یوسف بن عمر ثقفی بڑا ظالم تھا.... اس نے سن ۱۲۶ھ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند حضرت ”زید“ کو بغاوت کا الزام لگا کر بالکل ننگے بدن سولی پر لٹکا دیا.... مگر فوراً ہی ایک مکڑی نے آپ کی شرم گاہ پر اتنا کثیر جالا تن دیا کہ کسی نے بھی آپ کی شرم گاہ کو نہیں دیکھا.... آپ پانچ روز تک اسی طرح سولی پر لٹکے رہے....

ظالم گورنر نے آپ کو سولی پر چڑھاتے وقت آپ کا چہرہ قبلہ سے پھیر دیا تھا.... مگر سولی کی لکڑی خود بخود گھوم گئی اور آپ کا چہرہ رو بہ قبلہ ہو گیا تو ظالم گورنر نے جل بھن کر آپ کی لاش مبارک اور سولی کی لکڑی کو جلا دیا.... (روح البیان)

انوکھا چور اور اقرار جرم

46.... حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طالب علمی کے زمانہ میں جہاں تعلیم پاتے تھے.... وہاں ایک مکان تھا.... جس کی دیوار کے سایہ میں بیٹھا کرتے تھے.... اتفاقاً اس مکان میں کسی نے نقب لگا کر سارا سامان اڑا لیا.... مالک مکان نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر چوری کا الزام لگا کر ان کو پکڑ لیا....

حضرت سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بے بسی کی حالت میں مضطربانہ ادا کے ساتھ کہا: الٰہی! تو فرماتا ہے....

"لایأبی الشهداء إذا مادعوا"

جب گواہ گواہی دینے کے لئے بلائے جائیں.... تو گواہی دینے سے انکار نہ کریں"

اور یہاں میرا گواہ تیرے سوا کوئی نہیں.... اچانک اسی وقت ایک چلاتا ہوا آیا.... اور کہنے لگا.... سفیان کو چھوڑ دو.... چور میں ہوں....

لوگوں نے اس سے اس اقرار جرم کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا:-

میں نے اپنے کانوں سے سنا کوئی غضبناک لہجہ میں کہہ رہے ہیں.... چوری کا سامان واپس کر دو.... سفیان کو فوراً چھڑا دو ورنہ ابھی غارت ہو جاؤ گے.... (نزہۃ المجالس ج۲ص۳۰)

جمعہ کی برکت سے ریوڑ کی حفاظت

47.... حضرت شیبان راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل میں بھیڑ بکریاں

چرایا کرتے تھے.... جمعہ کے دن آپ ریوڑ کے گرد عصا کے ساتھ حصار کھینچ کر قریبی بستی میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے....

تین چار گھنٹے تک آپ کا ریوڑ جنگل میں چرواہے کے بغیر رہتا تھا.... لیکن کوئی جنگلی درندہ آپ کے کھینچے ہوئے حصار کے اندر داخل نہ ہوسکتا تھا....

حضرت شیبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز جمعہ ادا فرما کر واپس تشریف لاتے تو پھر بھیڑ بکریاں محفوظ و مامون ہوا کرتی تھیں....

ایک بادشاہ کی توبہ کا واقعہ

48.... سید جزائری اپنی کتاب انوار نعمانیہ میں لکھتے ہیں:

ایک بادشاہ اپنے خدمت گاروں اور سپاہیوں کے ساتھ سامان سفر تیار کر کے ایک روز شکار پر گیا.... جب وہ پہاڑ کے دامن میں دوپہر کا کھانا کھانے دستر خوان پر بیٹھا تو ایک شاہین نے اچانک آ کر اس کے سامنے سے بھنے ہوئے مرغ کو پلک جھپکتے ہی اٹھالیا اور تیزی سے اڑتا ہوا چلا گیا....

بادشاہ یہ بھنا ہوا مرغ کھانا چاہتا تھا لیکن وہ دیکھتا کا دیکھتا ہی رہ گیا.... اس نے فوراً ہی اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ گھوڑوں پر سوار ہو کر شاہین کا پیچھا کریں اور مرغ واپس لے کر آئیں....

فوراً ہی لشکر روانہ ہو گیا یہاں تک کہ شاہین کا تعاقب کرتا ہوا پہاڑ کے دامن میں جا پہنچا.... اور اس کے بعد جب سپاہیوں نے دیکھا کہ شاہین پہاڑ کی دوسری جانب جا چکا ہے تو فوراً ہی یہ سپاہی گھوڑوں سے اتر گئے اور پہاڑ کی بلندی پر جا پہنچے.... پہاڑ کی دوسری جانب پہنچنے کے بعد انہوں نے بڑا عجیب وغریب منظر دیکھا....

ان کے سامنے ایک شخص تھا جس کے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے.... اور وہ زمین پر پڑا ہوا تھا.... اور بھنا ہوا مرغ دستر خوان سے

اٹھا کر لانے والا شاہین بڑے مزے سے اس شخص کی مہمان نوازی
کررہا تھا....وہ پرندہ اپنی چونچ سے گوشت نوچ نوچ کر اس شخص
کے منہ میں ڈال رہا تھا....اور اس کے بعد وہ اڑا اور کہیں سے اپنی
چونچ میں پانی بھر لایا....پھر اس نے یہ پانی بھی اس شخص کو پلا دیا....

سپاہی اس شخص کے قریب پہنچے اور اس کے ہاتھ پاؤں کھول کر پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے تو اس نے سپاہیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا:

''میں ایک تاجر ہوں....تجارت کے سلسلے میں اپنا مال واسباب لے کر جا رہا تھا کہ اسی راستے میں ڈاکوؤں کا سامنا ہو گیا....وہ میرا مال واسباب لوٹ کر لے گئے....وہ چاہتے تھے کہ مجھے قتل کر دیں لیکن میں نے ان سے التجا کی کہ وہ مجھے جان سے نہ ماریں....'' وہ کہنے لگے:

''ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ تم کسی طرح آبادی تک پہنچ جاؤ گے....'' اور اس کے بعد ان لوگوں نے مجھے اور میرے خچر کو باندھ دیا اور چلے گئے....

پھر دوسرے دن یہ پرندہ میرے لئے کہیں سے روٹی لے کر
آیا اور آج یہ بھنا ہوا مرغ لے آیا ہے....روزانہ دو مرتبہ یہ پرندہ
میری مہمان نوازی کرتا ہے!

لکھا ہے کہ بادشاہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس کی زندگی میں انقلاب آ گیا....وہ کہنے لگا:

''افسوس ہے ہم پر کہ ہم ایسے خدا کی خدائی سے غافل رہیں جو اس
انداز سے اپنے بندوں کو رزق فراہم کرتا ہے اور اپنا نظام چلاتا ہے.''

یہ کہہ کر بادشاہ نے اپنی حکومت سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور اپنے زمانے کا عابد وزاہد شخص بن گیا.... (حوالہ انوار نعمانیہ)

کمال تقویٰ محرمات سے حفاظت

49....حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے....آپ بھوکے تھے....حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا۔ ایک شادی کے گھر سے کچھ کھانا آیا ہوا ہے چاہیں تو لا دوں....پھر کھانا لائے.... آپ نے لقمہ منہ میں ڈالا....لیکن حلق سے نہ اترا....آخر اگل دیا یہاں تک لکھا ہے کہ اگر آپ مشتبہ کھانے میں ہاتھ ڈالتے تو انگلیاں ٹیڑھی ہو جاتیں....

دیکھتے ہی دیکھتے ان کی رگ پھڑکنے لگ جاتی تھیں جس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معلوم ہوتا کہ اس میں حرام شامل ہے اس طرح آپ اس کھانے سے رک جاتے تھے....

یاقوت کا پیالہ اور چاندی کی مسواک

50....حضرت ابراہیم خراسانی علیہالرحمہ نے فرمایا: کسی ویران مقام پر مجھے وضو کی ضرورت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ ایک پانی سے لبریز یاقوت کا پیالہ، اور ایک چاندی کی مسواک جو ریشم سے نرم تھی رکھی ہوئی ہے....میں نے مسواک کی اور وضو کر کے وہاں سے روانہ ہوا....

آپ ہی نے فرمایا کہ ایک سفر کے دوران کئی روز تک مجھے کوئی جاندار نظر نہیں آیا یہاں تک کہ میں نے کسی پرندے کو بھی نہیں دیکھا....

ناگہاں ایک آدمی آیا اور مجھ سے کہا: اس درخت سے کہو کہ اس میں دینار پھلیں.... میں نے اس کے حکم کی تعمیل کی، مگر دینار نہیں پھلے...

پھر اس نے خود کہا: اے درخت دیناروں سے بھر جا....اچانک اس کے تمام پھل دینار بن کر لٹکنے لگے....میں اس شخص کو دیکھنے کے لئے مڑا تو وہ غائب تھا....اور پھر درخت کو دیکھا تو اس پر دینار بھی نہیں تھے....رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا بہ آمین....

ابوجہل اور پراسرار جانور

51....ابوجہل اور قبیلہ بنومخزوم کے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو سوچا کہ سرکار کا سر مبارک پتھر سے کچل دیا جائے....معاذ اللہ!

ابوجہل آیا....اس نے ابھی پتھر اٹھایا ہی تھا کہ اس کا بازو گردن تک مفلوج ہو کر رہ گیا....پتھر ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا....وہ اسی حال میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو اس کے ہاتھ سے پتھر گر پڑا....اس نے دوستوں کو تمام واقعہ سنایا تو مخزومی نے کہا کہ اس پتھر سے میں ان کو قتل کر کے دکھاتا ہوں....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک نماز ادا فرمارہے تھے، مخزومی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کر پتھر مارنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہ آئے....وہ بھی واپس آگیا....دوستوں نے پوچھا تو اس نے کہا:

> ”میں نے پتھر مارنے کا ارادہ کیا تو مجھے قریب ہی ایک جانور نظر آیا جو ہاتھی سے بھی بڑا تھا....وہ زمین پر زور زور سے اپنی دم مار رہا تھا....اس نے مجھے گھورنا شروع کر دیا اگر میں قریب جاتا تو وہ جانور مجھے یقیناً کھا جاتا....“

یہ سن کر کافروں نے کچھ دیر کے لئے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا.... (حوالہ دلائل النبوت)

حضرتؒ کی کرامت دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا

52....ایک بزرگ وعظ فرمارہے تھے....اور فرمارہے تھے کہ قیامت کے روز ہر ایک کو جہنم کے اوپر سے گزرنا ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

”إن منكم إلا واردها كان على ربك حتما مقضيا“

وہاں سے ایک یہودی گزر رہا تھا....اس نے یہ آیت سنی....تو کہنے لگا: کہ اگر یہ

بات درست ہے تو پھر ہم تم تو برابر ہیں.... اس لئے کہ ہمیں اور آپ سب کو جہنم سے گزرنا ہوگا.... وہ بزرگ فرمانے لگے:-

نہیں یہ بات نہیں... گزریں گے تو سبھی.... لیکن ہم سلامتی کے ساتھ عبور کر جائیں گے اور تقویٰ اور ایمان کی بدولت بچ جائیں گے اور تم اس کے اندر گر جاؤ گے....

پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

"ورحمتی وسعت کل شیئی فسأکتبها للذین یتقون ویؤتون الزکوة والذین هن بآیتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی"

یہودی نے کہا: اچھا اپنے دعویٰ پر کوئی دلیل پیش کیجئے....

فرمایا: لو ایسی دلیل پیش کرتا ہوں.... جسے ہر خاص و عام دیکھ سکے گا.... اور وہ یہ ہے کہ ایک کپڑا میرا اور ایک کپڑا تمہارا لے کر دونوں کو آگ میں ڈالتے ہیں.... جس کا کپڑا آگ میں جلنے سے بچ جائے وہ سچا....

یہودی نے کہا: مجھے منظور ہے....

چنانچہ انہوں نے اپنا ایک کپڑا لیا اور ایک کپڑا اس یہودی کا لے کر یہودی کے کپڑے کو اپنے کپڑے کو اندر لپیٹ کر جلتی آگ میں ڈال دیا....

تھوڑی دیر کے بعد اسے نکالا گیا....

سارے لوگوں نے دیکھا کہ حضرت کا کپڑا جو اوپر تھا.... بالکل محفوظ ہے اور یہودی کا کپڑا جو اندر تھا، جل چکا ہے.... کرامت دیکھ کر وہ یہودی اسی وقت مسلمان ہو گیا..

([illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ہمارے پیاروں کو آگ نہیں جلاتی

53 ....ایک شخص نے اپنی زوجہ کو قسم دی تھی کہ کبھی خیرات نہ کرے....اس کے بعد کہیں کسی دن ایک شخص کو اس نے خیرات دی اور اتفاق سے اس کے خاوند نے بھی دیکھ لیا....اس نے اس سے کہا تو نے میرے حکم کی کیسے مخالفت کی؟....عورت نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کے لئے یہ کام کیا ہے....اس نے آگ جلائی اور عورت سے کہنے لگا کہ اچھا خدا کے لئے تو اس میں بھی گھس جا....

وہ زیور اور لباس سے آراستہ ہونے لگی....اس شخص نے پوچھا یہ کیا کرتی ہے؟....

بولی کہ محبّ جب اپنے حبیب سے ملتا ہے تو آراستہ ہو لیا کرتا ہے....اور یہ کہہ کر تنور میں کود پڑی....اس آدمی نے تین دن تک اس بیچاری کو تنور ہی میں بند پڑا رہنے دیا اس کے بعد جو کھولا تو دیکھتا کیا ہے کہ وہ مسکرا رہی ہے....

اسے ماجرے سے بڑی حیرت ہوئی....ایک ہاتف نے فوراً ہی آواز دی کہ ہمارے پیاروں کو آگ نہیں جلایا کرتی اس پر وہ تائب ہوا اور بڑی اچھی توبہ کی....

(حوالہ: نزھۃ المجالس: مصنف علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

باب نمبر 11

اللہ سے دوستی پر کشف کا تحفہ

عارف باللہ ابن عجیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کشف وہ خیال جو صاحب فراست کے دل میں اچانک رونما ہوتا ہے یا اس سے مراد وہ وارد ہے جو اس کے دل میں ظاہر ہوتا ہے ...اور جب دل صاف ہو تو یہ غالباً صحیح ہوتا ہے....حدیث پاک میں ہے...

"اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ" (ترمذی)

''مومن کی فراست سے ڈرو....

کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے....''

اس کی قوت وطاقت قرب الٰہی اور معرفت کے مطابق ہوتی ہے....

جوں جوں قرب ومعرفت میں اضافہ ہوگا....تو فراست میں صداقت آتی جائے گی....کیونکہ روح کو جب بارگاہ الٰہی کا قرب حاصل ہوتا ہے تو اس میں حق کے علاوہ کسی اور چیز کا ظہور نہیں ہوتا....

کشف وہ نور ہے جو سالکین کو منازل سلوک کے دوران حاصل ہوتا ہے....اور یہ ظاہری حجاب کو اٹھا دیتا ہے اور مادی اسباب کو زائل کر دیتا ہے.... یہ انہیں مجاہدہ، خلوت اور ذکر کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے....اس کی وجہ سے ان کی بصارت، بصیرت میں تبدیل ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے ہر چیز کو عیاں دیکھتے ہیں اور وہ زمان ومکان کی حدود سے آزاد ہو جاتے ہیں....اور پھر وہ عالم امر کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

یہ کیفیت اس شخص کو حاصل نہیں ہوسکتی جو خواہشات نفسانی، شیطانی وساوس شکوک وشبھات عقائد باطلہ میں مبتلا ہو....کیونکہ یہ ان روشن اور قلوب سلیمہ کے لئے خاص ہے جو دنیا

کی تاریکیوں سے پاک ہو چکے ہوں اور شکوک وشبہات اور مادی کثافتوں سے منزہ ہیں....

جو شخص اپنی نظر کو محارم سے بچاتا ہے اور اپنے نفس کو شہوتوں سے روکتا ہے اور اپنے باطن کو اللہ تعالیٰ کے مراقبہ سے معمور کرتا ہے....اور اکل حلال کا عادی ہوتا ہے....اس کی فراست اور کشف کبھی خطا نہیں کرتا....جو شخص اپنی نظر کو محارم سے نہیں بچاتا....اس کا تاریک نفس اس کے دل کے آئینہ کو گدلا کر کے اس کے نور کو مٹا دیتا ہے....

کشف کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ جب اپنے ظاہری حواس سے باطنی حواس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کی روح اس کے حیوانی نفس پر غالب آجاتی ہے....روح انتہائی لطیف اور ہر چیز کو آشکارا کر دیتی ہے....اس طرح نبدے کو کشف کی کیفیت حاصل ہوتی ہے۔اور اسے الہام ہونے لگتا ہے....

کشف اور قرآن

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

”وكذلك نرى إبراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين“ (انعام:۷۵)

”اور اسی طرح ہم نے دکھادی ابراہیم کو ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی تاکہ وہ ہو جائیں کامل یقین کرنے والوں میں“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں تین واقعات ذکر فرمائے ہیں....

(۱)....حضرت خضر علیہ السلام کو کشف ہوا کہ وہ کشتی جس پر وہ دریا پار کرنے کے لئے سوار ہوئے تھے....اس کو ظالم حکمران اپنے قبضہ میں لے لے گا....تو آپ نے اس میں سوراخ کر کے اسے عیب دار کر دیا تاکہ اسے ظالم کے شر سے بچایا جا سکے....جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

”اما السفينة فكانت لمساكين يعملون في البحر فاردت أن أعيبها وكان ورائهم ملك ياخذ كل سفينة غصبا (کہف:۷۹)

”وہ جو کشتی تھی وہ چند غریبوں کی تھی جو (ملاحی کا) کام کرتے تھے دریا میں.... سو میں نے ارادہ کیا کہ اسے عیب دار بنادوں اور (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے آگے (جابر) بادشاہ تھا جو پکڑ لیا کرتا تھا ہر کشتی کو زبردستی سے“

(۲).... آپ کو بچے کے بارے میں کشف ہوا کہ اگر یہ بچہ زندہ رہا تو یہ والدین کو کفر میں مبتلا کریگا.... اور انہیں قتل کردے گا.... پس آپ نے اس کے مومن والدین پر رحم کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو قتل کر دیا....

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”واما الغلام فكان ابواه مؤمنين فخشينا أن يرهقهما طغيانا وكفرا. فاردنا أن يبدلهما ربهما خيرا منه زكوٰة وأقرب رحما“ (کہف:۸۰،۸۱)

”اور وہ جو لڑکا تھا تو (اس کی حقیقت یہ ہے کہ) اس کے والدین مومن تھے پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ (اگر زندہ رہا تو) مجبور کردے گا انہیں سرکشی اور کفر پر.... پس ہم نے چاہا کہ بدلہ دے انہیں ان کا رب (ایسا بیٹا) جو بہتر ہو اس سے پاکیزگی میں اور (ان پر) زیادہ مہربان ہو“

(۳).... آپ کو کشف ہوا کہ اس دیوار کے نیچے خزانہ ہے یہ ان دو یتیم بچوں کا تھا جن کا والد نیک آدمی تھا.... آپ نے خزانہ کی حفاظت کے لئے بچوں پر رحم کرتے ہوئے اور ان کے والد سے محبت کی وجہ سے اس دیوار کو بغیر کسی اجرت ومعاوضہ کے تعمیر کر دیا....

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”واما الجدار فكان لغلمين يتيمين في المدينة وكان

تحتہ کنزلھما وکان ابوھما صالحا فاراد ربک أن یبلغا اشدھما ویستخرجا کنزھما رحمۃ من ربک"

(کہف:۸۲)

''باقی رہی دیوار (تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ) وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا....اور ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا پس آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں بچے اپنی جوانی کو پہنچیں اور نکال لیں اپنا دفینہ یہ (ان پر) ان کے رب کی خاص رحمت تھی''

کشف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی صدیقیت گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"والذی جاء بالصدق وصدق به" (زمر:۳۳)

''اور وہ ہستی جو اس سچ کو لے کر آئی اور جس نے سچ کی تصدیق کی''

ہم یہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کشف کا ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں جو حقیقت حال سے پردہ اٹھانے کے لئے کافی ہے....ورنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومحاسن کو بیان کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں....

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے اہل وعیال میں تیرے سوا کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس کو غنی دیکھنا زیادہ محبوب ہو۔اور تیرا تنگ دست ہونا مجھ پر شاق ہے.... میں نے تمہیں ''عالیہ'' کی زمین سے بیس وسق کھجوریں عطا کی تھیں

یہ ورثاء کا مال ہے اور یہ تیرے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں.... میں نے عرض کی کہ میری تو ایک ہی بہن اسماء ہے....

آپ نے ارشاد فرمایا کہ خارجہ کی بیٹی یعنی ان کی بیوی حاملہ ہے اور میرے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ یہ لڑکی ہے.... پس اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا.... آپ فرماتی ہیں کہ آپ کے وصال کے بعد ام کلثوم پیدا ہوئیں ...

الہام کیا ہے....

سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"الالهام مايلقى فى الروع بطريق الفيض"

"الہام وہ چیز ہے کہ جو بطور فیض دل میں القاء کی جاتی ہے"

بعض نے کہا ہے کہ الہام دل میں واقع ہونے والے علم کا نام ہے.... اور یہ علم کسی آیت قرآنی سے استدلال اور کسی دلیل میں غور و فکر کے بغیر عمل کا تقاضا کرتا ہے....

الہام کی دو قسمیں ہیں....

(۱).... وہ الہام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے....

(۲).... وہ الہام جو فرشتوں کی طرف سے ہوتا ہے....

اس سے امر، نہی اور ترغیب و ترہیب کا علم حاصل ہوتا ہے....

(۱).... اللہ کی طرف سے الہام:-

پہلی قسم کا ذکر اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کے قصہ میں فرمایا ہے کہ جب آپ نے موسم سرما میں کھجور کے درخت کے نیچے پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی واسطہ کے آپ کو الہام کیا اور ارشاد فرمایا:-

"وهزى اليك بجزع النخلة تساقط عليك رطبا

حنیا فکلی واشربی وقری عینا" (مریم:۲۵)

"اور ہلاؤ اپنی طرف کھجور کے تنے کو گرنے لگیں گی تم پر پکی ہوئی کھجوریں (میٹھے میٹھے خرمے) کھاؤ اور (ٹھنڈا پانی) پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو"

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام سے یہ خطاب آپ کے دل میں القاء اور الہام سے کیا....

جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"واوحینا الیٰ ام موسیٰ"

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت فرعون کے سپاہیوں کے ڈر سے جب آپ کی والدہ انتہائی پریشان اور کرب کی حالت میں تھیں... تو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی واسطہ کے آپ کو الہام فرمایا اور ارشاد فرمایا:

"واوحینا الیٰ ام موسیٰ أن أرضعیه فإذا خفت علیه فالقیه فی الیم ولاتخافی ولاتحزنی .إنارادوه الیک وجاعلوه من المرسلین" (قصص:۷)

"اور ہم نے الہام کیا موسیٰ کی والدہ کی طرف کہ اسے (بے خطر) دودھ پلاتی رہ.... پھر جب اس کے متعلق تمہیں اندیشہ لاحق ہو تو ڈال دینا اسے دریا میں اور یہ ہراساں ہونا اور نہ غمگین ہونا یقیناً ہم لوٹا دیں گے.... اسے تیری طرف اور ہم بنانے والے ہیں اسے رسولوں میں سے" (حوالہ تفسیر امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں کہ جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں وحی کرنے سے الہام مراد ہے....

جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام سنا تو اپنے لخت جگر کو تلاطم خیز موجوں کے حوالے کر دیا... ظاہری طور پر ان تلاطم خیز موجوں میں بچے کی ہلاکت یقینی تھی

لیکن آپ کی والدہ اپنے اس فعل پر مطمئن تھیں.... کیونکہ جلوت وخلوت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بلاواسطہ وحی والہام ان کا معمول تھا....

آپ ایک سچی مومنہ اور ولیہ تھیں نبی نہیں تھیں.... (تفسیر روح المعانی)

کشف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد میں آنے والے صوفیاء کرام کے مکاشفات ذکر کرنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ مکاشفات ذکر کریں گے.... جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے.... اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کشف معجزہ ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صوفیائے کرام کا کشف کرامت ہے.... اور ولی کی ہر کرامت اس کے نبی کے معجزے کے قائم مقام ہے....

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ اقامت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے....

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظھری" (بخاری ومسلم)

"اپنی صفیں سیدھی کرو.... اور باہم مل کر کھڑے ہو جاؤ.... بے شک میں تمہیں اپنی پشت پیچھے بھی دیکھتا ہوں"

تقویٰ پر تحفۂ فراست

ارشاد الٰہی ہے:

"إن فی ذالک لاٰیٰت للمتوسمین" (الحجر:۷۵)

"ان میں صاحب فراست لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں"

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
’’مومن کی فراست سے ڈرو.... کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے....‘‘
(اخرجہ الترمذی: ۳۱۲۷)

فراست کیا ہے؟

استاد سے مروی ہے:-

فراست ایک خیال ہے، جو دل پر طاری ہوتا ہے اور ہر متضاد خیال کو نکال دیتا ہے اور دل پر اسی کا حکم ہوتا ہے اور یہ لفظ فریسۃ السبع، یعنی ’’درندے کا شکار‘‘ سے مشتق ہے....

فراست کے مقابلے میں نفس کوئی خیال وشبہات تجویز نہیں کرسکتا.... فراست ہر شخص کی قوت ایمانی کے بقدر ہوتی ہے، لہذا جس کا جس قدر قوی ایمان ہوگا.... اس کی اسی قدر زیادہ تیز فراست ہوگی....

نور فراست نور الٰہی ہے

ابوسعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے نور فراست سے دیکھا، اس نے نور حق سے دیکھا اور اس کے علم کا مواد حق کی طرف سے ہے.... اس میں کسی قسم کا سہو، یا غفلت نہ ہوگی، بلکہ یہ حق تعالیٰ کا فیصلہ ہے، جو بندے کی زبان پر جاری ہوجاتا ہے....

یہاں نور حق سے مراد وہ خاص نور ہے، جس کے ساتھ اللہ نے اسے مخصوص کیا ہے..

واسطی سے مروی ہے کہ

فراست وہ اٹھتے ہوئے انوار ہیں، جو دلوں میں چمکتے ہیں اور ایسی متمکن معرفت ہے، جو غیبوں میں سے ایک غیب دوسرے غیب تک کے رازوں کو اٹھائے ہوئی ہے.... یہاں تک کہ صاحب فراست اشیاء کو اس طرح دیکھتا ہے، جس طرح حق تعالیٰ اسے

دکھاتا ہے.... اس طرح وہ مخلوق کے ضمیر کی باتیں بتانے لگتا ہے....:

حبشی کی فراست!

ابوالحسن دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ وہ ایک حبشی سے ملنے انطا کیہ گئے.... اس شخص کے متعلق انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ لوگوں کے راز کی باتیں بتاتا ہے.... میں نے کچھ عرصہ وہاں قیام کیا، یہاں تک کہ وہ لکام پہاڑ سے نکل کر آیا.... اس کے پاس کچھ جائز اشیاء تھیں.... جنہیں وہ بیچ رہا تھا اور اس وقت میں دو دنوں سے بھوکا تھا....

میں نے اس سے کہا: یہ کتنے میں بیچتے ہو؟ اور میں نے یہ ظاہر کیا کہ میں اس کی تمام اشیاء خرید لوں گا، جو اس کے سامنے پڑی تھیں....

اس نے کہا: وہاں بیٹھ جاؤ.... جب ہم انہیں بیچ لیں گے تو تمہیں بھی کچھ پیسے دے دیں گے، جن سے تو کچھ خرید سکے گا.... میں اسے چھوڑ کر ایک اور شخص کے پاس چلا گیا اور یہ ظاہر کیا کہ میں اس سے سودا کر رہا ہوں.... میں لوٹ کر پھر اس کے پاس آ گیا اور کہا کہ اگر بیچتے ہو تو بتاؤ کتنے میں بیچو گے؟....

کہنے لگا: تو تو دو دن کا بھوکا ہے.... وہاں بیٹھ جا! جب ہم بیچ لیں گے تو تمہیں کچھ دے دیں گے.... جس سے تو کچھ خرید سکے گا....

میں بیٹھ گیا.... جب اس نے بیچ دیا تو اس نے کچھ دیا اور چلا گیا.... میں نے اس کا پیچھا کیا، اس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا:-

جب تجھے کوئی ضرورت پیش آئے تو اللہ کے سامنے پیش کرو....

ہاں! اگر اس میں تیرے حظ نفس کا دخل ہے پھر اللہ کے سامنے پیش نہ کرنا.... ورنہ تم اللہ سے محجوب ہو جاؤ گے....

کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ فراست ایک یقین کا مکاشفہ اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقامات میں سے ہے....

کشف اور الہام کے چند واقعات

1....حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ جب تک حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زندہ رہے تب تک میں نے منبر پر چڑھ کر نہ تو کبھی وعظ ہی کیا اور نہ ہی دیوار سے پیٹھ لگا کر آرام فرمایا اور نہ ہی پاؤں پھیلاتے.... کسی نے سوال کیا.... آپ پاؤں کیوں نہیں پھیلاتے اور وعظ کیوں نہیں کرتے؟....

فرمایا: مجھے شرم آتی ہے کہ استاد زندہ ہوں اور میں پاؤں پھیلاؤں اور مفتی بنوں....

ایک دن اچانک آپ نے پاؤں پھیلائے اور دیوار سے پیٹھ بھی لگائی.... کئی دن بعد معلوم ہوا کہ اس دن حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تھا....

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فراست

2....حضرت الشیخ خیر النساج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں....

''میں نے اپنے گھر میں تھا.... یکا یک دل میں خیال گزرا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دروازہ پر ہیں.... مگر میں نے توجہ نہیں دی.... مگر دوبارہ پھر یہی خیال آیا.... بالآخر دروازہ کھول کر باہر نکلا تو آپ واقعی موجود تھے....

فرمایا: پہلے خیال ہی پر کیوں نہ نکل آئے؟....

صاحب کشف کمسن نوجوان

3....حضرت شیخ ابوزید قرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

مجھے بعض آثار کے سننے سے پتہ چلا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار پڑھے تو تو

اسے دوزخ سے نجات ہو جائے گی.... میں نے اس وعدے کی خوشخبری کے پیش نظر یہ عمل اپنے لوگوں کے لئے بھی کیا.... اور اپنے واسطے بھی چند نصاب مکمل کئے.... جنہیں میں آخرت کا توشہ خیال کرتا تھا....

اس زمانے میں ایک گھر میں ہمارا اور ایک جوان کا ساتھ ہو گیا لوگ کہتے تھے کہ اس جوان کو جنت اور دوزخ کا کشف ہوتا ہے.... اور کم عمر ہونے کے باوجود سب لوگ اس کی تکریم کرتے تھے.... مگر مجھے اس بارے میں شبہ تھا....ا

یک روز کچھ لوگوں نے ہماری دعوت کی اور اپنے گھر لے گئے.... کھانے کے دوران وہ نوجوان اچانک خوفناک آواز سے چیخنے لگا.... اس کا سانس پھولنے لگا.... وہ اتنی زور سے چیخ رہا تھا کہ ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ یہ بات بلاوجہ نہیں ہو سکتی.... انہوں نے کہا:

''اے چچا میری ماں دوزخ میں ہے''

اس کی پریشانی دیکھ کر میں نے سوچا آج اس کی صداقت کی جانچ کروں۔ دل میں یہ بات آئی کہ ستر ہزار کلمہ شریف کا ایک نصاب جو میں نے پڑھ رکھا ہے.... جسے میرے اور میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا.... اس کی ماں کے لئے ایصال ثواب کروں اور اس بات کو بھی جانوں کہ کیا اس حدیث کے رواۃ صادق ہیں....؟

الحمدللہ کہ مجھے اس سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک تو حدیث مذکور کے راویوں کی صحت پر یقین ہوا.... دوسرے اس نوجوان کے کشف کی سچائی معلوم ہوئی اور اس کی تکذیب سے سلامت رہا.... (رضی اللہ عنہما ونفعنا بہما)

شہر میں تیمم سے نماز جائز نہیں!!!

.... حضرت بایزید بسطامیؒ کا معمول مبارک تھا کہ آپ خود ہی نماز کے لئے اذان بھی کہتے اور اقامت بھی.... ایک روز آپ نے ظہر کی نماز کے لئے اذان کہی اور سنتیں ادا کرنے لگے جب سنتیں ادا کر چکے تو اقامت کہنے کے لئے کھڑے ہوئے....

آپ نے نمازیوں کی صفوں کی طرف دیکھا تو ان میں ایک آدمی نظر آیا جس پر سفر کے آثار نظر آرہے تھے.... آپ اس کے پاس گئے اور آہستہ سے اس کے کان میں فرمایا:-

شہر کے اندر تیمّم سے نماز ادا کرنا جائز نہیں....

یہ سن کر وہ آدمی صف سے باہر نکل گیا.... آپ نے اقامت کہی اور باجماعت نماز ادا کر کے گھر تشریف لے گئے.... وہ آدمی وضو کر کے تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور آکر نماز ادا کرنے لگا.... جب نماز ادا کر چکا تو کچھ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ حضرت شیخ نے تمہارے کان میں کیا سرگوشی کی تھی....؟

اس نے کہا کہ میں آج ہی سفر سے لوٹا ہوں.... آج صبح میں نے ایک صحرا میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی تھی.... لیکن ظہر کی نماز کے وقت میں یہاں پہنچ چکا تھا.... لہٰذا شیخ نے مجھے یاد دلایا کہ اب تم شہر میں ہو اور شہر میں پانی کی وجہ سے تیمّم کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز نہیں....

فراست کہاں سے پیدا ہو جاتی ہے؟

(1) ....ابوعمرو بن نجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ شاہ کرمانیؒ بڑی تیز فراست والے تھے.... اور اس میں کبھی غلطی نہ کرتے۔ اور فرمایا کرتے تھے:-

جس شخص نے حرام سے اپنی نگاہ نیچی رکھی اور اپنے آپ کو سہولت سے روکے رکھا اور اپنے باطن کو مراقبہ کے ساتھ اور ظاہر کو سنت کی تابعداری کے ساتھ ہمیشہ آباد رکھا اور رزق حلال کھانے کا عادی ہوا تو اس کی فراست میں خطا نہیں ہو گی....

منبع فراست کہاں ہے؟

(2) ....ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ فراست والوں

میں فراست کہاں سے پیدا ہو جاتی ہے؟ فرمایا: اللہ کے اس قول سے:

"ونفخت فیه من روحی" (الحجر:۲۹)

"میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی...."

جب تک مجدد الف ثانیؒ موجود رہے دیوار نہیں گری

7 ....ایک درویش کا بیان ہے کہ اجمیر شریف کی مسجد کی جنوبی دیوار بنیاد سے کمزور پڑ گئی تھی اور ستون بھی ٹیڑھا ہو گیا اور ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کہ آج کل وہ کرنے والی ہے اور جو شخص بھی دیوار کے پاس سے گزرتا تھا چھلانگ لگا کر تیز رفتاری سے گزر جاتا.... یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کو بھی اس کے گر جانے کا ہر وقت خدشہ رہتا۔

ایک دن آپ (حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی) نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا کہ

"جب تک ہم فقیر لوگ یہاں ہیں یہ دیوار نہیں گریگی"

چنانچہ ایسا ہی ہوا جب تک حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی وہاں رہے تو دیوار قائم رہی اور جس روز آپ وہاں سے تشریف لے گئے تو دیوار فوراً ہی گر گئی حالانکہ اس وقت بارش کا نام ونشان بھی نہیں تھا....

مومن کی فراست کا واقعہ

8 ....آپ مسجد قیم میں نماز پڑھا کرتے تھے ایک نصرانی نے خود کو مسلمان ظاہر کیا نصرانیت کو چھپایا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ مجھے مسجد میں بدبو محسوس ہوتی ہے.... پھر نصرانی کی طرف توجہ فرمائی اور آنکھ سے اشارہ فرمایا کہ نکل جاو ورنہ تیری اصلیت لوگوں کے سامنے واضح کر دوں گا....

نصرانی چیخا اور پھر اسی وقت اسلام لے آیا.... (بخاری)

حضرت کی فراست کا امتحان

9 ....خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ ایک دن اپنے مریدوں کے حلقے میں بیٹھے تھے کہ ایک جوان زاہدانہ لباس پہنے اور مصلیٰ کندھے پر ڈالے ہوئے آیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گیا.... کچھ دیر بعد میں وہ جوان آیا اور حضرت سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: حدیث شریف میں آیا ہے.... "اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله" (ترمذی)

"مومن کی فراست سے ڈرو... کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے...." اس کا مطلب کیا ہے؟

حضرت نے فرمایا:- اس کا مطلب ہے کہ تو اپنا زنار توڑ ڈال....اور خدائے واحد پر ایمان لا....جوان نے کہا: خدا نہ کرے میرے کیوں زنار ہوتا....

آپ نے خادم کو اشارہ کیا....خادم نے اس کے کپڑے اتار کر دیکھا تو نیچے زنار موجود تھا....جوان نے اعتراف کیا کہ فی الواقع وہ غیر مسلم ہے اور آپ کی آزمائش کے لئے آیا تھا....اس کے بعد وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا اور حلقہ بگوش اسلام ہو گیا....

مرید کی دلی خواہش کا حضرت عبدالقادرؒ پر منکشف ہونا

10 ....عبداللہ ذیال فرماتے ہیں کہ میں ۵۶۰ھ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مدرسہ میں مقیم تھا....ایک دن آپ اپنا عصا لئے گھر سے باہر تشریف لائے....اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کاش میں بھی آپ کے عصا کی کوئی کرامت دیکھ سکتا..

اچانک آپ نے اپنے عصا کو زمین پر نصب کر دیا....جس میں سے ایک نور ہویدا ہو کر آسمان کی جانب چڑھنے لگا....اور تمام فضا کو منور کر دیا....اور جب کچھ دیر کے بعد آپ نے وہ عصا ہاتھ میں لے لیا تو پھر وہ اپنی اصلی حالت پر آ گیا....

آپ نے بطور استفہام مجھ سے فرمایا کہ "اے ذیال! تم یہی تو چاہتے تھے"....

باب نمبر 12

اللہ سے دوستی پر عاشقانہ موت کا انعام

میرے عزیزو! جو شخص پالنے والے کی بغاوت نہیں کرتا، اس کی نعمتیں کھا کر اس کو ناراض نہیں کرتا، بلکہ 100 فیصد اس کی چاہت پر زندگی گزارتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دنیا میں ہر سکون زندگی دیتے ہیں اور جب ایسا شخص مرتا ہے تو اس کی موت پر زمین بھی روتی ہے...... آسمان بھی روتا ہے...... حتیٰ کہ اس کے استقبال کے لئے 500 فرشتے پھولوں کے گلدستے کے ساتھ اترتے ہیں۔ پھر اس کی روح ایسے نکالی جاتی ہے کہ وہ ملک الموت کی پیشانی پر نور سے لکھا ہوا کلمہ پڑھتا ہے اور خالق حقیقی سے جا ملتا ہے۔

مومن کی موت پر زمین کے آنسو

مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''فلانفسهم يمهدون'' (الروم: ۴۴) میں يمهدون کی تفسیر قبر سے کی ہے....

مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب بھی کسی مؤمن کا انتقال ہوتا ہے تو زمین اس کے فراق میں چالیس دنوں تک روتی ہے.... (حوالہ حلیۃ الاولیاء)

حضرت ذوالنونؒ کے جنازہ پر سبز پرندوں کا ہجوم

1 ....ابوبکر بن دیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:

ایک دن میں مصر میں غلہ کے حمام کے قریب کھڑا ہوا تھا تو اتنے میں حضرت

ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ کو لایا گیا میں نے دیکھا کہ سبز پرندے ان پر منڈلا رہے ہیں یہاں تک کہ ان کو قبر میں لے جا کر دفن کر دیا گیا اس کے بعد وہ پرندے غائب ہو گئے.... (ابن عساکر)

شہیدانِ محبت کے جسم

2.... شیخ عمر بن فارض سے روایت ہے کہ:

ایک ولی کامل شخص کا جنازہ آیا جب ہم اس کی نماز جنازہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو دیکھا کہ آسمان سبز پرندوں سے بھر گیا.... اور بڑا پرندہ آیا اور ان تمام کو نگل گیا.... مجھے یہ سارا منظر دیکھ کر بہت تعجب ہوا مجھے ایک شخص نے بتایا:-

"یہ شخص ہوا میں سے آ کر نماز جنازہ میں شامل ہوا تھا" کہ آپ تعجب نہ کریں کیونکہ شہداء کی ارواح سبز پرندوں کو پوٹوں میں ہوتی ہے اور جنت کی نعمتوں کو کھاتی اور پیتی ہیں یہ تلوار کے شہیدوں کا حال ہے.... لیکن شہیدانِ محبت کے جسم بھی روح بن جاتے ہیں.... (امام یافعی کفایت المعتقد)

جادوگری کو چھوڑا تو شہادت کا تمغہ مل گیا

3.... صحیح مسلم میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بادشاہ تھا.... اور اس کے ہاں ایک کاہن بھی تھا اور ایک روایت کے مطابق ایک جادوگر تھا....

پس ساحر نے بادشاہ سے کہا کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور مجھے خوف ہے کہ اگر میری موت واقع ہو گئی تو میرا علم بھی منقطع ہو جائے گا....

پس آپ میرے لئے ایک ذہین لڑکا تلاش کریں تا کہ میں اسے اپنا

علم سکھادوں....

پس بادشاہ نے ساحر کے لئے ایک لڑکا تلاش کیا جس میں وہ تمام اوصاف موجود تھے.... جن کا مطالبہ ساحر نے کیا تھا۔ نیز بادشاہ نے اس لڑکے کو حکم دیا کہ وہ شاہی ساحر کے پاس حاضر ہوا کرے....

پس لڑکے نے بادشاہ کے حکم پر ساحر کے پاس علم سیکھنے کے لئے آمدورفت کا سلسلہ شروع کردیا.... چنانچہ لڑکا جس راستے سے گزر کر ساحر کے پاس آتا تھا اس راستے میں کسی راہب کی ایک خانقاہ بھی تھی.... (معمر نے کہا ہے کہ میرا خیال یہ ہے کہ نصاریٰ اس وقت تک دین اسلام پر قائم تھے)

پس جب لڑکا ساحر کے پاس آتا تو راستہ میں راہب کے پاس بھی قیام کرتا....اور اس سے سوالات پوچھتا۔ یہاں تک کہ راہب اسے جواب دیتا....پس راہب نے لڑکے سے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں....پس لڑکا راہب کے پاس گفتگو کے سلسلے میں قیام کرتا تو اسے ساحر کے پاس جانے میں دیر ہوجاتی....

پس ساحر نے لڑکے کے گھر والوں کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہارے لڑکے نے میرے پاس حاضری میں کمی کردی ہے....پس لڑکے نے یہ بات راہب کو بھی بتادی کہ ساحر نے میرے گھروالوں سے غیر حاضری کی شکایت کی ہے....

پس راہب نے لڑکے سے کہا کہ جب تمہیں ساحر سے خوف محسوس ہوتو تم اس سے کہہ دینا کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں کا خوف محسوس ہوتو ان سے کہہ دینا کہ مجھے ساحر نے روک لیا تھا....پس لڑکے نے ایک مدت اسی طرح گزاردی....

چنانچہ جب ایک دن لڑکا ساحر کی طرف آرہا تھا تو اس نے ایک بہت بڑا جانور دیکھا جس کے خوف کی وجہ سے بہت سے لوگ راستہ چلنے سے رک گئے تھے....

پس لڑکے نے دل ہی دل میں کہا کہ آج راہب اور ساحر کے متعلق فیصلہ ہوجائے گا

کہ کون سچا ہے؟

پس لڑکے نے ایک پتھر اٹھا اور کہا:۔

اے اللہ! اگر راہب کا عمل تیرے نزدیک ساحر کے عمل سے پسندیدہ ہے تو اس جانور کو ہلاک کردے....

پھر لڑکے نے پتھر اس جانور کی طرف پھینک دیا.... پس وہ جانور ہلاک ہوگیا.... پس لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ اس جانور کو کس نے قتل کیا ہے؟....

پس کچھ لوگوں نے کہا کہ اس لڑکے نے قتل کیا ہے.... پس لوگ حیران ہوگئے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تحقیق اس لڑکے کے پاس ضرور ایسا علم ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے....

راوی کہتے ہیں کہ لوگوں کی اس بات کو ایک نابینا شخص نے سنا جو بادشاہ کا مصاحب تھا.... پس اس نابینا آدمی نے لڑکے سے کہا کہ اگر تم میری بینائی واپس لادو تو میں تمہیں اتنا انعام دوں گا.... پس لڑکے نے اس نابینا شخص سے کہا کہ میں کسی چیز کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن میری شرط یہ ہے کہ اگر تمہاری بینائی واپس آگئی تو کیا تم اس ذات پر امان لے آؤ گے جس نے تمہاری بینائی واپس کی ہوگی؟

پس اس نابینا آدمی نے کہا کہ جی ہاں، پس لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی.... وہ نابینا شخص شفایاب ہوگیا.... پس وہ نابینا شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا.... چنانچہ وہ شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور حسب معمول مجلس میں بیٹھ گیا....

پس بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تمہاری بینائی کس نے لوٹا دی ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا میرے پروردگار نے.... پس بادشاہ نے کہا کہ کیا میرے سوا تمہارا اور بھی کوئی پروردگار ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا اللہ میرا اور تمہارا رب ہے....

پس بادشاہ نے ایک آرا لانے کا حکم دیا.... پس باشاہ نے اس آرے پر اس آدمی کے سر کو رکھا یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے ہوگئے....

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کے مطابق وہ ''دابہ'' (جس کو لڑکے نے قتل کیا تھا) شیر تھا.... اور لڑکے نے جب راہب کو اس عظیم جانور (یعنی شیر) کے قتل کی خبر دی تو راہب نے کہا:-

بے شک تیری ایک شان ہے اور بلاشبہ تو آزمائش میں مبتلا ہوگا....
پس تم میرے متعلق کسی کو کچھ بھی نہ بتلانا....

پس جب بادشاہ کو ان تینوں آدمیوں کا حال معلوم ہوا پس اس نے ان کو اپنے دربار میں بلایا.... پس جب ان تینوں آدمیوں کو لایا گیا تو بادشاہ نے کہا کہ میں تم سب کو قتل کردوں گا.... پھر بادشاہ نے راہب اور نابینا آدمی کو آرا کے ذریعے چروادیا.... پھر لڑکے کے لئے حکم دیا کہ اسے پہاڑ پر لے جا کر سر کے بل نیچے گرادیا جائے....

پس بادشاہ کے غلام اس لڑکے کو لے کر پہاڑ پر گئے.... پس جب انہوں نے لڑکے کو پہاڑ سے نیچے گرانے کا اردہ کیا تو لڑکے نے دعا مانگی....

اے اللہ! تو جس طرح چاہتا ہے ان سے بدلہ لے لے....

پس بادشاہ کے بھیجے ہوئے آدمی پہاڑ سے لڑھکنے لگے اور ہلاک ہوگئے.... یہاں تک کہ صرف لڑکا باقی رہ گیا.... راوی کہتے ہیں کہ وہ لڑکا واپس بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا.... پس بادشاہ نے اس سے کہا کہ تو نے میرے آدمیوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟.... لڑکے نے جواب دیا:-

میرے رب نے جیسے بھی چاہا ان سے بدلہ لے لیا....

پس بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں ڈالنے کا حکم دیا.... پس بادشاہ کے آدمی اسے لے کر سمندر کی طرف گئے.... پس لڑکے نے دعا مانگی....

اے اللہ! جیسے تو چاہتا ہے ان سے نمٹ لے....

پس اللہ تعالیٰ نے ان افراد کو سمندر میں غرق کردیا اور لڑکے کو نجات دے دی.... پس لڑکا پانی پر چلتا ہوا باہر نکل آیا.... یہاں تک بادشاہ کے دربار میں پہنچ گیا....

پس بادشاہ لڑکے کو دیکھ کر حیران ہو گیا.... پس لڑکے نے بادشاہ سے کہا: کیا تم میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو؟.... بادشاہ نے جواب دیا.... ہاں!

چنانچہ لڑکے نے کہا:۔

تم ہرگز مجھ پر غالب نہیں آسکتے.... یہاں تک کہ مجھے ایک تختہ سے باندھ دو اور مجھے تیر یہ کہہ کر مارو.... "بسم اللہ رب ھذا الغلام" مگر مجھے تیر مارنے سے پہلے تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کر لینا....

راوی کہتے ہیں کہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور حکم دیا کہ لڑکے کو ایک تختے کے ساتھ باندھ دیا جائے.... پس لڑکے کو ایک تختے کے ساتھ باندھ دیا گیا.... پس بادشاہ نے لڑکے کے ترکش سے ایک تیر نکالا اور کہا:

"بسم اللہ رب ھذا الغلام"

اور اس لڑکے کو تیر مارا.... پس تیر سیدھا لڑکے کی کنپٹی پر جا لگا.... پس لاش کو اس کے حال پر چھوڑ دو.... (پس لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق اس لڑکے کی لاش کو اس کے حال پر چھوڑ دیا) (حوالہ: صحیح مسلم)

جنازہ پر حد نگاہ تک غیبی مخلوق

4.... مالک بن علی قلانسیؒ کے تذکرہ میں ہے کہ جب وہ فوت ہو گئے ان کو تختہ پر رکھا گیا تا کہ ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے تو حد نگاہ تک جنگلات.... پہاڑ.... وغیرہ ایسے لوگوں سے بھر گئے جو سفید کپڑوں میں ملبوس تھے انہوں نے بھی نماز جنازہ پڑھی....

ولی کی قبر پر سبزہ نمودار ہو گیا

5.... ہرم ابن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ

گرمیوں میں سخت لو چل رہی تھی کہ حضرت میمون شبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا.... ہم نے قبر میں دفن کرنے کا ارادہ کیا تو بادل ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور صرف قبر پر برسنے لگا ہم حیران رہ گئے کہ یہ بارش کیسی ہے.... اس بارش سے آپ کی قبر پر سرسبز گھاس نمودار ہوگیا۔ (حوالہ شواہد النبوت)

مرنے کے بعد لبوں پر مسکراہٹ

6 .... ربعی بن خراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چار بھائی تھے مگر حضرت ربیع اخو تمام بھائیوں میں سے زیادہ نماز و روزہ کا اہتمام فرماتے تھے.... سخت گرمی کے روزے تھے کہ آپ کا انتقال ہوگیا.... ہم نے ایک چارپائی پر لٹا دیا منہ کپڑے سے ڈھانپ دیا.... اور تمام چارپائی کے اردگرد بیٹھ گئے....

ایک آدمی کو کفن لانے کے لئے بھیجا.... اچانک ہم نے دیکھا حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑے سے منہ باہر منہ نکالا اور سارے حاضرین کو السلام علیکم کہہ کر مخاطب کیا.... ہم نے وعلیکم السلام کہنے کے بعد دریافت کیا مردے کیسے باتیں کر سکتے ہیں؟.... وہ فرمانے لگے:-

> ہاں! میں نے آپ لوگوں سے جدا ہو کر اپنے اللہ، کی زیارت کی مجھے اللہ تعالیٰ نے نہایت مہربانی سے قبول فرمایا.... میری روح کا استقبال کیا گیا.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کے ساتھ فرمایا: ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں تم ہمیشہ ہم پر درود بھیجا کرتے تھے.... آج تمہیں انعامات سے نوازا جائیگا....

جب یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنی تو فرمایا: میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میری امت سے جو شخص مرنے کے بعد گفتگو کرے گا وہ بہترین تابعی ہوگا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ مرنے کے بعد کبھی کوئی شخص ہنس نہیں سکتا تاوقتیکہ اسے یہ

معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا صحیح مقام کون سا ہے.... کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد جب انہیں غسل دیا گیا تو غسل دینے والے نے دیکھا کہ لبوں پر مسکراہٹ ہے....

اسلاف میں سے ایک بزرگ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ نصرانی تھا.... مرنے کے بعد دوسرے نصاریٰ اسے نہلا رہے تھے کہ وہ تختے پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کسی مسلمان کو میرے پاس بلا کر لاؤ....

میں نے سنا تو اس کے پاس گیا وہ کہنے لگا:

"اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمد رسول اللہ"

چند لمحوں بعد وہ مر گیا.... غسل دیا گیا.... نماز جنازہ ادا کی گئی اور مسلمان کے قبرستان میں دفن کیا گیا....

اللہ سے دوستی پر سجدہ میں موت

7.... حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جوانی مٹی کے بنے ہوئے بتوں کو پوجتے میں گزاری....

مگر جب ان کے دل میں اللہ کی محبت کی شمع روشن ہوئی تو پھر انہوں عہد کیا....

"اے اللہ آج کے بعد ایک سانس کے لئے جان کی بازی لگا دی کہ اللہ کی محبت کے خزانہ کو اپنے سینہ میں دفن کر لیا...."

گو موجود ہے ہر دل میں عشق کا دفینہ
ملتا نہیں کبھی یہ بے خون پسینہ

اللہ سے محبت اور گناہ سے بچنے کے لئے جان کی بازی لگانے پر حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا انعام ملا؟.... اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت سے عبادت وتہجد پڑھنے اور رو رو کر دعا کرتے....

"اے مولیٰ مجھے عاشقانہ موت دے چنانچہ اللہ نے ان کی دعا کو

قبولیت کا شرف بخشا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی
حکومت کے دوران یہ آدھی رات گزرنے کے بعد نماز میں مشغول
تھے کہ ان کی صاحبزادی نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے والد صاحب
کا انتقال ہوگیا....

وہ اس پریشان کن خواب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھیں اور آواز دی تو دیکھا کہ آپ نماز
پڑھ رہے ہیں.... تھوڑی دیر بعد دوسری مرتبہ آواز دی.... تو کوئی جواب نہیں ملا.... پاس
جا کر دیکھا.... تو سر سجدہ میں تھا اور روح پرواز کر چکی تھی.... (اسدلاغابہ واصابہ)

اللہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا

.... منذر بن عمر نے ایک دفعہ بتایا: عمر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا: کیا
تم ان مقتولین میں سے اپنے ساتھی کو پہچان سکتے ہو؟....

عمرو نے جواب دیا: جی ہاں! پھر عامر بن طفیل نے مقتولین میں چکر لگایا اور ان کے
نسب نامے دریافت کرنے لگا.... پھر اس نے سوال کیا: اے عمرو! کیا ان میں سے کوئی
ایسا بھی ہے جو تمہیں نظر نہیں آرہا.... اس نے جواب دیا: جی ہاں! ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
کا ایک آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ نظر نہیں آرہا.... عامر نے کہا: وہ کیسا آدمی تھا؟.... عمرو
نے جواب دیا وہ نہایت فضیلت والا انسان تھا....

عامر نے کہا:-

اچھا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں.... اور ایک آدمی کی
طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ اس شخص نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، کو نیزہ مارا تھا جب اس نے نیزہ کھینچا تو اس کا جسم فضا میں
اتنا بلند ہوگیا کہ اللہ کی قسم، میں دیکھنے سے عاجز آگیا....

یہ بات سن کر عمرو بن امیہ کہنے لگا: یقیناً وہی شخص عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

تھا.... جس شخص نے نیزہ مارا تھا وہ بنو کلب سے تعلق رکھنے والا جبار بن سلمٰی تھا.... اس نے بتایا، جب میں نے نیزہ مارا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا:-

"فزت و اللہ" "میں کامیاب ہوگیا اللہ کی قسم"

یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ کیا کامیابی ملی ہے؟ تو میں اپنے قبیلے کے معزز آدمی ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا اور سارا واقعہ سنایا اور اس نامعلوم کامیابی کے بارے میں پوچھا.... تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا.... پھر ضحاک نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں نے اسلام قبول کرلیا....

مجھے قبولیت اسلام پر ابھارنے والی چیز عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عجیب وغریب شہادت اور ان کی فضا میں بلندی تھی.... پھر ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھجوایا کہ فرشتوں نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش کو چھپا رکھا تھا اور پھر اسے مقام علیین میں پہنچا دیا....

(حوالہ صحیح بخاری کتاب الوتر باب القنوت نمبر ۱۰۰۳، مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰۃ اور دلائل النبوۃ (بیہقی): ۳/۳۵۳ نمبر ۲۹۹ (عبیدالرحمٰن بن معاذ عنبری وغیرہ سے یہ مروی ہے)

اللہ کا ہر محبّ زندہ ہے

9 .... احمد بن منصور سے مروی ہے کہ میں نے ابویعقوب سوسی سے سنا کہ ایک مرید میرے پاس آیا اور کہا: اے استاد! میں کل ظہر کے وقت مرجاؤں گا.... یہ دینار لے لیں.... آدھے سے قبر کھدائیں اور آدھے سے کفن پہنائیں....

چنانچہ جب دوسرا دن ہوا اسنے آکر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور پھر دور ہٹ کر مر گیا.... میں نے غسل دیا اور کفن پہنایا اور لحد میں رکھ دیا، تو اس نے آنکھیں کھولیں....

میں نے کہا: کیا موت کے بعد زندگی؟....

اس نے جواب دیا.... میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر محب زندہ ہے....

فقیر کے غسل کے لئے غیبی روشنی کا انتظام

10 .... صوفیاء میں سے کسی ایک سے مروی ہے کہ ایک تاریک گھر میں ایک فقیر مر گیا.... جب ہم نے اسے غسل دینا چاہا.... ہم نے چراغ ڈھونڈھنے میں بڑی کوشش کی، تو ایک روشندان سے روشنی آئی.... جس نے گھر کو روشن کر دیا اور ہم نے اسے غسل دیا جب غسل دے چکے تو روشنی جاتی رہی.... گویا وہاں کبھی روشنی تھی ہی نہیں....

پر اسرار موت

11 .... شیخ علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میرا گزر ایک محل پر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خوبصورت جوان پڑا ہے اور اس کے گرد لوگ جمع ہیں.... میں نے اس کی حالت دریافت کی لوگوں نے کہا یہ شخص راستہ پر جا رہا تھا اور اس محل میں ایک لونڈی یہ اشعار گا رہی تھی....

کبرت همة عبدطمعت — فی ان تراکا

اوماحسب بعین ان — تری من تدراك

بڑی ہمت ہے اس بندہ کی جو تیرے دیکھنے کی طمع رکھتا ہے.... کیا آنکھ کے لئے یہ کافی نہیں کہ تیرے دیکھنے والے کو دیکھ لے....

یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم کی.... رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس شعر کا مصداق میں ہوں

12 .... حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲ھ میں جنگ بدر میں شدید زخمی ہو گئے.... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو اٹھا کر آپ کے پاس لائے.... اس حالت میں حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ

وسلم کیا میں شہادت سے محروم رہا؟.....
ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں..... بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہو گئے..... یہ سن کر انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اگر آج ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شعر کا مصداق میں ہی ہوں..... ؎

ونسلمه حتىٰ نضرج حوله
ونذهل عن ابناءنا والحلائل

(یعنی ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالہ کریں گے جب ہم ان کے گرداگرد لڑتے لڑتے خون میں لت پت ہو جائیں گے اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے.....)

اسی زخم میں آپ منزل صفراء میں پہنچ کر شرف شہادت سے سرفراز ہو گئے.....

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۶۱ و زرقانی ج ۱ ص ۴۱۸)

قبر کی خوشبو دور تک

عشق رسول میں بے پناہ جاں نثاریوں اور فداکاریوں کی بدولت ان کو یہ شان دار کرامت نصیب ہوئی کہ ان کی قبر اطہر سے اس قدر مشک کی تیز خوشبو آتی کہ پورا میدان ہر وقت مہکتا رہتا.....

چنانچہ منقول ہے کہ ایک مدت کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے ساتھ منزل صفراء میں قیام ہوا..... تو صحابہ کرام نے حیران ہو کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس صحراء میں مشک کی اس قدر تیز خوشبو کہاں سے اور کیوں آ رہی ہے؟.....

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس میدان میں ابومعاویہ (حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) کی قبر موجود ہوتے ہوئے تمہیں تعجب کیوں ہو رہا ہے کہ یہاں مشک کی خوشبو مہک رہی ہے.... (کتاب صد صحابہ ص ۳۱۴ مرتبہ شاہ مراد مارہروی)

یہ تو زندہ ہیں

13 .... الرقی نے ابن جلاء سے روایت کی کہ ابن جلاء نے فرمایا کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو موت کے بعد وہ تختے پر پڑے پڑے مسکرائے.... لہٰذا کسی کو انہیں غسل دینے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ کہتے کہ یہ تو زندہ ہیں.... یہاں تک کہ ان کے ہم مرتبہ لوگوں میں سے ایک شخص نے آ کر انہیں غسل دیا....

﴿اللہ کی ان پر رحمت ہو.... اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو.... آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

دنیا میں جنت کا دیدار

14 .... حضرت سیدنا سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سیدوالان بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے مشہور اولیاء کرام میں سے تھے.... وہ بہت عبادت گزار شخص تھے.... انہوں نے مجھے بتایا: "ایک مرتبہ میں رات کے پچھلے پہر تہجد کے لئے مسجد میں گیا.... اللہ عزوجل نے جتنی توفیق دی اتنی دیر میں نماز پڑھی اور ذکر کیا، پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا....

میں نے خواب دیکھا کہ ایک قافلہ مسجد میں آیا ہے.... اہل قافلہ کے چہرے نہایت حسین وجمیل اور نورانی ہیں.... میں نے جان لیا کہ یہ انسان نہیں بلکہ کوئی اور مخلوق ہے.... ان کے ہاتھوں میں تھال ہیں.... جن میں عمدہ آٹے کی برف کی طرح سفید روٹیاں ہیں.... ہر روٹی پر انگوروں کی طرح چھوٹے چھوٹے قیمتی موتی ہیں....

اہل قافلہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے "یہ روٹیاں کھالو"

میں نے کہا: "میرا تو روزہ ہے...."

تو وہ کہنے لگے: "یہ مسجد جس کا گھر ہے اس نے حکم دیا ہے کہ تم یہ کھانا کھالو...."

میں نے کھانا شروع کر دیا کہ جب میرا مالک حقیقی عزوجل مجھے حکم دے رہا ہے تو پھر میں کیوں نہ کھاؤں.... کھانے کے بعد میں نے وہ موتی اٹھانا چاہے تو مجھے کہا گیا:

"انہیں چھوڑ دو، ہم تمہارے لئے ان کے بدلے ایسے درخت لگائیں گے جن کے پھل ان موتیوں سے بہتر ہوں گے...."

میں نے کہا: "وہ درخت کہاں لگائے جائیں گے؟"

کہا گیا: "ایسے گھر میں جو کبھی برباد نہ ہوگا.... اور وہاں ہمیشہ پھل اگتے رہیں گے.... کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ ہی خراب ہوں گے.... وہ ایسا ملک ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا.... وہاں ایسے کپڑے ہوں گے جو کبھی پرانے نہ ہوں گے.... اس گھر (یعنی جنت) میں خوشی ہی خوشی ہے.... میٹھے پانی کے چشمے ہیں.... وہاں سکون و آرام ہے اور ایسی پاکباز بیویاں ہیں جو فرمانبردار.... ہمیشہ خوش رہنے والیاں اور دل کو بھانے والی ہیں.... وہ نہ تو کبھی ناراض ہوں گی اور نہ ہی ناراض کریں گی.... اور نہ ہی ناراض کریں گی.... لہٰذا دنیا میں جتنا ہو سکے تم نیک اعمال کی کثرت کرو.... یہ دنیا تو نیند کی مانند ہے کہ آنکھ کھلتے ہی رخصت ہو جائے گی.... لہٰذا اس میں جتنا ہو سکے عمل کرو اور جلدی سے جنت کی طرف آجاؤ جہاں دائمی نعمتیں ہیں...."

پھر میری آنکھ کھل گئی لیکن ابھی تک میرے ذہن میں وہ خواب سمایا ہوا تھا اور میں جلدی جلدی اس گھر (یعنی جنت) میں پہنچنا چاہتا تھا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا....

حضرت سیدنا سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت سیدنا

سیدوالان بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً پندرہ دن زندہ رہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا.... جس رات انتقال ہوا میں نے اسی رات ان کو خواب میں دیکھا مجھ سے فرمانے لگے: ”کیا تم ان درختوں کے پھلوں کو دیکھ کر متعجب ہو رہے ہو کہ ان میں کیسے کیسے پھل لگے ہوئے ہیں؟“

میں نے پوچھا: ”تمہارے لئے جو درخت جنت میں لگائے گئے ہیں ان میں کس طرح کے پھل ہیں؟“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”وہ تو ایسے پھل ہیں کہ جن کی تعریف بیان نہیں کی جاسکتی....“

خدا عزوجل کی قسم! جب کوئی اللہ عزوجل کا مہمان بنتا ہے تو وہ پاک پروردگار عزوجل اس کو ایسی ایسی نعمتیں عطا فرماتا ہے جن کے اوصاف بیان نہیں ہوسکتے اس کے کرم کی کوئی انتہا نہیں، وہ اپنے بندوں پر بے انتہا کرم فرماتا ہے....

موت کے بعد گفتگو

15 ہم سے یہی روایت ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان، عاصم بن علی، مسعودی، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن خراش سے بیان کیا فرمایا کہ میرے ایک بھائی کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور میں کفن لینے چلا گیا.... میں واپس آیا تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا تھا اور کہہ رہا تھا:-

سنو! تمہارے بعد میں اپنے رب سے ملا وہ بالکل غصے میں تھا اس نے پھولوں اور خوشبوؤں کے ساتھ میرا استقبال کیا اور اس نے مجھے باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنائے.... جتنا تم دل میں سمجھتے ہو معاملہ اس سے آسان ہے....

پس تم دھوکہ نہ کھانا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مجھ سے ملے بغیر نہ جائیں گے....

اس کے بعد اس کی جان کا نکلنا اتنی ہی تیزی سے ہوا جیسے ایک پتھر کو پانی میں پھینکا جائے اور گرتے ہی وہ ڈوب جائے....

اس کے بعد یہ واقعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں سنایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اس رات میں ایک شخص اپنی موت کے بعد گفتگو کریگا....فرمایا کہ وہ سخت ٹھنڈی راتوں میں ہم سے زیادہ عبادت کرنے والا اور سخت گرم دنوں میں ہم سے زیادہ روزے رکھنے والا تھا....

دعائیہ اشعار کی بناء پر مغفرت

16.... ایک اہل اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا....تو وصیت کی کہ میرے کفن پر یہ اشعار لکھ دیں....شاید میری نجات ہو جائے....یہ اشعار کفن پر لکھ دیئے گئے....

یارب تیری رحمت کا امیدوار آیا ہوں
منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بارگناہ نے مجھ کو پیدل
اس لئے کندھوں پر سوار آیا ہوں

کسی نے خواب میں دیکھا.... پوچھا: کیا حال ہے؟....

فرمایا: فضل ذوالجلال ہے....ان اشعار کی وجہ سے رحمت رب غفار کو جوش آیا معاف فرمایا....قبر باغ جنت ہوگئی....الحمد للہ!

موت کی یاد پر انعامات

17....حضرت علائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں میں نے

کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ ملک الموت کی پیشانی پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں جب مؤمن انہیں دیکھتا ہے تو اسے کلمہ یاد آ جاتا....

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تذکرہ میں بیان کیا ہے جو موت کو بکثرت یاد کرتا ہے اس کی تین چیزوں سے تکریم کی جاتی ہیں....

"تعجیل التوبۃ، وقناعۃ النفس والنشاط فی العبادۃ"

☆..........تعجیل توبہ

☆..........قناعت نفس

☆..........اور لذت عبادت....

اور جو موت کو بھولا، وہ تین مصیبتوں میں مبتلاء ہو جاتا ہے....

☆..........توبہ کی بندش

☆..........رضا و خوشنودی کا ترک

☆..........اور روزی میں کمی، نیز عبادت میں کاہلی و سستی....

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لویعلم البھائم من الموت ماتعلمون ما اکلتم منھا سمینا"

حیونات کو اگر موت کا علم تمہاری طرح ہوتا تو تمہیں کھانے کے لئے کوئی بھی فربہ جانور ہاتھ نہ لگتا....

خواجہ فرید الدین عطار ؒ کی عاشقانہ موت

18....ارشاد فرمایا کہ:

بابا فرید عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عطر فروش تھے خوبصورت مرتبان رکھے ہوئے تھے....ان کے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا: اے بابا تیری روح کیسے نکلے گی؟.... یہ خوبصورت دنیا چھوڑتے ہوئے تجھے تکلیف ہوگی....

بابا فرید اس وقت بابا فرید نہیں تھے.... ایک عام عطر فروش تھے.... اس فقیر نے اسی وقت کمبل لپیٹا.... اور کہا: میری روح تو ایسے ہی نکلے گی.... بس بابا نے سوچا کہ یہ مذاق کر رہا ہے.... میری دوکان میں سو گیا اس کو اٹھاؤ.... جب اٹھایا تو دیکھا کہ وہ تو مردہ ہو گیا تھا.... بس دل پر چوٹ لگ گئی....

سن لے اے دوست جب ایام بھلے آتے ہیں
اپنے ملنے کا راستہ وہ آپ ہی بتلاتے ہیں

بس بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی وقت دنیا کو چھوڑا.... اور اللہ والوں کی تلاش میں نکل گئے.... پھر اس مقام پر پہنچے کہ۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ کی محبت کے سات شہروں کو طے کر لیا.... اور میں ابھی اللہ کی محبت کے ایک کوچہ گلی کے موڑ پر پڑا ہوا ہوں....

اس لئے دوستو! دنیا سے زیادہ دل کو مت لگاؤ.... ورنہ روح کے نکلتے وقت تکلیف ہو گی.... ہر وقت موت کے لئے تیار رہو....

ان کی موت پر آسمان بھی رو پڑا

19 .... ٹیپو سلطان شہید کی نعش کو جب قبر میں اتارا جا رہا تھا اور ایک روایت کے مطابق جب قاضی شہر نماز جنازہ پڑھا رہے تھے.... تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا.... اسے سلطان کی اللہ کے ہاں مقبولیت اور کرامت ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے....

ہوا یوں کہ سخت گرمی کا موسم ہونے کے باوجود فضا میں ایسی بجلیاں کڑکیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان ٹوٹ کر زمین پر گرنے والا ہے.... گرج، کڑک اور بجلی کی چمک کے بعد اچانک بارش بھی ہونے لگی....

ادھر انگریز سپاہی سلطان کو [illegible] سلام دینے کیلئے اپنی بندوقوں سے ہواؤں میں

فائر کررہے تھے.... لیکن آسمانی کڑک کے سامنے ان کے فائر کی آوازیں دب رہی تھیں.... گویا قدرت کہہ رہی تھی کہ آج ہم اپنے بندے کا آسمان پر تم سے ہزاروں گنا بڑی توپوں کی آوازوں سے استقبال کررہے ہیں....

بارش کا موسم نہیں تھا.... لیکن آسمان بھی بارش برسا رہا تھا.... گویا وہ بھی آنسو بہا کر زمین والوں کے غم میں شامل ہوگیا تھا....

اسی طرح بمبئی میں اسی رات انگریزی فوج کے کیمپ پر بجلی گری تو اس سے دو انگریز سپاہی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے.... گھروں میں بند لوگوں پر بھی لرزہ طاری ہوگیا.... بادلوں کی خوفناک آوازوں سے کانوں کے پردے پھٹنے لگے....

دریائے کاویری میں بھی اس رات خلاف معمول طغیانی آگئی.... خود سرنگاپٹم میں رہنے والے بوڑھوں کا کہنا تھا کہ دریائے کاویری میں اس طرح کی طغیانی انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی....

اسلام کا یہ فرزند غروب آفتاب سے پہلے پہلے منوں مٹی کے نیچے جنت کے باغوں میں پہنچ گیا.... اور دنیاوی تھکاوٹ سے فارغ ہوکر ہمیشہ ہمیشہ کی راحت پاگیا....

(ماخوذ از سیرت سلطان ٹیپو شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مولانا الیاس ندوی)

ایمان واسلام پر استقامت کا حیرت انگیز واقعہ

20 عمیر بن حباب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ:

بنوامیہ کے دور میں مجھے اور میرے آٹھ ساتھیوں کو رومیوں نے قید کرلیا.... تو روم کے بادشاہ نے میرے آٹھ ساتھیوں کے سر قلم کردیئے ان کے قتل کے بعد مجھے بھی قتل کرنے کے لئے پیش کیا.... ایک رومی سردار اٹھا تو اس نے بادشاہ کے ہاتھ پاؤں کو چوما اور مجھے معافی دلادی اور اس کے بعد مجھے اپنے گھر میں لے آیا....

اس نے گھر میں مجھے اپنی حسین وجمیل لڑکی دکھائی اور اپنا بہترین محل دکھایا اور اس

نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ بادشاہ کے ہاں میری کتنی عزت ہے اگر تم میرے دین میں داخل ہو جاؤ تو میں اپنی لڑکی کی تم سے شادی کر دوں گا.... اور یہ تمام مال و دولت تمہیں دے دوں گا.... میں نے اس کو کہا:۔

میں تمہاری بیٹی اور مال و دولت کے عوض میں اپنے دین کو نہیں چھوڑ سکتا.... وہ شخص کئی دن تک اپنا دین پیش کرتا رہا....

ایک رات اس لڑکی نے مجھے علیحدگی میں اپنے پاس بلایا اور کہا کہ کیا تم میرے باپ کی بات قبول نہیں کرتے میں اس کو بھی وہی جواب دیا کہ تمہارے مال و دولت اور تیرے لئے اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا....

لڑکی نے کہا کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے یہاں رہنا پسند کرتے ہو.... یا وطن جانا پسند کرتے ہو؟....

میں نے کہا: میں اپنے کہا میں اپنے وطن جانا پسند کرتا ہوں.... لڑکی نے مجھے ایک آسمان کا ستارہ دکھایا اور کہا کہ تم اس ستارہ کو دیکھ کر رات بھر چلتے رہنا اور دن کو چھپے رہنا اسی طرح سفر جاری رکھنا وطن واپس پہنچ جاؤ گے اور لڑکی نے ساتھ خرچ بھی دیا اور میں وہاں سے چل پڑا....

میں حسب ہدایت تین راتیں چلتا رہا چوتھے دن میں کہیں چھپا ہوا بیٹھا تھا کہ گھوڑوں کے آنے کی آواز سنی تو میں جان گیا کہ اب میں پکڑا گیا جب میں نے غور سے دیکھا تو وہی میرے شہید دوست تھے اور وہ سفید گھوڑوں پر سوار تھے اور ان کے ساتھ کئی اور لوگ بھی تھے....

میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ تم عمیر ہو....؟

میں نے کہا: ہاں! میں ہی عمیر ہوں....

میں نے ان سے پوچھا کہ تم تو قتل ہو چکے تھے تو انہوں نے کہا کہ یقیناً ہم قتل ہو چکے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام شہداء کو اٹھایا اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے

جنازہ میں شرکت کریں....

ان میں سے ایک نے کہا اے عمیر اپنا ہاتھ ذرا مجھے پکڑ واؤ میں نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا تو اس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا تو تھوڑی دور جا کر اس نے مجھے نیچے پھینک دیا.... مجھے کوئی چوٹ وغیرہ نہ لگی جب میں نے غور سے جگہ کو دیکھا تو گھر کے بالکل قریب تھا.... (حوالہ ابن عساکر)

بسم اللہ کی برکت سے پرورش کا واقعہ

21....مکہ میں ایک شخص تھا جو ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا اور اس کو کبھی اور اس کو کبھی کسی نے کھاتے پیتے نہ دیکھا تھا.... ہاں! اتنا ضرور کرتا تھا کہ افطار کے وقت جیب سے ایک کاغذ نکال کر دیکھ لیا کرتا تھا....

جب اس کا انتقال ہو گیا اور غسل دینے والے نے نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھی تھی اس پر اس کو تعجب ہوا....

آواز دی کہ کچھ تعجب نہ کر بسم اللہ سے ہم نے اس کی پرورش کی....

بخشا اور رحمت سے اس کو توفیق دی....

شہادت کے بعد تلاوت قرآن کرنا

23....سعید عمی سے روایت ہے کہ:

کچھ مجاہد سمندر میں جہاد کرنے کے لئے نکلے تو ایک نوجوان آیا اس نے درخواست کی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ سوار کر لو لیکن انہوں نے انکار کر دیا جب اس نے بہت زیادہ اصرار کیا تو اس کو شامل کر دیا گیا کشتی میں سوار ہو گیا....

جب دشمن سے جنگ ہوئی تو اس نے اپنی جواں مردی کے جوہر دکھائے اور شہید ہو گیا بعد شہادت اس کا سر کھڑا ہو گیا اور کشتی والوں کی طرف متوجہ ہو کر قرآن کی تلاوت

کرنے لگا اور پڑھا....

"تلک الدار الاخرة نجعلها اللذين لايريدون علو فى الارض ولافسادا والعاقبة للمتقين"

ترجمہ: یہ آخرت کا گھران لوگوں کو ہم دیں گے جو زمین میں سرکشی اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہے....

یہ پڑھنے کے بعد اس کا سر سمندر میں غائب ہو گیا.... (ابن ابی الدنیا)

خوشی کے مارے دم نکل گیا

24.... (حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک (حبشی) شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کچھ سوال کرنے لگا.... آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: پوچھ لو! اور خوب سمجھ لو!

تو اس نے عرض کیا:-

یارسول اللہ! ﷺ آپ کو ہم پر شکل وصورت میں خوبصورتی اور نبوت میں ہم پر فضیلت بخشی گئی ہے آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں اس طرح سے ایمان لے آؤں جس طرح سے آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے.... اور میں بھی ویسے ہی عمل کروں جس طرح کے اعمال آپ کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں گا؟....

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"والذى نفسى بيده انه ليرى بياض الاسود فى الجنة من مسيرة الف عام ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من قال لااله الاالله كتب له بها عهد عندالله ومن قال سبحان الله وبحمده كتب له بها مائة الف

حسنة واربعة وعشرون الف حسنة. فقال رجل كيف نهلك بعد هذا يارسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل لياتى يوم القيامة بالعمل لو وضع على جبل لاثقله فتقوم"

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے....

"انه ليرى بياض الاسود فى الجنة من مسيرة الف عام'

کالے رنگ والے شخص کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دیکھی جاتی ہوگی....

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

جس نے "لاالــه الاالله" پڑھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس (نجات اور جنت کا ایک پروانہ لکھ دیا جاتا ہے....اور جس نے" سبحـان الله وبـحـمده "پڑھا اس کے لئے اس کے بدلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں....

(یہ سن کر) اس شخص نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے (انعامات حاصل کرنے) کے بعد ہم کس طرح سے ہلاک ہو سکتے ہیں....تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

قیامت کے دن آدمی ایسا عمل کر کے لائے گا کہ اگر اس کو پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس پر بھی بوجھل ہو جائے (یعنی باوجود مضبوط اور طاقتور ہونے کے اس عمل کے وہ پہاڑ وزن کو اٹھانے کی طاقت نہ رکھے)

پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے (کوئی سی دنیا کی ایک نعمت مقابلہ میں پیش ہوگی جو اس کی تمام نیکی کو بے وزن کر دے گی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ (بندے کی) دستگیری کریں گے (اور اس کے نیک اعمال کا درجہ بڑھا کر اس کو جنت کا مستحق

کردیا جائے گا)....

اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئیں....

"ھل اتی علی الانسان حین من الدھر" سے "واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا"

اس حبشی نے عرض کیا:

"قال الحبشی وان عینی لتریا ماتریا عیناک فی الجنة؟فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نعم ستبکی الحبشی حتی فاضت نفسه فقال ابن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنهٗ لقد رایت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یدلیه فی حفرته بیده"

کیا میری آنکھیں بھی وہ کچھ دیکھیں گی جو آپ کی آنکھیں جنت میں دیکھیں گی؟... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! تو وہ حبشی (خوشی کے مارے) اتنا رویا کہ اس کی جان نکل گئی.... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے دست مبارک سے اس حبشی کو قبر میں اتار رہے تھے....

(مجمع الزوائد (۴۲۰/۱۰) بحوالہ طبرانی (۴۳۶/۱۲) وفیہ ایوب بن عتبہ وھو ضعیف۔حلیۃ ابو نعیم (۳۱۹/۳)۔درمنثور (۲۹۶/۶) بحوالہ طبرانی وابن مردویہ وابن عساکر۔اسرار مرفوعہ (۱۹۵)۔موضوعات ابن جوزی (۴۳/۲)

قبر کی اینٹ سے مشک کی خوشبو اور قرآن کی تلاوت

25....ابوالحسن بن براءؒ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

مجھے ابراہیم گورکن نے اطلاع دی کہ ایک قبر کو کھودتے وقت مجھے ایک اینٹ ملی جب میں نے اسے سونگھا تو اس سے مشک کی خوشبو

آ رہی تھی اور میں نے قبر کے اندر جھانک کر دیکھا تو ایک بوڑھا بزرگ قرآن کی تلاوت کر رہا تھا.... (کتاب الروضہ)

حرم کعبہ میں عاشق کی عاشقانہ موت

26.... ''امام اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی کے سامنے سورہ والذاریات تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا....

''وفی السماء رزقکم وماتوعدون''

(اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے)

تو وہ بولا کہ بس کردو.... اس کے بعد وہ اٹھا اور اپنی اونٹنی کو ذبح کر کے ہر آنے جانے والے پر اس کا گوشت تقسیم کر دیا.... پھر اپنی تلوار اور کمان ہاتھ میں لے کر توڑیں اور چلا گیا....

امام اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ پھر (عرصہ بعد) میری اس سے دوران طواف ملاقات ہوئی اس کا جسم کمزور اور رنگ پیلا پڑ چکا تھا اس نے مجھے پہچان کر سلام کیا اور وہی سورت سنانے کی فرمائش کی جب میں اس آیت ''وفی السماء رزقکم وماتوعدون'' پر پہنچا تو وہ پکار کر بولا کہ ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اسے ہم نے برحق پایا.... آگے پڑھیے.... میں جب یہ آیت پڑھی....

''فورب السماء والارض إنه لحق''

(قسم ہے آسمان وزمین کے رب کی کہ یہ حق ہے)

تو وہ اعرابی چیخ کر کہنے لگا:۔

سبحان اللہ! وہ کون ہے جس نے رب جلیل کو غضب ناک کر دیا حتیٰ کہ اسے قسم اٹھانی پڑی اور وہ کون ہے جس نے رب جلیل کی بات کی تصدیق نہیں کی کہ اسے قسم کھانے پر مجبور ہونا پڑا....

اس اعرابی تین مرتبہ یہ جملے دوہرائے اور اسی کے ساتھ اس کی روح پرواز کرگئی"....

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج:۱۰،ص:۳۳)

کٹے ہوئے سر سے تلاوت قرآن کی آواز آئی

27.... حضرت سیدنا ابراہیم بن اسماعیل بن خلفؒ فرماتے ہیں....

حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی جلیل القدر عالم تھے.... نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچاتے.... "واثق باللہ" نے انہیں اس لئے اپنے ہاتھوں سے شہید کیا کہ وہ قرآن کو مخلوق نہ مانتے....

خلیفہ واثق باللہ نے انہیں شہید کردیا اور حکم دیا کہ ان کے سر کو بغداد کی گلیوں میں پھرایا جائے.... چنانچہ ایسا ہی ہوا.... اس کے بعد کچھ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک سر کو بغداد کی مشرقی جانب اور کچھ عرصہ مغربی جانب لٹکایا گیا اور بقیہ جسم کو "سر من رای" میں سولی پر لٹکائے رکھا....

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید تو ہوگئے لیکن حق بات سے روگردانی نہ کی.... آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت کے بعد مجھے خبر ملی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر اقدس سے قرآن کی تلاوت سنائی دیتی ہے....

یہ خبر ملتے ہی میں وہاں پہنچا جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سر اقدس لٹکایا گیا تھا وہاں بہت سے شہسوار اور پہرے دار نگرانی پر مامور تھے.... رات کے آخری پہر جب سب سو گئے تو میں نے ان کے سر سے قرآن کریم کی یہ آیت سنی:

"الم، احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون" (پ۲۰،العنکبوت:۱۔۲)

ترجمہ: کیا لوگ، اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی....

یہ سن کر میرا جسم کانپنے لگا.... چند دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر ریشم کا بہترین لباس اور سر پر تاج تھا....

میں نے پوچھا: ''مافعل اللہ بك ؟ (یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا)؟''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا:۔

''اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل فرمایا لیکن میں تین دن تک غمزدہ اور پریشان رہا....''

میں نے پوچھا: ''آپ پریشان کیوں ہوئے؟'' ....

فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ میرے قریب سے گزرے تو آپ ﷺ نے اپنا رخ زیبا مجھ سے پھیر لیا....''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مجھے حق کی خاطر قتل نہ کیا گیا؟''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

''بے شک تو حق کی خاطر شہید ہوا لیکن تجھے ایک ایسے شخص نے شہید کیا جو میرے اہل بیت میں سے ہے.... میں نے حیاء کی وجہ سے تجھ سے منہ پھیر لیا....''

احمد بن علی بن ثابت فرماتے ہیں: ''حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ الرحمۃ اللہ القوی کا سر اقدس بغداد اور بقیہ جسم ''سر من رائ'' میں چھ سال تک لٹکا رہا.... مگر اللہ کی شان اس میں کچھ بھی تغیر نہ ہوا.... چھ سال بعد جسم مبارک اور سر اقدس کو ایک ساتھ دفن کیا گیا.... آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اقدس بغداد شریف کی مغربی جانب واقع ہے....''

کام ختم ہوتے ہی کلمہ کا ورد

226 ....ایک مستری جب بھی کام سے فارغ ہوتا تو کہتا'' لاالـــــہ الااللہ

محمد رسول اللہ‘‘....

جب نزع طاری ہوئی تو حسب عادت اینٹ گارہ پکارتا رہا.... بڑی کوشش کے باوجود کلمہ طیبہ اس کی زبان پر جاری نہ ہوسکتا تھا....

ایک مزدور اس کا ہمراز تھا اس نے کان میں کہا: ’’استاد جی‘‘ کام ختم ہو گیا ہے.... مستری یہ لفظ سنتے ہی پڑھنے لگا ’’لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ‘‘ اور روح پرواز کرگئی....

اللہ تعالیٰ کی عاشقہ باندی کا قصہ

29.... حضرت عطا کا ایک بازار میں گزر ہوا.... وہاں ایک پاگل کنیز کی بولی لگ رہی تھی کوئی خریدار نہ تھا.... انہوں نے اسے پاگل جانتے ہوئے بھی سات دینار میں خرید لیا اور اپنے ساتھ گھر لائے.... رات ہوئی تو دیکھا کہ اس نے آہستہ سے اٹھ کر وضو کیا اور نماز شروع کردی.... نماز میں اس کے انہماک اور تضرع کی یہ کیفیت تھی کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہورہی تھی.... سانس پھول رہا تھا....

اس کے بعد مناجات کرنے لگی تو اس طرح کی....

اے میرے پروردگار! اس محبت کی قسم جو تو مجھ سے فرماتا ہے مجھ پر رحم کر....

حضرت عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کے یہ الفاظ سنے تو انہیں اس کے جنون کا ثبوت مل گیا.... لونڈی کے قریب آ کر کہا:

حضرت عطا نے فرمایا:-

اے لڑکی تجھے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرنی چاہیئے .. اے میرے پالنہار! اس محبت کی قسم جو میں تجھ سے کرتی ہوں مجھ پر رحم فرما....

کنیز بولی:-

بے کار آدمی! چل دور ہو یہاں سے، مجھے اس ذات حق کی قسم! وہ

اگر مجھ سے پیار نہ فرماتا تو تجھے میٹھی نیند سلا کر مجھے عبادت کے لئے نہ اٹھاتا.... (یہ کہکر اوندھے منہ گر پڑی.... اور درد و فراق کی آتش میں سلگتے ہوئے اشعار پڑھنے لگی.... اس سے فارغ ہوئی تو بلند آواز سے پکار اٹھی)

اے ارحم الراحمین اللہ! اب تک تیرا اور میرا راز پوشیدہ تھا.... مگر اب یہ راز لوگوں پر فاش ہو چکا ہے.... اس لئے بس تو مجھے اپنے پاس بلا لے....

حضرت عطاء فرماتے ہیں اس کے بعد ایک چیخ بلند ہوئی.... اور اس کی روح نفس عنصری سے پرواز کر گئی.... رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا....

اللہ تعالیٰ کے دوست کی قبر

30.... شاخوں سے ٹوٹے ہوئے پھول چند روز کے بعد مرجھا جاتے ہیں.... مگر حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پھولوں کی چند ایسی پنکھڑیاں تھیں جو سال بھر تک ترو تازہ ہری بھری اور عطر بار رہیں.... وہ انہیں کہاں سے ملیں! خود فرماتے ہیں....

میں سفر حج میں قافلہ کے ہمراہ تھا یکا یک دل میں خیال آیا کہ سب سے جدا شاہراہ عام سے ہٹ کر چل.... میں نے ایسا ہی کیا.... تین دن اور تین راتیں اسی طرح چلتا رہا.... اس دوران نہ مجھے بھوک پیاس لگی اور نہ کوئی دوسری حاجت محسوس ہوئی....

بالآخر ایک سرسبز و شاداب باغ میں گزر ہوا جو ثمر دار پیڑوں اور رنگ برنگے خوشبودار پھولوں سے مرصع تھا.... وہاں ایک خوبصورت تالاب بھی تھا.... میں نے سوچا یہ تو جنت کا کوئی ٹکڑا ہے.... (باغ کی نفاست اور تزئین نے مجھے متعجب کر رکھا تھا)

وہاں مجھے لوگوں کی ایک جماعت ملی.... جن کے چہرے انسانوں جیسے تھے.... سب

عمدہ لباس.... اور خوب صورت پٹکوں سے مرصع تھا.... ان لوگوں نے مجھے اپنے حلقہ میں لے لیا.... سلام کیا میں نے جواباً وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا: میں نے دل میں سوچا شاید یہ جن حضرات ہیں....

ان میں سے ایک نے کہا: ہم لوگ ایک مسئلہ کے سلسلہ میں الجھے ہوئے ہیں ہمارا تعلق قوم جن سے ہے.... اللہ تعالیٰ کا قرآن ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے لیلۃ العقبہ میں سنا.... سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک باتوں نے ہمیں ایسا وارفتہ بنایا کو ہم کو دنیا کے سارے کاموں سے الگ کردیا اور رب تعالیٰ نے ہمارے واسطے یہاں یہ مقام متعین فرمایا ہے....

میں نے پوچھا: میرے اہل قافلہ ساتھی یہاں سے کتنے فاصلے پر ہیں؟.... ان میں سے ایک نے تبسم کرتے ہوئے جواب دیا....

ابواسحٰق! یہ مقام جہاں آپ اس وقت ہیں.... اللہ تعالیٰ کے اسرار وعجائب میں سے ایک ہے.... یہاں انسانوں میں سے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں آیا.... اس کا یہیں انتقال ہوا.... اور وہ ہے اس کی قبر!

یہ کہہ کر اس نے ایک قبر کی جانب اشارہ کیا.... وہ قبر لب تالاب تھی.... قبر کے چاروں طرف پھولوں کی کیاریاں تھیں.... جن میں نہایت حسین وجمیل رنگ برنگے پھول مسکرارہے تھے.... اس جن نے مزید کہا: آپ کے ساتھیوں اور آپ کے درمیان مہینوں کا فاصلہ ہے....

میں نے پھر ان جنوں سے صاحب قبر کے بارے میں دریافت کیا.... جواب ملا.... ایک روز ہم تالاب کے کنارے بیٹھے محبت کا ذکر کررہے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے سلام کیا.... ہم نے جواب دے کر پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟....

اس نے کہا: نیشاپور سے آرہا ہوں....

ہم نے پوچھا: کب چلے تھے....

کہا: سات روز ہوئے....

ہم نے پوچھا: گھر سے نکلنے کا سبب؟....

اس نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی....

"وانیبوا الیٰ ربکم واسلموا لہ من قبل ان یأتیکم العذاب ثم لاتنصرون" (آیت: ۵۴، س زمر: ۳۹)

(اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے حضور گردن جھکاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو....)

ہم نے پوچھا اِنابت کیا ہے؟....

جواب ملا: اِنابت یہ ہے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسی کا ہو رہے.... تسلیم کیا ہے؟....

اس نے کہا: اپنی جان اس کے سپرد کر دے.... اور جانے کہ خدا میری بہ نسبت اس کا زیادہ مستحق ہے ہم نے پوچھا: اور عذاب؟ عذاب کا مفہوم بتانے کے بجائے اس نے ایک چیخ ماری اور جاں بحق ہوا.... (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

مجھے سن کر تعجب ہوا.... میں قبر کی بالیں پر گیا تو وہاں نرگس کے پھولوں کا گلدستہ رکھا ہوا تھا.... اور قبر پر یہ عبارت تحریر تھی....

"ھذا قبر حبیب اللہ قتیل الغیرۃ"

یہ اللہ کا دوست کی قبر ہے.... جسے غیرت عشق نے مارا....

وہاں مجھے ایک ورق ملا جس پر انابت کا مفہوم لکھا ہوا تھا.... جسے میں پڑھا ان لوگوں نے اس کی تفسیر چاہی....

میں نے اس کی تفسیر کی جسے سن کر ان پر مسرت و طرب کی کیفیت چھا گئی.... اور کہا: ہمیں اپنے مسئلہ کا جواب بھی مل گیا....

شیخ ابراہیم خواص فرماتے ہیں.... اس کے بعد مجھے نیند آئی اور میں سو گیا.... آنکھ کھلی تو

میں نے خود کو مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب پایا.... میرے نزدیک ہی پھولوں کی یہ پنکھڑیاں تھیں.... حضرت شیخ کے پاس وہ پنکھڑیاں سال بھر تک ترو تازہ اور خوشبودار رہیں.... ایک سال بعد وہ پنکھڑیاں خود بخود غائب ہوگئیں....

یہ ولی زندہ ہیں یا مردہ؟

31.... جب ابن الجلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی تو لوگوں نے انہیں دیکھا کہ مسکرا رہے ہیں.... طبیب نے کہا کہ یہ زندہ ہیں.... پھر نبض دیکھ کر کہا کہ مر چکے ہیں.... پھر ان کا چہرہ کھولا تو کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ زندہ یا مردہ؟....

تو اس وقت میں نے ان کے ہاتھ کو دیکھا ان کی کھال کے اندر ایک رگ تھی.... جس کی شکل لفظ ''اللہ'' کی سی بنی ہوئی تھی....

موت کے وقت مؤمن کا استقبال

32.... عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن عباس نے خبر دی، انہیں محمد بن عمر بن کمیت نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے داؤد بن یحییٰ بن یمان سے سنا، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جس کا انتقال ہو چکا تھا.... اس کے سر کے نیچے ایک کچی اینٹ رکھی تھی.... اس کا سر اور ڈاڑھی خاک آلود تھی یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا میرے رب! تیرا یہ بندہ تو ضائع ہوگیا ہے.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

> اے موسیٰ! اگرچہ میں نے اپنے بندے سے دنیا کی تمام زیب و زینت دور رکھی ہے.... مگر (موت کے وقت) میں نے خود آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا ہے....

کل میں مر جاؤں گا

33.....ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں.... میں مکہ معظمہ میں تھا کہ ایک فقیر میرے پاس آیا....اس کے پاس ایک دینار تھا....

اس فقیر نے کہا:۔

میں کل مر جاؤں گا....آدھے دینار سے میری قبر بنوانا اور آدھا دینار میری تجہیز و تکفین کے لئے ہے....

میں نے دل میں کہا: شاید جہاز میں فاقوں کی وجہ سے اس نوجوان کی عقل میں فتور آ گیا ہے....جب دوسرا دن ہوا....تو اس نوجوان نے آکر طواف کیا....پھر جا کر زمین پر لیٹ گیا....میں نے دل سے کہا: یہ بناوٹی طور پر مردہ بن رہا ہے....میں اس کے پاس گیا....اسے حرکت دی مگر وہ مردہ پڑا تھا....چنانچہ اس کے کہنے کے مطابق میں نے اس کی تجہیز و تکفین کی....

سولی پر قرآن کی تلاوت

34.....ذہبی لکھتے ہیں کہ:

جب خلیفہ واثق باللہ نے امام احمد بن نصر خزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو فن حدیث کے امام تھے) کو خلق قرآن کا قول کرنے پر مجبور کیا تو آپ نے انکار کر دیا۔خلیفہ واثق باللہ نے حکم دیا:۔

ان کو قتل کر دیا جائے اور اس کے بعد سولی پر لٹکا دیا جائے....اور ایک شخص کو مقرر کر دیا گیا جو امام احمد بن نصر کے سر کو قبلہ سے موڑتا رہے....

جو شخص اس کام پر مقرر کیا گیا تھا اس کا بیان ہے:۔

میں ہر رات سر کو قبلہ کی طرف سے موڑتا تھا لیکن آپ کا سر مبارک کعبہ کی طرف پھر جاتا تھا.... اور بزبان فصیح سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتا تھا.... (حوالہ شرح الصدر)

کیا تم لوگ مجھے نہیں جانتے؟

35.... دراج سے مروی ہے کہ میں اور ابن القوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں بصرہ اور اہلہ کے درمیان دجلہ پر سے گزر رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خوبصورت محل ہے اور اس کا ایک جھروکا (کھڑکی) ہے جہاں ایک آدمی بیٹھا ہے اور سامنے ایک لڑکی گا رہی ہے اور کہہ رہی ہے:

فی سبیل اللہ ودی کان منی لک یبدل

کل یوم تتلون غیر ھذا بک اجمل

میری محبت اللہ کی راہ میں تمہارے لئے صرف کی جاتی ہے.... مگر

تو ہر روز رنگ بدل رہا ہے تو اگر کوئی اور طرز اختیار کرتا تو بہتر ہوتا....

پھر دیکھا تو ایک نوجوان کھڑکی کے نیچے ہاتھ میں چھاگل لوٹا لئے اور چیتھڑے پہنے سن رہا ہے پھر کہنے لگا: اری لونڈی! تجھے تمہارے آقا کی زندگی کی قسم! یہ شعر دھراؤ!

کل یوم تتلون غیر ھذا بک اجمل

نوجوان نے پھر کہا: پھر کہو.... لونڈی نے شعر دھرایا....

فقیر نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسی طرح اللہ کے ساتھ رنگ بدلتا ہوں اس پر اس نے ایک آہ بھری اور اس کی روح نکل گئی.... محل کے مالک نے لونڈی سے کہا: میں تجھے اللہ کی خاطر آزاد کرتا ہوں.... بصرہ کے لوگ نکل کر آئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے دفن کر دیا.... محل کے مالک نے اٹھ کر کہا: کیا تم لوگ مجھے نہیں جانتے؟....

میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ہو وہ چیز جو میری ملکیت ہے.... اللہ کی راہ میں دیتا ہوں

اور میرے تمام غلام آزاد ہیں.... اس کے بعد اس نے ایک تہہ بند باندھا اور ایک چادر اوڑھ لی اور محل کو صدقہ میں دے کر چلا گیا.... اس کے بعد نہ اس کی شکل دکھائی دی اور نہ کہیں اس کا نشان ملا....

ستر سالہ یہودی کا قبول اسلام

36.... ابوالحسین حمصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف کتاب ''بہجۃ الاسرار'' نے ذکر کیا ہے کہ جب سہل بن عبداللہ کی وفات ہوئی تو لوگ ان کے جنازے پر ٹوٹ پڑے.... شہر میں ایک یہودی تھا.... جس کی عمر تقریبا ستر سال تھی.... جب اس نے شور سنا تو نکل کر دیکھنے کے لئے آیا کہ کیا واقعہ ہے؟....

جب اس نے جنازہ دیکھا، تو چلا کر کہا: کیا تم بھی وہی کچھ دیکھ رہے ہیں.... جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں....

لوگوں نے پوچھا: تو کیا دیکھ رہا ہے؟.... اس نے کہا:-

میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ لوگ آسمان سے اتر کر اس کے جنازہ کو ہاتھ لگا کر چوم رہے ہیں.... اس کے بعد وہ یہودی اسلام لے آیا اور پکا مسلمان بن گیا....

اللہ کا دوست زندہ ہوتا ہے

37.... ابوسعید الخراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا.... ایک دن باب بنی شیبہ سے گزرا.... تو ایک خوب صورت نوجوان کو مردہ دیکھا.... میں نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا.... تو اس مردہ نے آنکھیں کھولیں اور مسکرایا اور مجھ سے کہا:

اے ابوسعید! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے دوست زندہ رہتے

ہیں.... خواہ وہ مر چکے ہوں؟.... وہ تو صرف ایک گھر سے دوسرے گھر کو منتقل ہو جاتے ہیں....

گوجرانوالہ کے ایک طالب علم کا ایمان افروز واقعہ

38.... حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ:

ہمارے گوجرانوالہ کا ایک بہت بڑا تاجر ہے اللہ نے اسے تبلیغ میں لگایا.... اس نے اپنے بیٹے کو اسکول سے اٹھالیا اور رائیونڈ میں اس کو داخل کروادیا.... ہمارے ساتھ وہ پڑھتا تھا.... ایک سال ہم سے پیچھے تھا....

بڑا خوبصورت جوان تھا.... حافظ قرآن بھی تھا.... اور بیس برس کی عمر میں اس کی شادی بھی کردی تھی.... اس کی ایک بچی تھی.... اس کا آخری سال تھا.... میں تبلیغ میں سال لگا رہا تھا.... مسجد میں اس کی اور میری آخری ملاقات ہوئی.... میں جماعت میں چلا گیا.... وہ اچانک بیمار ہوا اور بے ہوش ہوا.... تین دن تک بے ہوشی میں رہا.... اٹھا کر ہسپتال لے گئے.... جہاں اس کا انتقال ہو گیا....

اس کا باپ ایسا عجیب آدمی تھا کہ اس کا ایک آنسوں نہیں نکلا.... وہیں ہسپتال سے بیٹے کو اٹھایا اور سیدھا رائیونڈ لے کر آ گیا....

کہنے لگا: یہ تمہاری امانت ہے تم سنبھالو.... نہ بہنوں کو پہنچنے دیا.... نہ پھوپھیوں کو پہنچنے دیا.... جب اسے قبر میں اتار چکے تھے پھر اس کی بہنیں پہنچی اور اس کی پھوپھیاں پہنچی....

انہوں نے فریاد کی کہ اللہ کے واسطے ہمیں صرف ایک نظر دیکھنے دو.... چنانچہ ان کے رونے پر پھٹے ہٹا کر ان کو دکھایا گیا اور رائیونڈ کے قبرستان میں ہی اسے دفن کر دیا گیا....

ہم اکٹھے رہتے تھے.... میرے ساتھ اس کا بڑا تعلق تھا رات کو تہجد میں جب اٹھتے تو وہ بڑی مزیدار چائے بناتا.... مجھے بھی پلاتا خود بھی پیتا اور ایسا خوب صورت قرآن پڑھتا تھا میرا دل کرتا تھا کہ اللہ کرے مجھے خواب میں مل جائے تاکہ مجھے پتہ چلے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا.... اللہ کی شان! کوئی وقت قبولیت کا ہوتا ہے.... میری خواب میں اس کے ساتھ ملاقات ہوگئی.... ویسا ہی قد وقامت.... سفید لباس پہنے ہوئے ہنس رہا ہے.... میرے پاس آیا میں نے کہا: "ارے عبداللہ! تم مر گئے ہو؟....

کہنے لگا: ہاں! میں نے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟.... کہنے لگا:

"إن اصحب الجنة اليوم فى شغل فكهون. هم وازواجهم فى ضلل على الارائک متكئون. لهم فيها فاكهة ولهم مايدعون. سلم قولا من الرب الرحيم."

ارے طارق! کیا پوچھتے ہو.... جنت میں ہم تختوں پر اپنی جنت کی عورتوں کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں اور کبھی تختوں پر بیٹھ کر جنت کے پھل کھاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے اور جو تمنا کرتے ہیں وہ پوری کرتا ہے.... اور اس سے بڑھ کر.... **سلم قولا من الرب الرحیم**.... اور ہمیں سلام بھی کہتا ہے....

میں نے کہا: یار تجھے موت کی کوئی تکلیف بھی ہوئی تھی؟.... ہنسے لگا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی.... بس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے میرے انگوٹھے کو ہلایا اور کہنے لگا: عبداللہ! چلو اللہ تمہیں بلاتا ہے.... میں اس کے ساتھ چلا گیا....

میں نے پوچھا: تمہاری روح کیسے نکلی؟....

کہنے لگا: بس چٹکی بجاتے ہی نکل گئی....

اس کا باپ جانتا تھا کہ میرا اور اس کا تعلق تھا.... وہ میرے پاس آجاتا.... مولوی طارق صاحب بتاؤ عبداللہ زندگی کیسے گزارتا تھا؟.... ایسے باپ اللہ ہر جگہ پیدا کردے.... مجھ سے پوچھتا.... میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا؟.... متقی تھا؟.... وقت ضائع تو نہیں

کرتا تھا؟.... کہیں اس کو قبر کا عذاب تو نہیں ہو رہا؟.... دیکھو کیسا درد ہے!!!

آج کے باپ کو دیکھو اس کا درد کیا ہے.... حرام حلال اکٹھا کھلاتا ہے.... جب اولاد جوان ہوتی ہے تو پھر باپ کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے اور ماں کے سر میں بھی جوتی مارتی ہے.... جب اپنی اولاد کو آپ حرام کھلاؤ گے تو تم توقع نہ رکھو کہ یہ تمہارے فرمانبردار بنیں گے.... یہ تمہارے سر جوتے ماریں گے....

جس اولاد کی خاطر آپ اپنے سارے جذبے مٹا کر عمر برباد کر دیتے ہو.... وہی اولاد جوان ہو کر تمہارے ہاتھ توڑتی ہے.... کہتی ہے تو بوڑھی ہو گئی ہے کیا بکتی ہے باپ سے کہتا ہے تو نے ہمارے لئے بنایا ہی کیا ہے؟.... یہ آج کے روزمرہ کے واقعات ہیں....

اس کا باپ جب بھی رائیونڈ میں آئے کہتا ایک بات بتا دو.... میرا بیٹا وقت کیسے گزارتا تھا.... جب میں نے خواب دیکھا تو میں نے کہا: بھائی آپ خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے تو یہ دکھایا ہے.... اب آپ گھبرایا نہ کرو.... پھر بھی وہ پریشان پھرتا رہا.... ایک دن بڑا خوش میرے پاس آیا.... کہنے لگا: مولوی صاحب میں نے ابھی اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے

میں نے کہا: بھئی آپ نے کیسے دیکھا؟....

کہنے لگا: میں نے دیکھا کہ وہ بستر اٹھائے ہوئے جا رہا ہے.... اس کی مجھے کمر نظر آ رہی تھی.... چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا.... چلتے چلتے آگے ایک دیوار آئی.... اس دیوار کے اندر وہ غائب ہو گیا اور دیوار کے اوپر بڑے نور سے لکھا گیا...... رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ...... اللہ اس سے راضی ہو گیا....

اس وقت نہ ہمیں باپ ایسے نظر آتے ہیں جن کے یہ جذبے ہوں نہ مائیں ایسی نظر آتی ہیں جن کے یہ جذبے ہوں.... ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ تبلیغ میں نکل کر جان مال وقت لگا کر اندر کی دنیا کو کھرچ کر پھینکا جائے اور اللہ اس کے رسول کی محبت کے سوا سب جذبے مٹ جائیں....

"یارب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک"

باب نمبر 13

اللہ والوں کی پرنور قبریں 6 احادیث

میرے دوستو! جو شخص اللہ سے دوستی کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کو بھی راحت والا بنا دیتے ہیں اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنا دیتے ہیں۔ چنانچہ جب نیک شخص مرتا ہے تو اللہ کا اعلان ہوتا ہے:۔

میرے بندے کے لئے جنت کا بستر لگایا جائے......اس کی قبر میں جنت کی کھڑکی کھولی جائے......اس کو جنت کے نظارے کرائے جائیں......اس کی قبر کی نظر حد تک وسیع کر دیا جائے۔

یہ سب ملتا ہے دنیا میں نفس کا مجاہدہ کرنے سے......خواہشات کو مارنے سے......
آج ہمارا ذہن یہ بن گیا ہے کہ رب بھی راضی رہے اور ہمارے عیش بھی چلتے رہیں۔ دوستو! ایسا نہیں چلے گا۔ اگر اللہ سے دوستی کرنی ہے تو پکی کرو۔ پھر دیکھو وہ رب آپ کے دل پر کیا کیا انعامات بھیجتا ہے؟

میں نے ان کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا

1 .... حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جب میں نے حضرت ثابت البنائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی قبر میں داخل کیا اور میرے ساتھ حمید الطویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے....

پھر جب کچی اینٹیں قبر پر چن (لگا) چکے تو وہ گر پڑیں اس وقت میں دیکھا کہ:

"فاذا ھو فی قبرہ یصلی و کان یقول فی حیاتہ اللھم ان

کنت اعطیت احدا من خلقک الصلاۃ فی قبرہ
فاعطنیھا فما کان اللہ لیرد دعاءہٗ"

وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ (کیونکہ)وہ اپنی زندگی میں ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے خدا اگر تو مجھے قبر میں کچھ عطا فرمائے تو مجھے اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی سعادت عطا فرما.... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرما کر یہ خصلت عطا فرما دی.... (احوال القبور)

مؤمن کے لئے قبر میں جنت کا بستر

2.... "عن مجاھد فی قولہ تعالیٰ "فلانفسھم یمھدون" قال فی القبر (حلیۃ الاولیاء . تفسیر ابن جریر)

اس آیت کریمہ

"فلانفسھم یمھدون"

کے تحت حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قبروں میں بستر لگایا جائے گا....

3 مؤمن کی قبر میں جنت کی چیزیں

3...."وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ قال یقال للمؤمن فی قبرہ ارقد رقدۃ العروس"

(کتاب القبور۔شعب الایمان)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ مومن کے لئے قبر میں اعلان کیا جاتا ہے کہ اس قبر کو دلہن کے کمرہ کی طرح مزین کیا جائے....

قبر میں مؤمن کو تلاوت کے لئے قرآن دیا جاتا ہے

4 ....حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:
مومن مسلمان کو قبر کے اندر ایک قرآن مجید دیا جاتا ہے جس کو وہ دیکھ کر تلاوت کرتا ہے.... (خلال کتاب السنۃ)

قبر میں مومن کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہے

5 ....حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ

"اَلْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ فِیْ رَوْضَۃٍ خَضْرَآءَ وَیُرْحبُ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَیُنَوَّرُلَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ کَلَیْلَۃِ الْبَدْرِ"

مومن کی سبزہ زار باغوں (کی طرح) ہے. اور مسرت سے اس کی قبر گز وسیع اور چودھویں رات کی چاند کی مانند روشن ہوجاتی ہے

بعض مومن بندوں کے جسم سڑنے کی وجہ

6 ....حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:
میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میں مردے کے جسم کو نہ سڑاتا تو لوگ مردوں کو گھر ہی میں رکھ دیتے....

(ابو نعیم)

پُرنور قبروں کے چند واقعات

حضرت خبیبؓ کی لاش کا زمین میں غائب ہونا

1 ....عمرہ بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ:

مجھے نبی کریم ﷺ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے جسم کو سولی پر سے اتارنے کے لئے بھیجا ۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ڈرتے ڈرتے جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے جسم تک پہنچ گیا اور سولی پر سے ان کو کھول کر اتار لیا.... جونہی وہ زمین پر گرے ان کا جسم زمین میں داخل ہو گیا اور میں تھوڑی دیر تو تک ٹھہرا رہا لیکن زمین ان کو نگل چکی تھی.... (ابو نعیم ۔ بیہقی)

حضرت عمرؓ کا قبر میں منکر نکیر سے سوال کرنا

2 ....ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق سے کر بھیجا ہے مجھے حضرت جبرئیلؑ نے بتایا ہے کہ منکر نکیر قبر میں تمہارے پاس آئیں گے اور تم سے سوال کریں گے....

"مــــن ربک" اے عمر تیرا رب کون ہے؟.... تو تم جواب میں کہو گے میرا رب اللہ ہے.... تم بتاؤ تم دونوں کا رب کون ہے؟... اور (حضرت محمد ﷺ) میرے نبی ہیں.... تم دونوں کے نبی کون ہیں؟ اور اسلام میرا دین ہے تم دونوں کا دین کیا ہے؟ اس پر وہ دونوں کہیں گے دیکھو کیا عجیب بات ہے ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ہمیں تمہارے پاس بھیجا گیا ہے یا تمہیں ہمارے پاس بھیجا گیا ہے....

(حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۹۹)

3....حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک صحابی نے کسی جگہ اپنا خیمہ لگایا تو انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں کوئی قبر ہے انہوں نے سنا کہ قبر کے اندر کوئی شخص سورہ ملک کی تلاوت کر رہا ہے اور جب وہ پوری سورۃ پڑھ کر فارغ ہوگیا تو وہ صحابی سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے....اور تمام واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سورۃ عذاب سے نجات دینے والی ہے اور عذاب کو روکنے والی ہے.... (ترمذی۔بیہقی)

قبر سے کلمہ کی آواز

4....ابن رجب اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

ایک شخص معافی بن عمران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر پر تلقین کرنے لگا اور کلمہ پڑھنے لگا تو قبر سے بھی کلمہ طیبہ کی آواز آنے لگی....

اپنا یہ کفن واپس لے

5.... ایک مرد صالح کا دوست جذام اور عدم بصارت کے مرض میں مبتلا ہوگیا....انہوں نے اسے اس مرض کے دوسرے مریضوں کے ساتھ رکھ دیا اور کبھی کبھی خبر گیری کرلیا کرتے تھے....

ایک مرتبہ وہ اپنے مریض دوست کے پاس کافی دنوں تک نہ جاسکے.... جب یاد آیا پہونچے....اور معذرت کی کہ میں غفلت میں بھول گیا تھا....

انہوں نے کہا : ''میرا ایک ایسا سرپرستی فرمانے والا ہے جو کبھی نہیں بھولتا۔''

مرد صالح : بخدا مجھے ایک دم دھیان ہی نہیں رہا....

انہوں نے کہا: میرا ایک ایسا سرپرست ہے جو ہمہ وقت یاد رکھتا ہے اب تو میرے پاس سے چلا جا۔ تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے

روک دیا ہے....

مرد صالح فرماتے ہیں....اس واقعہ کے چند دنوں بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا....میں نے اس کے لئے ایک کفن نکالا، جو کچھ بڑا تھا....جتنا حصہ زیادہ تھا میں نے اسے پھاڑ لیا اور بقیہ میں اسے دفن کیا....

ایک رات میں نے دیکھا وہ میرے پاس کھڑا ہے اس کے چہرے پر ایسا حسن ہے جیسا میں نے دیکھا ہی نہیں....مجھ سے کہنے لگا تم نے مجھے لمبا کفن دینے میں بخیلی کی....اپنا یہ کفن واپس لے۔ کیونکہ مجھے سندس واستبرق کا کفن مل گیا ہے.... میں جب بیدار ہوا تو کفن موجود تھا.... (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ونفعنابہ)

6....ایک بزرگ بحری سفر کر رہے تھے۔انہوں نے کہا ہم میں ایک بیمار شخص کا جہاز میں انتقال ہو گیا ہے۔ہم لوگ نماز جنازہ وغیرہ پڑھ کر اس کی لاش سمندر میں ڈالنے کا ارادہ کر رہے تھے۔

اتنے میں سمندر کا پانی پھٹا اور ایک خشک زمین برآمد ہوئی۔ہم نے اس کی لاش کو وہاں قبر کھود کر دفن کیا۔پھر جہاز پر آئے تو دونوں طرف سے پانی آ کر مل گیا۔اور زمین غائب ہو گئی۔

جنازہ پر نزول ملائکہ

7....جب حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا جنازہ اٹھایا گیا۔تو حصول برکت کے لئے لوگ جنازہ پر ٹوٹے پڑتے تھے۔ایک ہنگامہ کا عالم تھا۔شور سن کر ایک یہودی اپنے مکان سے نکلا جس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔جنازے کی طرف دیکھ کر لوگوں سے کہا۔جو میں دیکھ رہا ہوں کیا آپ لوگ بھی دیکھ رہے ہیں؟ لوگوں نے پوچھا،تم کیا دیکھ رہے ہو؟۔اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت سہل کے جنازے پر آسمانی مخلوق گروہ در گروہ اتر تی ہے اور برکت حاصل کر رہی ہے۔

اس کے بعد وہ مسلمان ہوگیا۔ اور اسلام کا فیضان اس پر خوب ظاہر ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ونفعنا بہٖ آمین۔

پھر اس کے بعد مدینہ منورہ میں نہروں کی کھدائی کے وقت جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے یہ اعلان کرایا کہ سب لوگ میدان احد سے اپنے اپنے مردوں کو ان کی قبروں سے نکال کرلے جائیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے دوبارہ چھیالیس برس کے بعد اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی قبر کھود کر ان کی مقدس لاش کو نکالا، تو میں ان کو اس حال میں پایا کہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

جب ان کا ہاتھ اٹھایا گیا، تو زخم سے خون بہنے لگا۔ پھر جب ہاتھ زخم پر رکھ دیا گیا۔ تو خون بند ہو گیا اور ان کا کفن جو ایک چادر کا تھا بدستور صحیح وسالم تھا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۴ بحوالہ بیہقی)

قبر میں تلاوت

۶۶ .... حضرت ابوطلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں اپنی زمین کی دیکھ بھال کے لئے ''غابہ'' جارہا تھا تو راستہ میں رات ہوگئی۔

اس لئے میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی قبر کے پاس ٹھہر گیا۔ جب کچھ رات گزر گئی تو میں نے ان کی قبر میں سے تلاوت کی اتنی بہترین آواز سنی کہ اس سے پہلے اتنی اچھی قرأت میں نے کبھی بھی نہیں سنی تھی۔

جب مدینہ منورہ واپس لوٹ کر آیا اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

کیا اے ابوطلحہ! تم کو یہ معلوم نہیں کہ خدا نے ان شہیدوں کی ارواح کو قبض کرکے زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں میں رکھا ہے اور ان قندیلوں کو جنت کے باغوں میں

آویزاں فرمادیا ہے۔ جب رات ہوتی ہے تو یہ روحیں قندیلیوں سے نکال کر ان کے جسموں میں ڈال دی جاتی ہیں پھر صبح کو وہ اپنی جگہوں پر واپس لائی جاتی ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۷۱ بحوالہ ابن مندہ)

فرشتوں کا سایا

9 .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:-

تم اس پر نہ رو کیونکہ فرشتوں کی ایک بہت بڑی تعداد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ سرخ رنگ کے تھے اور ان کے سر پر بال نہیں تھے اور ان کا قد لمبا نہیں تھا اور حضرت عمرو بن جموح ﷛ لمبے قد والے تھے اس لئے جنگ احد کے دن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دونوں حضرات کو پہچان لیا تھا اور دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا تھا ان حضرات کی قبر ایک برساتی نالہ کے قریب تھی۔

۴۲ سال بعد ایک مرتبہ اس کا پانی ان کی قبر میں داخل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کی قبر کھودی گئی تو دونوں حضرات پر دو کالی سفید دھاریوں والی چادریں تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر زخم تھا اور ان کا ہاتھ ان کے زخم پر رکھا ہوا تھا۔ جب ان کا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو خون پھر بہنے لگا اور جب زخم پر رکھا گیا تو خون رک گیا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

میں نے دیکھا تو ایسے لگا کہ جیسے میرے والد اپنی قبر میں سو رہے ہوں اور ان کی جسمانی حالت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ان کا کفن بھی دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں انہیں صرف ایک دھاری دار چادر میں کفن دیا گیا تھا۔ جس سے ان کا چہرہ چھپ گیا تھا اور ان کے پاؤں پر

حرمل پودے ڈال دیئے گئے تھے ہمیں وہ چادر بھی اسی حال میں ٹھیک ملی اور ان کے پیروں پر حرمل پودے بھی اپنی اصلی حالت پر تھے۔حالانکہ دفنانے کے چھیالیس سال بعدان کی قبر کھودی گئی تھی۔ (عندابن سعد ۳/۵۶۲)

پچاس سال تک ساری رات عبادت

10 .... حضرت سالم بہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ چالیس سال حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہے۔ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ہر رات ایک قرآن پاک ختم کرتے۔ایک عرصہ تک لوگ حضرت سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر سے سحری کے وقت تلاوت قرآن پاک کی آواز سنتے رہے۔

ایک دن اپنی زندگی میں حضرت سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حمید طویل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیا تمہیں یہ خبر ملی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ماسوا بھی کوئی شخص اپنی قبر میں نماز ادا کرتا ہے؟

انہوں نے کہا: نہیں۔آپ نے فرمایا اگر اللہ نے ایسی اجازت دی تو سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ضرور اجازت دی جائے گی۔

ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ: واللہ الذی لاالہ إلاھو ’’کہ جب میں نے سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قبر میں اتارا میرے ساتھ حمید طویل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے۔ہم لحد پر اینٹیں درست کر رہے تھے کہ ایک اینٹ نیچے گر گئی۔

میں نے جھانک کر دیکھا تو آپ نماز کے لئے کھڑے تھے۔میں نے حمید کو اشارہ کیا کہ تم دیکھ رہے ہو۔اس نے کہا خاموش رہو۔تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر ہم دونوں حضرت سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر گئے اور آپ کی بیٹی سے دریافت کیا کہ سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا عمل کرتے تھے اس نے کہا: آپ لوگوں نے کیا دیکھا ہے؟ ہم نے قبر کا واقعہ سنایا تو کہنے لگی:۔

وہ پچاس سال تک ساری رات عبادت الٰہی میں کھڑے رہتے۔سحری کا وقت ہوتا تو یہ دعا کرتے:

"اللّٰھم ان کنت اعطیت احدا من خلقک الصلوٰۃ فی قبرہ فاعطینا"

"اے اللہ! اگر اپنی مخلوق سے کسی کو قبر میں نماز ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔تو مجھے بھی فرمانا۔" اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا ہے۔

دوسوتیس برس بعد بھی جسم محفوظ

11....اسی طرح ابوالحسن بن زاغونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے دوسوتیس برس کے بعد آپ کی قبر کے پہلو میں جب ابوجعفر بن ابوموسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے قبر کھودی گئی۔

اتفاق سے آپ کی قبر کھل گئی تو لوگوں نے دیکھا کہ دوسوتیس سال کی مدت دراز گزر جانے کے باوجود امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کفن صحیح وسالم اور آپ کا بدن سلامت اور بالکل تازہ ہے۔ (طبقات شعرانی وغیرہ)

قبر سے مشک کی خوشبو!!

12....دلائل الخیرات شریف کے مؤلف حضرت محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو سلسلہ شاذلیہ کے شیخ تھے اور چھ لاکھ بارہ ہزار پینسٹھ مریدین آپ سے فیض یاب ہوئے کسی بدنصیب شقی القلب نے آپ کو زہر کھلایا اور نماز فجر کی پہلی رکعت کے پہلے سجدے میں آپ نے وفات پائی اور اسی دن آپ شہر سوس کی مسجد میں دفن کردئے گئے۔ پھر ستر برس کے بعد لوگ انہیں قبر سے نکال کر "مراکش" لائے۔

تو آپ کا کفن سالم اور بدن زندوں کی طرح بدن میں خون کی روانی کی سرخی ظاہر ہوگئی اور آپ کے سر اور چہرے پر اس خط بنوانے کا نشان بھی باقی اور ظاہر تھا جو وفات سے قبل آپ نے خط بنوایا تھا۔

۱۶ ربیع الاول سن ۸۷۰ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ مزار مبارک ''مراکش'' میں ہے آج تک بھی آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ لوگ بکثرت آپ کی قبر کے پاس دلائل الخیرات پڑھتے ہیں۔ (مطالع المسرات ص ۳)

قبر میں عزت وریحان کا فرش

13 .... حضرت راود عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ انہیں دفن کرنے کے لئے جب قبر میں اتارا گیا تو زمین قبر پر اللہ کی طرف سے بطور اکرام وعزت ریحان کا فرش بچھا ہوا تھا۔ دفن کرنے والے نے ان میں سے سات شاخیں نکال لیں۔ وہ اس کے پاس ستر روز تک رہیں اور ان کی تروتازگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ لوگ آ کر انہیں دیکھتے تھے اور تعجب کرتے تھے۔

اس کے بعد ان شاخوں کو امیر نے اس سے لے لیا مگر امیر کے پاس سے شاخیں غائب ہوگئیں

کیا قیامت قائم ہوگی ؟؟؟

14 .... ایک شخص کے مرنے پر اس کی قبر کھودی جارہی تھی۔ کہ قبر کھودتے ہوئے ساتھ ہی ایک دوسری قبر ظاہر ہوئی۔ جس کی لحد سے ایک اینٹ نیچے گر گئی۔ لوگوں نے دیکھا کہ اس لحد میں ایک نورانی شکل کے بزرگ سفید لباس میں ملبوس تشریف فرما ہیں۔ اور ان کی گود میں ایک سنہری قرآن مجید رکھا ہے۔

جس کے حروف بھی سنہری ہیں۔ اور وہ بزرگ تلاوت کر رہے ہیں۔ اینٹ گرتے

ہی اس نورانی بزرگ نے اپنا سر اٹھایا۔اور پوچھا۔کیا قیامت قائم ہوگئی؟ کہا گیا نہیں! انہوں نے فرمایا۔تو یہ اینٹ پھر اسی جگہ لگادو۔چنانچہ وہ اینٹ پھر اسی جگہ لگادی گئی۔

(شرح الصدور ص ۸۰)

قبر گلاب کے پھولوں سے بھر گئی

15.... منشی رحمت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بڑے بزرگ تھے۔ جب دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا تو یہ نانوتہ کی بستی سے چل کر دیوبند آئے۔راستے میں ایک گاؤں کے لوگ جمع ہیں اور سامنے کسی آدمی کا جنازہ رکھا ہے۔منشی رحمت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہیں کھڑے ہوگئے۔

لوگوں نے کہا:

''منشی صاحب آپ جنازہ پڑھائیں''۔

منشی صاحب نے کہا:''میں نہیں پڑھاتا''۔

گھر سے پیغام آیا کہ جنازہ منشی صاحب ہی پڑھائیں گے۔لوگوں نے اس آدمی کی بیوی سے پوچھا کہ منشی رحمت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام تم نے کیوں لیا تو اس نے کہا:

''یہ آدمی جو فوت ہوا ہے، اس نے فوت ہونے سے پہلے کہا تھا کہ میرا جنازہ منشی رحمت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پڑھائے۔''لوگوں نے کہا:

''آج وہ اتفاق سے آئے ہیں'' تو انہوں نے کہا ہماری بات پوری ہوگئی۔

منشی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔اپنے ہاتھوں سے اس میت کو قبر میں اتارا۔دفن کیا اور چلے گئے۔جب دفتر میں پہنچے جیب میں دیکھا تو ملازمت کا کارڈ غائب تھا۔

خیال آیا کہ جب میں نے اس بزرگ کو قبر میں اتارا تو وہ کارڈ بھی قبر میں گر گیا۔ملازمت کا مسئلہ تھا۔اسی وقت واپس آئے۔ گاؤں کے لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ انہیں ابھی دفن کیا ہے۔میری ملازمت کا مسئلہ ہے،تھوڑا سا مٹی کو ہٹاؤ، تاکہ میں اپنا

کارڈ اٹھالوں۔ سب لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ منشی رحمت علی ولی اللہ تھے کوئی بات نہیں۔ مٹی کو ہٹایا۔ جب اس کے کفن کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی ساری قبر گلاب کے پھولوں سے بھری پڑی ہے۔

منشی رحمت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی ملازمت بھول گئی۔ سیدھے اس عورت کے گھر گئے اور جا کر کہا کہ اماں بتاؤ! یہ جو بزرگ تھا اس کا عمل کیا تھا۔ بوڑھی عورت نے عجیب بات کہی۔ اس نے کہا۔

"یہ تو ان پڑھ تھا۔ زبانی اس نے چند سورتیں یاد کر رکھی تھیں۔ لیکن لکھنا آتا تھا نہ پڑھنا۔ مجھے اس کے نکاح میں آئے پینتالیس سال ہو گئے ہیں۔ ایک کام یہ روزانہ کرتا تھا کہ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا تو قرآن سامنے رکھ لیتا اور اس کی سطروں پر انگلی رکھ کر کہتا: اے اللہ! تو نے یہ بھی سچ کہا، یہ بھی سچ کہا، یہ بھی سچ کہا۔"

ہم جانتے ہیں عمل نہیں کر سکتے

16.... یونس بن جلیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:

میں ایک دن صبح کے وقت دمشق کے قبرستان کے پاس سے گزر رہا تھا تو کوئی قبر سے کہہ رہا تھا کہ یہ یونس بن جلیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ ہجرت کر کے آئے ہیں اور ہم ہر ماہ حج اور عمرہ ادا کرتے ہیں اور ہم نماز پڑھتے ہیں اور تم لوگ عمل کرتے ہو اور جانتے نہیں۔ ہم جانتے ہیں اور عمل نہیں کر سکتے۔

یونس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ میں تمہاری گفتگو کو سنتا ہوں مگر تم سلام کا جواب نہیں دیتے۔ انہوں نے قبر سے آواز دی کہ ہم نے تمہارا سلام سنا مگر جواب دینا ایک نیکی کا کام ہے۔ لیکن اب......

قبر سے مردہ کی آواز آئی......

17 ....اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:
باب توما کے قبرستان میں میسرہ بن جلیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گزرے اور آپ نابینا تھے اس لئے آپ کے ساتھ ایک شخص تھا انہوں نے کہا کہ:

"السلام علیکم یااھل القبور وانتم سلفنا ونحن ونحن تبع، فرحمنااللہ وایاکم وغفرلناولکم"

قبر سے ایک مردہ کی آواز آئی : اے دنیاوالو! تمہیں خوشخبری ہوتم ایک ماہ میں چار مرتبہ حج کرتے ہو۔
میں نے کہا : وہ کس طرح؟
تو اس نے کہا : تمہیں معلوم نہیں کہ ہر جمعۃ المبارک کو تمہیں حج مبرور کا ثواب ملتا ہے۔
میں نے قبر والے سے پوچھا : تمہارا سب سے بہترین عمل کون سا تھا؟
تو اس نے کہا : اللہ سے اپنے گناہوں کی استغفار کرنا۔لیکن اب تو نہ ہماری کوئی نیکی زیادہ ہوتی ہے۔اور نہ ہی برائی کم ہوتی ہے۔(ابن عساکر)

قبر سے اذان کا جواب

18 ....یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:
ایک گورکن نے مجھے بتایا کہ قبروں میں جو سب سے زیادہ عجیب چیز دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ ایک قبر سے مریض کی طرح کراہنے کی آواز آتی تھی اور ایک قبر سے مؤذن کی اذان کے جواب کی صاف طور پر آواز آیا کرتی تھی۔ (حوالہ شرح)

قبر سے کفن واپس کر دیا

19 ....خلف بردانی سے روایت ہے کہ:

ایک شخص فوت ہوگیا جب اس کے لئے ایک کفن تیار کیا گیا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا۔لوگوں نے اتنی مقدار میں کاٹ دیا۔اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا تھا:۔

تم نے میرے کفن میں بخل کیوں کیا لیکن میرے پروردگار نے مجھے لمبا کفن عطا فرمایا ہے۔

یہ کہہ کر اس نے وہ کفن واپس کر دیا جب صبح کو دیکھا تو وہ کفن جو اس کو دیا گیا تھا وہ موجود تھا۔ (تاریخ ابن نجار)

حیات بعد الموت کا قطعی ثبوت

20...

پہلی دلیل :۔ اصحاب کہف غار میں تین سو نو سال تک رہے مگر جب ان کو جگایا گیا تو انہوں نے کیا کہا کہ ابھی آئے تھے۔

"لبثنا یوما او بعد یوم"...... "ایک دن یا دن کا کچھ حصہ"

یہ گویا ان کی برزخی زندگی تھی مگر دنیاوی زندگی کے لحاظ سے تو وہ ۳۰۹ سال تک اس غار میں رہے۔اگر ذرا بھی انصاف سے کام لیا جائے تو بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ:

اگر ان کے ناخن بڑھ گئے ہوتے یا کپڑے پھٹ گئے ہوتے یا بال بڑھ گئے ہوتے یا ان کے بدنوں میں اس قدر لمبا وقت گزرنے سے کوئی تبدیلی آئی ہوتی تو کیا وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ "ایک دن یا دن کا کچھ حصہ یہاں ٹھہرے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بدن پر کوئی تبدیلی ظاہر نہیں ہوئی۔

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حیات بعد الموت پر یقین نہ رکھنے والے غلطی پر ہیں اور گناہ کے مرتکب ہیں۔ چنانچہ حیات بعد الموت کو سمجھانے کے لئے اب ہم چند ایسے واقعات بیان کرتے ہیں جو مستند ہیں۔

مشہور محقق امام ابوعبید ثقفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۲۴ھ نے اپنی مستند کتاب ''کتاب الاموال'' میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں سوس فتح ہوا۔ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ وہاں کے عامل مقرر ہوئے تو انہوں نے وہاں جا کر دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت دانیالؑ کا جسد مبارک ایک عبادت گاہ میں پڑا ہوا ہے اور اس کے پاس کافی مال ودولت موجود ہے۔ اس کے پاس ایک تحریر بھی موجود ہے:-

جس کسی کو مال کی ضرورت ہو یہاں سے لے جائے اور پھر ضرورت پوری ہونے پر مال یہاں لا کر جمع کر دے ورنہ وہ کوڑھی ہو جائے گا۔

وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ حالت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ بھیجی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نبیؑ کا جنازہ پڑھ کر دفن کر دیں اور سارا مال بیت المال میں جمع کر دیں۔ (ص ۲۴۳)

دلیل نمبر 2:...... حضرت دانیالؑ حضرت مسیحؑ سے تقریباً ۷۰۰ سال پہلے گزرے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت حضرت دانیالؑ سے ۱۴۰۰ برس بعد کا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت دانیالؑ کے بدن مبارک کو خداوند قدوس نے چودہ سو (۱۴۰۰) سال تک سلامت رکھا تا کہ لوگ آنکھوں سے دیکھ لیں کہ نبیؑ کی موت فنائے کامل نہیں ہوتی بلکہ اس کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔

دلیل نمبر3...... حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کا ایک دوسرا واقعہ بھی ہے کہ نجران کے ایک آدمی نے ایک کھنڈر کھدوا تو دیوار کے نیچے ایک مردہ نوجوان بیٹھا ہوا پایا جس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا تھا اور ایک انگلی میں انگشتری بھی تھی جس پر ''اللہ

ربی'' لکھا ہوا تھا۔

نجران کے لوگوں نے اس واقعہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھ کر بھیجا تو آپ نے فرمایا اس کو اسی حالت میں رکھا جائے۔ اس نوجوان کا نام عبداللہ التامر تھا اور یہ ان نوجوانوں میں تھا جو اصحاب الاخدود کا شکار ہوئے تھے اور جن کا ذکر قرآن حکیم میں سورۃ البروج میں ہے۔

چوتھی دلیل ...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب میدانِ احد میں زیر زمین نہر کھودی گئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش بالکل سلامت اس طرح نکلی کہ زخم پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور جب ہاتھ ہٹایا گیا تو خون بہہ نکلا اور تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ وہیں جا کر چپک گیا۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہر کھودنے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے اپنے شہداء کو ہٹالیں تو جن لوگوں نے اپنے اپنے رشتہ داروں کی قبروں کو کھود کر وہاں سے نکالا تو وہ سارے کے سارے ایسے تھے۔ جیسا کہ ابھی غسل دیا گیا ہو۔ ان کے بدن سے پانی نچڑ رہا تھا۔ ایک شہید کے پاؤں پر غلطی سے کدال لگ گئی تو تازہ خون بہہ نکلا۔ (وفیات الاعیان)

مشہور محدث و مفسر علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مقبول کتاب ''المنتظم'' میں کئی نادر واقعات کا ذکر کیا ہے جن میں سے دو واقعات یہ ہیں:

(1) محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ اس کو دفن کر دیا گیا۔ رات کو کفن چوروں نے اس کی قبر کھودی تو وہ اچانک بیٹھ گیا اور دوڑتا ہوا گھر آپہنچا۔ کافی زمانہ تک زندہ رہا اسے اسی وجہ سے بعد میں ''سحامل کفنہ'' کہا جاتا تھا۔ (یعنی وہ آدمی جو اپنا کفن اٹھا کر لے آیا)

(2) اسی طرح ایک آدمی کے دفن کے بعد جب کفن چوروں نے اس کی قبر کھودی تو وہ زندہ ہو کر بھاگ آیا۔ پھر کافی دن زندہ رہا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا

بھی دیا جس کا نام مالک تھا۔ (ج۶ص۱۱۴)

گجرات کے ایک ولی اللہ صالح خانجیو صدیقی کو گجرات کے ظالم حاکم نے پھانسی کا حکم دیا۔ جونہی آپ کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالا گیا تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کیا۔ آپ کا بدن زمین سے اٹھایا گیا اور روح پرواز کرگئی۔ مگر جب پھندا نرم ہونے کے بعد زمین پر بدن آلگا تو آپ کے بدن میں روح کا اعادہ ہوا اور آپ نے کلمہ شہادت کا باقی حصہ بھی پڑھ لیا۔ (نزھۃ الخواطر ص۱۰۲)

پانچویں دلیل ...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے لئے قبر کھودنے والوں میں شریک تھا جب ہم قبر کھود رہے تھے تو ہمیں مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ (طبقات ابن سعد)

بصرہ کے ٹیلہ سے سات مردے صحیح نکلے

21 ....حافظ ابوالفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ:

بصرہ میں ایک ٹیلہ گر گیا تو اس میں حوض کی طرح جگہ بنی ہوئی تھی اور اس میں سات حضرات دفن کیے ہوتے تھے تو ان میں ہر ایک کا کفن اور جسم بالکل صحیح سلامت تھا اور ان سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔

تو ان میں ایک نوجوان بھی تھا جس کے سر پر بال تھے اور اس کے ہونٹ تر تھے۔ اس طرح معلوم ہو رہا تھا۔ گویا کہ ابھی پانی پیا ہے اور اس کی آنکھوں میں سرمہ بھی لگا ہوا تھا اس کی کوکھ میں ایک تلوار کا زخم تھا۔ تو بعض لوگوں نے اس کے جسم کا بال لینا چاہا تو وہ بال زندہ انسان کے بال کی طرح مضبوط تھا۔ (ابن جوزی تاریخ)

چھٹی دلیل......آخری نظر تک وسیع پرنور قبر

23... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ کے لئے ایک مجاہدین کا لشکر تیار کیا اور حضرت علاء بن خضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کیا اور آپ کی کمان میں لشکر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس جنگ میں شامل تھا۔ جب جب ہم جنگ سے واپس ہوئے تو علاء بن خضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا ہم نے ان کو دفن کر دیا۔ جب ہم دفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا اور اس نے ہمیں کہا کہ یہ زمین مردوں کو قبول نہیں کرتی۔ اور مردہ کو قبر سے باہر پھینک دیتی ہے۔ ان کو دو میل دور دفن کر دو تو اچھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی قبر کو کھودنا شروع کر دیا جب ہم لحد تک پہنچے تو وہاں میت نہ تھی اور قبر حد نگاہ تک کشادہ تھی اور نور سے معمور تھی ہم نے اسی طرح مٹی ڈال کر قبر برابر کر دی اور ہم واپس مدینہ چلے آئے۔

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے''۔

(بیہقی دلائل النبوۃ)

قبر میں پھول ہی پھول

24.... مسکین بن بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:

مراد عجلی جب فوت ہو گئے تو ان کو دفن کرنے کے لئے لے گئے تو تمام قبروں میں پھول ہی پھول بچھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگوں نے قبر سے پھول اٹھا لئے تو وہ ستر روز تک تازہ رہے اور لوگ ان پھولوں کو دیکھتے رہے تو معاملہ ان تک پہنچا تو اس نے لوگوں کو

وہاں سے منتشر کر دیا اور وہ پھول اپنے قبضہ میں لے لئے۔ لیکن اس کے پاس سے وہ پھول غائب ہو گئے اور معلوم نہ ہوا کہ کہاں چلے گئے اور کیسے چلے گئے....

(ابن ابی الدنیا الرقہ والبکا)

مردہ کے سینہ پر پھولوں کا گلدستہ

25.... محمد بن مخلد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:

میری والدہ فوت ہو گئیں جب میں نے ان کو قبر میں اتارنے کے لئے اترا تو میں نے دیکھا کہ ساتھ والی قبر کا کچھ حصہ کھل گیا اور اس میں مجھے ایک شخص نظر آیا جو کہ نئے کفن میں ملبوس تھا اور اس کے سینہ پر چنبیلی کے پھولوں کا ایک گلدستہ رکھا ہوا تھا۔

میں نے جب اس پھولوں کو اٹھایا۔ تو وہ بالکل تروتازہ تھے۔ اور میرے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سونگھا۔ پھر ہم نے اس کو وہیں رکھ دیا۔ اور کھلی ہوئی جگہ کو بند کر دیا۔

مردہ کے جسم پر پھول

26.... حافظ ابوالفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سند سے روایت ہے کہ:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر کے پاس ایک قبر کھودی گئی تو ایک مردہ کے سینہ پر پھول رکھے ہوئے تھے اور وہ ہل رہے تھے۔

قبر میں سفید پرندہ داخل

27.... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طائف میں وصال فرما گئے۔ میں ان

کے جنازہ میں شریک ہوا تو میں نے ایک سفید رنگ کے پرندہ کو دیکھا جو آپ کے ہمراہ قبر میں داخل ہوگیا۔ اور پھر میں نے اسے قبر سے نکلتے ہوئے نہ دیکھا۔

جب آپ کی قبر تیار ہوگئی تو لوگ واپس آنے لگے تو کسی نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔

"یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة"

اور پڑھنے والا نظر نہ آیا۔ (حوالہ شرح الصدر)

حضرت ثابت بنانی کا قبر میں نماز پڑھنا

28.... یوسف عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ سے دعا مانگی تھی:-

اے پروردگار! اگر تو کسی بندہ کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو ثابت کو قبر میں نماز پڑھنے کی ضرور اجازت دینا۔

جبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں اللہ وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قبر میں اتارا تو میرے ساتھ حمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے کہ جب ہم اینٹیں جوڑ چکے تو اتفاقاً ایک اینٹ قبر کی گر گئی اور میں ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا رد نہ فرمایا۔

اسی طرح ابراہیم بن صمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں۔

لوگوں کو ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر سے گزرتے ہوئے ہمیں قرآن کی تلاوت کی آواز آتی تھی۔ (حوالہ تہذیب الاثار، ابونعیم)

قبر میں تلاوت قرآن

29 ....عاصم سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:

ہم نے بلخ میں ایک میت کے لئے قبر کھودی تو ایک طرف قبر کی دیوار میں سوراخ ہوگیا اس میں سے جب ہم نے دیکھا:۔

ایک بوڑھا بزرگ قبر میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کی قبر کے چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ ہے اور وہ قرآن کی تلاوت میں مصروف ہے....

(ابن مندہ)

قبر میں سے پوچھا: کیا قیامت ہوگئی ہے؟؟؟

30 ....ابوالنصر نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:

یہ ایک پرہیزگار اور متقی شخص تھے اور گورکن تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قبر کھودی تو اتفاقاً اس سے ایک اور قبر نکل آئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک حسین وجمیل شخص عمدہ کپڑے پہنے ہوئے اور خوشبو لگائے بیٹھا ہے اور سبز رنگ کے لکھے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے اور اس نوجوان نے میری طرف دیکھ کر کہا:۔

کیا قیامت قائم ہوگئی ہے۔؟

میں نے کہا کہ نہیں تو! اس نے کہا:

جہاں سے مٹی اٹھائی تھی وہیں رکھ دو.

تو میں نے دوبارہ مٹی برابر کردی۔ (ابن نجار تاریخ بغداد)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”فلانفسھم یمھدون“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ہی نفسوں کے لئے قبر میں بچھاتے ہیں.. (ابونعیم)

دو سال قبل دفن ہونے کے باوجود جسم محفوظ رہا

قارئین نے اب تک پُرنور قبروں کے جو واقعات پڑھے ہیں وہ کئی سو سال پرانے ہیں اب میں آپ کو چند سال پرانا ایک واقعہ بتانا چاہتا ہوں جو کہ میرا خود چشم دید ہے۔

میرا بھائی حافظ محمد اکبر جس نے ۹ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ حکم الٰہی پر ۲۶ سال کی عمر میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت وہ یاسین آباد (گلشن اقبال) کے قبرستان میں مدفون ہے۔ بھائی کو دفن کرنے کے دو سال بعد لیاری ایکسپریس وے کے پُل کو بنانے کی وجہ سے فوجیوں نے اس جگہ کے قریب قبروں کو منہدم کرنے کے لئے نشان لگا دیا تھا جس میں تقریباً 200 قبروں کو مسمار کرنے کا حکومت نے منصوبہ بنایا تھا تو مجبوراً دار العلوم کراچی سے فتویٰ لیکر بھائی کے انتقال کے دو سال گزرنے کے بعد مرحوم کو قبر سے نکالا گیا تو ہم حیران رہ گئے۔ خدا کی قدرت ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔

(۱) 2 سال گزرنے کے بعد بھی کفن میں ذرہ برابر بھی بدبو نہیں تھی۔

(۲) کفن معمولی سا بھی میلا نہیں تھا بالکل سفید تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چند سیکنڈ پہلے مردہ دفن کیا گیا ہے۔

(۳) میرے مرحوم بھائی کا جسم بھی اُسی حالت میں تھا جس حالت میں دفن کیا گیا حتیٰ کہ میں نے اور میرے چھوٹے بھائی نے جب مرحوم کو اسی قبرستان میں دوسری قبر میں اُتارتے وقت جب جسم کو ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ جسم گوشت سے بھرا ہوا تھا۔ آج بھی میں اس منظر کو سوچتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے۔

☆..... اسی طرح احقر اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ لکھ رہا ہے کہ اس واقعہ کے علاوہ میں نے اسی قبرستان میں طوفانی بارشوں کے ایام میں دیکھا کہ ایک قبر کے اطراف کی دو قبریں گری ہوئی تھی جس کی وجہ سے میں نے ایک خوش نصیب شخص کو دیکھا کہ اس کا کفن بالکل سفید تھا اور جسم گوشت سے بھرا ہوا تھا حتیٰ کہ کفن پر خون کا ذرہ برابر بھی نشان نہ تھا۔ جب میں نے کتبہ پر لکھی تاریخ دیکھی تو معلوم ہوا کہ یہ 6 سال پرانی باڈی تھی۔

☆..... اسی طرح ایک دوسری قبر بھی دیکھی جس میں مُردے کا کفن سفید تھا اور یہ لاش کسی لڑکی کی تھی تاریخ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ایک سال پہلے اس کا انتقال ہوا تھا۔ اسی طرح اگر میں اور آپ بھی اپنی قبر کو روشن کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم ایک سانس بھی پالنے والے کی نافرمانی سے بچیں اور ایک ایک لمحہ اس کو راضی کرنے میں گزاریں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبر میں سالم ہونا

33.... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں:

اتنا اضافہ ہے کہ پھاوڑا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں مبارک پر لگ گیا اور اس سے خون بہہ نکلا۔ (بیہقی، دلائل النبوۃ)

وہ جسے چاہے اپنی معرفت عطا کرے

34.... حضرت سیدنا احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ حضرت سیدنا ابو یعقوب السوسی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میرا ایک شاگرد میرے پاس مکہ مکرمہ آیا اور کہنے لگا:

"اے استاذ محترم! کل ظہر کی نماز کے بعد میں اپنے خالق حقیقی عزوجل سے جا ملوں گا۔ آپ یہ چند درہم لے لیجئے ان سے گورکن (یعنی قبر کھودنے والے) کی اجرت ادا کر دینا اور بقیہ درہموں کی خوشبو منگوا لینا اور مجھے میرے انہیں کپڑوں میں دفن کر دینا۔ یہ بالکل پاک و صاف ہیں۔"

اس کی یہ باتیں سن کر میں سمجھا کہ شاید بھوک کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوگئی ہے۔ مجھے اس کی باتوں پر تعجب بھی ہو رہا تھا بہر حال میں نے اس پر توجہ رکھی۔

دوسرے دن جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو اس نے نماز ادا کی اور خانہ کعبہ کو دیکھنے لگا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ زمین پر گر پڑا۔ میں دوڑ کر اس کے قریب گیا اور اسے ہلا جلا کر دیکھا تو اس کا جسم بے جان ہو چکا تھا اور خانہ کعبہ کا جلوہ دیکھتے دیکھتے اس کی روح تنس عنصری سے پرواز کر چکی تھی

یہ صورت حال دیکھ کر میں نے دل میں کہا

''میرا پروردگار عز و جل بڑا بے نیاز ہے، جسے چاہے جو مقام عطا فرمائے۔ اس کی حکمتیں وہی جانے، وہ جسے چاہے اپنی معرفت عطا کرے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے میرے شاگرد کو اتنا مرتبہ عطا فرمایا کہ موت سے پہلے ہی اسے حقیقت سے آگاہی عطا فرمادی اور میں ایسی باتیں نہیں جانتا حالانکہ میں اس کا استاد ہوں۔ یہ اس کی نعمتیں ہیں جسے چاہے عطا کرے۔''

مجھے اپنے اس شاگرد کی موت کا بہت غم ہوا۔ بہر حال ہم نے اسے تختہ پر لٹایا اور غسل دینا شروع کیا جب میں نے اسے وضو کرایا تو اچانک اس نے آنکھیں کھول دیں۔ یہ دیکھ کر میں بڑا حیران ہوا اور اس سے پوچھا:

''اے میرے بیٹے! کیا تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو گیا؟''

اس نے بڑی فصیح و بلیغ زبان میں جواب دیا:

''(اے استاد محترم!) میں موت کے بعد زندہ ہو گیا ہوں اور موت کے بعد اپنی قبروں میں اللہ تعالیٰ کے تمام ولی زندہ ہوتے ہیں۔''

اس کا یقین پکا ہے

35.... سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جگہ بیٹھے تھے ایک درویش بندہ آیا کہتا ہے کوئی اچھی سی جگہ ہے جہاں کوئی مر سکے۔

ہم حیران ہو گئے اس کی بات [illegible] کر میں نے کہا وہ سامنے کنواں ہے۔ وہ گیا وہاں کنویں پر اس نے وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھے اور جا کر لیٹ گیا۔

ہم سمجھے سویا ہوا ہے۔ نماز کا وقت آیا ہم نے بھی وضو کیا جب اس کو جگانے گئے دیکھا وہ تو اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ یہ اللہ [illegible] لے [illegible]س طرح دنیا سے چلے جاتے ہیں اور آگے کا معاملہ بھی ان کا ایسا ہی ہوتا ہے۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حوب میں کسی [illegible] نظر آئے تو اس نے پوچھا کہ

جناب آگے کیا بنا؟

تو کہنے لگے کہ جب میں قبر میں گیا تو فرشتے کہنے لگے اے بڈھے کیا لائے ہو؟ تو میں نے جواب دیا کہ جب بادشاہ کے دربار میں آتے ہیں تو یہ نہیں پوچھتے کیا لایا ہے؟ ہمیشہ پوچھتے ہیں تو کیا لینے کے لئے آیا ہے؟

میری بات سن کر فرشتے مسکرا پڑے اور کہنے لگے اس کا یقین پکا ہے اور وہ وہاں سے چلے گئے۔

ملائکہ کو اللہ والوں کے جوابات

36.... جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب میں نظر آئے کسی نے کہا جی آگے کیا بنا؟ انہوں نے کہا فرشتے آئے تھے کہنے لگے "من ربک؟" تیرا رب کون ہے؟ میں نے ان کو اتنا بتادیا کہ میرا رب وہی ہے جس نے تمہیں حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو آپس میں کہنے لگے کہ یہ تو آگے سے ہو کر ملا۔

دو گز نیچے آ کر رب کو کیسے بھولوں؟؟؟

37.... شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی نے دیکھا، حضرت آگے کیا بنا؟ کہنے لگے قبر میں فرشتہ آئے تھے پھر پوچھنے لگے "من ربک؟" تیرا رب کون ہے؟ تو میں نے انہیں کہا کہ دیکھو تم عرش سے فرش پر آئے ہوا تنا سفر کر کے اور رب کو نہیں بھولے تو زمین کے اوپر سے میں دو گز نیچے آ کر اپنے رب کو بھول جاؤں گا؟۔

میرا تیرے سوا ہے ہی کون؟؟؟

38.... رابعہ بصریہ اللہ کی نیک بندی حوب میں نظر آئیں کسی نے پوچھا کہ آگے کیا بنا؟ کہنے لگیں فرشتے آئے تھے تو پوچھ رہے تھے کہ تیرا رب کون۔ ہے؟

میں نے کہا جا کر اللہ تعالیٰ کو کہہ دو اللہ تیری اتنی کھربوں مخلوق ہے،
اتنی مخلوق میں سے تو ایک مجھ بڑھیا کو نہیں بھولا۔ میرا تیرے سوا ہے
ہی کون؟ میں تجھے بھلا کیسے بھول جاؤں گی؟۔

تختہ غسل پر انگلی ہلتی رہی

39.... سلمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ:

حضرت خالد بن سعدان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر روز تلاوت قرآن کے علاوہ چالیس ہزار مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے جب آپ کا وصال ہو گیا اور آپ کو غسل دینے کے لئے تختہ پر رکھا گیا تو آپ کی انگلی اس طرح ہل رہی تھی کہ جیسے تسبیح پڑھتے ہوئے ہلائی جاتی ہے۔

(ابو نعیم، ابن عساکر)

سمندر میں شہادت والوں کے لئے خاص لباس

40.... ابو سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ارد گرد لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک مجلس میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں سبز تھیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کیا تم پیدائشی طور پر ایسے ہو یا یہ کوئی بیماری کی وجہ سے ہے۔ اس نے کہا اے ابو سعید! کیا تم مجھے نہیں جانتے؟

انہوں نے کہا کہ آپ اپنا خود ہی تعارف کروا دیں جب اس نے اپنا تعارف کرایا تو اہل مجلس میں ہر ایک شخص نے ان کو پہچان لیا۔ تو لوگوں نے کہا تمہارا کیا قصہ ہے؟

اس نے بتایا کہ میں ایک دن اپنا تمام مال اکٹھا کر کے کشتی پر رکھ دیا اور یمن کی طرف چل پڑا۔ تو اتنی تیز آندھی آئی اور میری کشتی ڈوب گئی تو میں ایک تختہ پر بیٹھ کر نامعلوم ساحل پر پہنچ گیا۔ اور میرے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ اور میں گھاس کو کھاتا رہا اسی

طرح چار مہینے گزر گئے۔

میں نے کہا کہ اگر بھی ہو میں اپنا سفر جاری رکھوں گا چاہے میں بچ جاؤں یا ہلاک ہو جاؤں۔

تھوڑی دیر کے بعد میں ایک محل پر پہنچ گیا جو کہ چاندی سے بنا ہوا تھا میں نے اس کا دروازہ کھولا اور اس میں داخل ہو گیا۔

چنانچہ میں دیکھا کہ اس کی ہر الماری میں ایک موتی کا بنا ہوا صندوق پڑا ہوا ہے اور ان الماریوں کو تالا لگا ہوا ہے مگر ایک چابی سامنے موجود ہے۔ اب میں الماری کھول کر اس میں رکھے ہوئے صندوقوں کو دیکھا تو ان میں سے بعض خوشبو مہکنے لگی اور ہر صندوق میں کچھ لوگ ریشمی کپڑوں میں لپٹے ہوئے تھے۔

ان میں سے بعض کو میں نے ہلا کر دیکھا تو وہ مردہ تھے اگر چہ بظاہر زندہ معلوم ہوتے تھے میں نے صندوق کو اس طرح رکھ کر محل کا دروازہ بند کر کے چل پڑا۔

ابھی کچھ ہی دور گیا تھا کہ مجھے دو حسین وجمیل سوار جو کہ کلیان گھوڑوں پر تھے ملے تو انہوں نے مجھ سے میرا واقعہ پوچھا میں نے ان کو بتا دیا۔

انہوں نے مجھے کہا اسی طرح چلتے رہو تمہیں ایک درخت ملے گا، اس کے نیچے ایک باغ ہوگا، اور وہاں ایک خوب صورت بزرگ اللہ کی عبادت میں مصروف ہوں گے۔ اس کو تمام واقعہ کہہ سنانا وہ تم کو راستہ بتا دیں گے۔

میں شیخ کے پاس پہنچا اور ان کو سلام کیا اور اپنا محل والا قصہ ان کو سنایا تو وہ سن کر گھبرا گئے اور مجھ سے پوچھنے لگے۔ تم نے وہاں کیا کیا؟ میں نے کہا کہ صندوقوں کو بند کر کے اور محل کا بھی دروازہ بند کر کے آیا۔

انہوں نے اطمینان کا سانس لیا اور مجھے کہا کہ بیٹھ جاؤ اور میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک بادل گزرا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے ولی تم پر اللہ کا سلام ہو۔ اس بزرگ نے کہا کہ اے بادل تو کہاں جا رہا ہے اس نے جواب دیا کہ میں فلاں جگہ جا رہا ہوں یہاں

تک کہ یکے بعد دیگرے بادل آئے اور حاضر ہو کر سلام عرض کرتے۔

ایک بادل آیا اور اس نے سلام کیا شیخ نے پوچھا تم کہاں جا رہے ہو اس نے کہا کہ بصرہ جا رہا ہوں۔

شیخ نے فرمایا اتر آؤ۔ تو وہ بادل اتر کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ شیخ نے فرمایا اس شخص کو اٹھا کر بصرہ میں اس کے گھر پہنچا دو۔ جب میں بادل کی پشت پر بیٹھ گیا میں نے پوچھا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ مجھے اس محل کے حال کے بارے میں بتا دے اور جو مجھے دو شہسوار ملے تھے ان کے بارے میں بھی بتا دے۔

تو انہوں نے فرمایا کہ یہ محل سمندری شہیدوں کے لئے مخصوص ہے۔ اور کچھ فرشتوں کے یہ کام ذمہ ہے کہ وہ شہداء کو اٹھا کر لاتے ہیں اور ریشمی کفن دے کر ان صندوقوں میں بند کر دیتے ہیں۔ اور وہ دونوں سوار اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کام پر مامور ہیں اور ہر روز صبح و شام ان کو اللہ کی طرف سے سلام پیش کرتے ہیں۔

یہ واقعہ سن کر اس شخص نے کہا کہ رہا میرا معاملہ میں خضر ہوں میں نے تو اپنے پروردگار سے دعا کی ہے کہ وہ میرا حشر نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کرے۔ اس شخص نے کہا کہ جب میں بادل پر بیٹھا تو مجھے بہت خوف محسوس ہوا۔ یہاں تک کہ میرا یہ حال ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔

"اسی واقعہ کو علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں حضرت خضرؑ کے واقعہ میں ذکر کیا ہے۔"

پورے قبرستان والوں کی بخشش

41.... حضرت احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ: جب ان کی وفات ہوئی تو جہاں ان کو دفن کیا گیا وہاں سے خوشبو آتی رہی۔ جیسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دفن کیا گیا تو خوشبو آتی تھی۔ اب لوگ حیران ہوتے

ہیں کہ قبر سے خوشبو کیسے آئی؟۔

اوخدا کے بندے! اس میں تعجب کی کونسی بات ہے اگر پھول زمین پر پڑا ہوتو مٹی کے اندر خوشبو آجاتی ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ حضرت بھی پھول کی مانند تھے۔

بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن مدت باگل نشستم
جمال ہمنشیں درمن اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

وہ گل تھے، اس پھول کی خوشبو مٹی میں سما گئی تھی اور پھر مٹی میں سے انسانوں کو محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

کافی عرصہ کے بعد حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خلفاء میں سے کسی کو خواب میں نظر آئے۔ اس نے پوچھا حضرت! آگے کیا معاملہ بنا؟

حضرت نے فرمایا اللہ رب العزت کے حضور میری پیشی ہوئی۔ (حضرت کثیر البکاء تھے۔ ان کی طبیعت غمزدہ رہتی تھی) حضرت نے خواب میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: احمد علی! تو مجھ سے اتنا کیوں ڈرتا تھا؟

یہ سن کر میں اور زیادہ ڈر گیا کہ مجھ سے پوچھا جارہا ہے۔ جب میں اور زیادہ ڈر گیا تو مجھے فرمایا۔

> احمد علی! تم اور ڈر گئے۔ آج تمہارے ڈرنے کا دن نہیں، بلکہ انعام پانے کا دن ہے۔ ہم نے تمہارا اکرام کرنا ہے لہذا ہم نے تمہاری بھی مغفرت کی اور جس قبرستان میں تمہیں دفن کیا گیا ہم نے وہاں کے بھی تمام مردوں کی مغفرت فرمادی۔

سبحان اللہ! نسبت بڑی عجیب چیز ہے۔

باپ کی قبر پر گفتگو

42.....امام عبداللہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:
مجھے ایک صالح اور پرہیز گار شخص نے بتایا کہ جب کبھی میں اپنے باپ کی قبر پر جاتا ہوں تو اس سے گفتگو کرتا ہوں۔

"یافعی کفایة المعتقد"

قبر میں سورہ نور کے پڑھنے کی آواز

43.....امام عبداللہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:
یہ بڑی مشہور بات ہے کہ فقیہ احمد بن موسیٰ بن عجیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے شاگرد قبر سے سورۃ نور پڑھتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

حفاظ کرام کے ادب کا انعام

44.... مدینہ شریف میں مولانا آفتاب عالم نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا بدر عالم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف ترجمان السنۃ کے حالات میں کیا اور اس وقت میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے کہ میرے والد کی قبر کو حکومت سعودیہ نے چھ چھ ماہ کے بعد تین مرتبہ کھدوایا کہ اس کی جگہ دوسرا مردہ دفن کیا جائے۔

لیکن دیکھا کہ بڑے میاں صحیح سلامت موجود ہیں۔"جثتہ لم تتغیر" جسم میں ذرا بھی تغیر نہیں ہوا تھا جیسے ابھی ابھی دفن ہوئے ہیں۔ "وکفنہ لم یبل" اور کفن بھی پرانا نہیں ہوا تھا جیسے ابھی کا ہے۔ ان کو یہ مقام کیسے ملا؟

مولانا آفتاب عالم صاحب نے اپنا گمان ظاہر کیا کہ میرے والد صاحب کا ایک خاص عمل یہ تھا کہ حافظ قرآن بچوں کی طرف پیر نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ معمر تھے بڑے عالم تھے اور اس عمل کی وجہ یہ بیان کرتے تھے کہ جس طرف قرآن شریف رکھا جاتا ہے ادھر پاؤں نہیں کرنا چاہئے۔ تو جس کے سینہ میں قرآن پاک ہے جو سینہ حامل قرآن پاک ہے اس کی طرف پاؤں کرنا بھلا خلاف ادب نہ ہوگا؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ادب کی برکت سے مولانا پر یہ فضل عظیم ہوگیا کہ ان کا جسم بھی محفوظ کر دیا گیا۔

امام مسجد کی قبر کا ساٹھ سال بعد کھولنا

45 ...ڈاکٹر نور احمد نور صاحب نے لکھا کہ:

میرے ایک دوست میاں چنوں میں رہتے ہیں۔ ان کے محلے کی مسجد میں ایک امام مسجد جس کو مرے ہوئے تقریباً ساٹھ سال ہو گئے دفن ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا رات کے وقت بارش ہوئی۔ جب صبح کے وقت نمازی مسجد میں آئے تو بارش کا پانی ساری مسجد میں اکٹھا تھا اور امام مرحوم کی قبر پانی سے گر چکی تھی اور پانی اور امام صاحب کی میت کو جو بالکل تر و تازہ تھی۔ چارپائی پر لٹا دیا گیا۔

اس کی داڑھی کے بال ویسے ہی محفوظ تھے۔ ہاتھوں کو ہلایا گیا تو بالکل زندہ آدمیوں کی طرح ٹانگوں کو بالکل ٹھیک پایا۔ ایک اونچی جگہ پر قبر بنا کر امام صاحب کو زمین کے حوالے کر دیا گیا۔

پُر انوار قبر

46 ....ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک رفیق ابو غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں ایک شخص کی موت کا وقت قریب ہوا تو وہ قریب

المرگ اپنے چچا سے کہنے لگا:۔

اللہ تعالیٰ مجھے میری والدہ کی طرف لوٹا دے تو بتاؤ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ انہوں نے اللہ کی قسم وہ تجھے جنت میں داخل کردے گی۔ تو اس شخص نے کہا میرا خدا مجھ پر میری والدہ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔

پھر ان نوجوان کا وصال ہوگیا۔ میں اس کے چچا کے ساتھ اس کی قبر پر گیا۔ تو اچانک قبر کی اینٹ گر گئی اور اس کا چچا بھاگ کر آگے بڑھا اور پھر آگے جانے سے رک گیا میں نے ان سے پوچھا کیا معاملہ ہے تو کہنے لگا کہ اس کی قبر نور سے بھری ہوئی اور حد نگاہ تک کشادہ ہو چکی ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی کتاب المختصرین)

شہادت کے بعد شہید کی لاش کی غیبی حفاظت کا واقعہ

47....علامہ ابن اثیر نے ''اسد الغابہ'' میں لکھا ہے کہ:

شہادت سے پہلے حضرت عاصم بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے خضوع وخشوع سے بارگاہ رب العزت میں دعا کی تھی۔

''کہ الٰہی! میری اس طرح حفاظت کیجئے کہ نہ میں کسی مشرک کو مس کروں اور نہ کوئی مشرک مجھے چھو سکے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تمنا کو اس طرح پورا کیا کہ جب وہ شہید ہوگئے تو شہد کی مکھیوں (یا بھڑوں) کا ایک بہت بڑا غول ان کی لاش پر بھیج دیا جو کسی مشرک کو قریب نہ بھٹکنے دیتا۔ بالآخر انہوں نے تھک ہار کر یہ طے کیا کہ رات کو جب مکھیاں (یا بھڑیں) چلی جائیں گی اس وقت عاصم کا سر کاٹ لیں گے۔

خدا کی قدرت رات کو اس قدر بارش ہوئی کہ اس سے، پانی نے سیلاب کی صورت اختیار کر لیا اور حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسد اطہر اسی سیلاب میں بہہ گیا مشرین

نے ہر چند اس کو تلاش کیا لیکن ان کو کامیابی نہ ہوئی۔
اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک پاکیزہ بندے کی بات کی لاج رکھ لی۔

اہل قبر کی آنکھوں دیکھا حال

48....ایک صاحب اپنی چشم دید کہانی بیان کرتے ہیں کہ:
یہ **1947-48** کا ذکر ہے، میں پشاور کے گرد ونواح میں پانی کی سطح لینے کے لئے کام پر مامور تھا۔ اس سلسلہ میں ہم لوگ مختلف مقام پر کنوئیں کھدواتے اور واٹر لیول دیکھتے، ایک دن میں اپنے خیمے میں بیٹھا ضروری کاغذات دیکھ رہا تھا کہ مزدور بھاگا بھاگا آیا اس کے چہرے سے حیرت واستعجاب نمایاں تھا کہنے لگا:۔

ہم لوگ کنواں کھود رہے تھے کہ سطح زمین سے چند فٹ نیچے ایک قبر نکل آئی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ مردہ کا جسم بالکل صحیح سالم ہے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زندہ انسان پڑا سو رہا ہے۔

یہ ایک دل چسپ خبر تھی، میں نے جلدی جلدی اپنے کاغذات سمیٹے اور اس مزدور کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔
اس کنوئیں پر جم غفیر جمع ہو گیا تھا لوگ ایک ایک کر کے کنوئیں میں اتر کر قبر کے اندر جھانک رہے تھے۔ کیا معاملہ ہے میں نے اپنے اسسٹنٹ سے پوچھا۔
اس نے پورا واقعہ بیان کر دیا۔ کھدائی کے دوران میں چند ٹھیکرے سے نظر آئے ان ٹھیکروں کو ایک طرف کیا گیا تو ایک شگاف سا نمودار ہو گیا۔ غور سے جائزہ لینے پر چند ٹھیکرے اور دکھائی دیئے۔ انہیں ہٹایا تو پتا چلا کہ یہ تو کوئی قبر ہے۔
مدفون کا سر اور شانے صاف نظر آرہے تھے اس کے چہرے پر شگفتگی اور تروتازگی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ زندہ ہے اور گہری نیند سو رہا ہے میں نے فورا کام بند کروادیا اور آپ کو بلا بھیجا۔ واقعی یہ حیرت انگیز انکشاف تھا۔

میں نے کنوئیں کی طرف نگاہ دوڑائی لوگوں کا بدستور تانتا بندھا ہوا تھا۔ جو بھی قبر کی زیارت کر کے باہر نکلتا اس پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی کوئی کانوں پر بار بار ہاتھ رکھتا کوئی زور زور سے کلمہ پڑھتا اور کوئی زمین پر پیشانی رکھ دیتا۔

اچانک میرے ذہن میں ایک خیال ابھرا، میں نے مقامی لوگوں سے پوچھا، کیا یہاں کبھی قبرستان رہا ہے؟

گردونواح میں سو سال کے لگ بھگ عمر کے متعدد بوڑھے موجود تھے ان کا جواب نفی میں تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں یہاں قبر کا نام ونشان تک نہ دیکھا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ قبر صدیوں پہلے کی تھی۔

قبر پر زائرین کے ہجوم میں کوئی کمی نہ آئی تھی، لوگ کنوئیں میں اترتے ایک نظر مردے کے چہرے پر ڈالتے اور اللہ اللہ کا ورد کرتے ہوئے باہر نکلتے کچھ عجیب قسم کا خوف ان کے چہروں سے مترشح تھا۔

آخر کار میرے کہنے پر اسسٹنٹ نے لوگوں کو ایک طرف کیا۔ اور مجھے قبر میں اترنے کا موقع ملا۔ میں اللہ کا نام لے کر کنوئیں میں اتر گیا۔

حالت یہ تھی کہ میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ ماتھے پر پسینہ آ رہا تھا۔ ہاتھ پاؤں جیسے بالکل بے سکت ہو رہے تھے ایک نظر اس مرد خدا پر ڈالی، تھوڑی دیر تک بالکل سحر زدہ ہو کر یوں ہی ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا پھر نہ جانے کہاں سے طاقت اور حوصلہ عود کر آیا۔ ایک ایک کر کے قبر پر رکھے ہوئے دوسرے ٹھیکرے بھی ہٹانے شروع کر دیئے۔

حتیٰ کہ اندر باہر سے آنے والی روشنی اور زیادہ ہوگئی میرے سامنے ایک خوب صورت اور باوقار انسان لیٹا ہوا تھا۔ چہرے سے مردانگی اور شجاعت ٹپکتی تھی۔

سنت رسول کے عین مطابق داڑھی، جس میں اکادکا سفید بال تھے، لبوں پر ہلکی مسکراہٹ کھیل رہی تھی مجموعی طور پر چہرے سے کچھ اس طرح کے تاثرات ہویدا تھے۔ جیسے وہ کوئی سہانا خواب دیکھ رہا ہے، وضع قطع اور لباس روایتی پٹھانوں کا سا تھا۔ کپڑوں

پر کہیں کہیں نشان تھے، جیسے خون جم چکا ہو، جسم کے پٹھے واضع اور جفاکش انسان کے سے تھے۔ ہتھیلیوں کا ابھار بہت واضح اور ناخن سرخ تھے، بالکل کسی تندرست وتوانا شخص کے ناخنوں کی طرح۔

میرا دل چاہا میں مرد شہید کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لوں، مگر حوصلہ نہ ہوا میری نظر دوبارہ اس مرد حق کے چہرے پر پڑی اور پھر اس کے ہونٹوں پر مرتکز ہوگئی۔

میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ کسی سیال سی شئی کا ایک قطرہ اس کے ہونٹوں پر گرا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورے ہونٹ تر ہوگئے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہونٹوں میں جذب ہوگیا۔

یقیناً میری آنکھوں نے دھوکا نہیں کھایا تھا۔ میری آنکھیں ابھی تک اس کے ہونٹوں پر جمی ہوئی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک چمکدار موتی اور گرا اور دونوں ہونٹوں کے درمیان اس طرح رک گیا، جیسے وہ ادھر ادھر لڑھکنے کی قدرت وصلاحیت سے محروم ہو۔ پھر رفتہ رفتہ ہونٹوں پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گیا۔ خشک ہونٹ پھر تروتازہ ہوگئے چند لمحے بعد پہلے کی طرح یہ بھی ہونٹوں میں جذب ہوگئی۔

اچانک خیال آیا ذرا دیکھوں تو سہی یہ راز کیا ہے؟

یہ زندگی بخش غذا اس مرد خدا کو کہاں سے مل رہی ہے۔ مجھے اس طرح گم صم کھڑے دیکھ کر باہر کھڑے ہوئے لوگ حیران وپریشان ہوگئے اور آوازیں دینے لگے۔ ایک صاحب نے بازو سے پکڑ کر مجھے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ مگر میں نے ان کا ہاتھ جھٹک دیا میں نے اس بھید کو معلوم کیے بغیر باہر نکلنا نہ چاہتا تھا۔

میں جھک کر قبر کے اندر سرہانے کی طرف نگاہ ڈالی، کیا دیکھتا ہوں ایک نلکی نما چیز قبر کی بالائی دیوار کو چیر کو نکلی ہوئی ہے کوئی بالشت بھر لمبی ہوگی۔

دیکھنے میں کسی درخت کی جڑ معلوم ہوتی تھی اس کا سر مدفون کے ہونٹوں کے عین اوپر کوئی ڈیڑھ بالشت کے فاصلے پر تھا۔ جس پر ایک سفید چمکدار موتی ٹپکنے کے لئے تیار

کھڑا تھا۔ چنانچہ وہ موتی ٹپکا اور ٹھیک مقررہ مقام پر جا گرا۔ قدرت خداوندی کو دیکھ کر میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ۔ پھر مجھے ہوش نہ رہا۔

چند لمحے بعد میں نے اپنے آپ کو لوگوں میں گھرا ہوا پایا، میرے ساتھی اور دوسرے لوگ میرے چاروں طرف بیٹھے تھے۔ میں نے اس طرف نگاہ دوڑائی جہاں قبر تھی۔ وہاں اب کوئی نہ تھا۔ میری حالت دیکھ کر کسی اور کو قبر میں جھانکنے کی جرأت نہ ہوئی۔

میں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک آدمی کے کندھے سے چادر اتاری اور بچھا کر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔ دیر تک گڑگڑا کر دعائیں مانگتا رہا۔ اس زندگی کی جو ابھی میں نے آنکھوں سے دیکھی تھی۔ دعا مانگ کر اٹھا تو اپنے اسسٹنٹ کو حکم دیا کہ اس کنوئیں کو بھر دو، میرے حکم سنتے ہی گردوپیش بیٹھے ہوئے لوگوں نے صدائے احتجاج بلند کیا۔

جب تک ہمیں خبر نہ ہو کہ آپ نے قبر میں کیا دیکھا ہے ہم کنواں بھرنے نہیں دیں گے۔ مجمع میں ایک پٹھان نوجوان بھی تھا۔ کہنے لگا آپ شاید ڈر گیا ہے، پنجابی لوگ دل کے کمزور ہوتا ہے۔ ام ڈرنے والا نہیں، اگر بولے تو اس مردے کو ابھی باہر اٹھالائے۔

میں نے اس نوجوان کی پیٹھ تھپکی اور کہا۔ برخوردار اس میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ نہ پنجابی دل کے کمزور ہوتے ہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ ان گنہگار آنکھوں نے قدرت خداوندی کا نظارہ کیا ہے۔

پھر میں نے جو آنکھوں سے دیکھا تھا کہہ سنایا۔ اچانک وہ نوجوان بھاگا اور قبر میں اتر گیا کچھ دیر کے بعد واپس آیا تو اس کے ہوش وحواس جواب دے چکے تھے۔ وہ بری طرح اپنے ہونٹ چاٹ رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ کھڑا ہوا اور پھر کبھی اس کا سراغ نہ ملا۔ میں نے قبر کو بند کروا کر کنواں بھر دیا۔

میاں محمد نے اپنی بات ختم کی ،تو محفل پر گھمبیر سناٹا چھا گیا۔ ہم سب عجیب کھوئی ہوئی نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔